www.KitaboSunnat.com

توحید کی آواز

المعروف

خطبات نواز

مصنف

ابو حنظلہ محمد نواز چیمہ

جلد اوّل

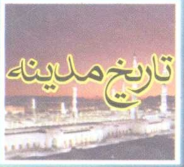

حنظلہ اکیڈمی
مرکز توحید ۔ موڑ ایمن آباد ۔ گوجرانوالہ
055-3264627,0333-8111365,03006433008

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

توحید کی آواز

المعروف

خطباتِ نواز

﴿جلد اوّل﴾

مرتب

ابو حنظلہ محمد نواز چیمہ شیرے کوٹی

ناشر

حنظلہ اکیڈمی
مرکز توحید موڑ ایمن آباد گوجرانوالہ
055-3264927, 0333-8111365
0300-6433008

سٹاکسٹ

اسلامی اکادمی
17 الفضل مارکیٹ
اردو بازار لاہور
042-7357587

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

انتساب

مشفقہ مکرمہ

والدہ صاحبہ

کے نام

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

فہرست خطباتِ نواز

حمد باری تعالیٰ ۱۹

تخلیق آسمان وزمین پرحمد ۱۹
کمال علم اور نگران مخلوق پرحمد ۲۰
بارش برسانے پرحمد ۲۰
تمام نقائص سے پاک ۲۲
حمد کلمہ شکر
نوح وابراہیم وداود علیہم السلام وحمد ۲۲
نزول قرآن پرحمد ۲۳
جنتی اور حمد ۲۵
رسول اللہ ﷺ کا معمول ۲۵
کھانے کے بعد ۲۵
نیند سے بیداری اور نئے لباس پرحمد ۲۵
سواری پرحمد ۲۶
یہودی بچے کے مسلمان ہونے پرحمد ۲۶
اچھی آواز پرحمد ۲۷
سفر سے واپسی اور چھینک پرحمد ۲۷
آپ کا جھنڈا ''لواء الحمد'' ۲۹
امت محمدیہ کی نشانیاں ۳۰
پہلے جنتی......حمادون ۳۱
ایک ایک لقمہ اور گھونٹ پرحمد ۳۲

پہچان الٰہی

اسم......اللہ ۳۳
اللہ نے صورتیں بنائیں ۳۴
اللہ نے تخلیق فرمائی ۳۵
رزق کا انتظام کرنے والا ۳۸
کان آنکھیں عطا کرنے والا ۴۱
دن رات کو بنانے والا ۴۲
چاند سورج بنانے والا ۴۳
فائدہ مند جانور بنانے والا ۴۴
صفات الٰہی کا شمار ہی نہیں ۴۴

توحید باری تعالیٰ

ذات الٰہی کی تعریف ۴۵
اللہ کی بیوی نہیں ۴۶
کسی کو اللہ کا جز بنانا ۴۶
توحید فی الصفات ۴۸
کوئی نبی ولی مختار کل نہیں ۵۰
مشکل کشا ۵۰

کلمہ طیبہ

کلمہ طیبہ قرآن میں ۵۳
جان ومال کی حفاظت ۵۴
جہنم سے نجات ۵۵
جہنم کی آگ حرام ۵۵
کلمہ کے وسیلہ دعا قبول ۵۶
شیطان سے حفاظت ۵۶
کبیرہ گناہ کی معافی ۵۶
شفاعت مصطفیٰ کا حقدار ۵۷

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

افضل ذکر اور جنتی دروازوں کا کھلنا	۵۷
کلمہ طیبہ کا وزن	۵۸
بلالؓ اور سمعیہؓ کے دل میں کلمہ	۶۱
عبادت کا حقدار کون؟	
عبادت کی تین قسمیں	۶۳
نوح، ہود، صالح، ابراہیم علیہم السلام کی دعوت	۶۴
عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت	۶۵
اللہ خالق ہے	۶۵
عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں تخلیق	۶۸
عبادت سے منہ موڑنے کی سزا	۶۹
شرک انتہائی قبیح گناہ	
مشرک بہتان باز	۷۲
مشرک پر جنت حرام	۷۲
شرک بڑا ظلم	۷۲
مشرک پلید	۷۳
مشرک کا زانی سے تعلق	۷۳
مشرکوں سے نکاح نہ کرو	۷۴
مشرک کیلئے دعائے بخشش منع	۷۴
ابوطالب کیلئے دعا منع	۷۵
ابراہیم علیہ السلام کی باپ کیلئے دعا منع	۷۵
شرک بزدل بناتا ہے	۷۶
شرک سے اعمال ضائع	۷۶
آنحضرت ﷺ کو خطاب	۷۷
اللہ اور رسول شرک سے بری	۷۸
شرک کے سبب عذاب	۷۸
والدین کے کہنے پر بھی شرک نہ کرنا	۷۸
ایک غلط تاویل	۷۹
اقسام شرک	۸۱
یہ کونسا عالم تھا؟	۸۲
قیامت کے روز دوزخی سے سوال	۸۲
اللہ کی ذات اور صفات میں شرک	۸۳
معجزہ اور کرامت کی حقیقت	۸۴
نذر و نیاز میں شرک	۸۴
مہاسوں کا علاج دربار پر جھاڑو	۸۵
مکھی کا چڑھاوا	۸۵
بدنی عبادت میں شرک	۸۶
اونٹ کا سجدہ	۸۶
جھک کر سلام منع	۸۶
امام حسین کا منگتا	۸۷
دو سالہ یا پانچ سالہ منگتا	۸۷
ریا کاری	۸۸
غیر اللہ کی قسم کا کفارہ	۸۹
قرآن کی قسم اٹھانا جائز ہے؟	۹۰
نماز چھوڑنا بدشونی لینا شرک	۹۰
پتھر میں برکت، اونٹ کی ہڈی میں شفاء تلاش کرنا	۹۲
گلے میں منکے لٹکانا	۹۲
یرقان اور چھپاکی کا علاج	۹۲

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بچے کی پیدائش کے وقت	۹۳
نظر کی آڑ میں شرک	۹۴
جادو شرک	۹۵
کہانت نجوم جھوٹی گواہی شرک	۹۵
داتا کون؟	
داتا کا معنی	۹۷
کل مخلوقات ایک ہزار	۹۸
سلیمان علیہ السلام کی سلطنت	۹۹
مخلوقات کی دعوت	۱۰۰
عبداللہ بن جُدعان	۱۰۳
داتا وہ ہے جو آپ دیتا ہے	۱۰۵
کیا اللہ کی صفات بندوں میں ہیں	۱۰۶
پیغمبر بھی گنج بخش نہیں	۱۰۷
غوث اعظم	
استغاثہ اور غوث کا معنی قرآن میں	۱۰۹
بدر میں آپ ﷺ کا غوث سے استغاثہ	۱۱۰
ماتحت الاسباب مدد	۱۱۲
عبدالرحمٰن بن عوف کی ہجرت	۱۱۲
فوت شدہ تحت الاسباب بھی مدد نہیں کر سکتے۔	۱۱۳
زید رضی اللہ عنہ کا غوث سے استغاثہ	۱۱۳
فریاد رسی کا کمال واقعہ	۱۱۵
ایک اور دلچسپ واقعہ	۱۱۶
یونس اور ایوب علیہما السلام کا غوث اعظم	۱۱۷
مشکل کشاء کون؟	۱۲۰
مشکل کشاء کا لغوی معنی	۱۲۱
قرآنی فیصلہ	۱۲۱
عکرمہ رضی اللہ عنہ کے اسلام کا سبب	۱۲۴
ایک عورت کی مشکل کشائی	۱۲۶
یا اللہ مدد	۱۳۰
مدد کا معنی	۱۳۱
اللہ کے علاوہ کوئی مددگار نہیں	۱۳۳
مدد صرف اللہ کی	۱۳۵
نوح، ہود، یعقوب علیہم السلام نے کس سے مدد مانگی؟	۱۳۷
نبی کریم ﷺ نے کس سے مدد مانگی؟	۱۳۹
مومنوں کو مدد	۱۴۰
کفار کی مدد بھی اللہ ہی کرتا ہے	۱۴۲
مدد الٰہی کے ذرائع حصول	۱۴۳
رازق حقیقی کون؟	۱۴۶
غیر اللہ کا حصہ	۱۴۶
پرندوں چرندوں کا رازق	۱۴۸
بھیڑ کا دودھ بطور رزق	۱۵۰
ابراہیم علیہ السلام کو بے گمان رزق	۱۵۱
حضرت صدی کو نرالا رزق	۱۵۲
دعائے عیسیٰ سے آسمانی فائدہ	۱۵۴
رزق کی کمی، زیادتی اللہ کے ہاتھ	۱۵۷
بعض لوگ رزق برداشت نہیں کرتے	۱۵۹

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رزق کی تلاش	۱٦٠
تلاش کا پہلا راستہ تقویٰ	۱٦۱
ابی بن کعب اور تقویٰ	۱٦۲
دوسرا راستہ توکل علی اللہ	۱٦۲
پرندوں کی مثال کیوں؟	۱٦۳
توکل کا صحیح معنی	۱٦۳
تیسرا راستہ عبادت	۱٦۴
چوتھا، والدین کی خدمت	۱٦۴
پانچواں، صلہ رحمی	۱٦۵
صلہ رحمی سے خاندانی عزت	۱٦۵
صلہ رحمی سے بری موت سے محفوظ	۱٦۵
قطع رحمی پر لعنت	۱٦٦
چھٹا، سلام	۱٦۸
ساتواں صدقہ وخیرات	۱٦۸
ملائکہ کی دعا مقبول	۱٦۹
حیرت انگیز واقعہ	۱٦۹
آٹھواں، خدمت طلباء علم	۱۷٠
نواں، خدمت غرباء	۱۷٠
دسواں، استغفار	۱۷۱
گیارھواں، عمرہ حج اکٹھا	۱۷۳
بارھواں، تسبیح	۱۷۴
دکھیوں کا علاج	۱۷۵
سارہ کا دکھ، علاج، نماز	۱۷٦
ابو معلق کے دکھ کا علاج، نماز	۱۷۷
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بیماری کا علاج نماز	۱۷۸
دوسرا علاج...... درود شریف	۱۷۹
تیسرا علاج	۱۸٠
چوتھا علاج، آیت کریمہ	۱۸۲
پانچواں علاج، استغفار	۱۸۴
طریقہ استغفار	۱۸۵
چھٹا علاج خدمت والدین	۱۸۷
ساتواں علاج گناہ سے بچنا	۱۸۸
آٹھواں علاج مزدور کا حق دینا	۱۸۸
آداب قبور	۱۸۹
قبر کی ضرورت	۱۸۹
قبر کیسی ہونی چاہئے؟	۱۹٠
میت کو پاؤں کی طرف اتارنا	۱۹٠
قبر کی اونچائی ایک بالشت	۱۹۱
اونچی قبر گرانے کا حکم	۱۹۱
قبور مشرکین	۱۹۲
پختہ قبر اور کتبہ لگانا منع	۱۹۲
پکی قبر بنانے کے من گھڑت دلائل	۱۹۳
جواب	۱۹۵
بطور نشانی پتھر رکھنا	۱۹٦
قبر پر گنبد اور ہر طرح کی تعمیر ناجائز	۱۹٦
گنبد بنانے کے غلط دلائل اور ان کے جوابات	۱۹۷
قبر پر مسجد بنانا لعنتی کام	۱۹۹
نبی ﷺ کی قبر پر بھی سجدہ جائز نہیں	

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تسبیح کے بغیر بھی سجدہ ہوتا ہے	۲۰۱
قبر کا شرعی احترام	۲۰۲
محرم میں قبروں پر مٹی ڈالنا	۲۰۳
ایک غلطی کا ازالہ	۲۰۴
پھول ڈالنا	۲۰۴
ایک من گھڑت بات	۲۰۵
چادریں چڑھانا	۲۰۶
چراغ جلانا	۲۰۷
قبروں کی زیارت	۲۰۸
عورتوں کیلئے زیارت قبور جائز ہے لیکن............؟	۲۰۸
زیارت قبور کا طریقہ	۲۰۹
قبرستان میں ہاتھ اٹھا کر دعا	۲۰۹
قبرستان میں قرآن پڑھنا	۲۱۰
عرس میلے	۲۱۱
عرس کا لغوی معنی	۲۱۲
دین مکمل	۲۱۳
عرس کے دلائل و جوابات	۲۱۳
کیا آنحضرت ہر قبر میں آتے ہیں..............؟	۲۱۴
ہذا الرجل کے معنی میں غلط فہمی	۲۱۵
ساتواں ٹھوس جواب	۲۱۷
کیا آپ ﷺ نے شہداء احد کا عرس منایا؟؟	۲۱۸
ابن عمر اور مقام سنت	
قبر پر اجتماع	۲۲۰
عید کا معنی	۲۲۰
عرس میں قوالی	۲۲۱
قوالی چار چیزوں کا مجموعہ ہے	۲۲۱
قوالوں کی رسول اللہ ﷺ سے ضد	۲۲۳
عرس کیلئے سفر کا اہتمام	۲۲۳
سفر عرس کی دلیل اور اسکا جواب	۲۲۳
صحابہ کا عمل	۲۲۴
امام شافعی سے عرس کی دلیل	۲۲۵
بوانہ میلہ اور آنحضرت ﷺ	۲۲۶
پہچان اولیاء	۲۲۸
اسلام اور ایمان	۲۲۹
ایمانی اعمال سے ولایت ملتی ہے	۲۲۹
اعمال کیسے؟	۲۳۱
جہلاء کے نزدیک معیار ولایت	۲۳۲
وجد یا حال شرع میں جائز نہیں	۲۳۲
صحابہ کی حالت اور فیصلہ حدیث	۲۳۴
وجد کے دلائل اور جوابات	۲۳۵
دوسرا واقعہ	۲۳۵
رقص اور تالیاں	۲۳۶
ساز اور ڈھول سے قوالی	۲۳۷
گالیاں دینا	۲۳۸
زنانہ شکل	۲۳۸
رہبانیت چلہ کشی	۲۳۹
رہبانیت کس نے شروع کی؟	

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

خودکومشکل میں ڈالنا	۲۴۰
سواری کے باوجود پیدل	۲۴۱
خاموشی کاروزہ	۲۴۱
نکیل سے طواف کعبہ	۲۴۲
ہاتھ پاؤں چُمانے	۲۴۲
یہودی نے بوسہ لیا	۲۴۲
تعظیمی سجدہ	۲۴۳
ننگے رہنا	۲۴۳
شان اولیاء	۲۴۵
شان کا معنی	۲۴۵
اولیاء کی ایمانی عملی حالت	۲۴۶
عذاب سے پناہ مانگتے ہیں	۲۴۷
اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں	۲۴۷
خالص اللہ کو پکارتے ہیں	۲۴۸
ناحق قتل نہیں کرتے	۲۴۸
بدکاری نہیں کرتے	۲۴۹
گناہ نیکیوں میں تبدیل	۲۵۰
جھوٹی گواہی نہیں دیتے	۲۵۱
لغویات سے بچتے ہیں	۲۵۱
قرآن سن کر بے خود نہیں ہوتے	۲۵۲
بیوی بچوں کیلئے دعا کرتے ہیں	۲۵۲
ایسے اولیاء کی جزا	۲۵۳
اللہ کا اپنے اولیاء سے اظہار پیار	۲۵۳
ولی کامل خباب بن ارت	۲۵۳
چند اولیاء کی غار میں حفاظت	
مفصل واقعہ	۲۵۵
معاملے آسان ہوگئے	۲۵۶
سوئے بھی جاگتے معلوم ہوتے تھے	۲۵۶
لوگوں میں ایک عجوبہ	۲۵۷
لوگوں میں یہ واقعہ ظاہر	۲۵۸
عقیدتمندوں کا مشورہ	۲۵۸
اصحاب کہف کتنے تھے؟	۲۵۹
آداب دعا	۲۶۱
غیراللہ سے دعا بیکار	۲۶۲
غیراللہ تمہاری مدد نہیں کرسکتے	۲۶۲
غیراللہ سے مراد کون؟	۲۶۴
فوت شدہ سے مانگنا بیکار	۲۶۵
دعائیں اللہ ہی قبول کرتا ہے	۲۶۶
مانگنوں کو اللہ مایوس نہیں کرتا	۲۶۶
نہ مانگنے پر ناراضگی	۲۶۷
دعا مانگنے کا طریقہ	۲۶۷
وسیلہ اور اسم اعظم سے دعا	۲۶۸
قبولیت کی تین شکلیں	۲۶۹
قبولیت کے مقام	۲۷۰
قبولیت کے اوقات	۲۷۲
مقبول دعا والے لوگ	۲۷۳
جن کی دعا قبول نہیں ہوتی	۲۷۵

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وسیلہ	۲۷۷
وسیلہ کا معنی	۲۷۷
اعمال کا وسیلہ	۲۷۸
رکوع، سجود، نماز، صبر اور توبہ وسیلہ	۲۷۸
خدمت والدین وسیلہ	۲۷۹
خوف خدا سے برائی چھوڑنا	۲۸۱
ادائیگی حق وسیلہ	۲۸۲
درود شریف اور دعائے وسیلہ	۲۸۴
ایک وظیفہ کا وسیلہ	۲۸۴
بھائی کی عزت کا دفاع وسیلہ	۲۸۴
قرآن وسیلہ	۲۸۵
صالحین کی دعا وسیلہ	۲۸۵
آپ کی دعا کے وسیلہ رزق	۲۸۵
غرباء کے وسیلے رزق	۲۸۷
صالحین کے وسیلہ مدد	۲۸۷
خدمت طلباء وسیلہ	۲۸۷
حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا وسیلہ	۲۸۷
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ بارش کیسے مانگتے	۲۸۸
نابینا صحابی حاضر خدمت	۲۸۸
صالح شخص کی موجودگی وسیلہ	۲۸۹
ناجائز وسیلہ	۲۸۹
آدم علیہ السلام نے کونسا وسیلہ پایا	۲۹۲
شان ابراھیم علیہ السلام	۲۹۳
صدیق اور خلیل	۲۹۳
دوسری، تیسری شان	۲۹۴
چوتھی اور پانچویں شان	۲۹۵
چھٹی تا آٹھویں شان	۲۹۶
نویں تا بارھویں شان	۲۹۷
تیرہویں چودھویں شان	۲۹۸
پندرہویں شان	۲۹۹
سیرۃ ابراھیم علیہ السلام	۳۰۰
شجرہ نسب	۳۰۰
باپ کے نام پر اختلاف	۳۰۱
والدہ کا نام اور جائے پیدائش	۳۰۲
نمرود کا خواب اور بچوں کا قتل موضوع روایت............	۳۰۲
اعلان نبوت سے قبل ہی ہدایت یافتہ	۳۰۴
ملکوت کا نظارہ	۳۰۴
کمال انداز تبلیغ	۳۰۶
میں تو پکا مواحد	۳۰۸
غیر اللہ کی دھمکی کا جواب	۳۰۹
آغاز تبلیغ نبوت تا چخہ	۳۱۱
سوالیہ انداز میں تبلیغ	۳۱۱
اندھی تقلید	۳۱۲
ابراہیم علیہ السلام کا اعلان برأت	۳۲۱
قوم کا سوال	۳۱۳

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پھر ایک دن تبلیغ	۳۱۴
اکیلے والد کو تبلیغ	۳۱۴
باپ کا سلوک	۳۱۵
مجمع عام میں تبلیغ	۳۱۶
بتوں کو توڑنا	۳۱۷
ابراہیم علیہ السلام کو جلانے کا منصوبہ	۳۱۸
منجنیق کی لمبائی چوڑائی میں بعض من گھڑت روایتیں	۳۱۸
بے سند روایت	۳۱۹
آگ گلزار بن گئی	۳۲۰
ہجرت اور تاریخ ورود	۳۲۲
لوط علیہ السلام کے علاوہ بھی لوگ ایمان لائے......	۳۲۳
بوقت ہجرت دعا	۳۲۴
عراق سے شام براستہ مصر	۳۲۴
تورات کا بیان	۳۲۵
ہاجرہ بادشاہ کی بیٹی تھی	۳۲۶
ایک بے بنیاد بات	۳۲۶
اسی برس میں ختنہ	۳۲۶
سفر کے بارے ایک موضوع روایت	۳۲۷
اولاد کی تڑپ	۳۲۷
اسماعیل کا نام	۳۲۷
اسماعیل بچپن میں کعبہ کے پاس	۳۲۸
سارہ کا ہاجرہ پر رشک کا واقعہ	۳۲۸
ہاجرہ اور اسمٰعیل علیہ السلام زم زم پر	
زم زم کا معنی	۳۳۳
زم زم پینے سے ہر غرض پوری	۳۳۳
منافق زم زم تھوڑا پیتا ہے	۳۳۴
ابوذر رضی اللہ عنہ اور زم زم	۳۳۴
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پسند زم زم	۳۳۶
زم زم پینے کے آداب	۳۳۶
زم زم کی مختصر تاریخ	۳۳۶
زم زم کی کھدائی	۳۳۷
ورود مکہ تا وفات	۳۴۰
بنو جرہم کی آمد	۳۴۱
ناشکری بہو کے بارے حکم	۳۴۱
دوسری شادی، شاکرہ بہو	۳۴۴
بیٹے اسحٰق کی بشارت	۳۴۶
ایک ضعیف روایت	۳۴۸
مردے زندہ ہو گئے	۳۴۹
صحیفوں کا نزول	۳۴۹
وفات	۳۴۹
خلیل اللہ کی دعائیں	۳۵۱
اچھی سوسائٹی	۳۵۲
قیامت کی عزت اور رسوائی	۳۵۵
دعاؤں کی قبولیت	۳۵۷

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تاریخ بیت اللہ	۳۶۵
پہلی مسجد	۳۶۵
کعبہ کے نام	۳۶۶
آدم علیہ السلام اور کعبہ	۳۶۷
تعمیر بیت اللہ بدست ابراہیمؑ	۳۶۷
مقام ابراہیم جنتی پتھر	۳۶۹
حضرت عمر رضی اللہ کی خواہش سے مقام ابراہیم جائے نماز	۳۷۰
حجراسود	۳۷۰
حجراسود کی آنکھیں اور زبان	۳۷۱
حجر، جنتی پتھر	۳۷۱
ایک ضعیف روایت	۳۷۱
حجراسود دیوار کعبہ پر	۳۷۲
صفائی کا حکم	۳۷۲
اعلان حج	۳۷۲
اس گھر کا طواف بھی عبادت	۳۷۳
ایک ضعیف روایت	۳۷۴
کعبہ کی بے ادبی کی سزا	۳۷۴
عمرو بن لحی کون؟	۳۷۵
عمرو بن لحی کی دولت کا اندازہ	۳۷۶
تاریخ کعبہ	۳۷۷
تعارف قصی بن کلاب	۳۷۷
عبدالدار پر قصی کی توجہ خاص	۳۷۸
عبد مناف اور عبدالدار کا جھگڑا	۳۷۹
ہاشم کی وفات، عبدالمطلب کی پیدائش	۳۷۹
واقعہ فیل اور کعبۃ اللہ	۳۸۰
تعمیر کعبہ میں آپ کی شرکت	۳۸۴
ضرورت کیوں پیش آئی	۳۸۴
کدال والا پہلا شخص	۳۸۵
ابراہیمی بنیادیں	۳۸۵
حجراسود کے نصب پر جھگڑا	۳۸۶
فیصلہ کی میٹنگ	۳۸۶
حجراسود آپ کے ہاتھوں نصب	۳۸۶
کعبہ کے بارے آپ کی تمنا	۳۸۷
ابن زبیر کی تعمیر	۳۸۷
عبدالملک کی خلافت	۳۸۸
حج بیت اللہ	۳۹۰
ایک مرتبہ حج فرض	۳۹۰
چار سال بعد حج	۳۹۱
حج وعمرہ کا ثواب	۳۹۱
رمضان میں عمرہ حج برابر	۳۹۳
حج کی قسمیں	۳۹۳
افضل قسم	۳۹۴
میقات	۳۹۴
حاجی کو الوداع کیسے کریں؟	۳۹۶
احرام	۳۹۶
احرام کے وقت نماز	۳۹۷
احرام کے کپڑے اور طریقہ	۳۹۷
عورت کا احرام	۳۹۷

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حالت احرام میں ممنوع کام	۳۹۸
حالت احرام میں جائز کام	۳۹۹
تلبیہ کب تک؟	۴۰۰
طواف کی قسمیں	۴۰۰
حجر اسود کا استلام	۴۰۱
رمل	۴۰۲
مقام ابراہیم پر دو فرض	۴۰۲
صفا و مروہ کی سعی	۴۰۵
حجامت	۴۰۶
احرام حج	۴۰۶
نو ذوالحجہ کو عرفات کی طرف	۴۰۷
مزدلفہ کی طرف	۴۰۷
مشعراء الحرام	۴۰۷
جمرہ عقبہ پر کنکریاں	۴۰۸
قربانی و حجامت	۴۰۸
احرام کب اتاریں	۴۰۸
طواف افاضہ	۴۰۸
کنکریوں کی ترتیب	۴۰۹
واپسی اپنے گھر دعوت	۴۱۰
فضائل مکہ	۴۱۱
مکہ کے نام	۴۱۱
مکہ کا نقشہ	۴۱۴
مکہ اللہ کو پسند	۴۱۵
مکہ سے آپ ﷺ کی محبت	۴۱۶
مکہ کی جدائی میں آنسو	۴۱۶
مکہ کیلئے ابراہیمی دعائیں	۴۱۷
مکہ کا ادب واحترام	۴۱۸
مکہ میں روزہ	۴۱۹
مکہ میں ہر وقت نماز جائز	۴۲۰
مکہ میں دجال کا داخلہ بند	۴۲۰
حرمین میں طاعون نہ آئیگا	۴۲۰
تاریخ مدینہ منورہ	۴۲۲
مدینہ کا پہلا نام	۴۲۲
یثرب کا معنی اور وجہ تسمیہ	۴۲۳
قرآن میں تبع کا نام	۴۲۴
مدینہ پر چڑھائی	۴۲۴
اسماء مدینہ اور نقشہ	۴۲۵
قبل از اسلام مدینہ کے حالات	۴۲۶
مدینہ میں اسلام	۴۲۷
آئندہ سال	۴۲۸
آپ ﷺ کی مدینہ آمد	۴۲۹
مسجد نبوی کی تعمیر	۴۲۹
مسجد نبوی میں نماز کا ثواب	۴۳۱
مسجد نبوی میں چالیس نمازیں	۴۳۱
مسجد نبوی میں جنت کا ٹکڑا	۴۳۱
مدینہ کیلئے دعا	۴۳۱
دعا کی قبولیت	۴۳۲
حرمت مدینہ	۴۳۲
مدینہ میں دجال اور طاعون نہ آئیگا	۴۳۳
جو اہل مدینہ کو ستائے	۴۳۴

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مدینہ کی محبت	۴۳۴
مدینہ میں سکونت اور موت	۴۳۵
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دعا	۴۳۵
مدینہ میں بدعتی پر لعنت	۴۳۶
مدینہ بھٹی ہے	۴۳۶
ایمان مدینہ میں سمٹ آئیگا	۴۳۶
فضائل عشرہ ذوالحجہ	۴۳۷
محبوب ایام	۴۳۷
عشرہ ذوالحجہ کے روزے	۴۳۸
مشہور ضعیف روایت	۴۳۸
پورے عشرہ میں تکبیرات	۴۳۹
نو ذوالحجہ کی فضیلت	۴۳۹
نو ذوالحجہ کے روزے کی فضیلت	۴۳۹
عرفات کے حاضرین کیلئے روزہ نہیں	۴۴۰
عیدین کی راتوں کی	
فضیلت ضعیف روایت	۴۴۰
دوسری تیسری ضعیف روایتیں	۴۴۰
احکام قربانی	۴۴۱
قربانی فرض	۴۴۱
نفل کہنے والوں کے دلائل	۴۴۲
اتباع کس کی فرض؟	۴۴۲
سنۃ ابیکم والی ضعیف روایت	۴۴۳
پورے گھر پر ایک قربانی	۴۴۳
گھر کے افراد کی طرف سے قربانی	۴۴۳
قربانی کرنے والا بال نہ کٹوائے	۴۴۴
گھر کے تمام افراد یہ پابندی کریں	۴۴۴
ذبیحہ کے بغیر قربانی کا ثواب	۴۴۴
قربانی کا جانور کیسا؟	۴۴۵
کان اور سینگ کے عیوب کی تحقیق	۴۴۵
خصی کی قربانی	۴۴۷
ایک شبہ کا ازالہ	۴۴۷
جانور کی عمر	۴۴۸
سند صحیح ہے	۴۴۸
الا ان یعسر کیا ہے	۴۴۸
جذعہ کی اچھی قربانی ضعیف روایت	۴۴۹
جذعہ کا معنی	۴۴۹
قربانی خریدنے کے بعد اگر عیب	
دار ہو جائے	۴۵۰
قربانی کا وقت	۴۵۰
ذبح کرنے کا آلہ	۴۵۱
چھری کے تین کیل	۴۵۲
چھری چھپاؤ اور تیز کرو	۴۵۲
قربانی خود ذبح کرو	۴۵۳
عورت بھی ذبح کرسکتی ہے	۴۵۳
ذبح کا طریقہ	۴۵۳
سینہ زخمی	۴۵۴
بایاں پاؤں باندھ کر	۴۵۴
ایک بناوٹی مسئلہ	۴۵۴
گائے نحر بھی ذبح بھی	۴۵۵

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ذبح کے دلائل ۴۵۵

خطبہ عید الاضحی ۴۵۶

عید کی نماز فرض ہے ۴۵۶

غسل اور خوشبو ۴۵۷

اچھا لباس ۴۵۸

عید الاضحیٰ کے دن کھانا ۴۵۸

اگر کوئی کھا لے تو؟ ۴۵۸

نماز کے بعد قربانی کے گوشت سے ابتداء ۴۵۹

تکبیرات کس کس جگہ ۴۵۹

تکبیرات کے الفاظ ۴۶۰

تکبیریں کہتے عیدگاہ چلو ۴۶۰

راستہ بدلنا ۴۶۰

عورتیں بھی عیدگاہ چلیں ۴۶۱

کس طرح چلیں ۴۶۱

ظاہری خوشبو ۴۶۲

چادریں اوڑھ کر ۴۶۲

عورتیں عیدگاہ میں کیا کریں ۴۶۲

نماز عیدگاہ میں ۴۶۳

مسجد میں عید کی نماز ۴۶۴

نماز عیدین کا وقت ۴۶۴

عیدین کی کتنی رکعتیں ۴۶۵

نماز عیدین میں کتنی تکبیریں ۴۶۵

قرأت سے پہلے تکبیریں ۴۶۵

ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین ۴۶۵

نماز عید میں قرأت ۴۶۶

پہلے نماز، پھر خطبہ ۴۶۶

عید کا خطبہ، صرف ایک ۴۶۷

عید مبارک کیسے کہیں؟ ۴۶۷

عیدین کے دن روزہ ممنوع ۴۶۷

تاریخ قربانی ۴۶۸

قربانی کب سے ۴۷۰

آدم علیہ السلام اور قربانی ۴۷۰

اس واقعہ سے اسباق ۴۷۳

ابراہیم علیہ السلام اور قربانی ۴۷۳

وصیتوں والی روایت موضوع ۴۷۵

یہود اور قربانی ۴۷۸

عیسیٰ اور قربانی ۴۷۸

حضرت محمد ﷺ اور قربانی ۴۷۹

صحابہ اور قربانی ۴۷۹

مسائل قربانی ۴۸۰

ضعیف روایت میں ذبح کی دعا ۴۸۰

دعا کی صحیح حدیث ۴۸۱

چھری چل جانے پر کیا پڑھے ۴۸۱

بوقت ذبح حرام مغز نہ کاٹو ۴۸۱

اگر مادہ جانور ذبح کے بعد حاملہ نکل آئے ۴۸۲

بھینس کی قربانی ۴۸۳

عید سے قبل ذبیحہ صدقہ نہیں ۴۸۵

منقطع روایت دلیل نہیں بنتی ۴۸۵

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حدیث بخاری	۴۸۶
قربانی کے جانور پر سواری...... کرنا، اون اتارنا وغیرہ	۴۸۶
قرض سے قربانی جائز ہے لیکن؟	۴۸۷
گائے اور اونٹ میں کتنے حصے	۴۸۷
اونٹ میں سات حصے بھی	۴۸۸
فوت شدہ کی قربانی	۴۸۸
قربانی کے گوشت کی تقسیم	۴۸۹
تین ڈھیریاں	۴۹۰
غیر مسلم کو قربانی کا گوشت	۴۹۰
بے نماز اور داڑھی مونڈ کی قربانی	۴۹۱
کھالوں کے مصارف	۴۹۱
جہاد	۴۹۲
مدارس میں	۴۹۳
قربانی چار دن	۴۹۳
فخریہ قربانی	۴۹۵

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مُقَدِّمَۃ

اَحْمَدُہٗ وَاُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ، اَمَّا بَعْدُ

خطابت اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے وہ جسے چاہے عطا کرے۔
خطیب اس کو کہتے ہیں کہ جو کسی واقعہ یا کسی خبر کو عام فہم اور ایسے آسان انداز میں بنا سنوار کر بیان کرے کہ سامعین کو وہ سمجھنے میں اتنا آسان لگے جیسے وہ واقعہ کا پورا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اور پھر کسی واقعہ یا کسی آیت یا حدیث سے سینکڑوں نکات بیان کرے کہ اس واقعہ یا حدیث یا آیت سے فلاں بات ثابت ہے اور فلاں بھی، فلاں بھی۔ اور موضوع کے متعلقہ تماثیل وغیرہ بھی سنائے۔ یہ تمام باتیں آہستہ آہستہ تجربہ سے ملتی ہیں۔

نئے خطباء کے لئے: میں اپنے خطباء بھائیوں کیلئے ایک تجویز پیش کرتا ہوں، امید ہے کہ قبول ہو گی کہ وہ مذکورہ فن کے حصول کیلئے جلد بازی سے کام نہ لیں بلکہ ابتدائے خطابت میں چند سال تک ایسی تقاریر بیان کریں جو واقعات سے مربوط ہوں لیکن جو واقعہ آیت یا حدیث بیان کریں جس کتاب سے بیان کریں اس کتاب کا نام جلد صفحہ وغیرہ ضرور پیش کریں۔ پھر مہذب اشعار ماحول کے مطابق عربی، فارسی پنجابی یا اردو کے حسب موقعہ پیش کریں۔ انشاء اللہ یہ چیزیں آپ کی تقریر کی زینت بنیں گی۔

من گھڑت واقعات: کوئی بات بھی یقینی مطالعہ کے بغیر نہ کرنا کیونکہ سنی سنائی باتیں بعض دفعہ انسان کیلئے شرمندگی اور شرعی نقصان کا سبب بن جاتی ہیں۔ کچھ واقعات کی نشاندہی میں نے خطبات چیمہ کے مقدمہ میں کی تھی کچھ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ضعیف روایات: ہمارے بعض ساتھیوں میں یہ بات بڑی مشہور ہے کہ فضائل اعمال میں ضعیف روایات مقبول ہیں ...... حضرات...... فضائل اعمال میں اکیلی ضعیف سند کی روایت قطعاً مقبول نہیں...... البتہ ایک حدیث کی تھوڑے ضعف والی دو سندیں مل جائیں تو پھر حسن لغیرہ بن کر مقبول ہوگی۔

اگر ایک سے زیادہ سندیں ایسی ملیں کہ جن میں کوئی کذاب ...... دجال...... متروک...... وضاع ...... راوی ہوں تو ایسی سینکڑوں سندیں ملنے سے بھی ضعف ختم نہ ہوگا بلکہ اور بڑھے گا۔

لہٰذا جو ضعیف روایت حسن درجہ تک نہ پہنچے وہ بیان نہ کرنا، کیونکہ وہ نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں اور جو بات آپ ﷺ سے ثابت نہیں اس کے بارے میں آپ ﷺ نے فرما دیا ہے کہ "مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ" کہ جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا، اس نے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالیا۔ (بخاری، کتاب العلم باب اثم من کذب علی النبی حدیث نمبر ۱۱۰)

میں نے خطبات کیوں لکھے؟؟ خطبات کی کتب تو ماشاء اللہ کافی کتب خانوں میں آئی ہیں لیکن ہر مصنف اور خطیب کا انداز علیحدہ علیحدہ ہے میں نے چند ایک چیزوں کا خاص لحاظ کیا ہے۔ کہ واقعات غیر مشہور اور دلچسپ ہوں، ہر موضوع میں شعر، جس موضوع میں مجھے کسی شاعر کے شعر نہ ملے میں نے اللہ کی توفیق سے خود شعر یا نظم تیار کر کے موضوع کے مطابق درج کر دی۔ آیات و احادیث اور واقعات مستند کتب سے باحوالہ نقل کیے، اگر بخاری کا حوالہ ہے تو حدیث یا واقعہ لکھ کر آگے حوالہ اس طرح (بخاری جلد ص ( ) باب فلاں لکھا۔ ایسے ہی دوسری کتب کے حوالہ جات درج کیے ہیں۔

اور اپنی استطاعت کے مطابق موضوع اور ضعیف معروف روایات کی نشاندہی کی اور صحیح احادیث و روایات سے عنوان بیان کیے۔

الراقم، **محمد نواز چیمہ**

۸ ذیقعدہ ۱۴۲۵ھ بروز دوشنبہ بمطابق ۲۰ دسمبر ۲۰۰۴ء

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یہاں بھی عرض کیے دیتا ہوں۔

ایک عورت کی ہر بات قرآن سے: عبدالملک بن قُریب بن عبدالملک بن علی بن اصمع الاصمعی بیان کرتے ہیں کہ میں جنگل میں گھوم رہا تھا کہ ایک بڑھیا اکیلی اونٹ پر چل رہی تھی، میں نے اس سے پوچھا کہ تو کیا تلاش کر رہی ہے؟ تو وہ ہر بات کا جواب قرآن پڑھ کر دیتی۔ طویل واقعہ بیان کیا۔ (روضۃ العقلاء ونزہۃ الفضلاء ص ۴۹ وصفحات نیرات ص ۱۷، صفۃ الصفوہ لابن جوزی جلد ۴ ص ۴۱۰) ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے صفۃ الصفوۃ میں اس واقعہ کی عقلی نقلی شرعی طور پر خوب تردید کی ہے کہ یہ واقعہ ہر لحاظ سے غلط ہے۔

آج کل یہ واقعہ عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے بیان کیا جاتا ہے جو بالکل غلط ہے۔

جنگ کیلئے بچہ پیش: آپ جنگ تبوک کیلئے جانے لگے تو ایک عورت نے اپنا دودھ پیتا بچہ پیش کیا، عرض کی کہ جب آپ کی طرف کوئی تیر آئے تو اس بچے کو آگے کر دینا تاکہ آپ بچ جائیں۔ (یہ واقعہ بالکل بے بنیاد ہے)

ایک عورت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کوڑا گراتی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے راستہ میں ایک بڑھیا کا گھر تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم گزرتے تو وہ عورت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کوڑا گراتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بدن جھاڑ کر گزر جاتے۔ ایک دن وہ کوڑا گرانے نہ آئی۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ بیمار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بیمار پرسی کرنے گئے تو وہ متاثر ہو کر مسلمان ہوگئی۔ (بالکل بے بنیاد اور من گھڑت واقعہ ہے)

موسیٰ علیہ السلام کا ہمسایہ: موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ الٰہی جنت میں میرا ہمسایہ کون ہوگا؟ فرمایا کہ فلاں قصاب...... موسیٰ علیہ السلام اس کی ملاقات کو گئے وہ دُکان پر گوشت بیچنے سے فارغ ہوا تو تھوڑا سا گوشت لیا اور گھر جا کر خوب پکایا اور بوڑھی والدہ کو کھلایا۔ والدہ نے دعا دی کہ اللہ تجھے موسیٰ علیہ السلام کی ہمسائیگی نصیب کرے۔ (بالکل بے بنیاد اور من گھڑت واقعہ کسی بھی مستند کتاب اور صحیح سند سے ثابت نہیں)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حمدِ باری تعالیٰ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ [1]

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ ”تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں' جو تمام مخلوقات کو پالنے والا ہے“

حضرات......! لفظ ”حمد“...... حَمِدَ يَحْمَدُ باب سے اسم مصدر ہے۔

حمد کا لغوی معنیٰ: کسی ہستی کے اختیاری وصف پر اس کی تعظیماً تعریف کرنا۔

چونکہ اللہ کا ہر کام اس کے اختیار میں ہے' اور اس کے اکثر کام انسان کی عقل کو حیران کر دیتے ہیں' اسی بنا پر انسان اللہ کی حمد بیان کرتا ہے۔

آسمانوں زمینوں کی تخلیق پر حمد: آسمانوں کا ستون کے بغیر کھڑے ہونا زمینوں کا پانی پر بچھایا جانا...... انسان کے لیے حیران کن کام ہے...... بس جو یہ کام کر

---

[1] یہ مسنون خطبہ مختلف روایتوں سے لیا گیا ہے، نَحْمَدُهٗ: کے لفظ مسلم (جلد ۱/صفحہ ۲۸۵) کتاب الجمعہ، وابن ماجہ کتاب النکاح (صفحہ ۱۳۶) ومسند احمد (جلد ۱/صفحہ ۳۵۰) میں ہیں۔ وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا: کے لفظ ابن ماجہ (صفحہ ۱۳۶)، نسائی (جلد ۱/صفحہ ۱۶۵) کتاب الجمعہ میں ہیں، وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ: کے لفظ مسند احمد (جلد ۱/صفحہ ۳۵۰) وابن ماجہ (صفحہ ۱۳۶)، مسلم (جلد ۱/صفحہ ۲۸۵)، ابوداود (صفحہ ۱۵۷) کتاب الصلوٰۃ میں ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کا پانی پر بچھایا جانا ...... انسان کے لیے حیران کن کام ہے ...... بس جو یہ کام کر دے تو وہ ذات تعریف کے لائق ہے' اور وہ کون ہے؟

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ثُمَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ ①﴾ (الانعام)

"تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں' جس نے آسمانوں زمینوں کو پیدا کیا' اندھیرے اور روشنی کو بنایا' پھر بھی کافر لوگ اپنے رب کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں۔"

کمال حمد پہ حمد کسی کے دل کی باتوں کو بغیر بتائے جاننا حیران کن بات ہے' اور یہ کمال اللہ کا ہے' اسی لیے فرمایا:

﴿وَرَبُّكَ یَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ۝ وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْحَمْدُ فِی الْاُوْلٰی وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝﴾ (القصص)

"ان کے سینے جو کچھ چھپاتے اور ظاہر کرتے ہیں آپ کا رب سب کچھ جانتا ہے' وہی اللہ ہے اس کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں' دنیا اور آخرت میں اسی کی تعریف ہے حکم بھی اسی کا ہی ہے' اسی کی طرف تم پھیرے جاؤ گے۔"

تمام مخلوقات کی نگرانی پہ حمد

﴿فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝﴾ (الجاثیة)

"پس تعریف تو اللہ کی ہے' جو آسمانوں اور زمینوں کا نگران ہے اور تمام مخلوقات کو پالنے والا ہے۔"

آسمانی بارش سے زمین کو زندگی بخشنے پہ حمد بارش کی بندش سے جب قحط پڑتا ہے تو زمینیں مردہ ہو جاتی ہیں' ان کو آسمان سے بارش برسا کر زندگی بخشنا صرف اللہ کا کام ہے' تو تعریف کے لائق بھی وہی ہے:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿وَلَئِنْ سَأَلْتَهُم مَّن نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ﴿٦٣﴾﴾ (العنکبوت)

''اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمان سے پانی برسا کر زمین کو مردہ ہونے کے بعد کون زندگی بخشتا ہے تو یہ کہیں گے اللہ' تو آپ فرما دیں' پھر تعریف بھی اللہ ہی کے لیے ہے۔ بلکہ اکثر لوگ سمجھتے ہی نہیں۔''

ہے لائق تعریفاں پاک الٰہی اُچے وصفاں والا
آسماناں اتے زمیناں تائیں خوب بناون والا
باہجھ شریکوں پاک منزہ مالک کل فلکاں دا
قدرت کامل نال بنایا فرش زمین فلکاں دا
مردے وچوں زندہ کڈھے پتھر وچوں پانی
آتش وچوں برف نکالے قدرت پاک ربانی
رحمت دا اوہ بدل لیاوے تے خوب مینہ برساوے
مردہ زمین سہاگن ہووے سبز پوشاک پواوے
ہر ہر قسماں پیدا ہووے سبزی عجب پیاری
طبق زمین پر حسن چڑھاوے قدرت دی پھلکاری

تمام نقائص سے پاک ہونے پر حمد:

﴿وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُن لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُن لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا﴿١١١﴾﴾ (بنی اسرائیل)

اے پیغمبر! کہہ دیجئے' تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس کی کوئی اولاد نہیں نہ اس کی بادشاہی میں کوئی شریک ہے اور نہ وہ کمزور ہے کہ اس کا کوئی مددگار ہو' پس اس کی بڑائی بیان کر۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرات! شکر تین چیزوں سے ادا ہوتا ہے...... دل سے...... زبان سے...... اعضاء سے۔

دل سے شکریہ...... کہ انعام کرنے والے کی نعمت کا دل سے اعتراف کرتے ہوئے دل میں اس کی توقیر و تعظیم بیٹھ جائے۔

زبان سے...... کہ نعمت دینے والے کی تعریف کی جائے، اور نعمتوں کا اظہار کیا جائے، فرمایا:

﴿وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾ "اپنے رب کی نعمتوں کا ذکر کر۔"

اعضاء سے...... کہ انعام کرنے والے کے احکام کی اعضاء سے تعمیل کی جائے، جیسے فرمایا:

﴿بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُن مِّنَ الشَّاكِرِينَ ﴿٦٦﴾﴾ (الزمر) "اے میرے نبی! اللہ کی عبادت کر اور شکر گزاروں میں شامل ہو۔"

نیز فرمایا: ﴿لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ﴿٧﴾﴾ (ابراہیم) "اگر تم میرا شکریہ ادا کرو گے تو میں تمہیں زیادہ دوں گا۔"

حمد کلمۂ شکر ہے: نبی ﷺ نے فرمایا:

«اَلْحَمْدُ رَأْسُ الشُّكْرِ مَا شَكَرَ اللّٰهَ عَبْدٌ لَا يَحْمَدُهُ». (شعب الایمان للبیہقی جلد۴ حدیث نمبر۹۷) "کہ الحمد للہ کہنا اعلیٰ درجہ کا شکریہ ہے جس نے کسی نعمت ملنے پر الحمد للہ نہیں کہا اس نے شکریہ ادا ہی نہیں کیا۔"

انبیاء علیہم السلام کا معمول تھا کہ جب بھی کوئی نعمت ملتی تو زبان سے کلمہ الحمد ادا کرتے۔

نوح علیہ السلام اور حمد: نوح علیہ السلام جب کشتی پر بیٹھے تو اللہ تعالیٰ نے شکریہ ادا کرنے کی اس طرح تعلیم دی:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿فَإِذَا اسْتَوَيْتَ أَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي نَجّٰنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِينَ﴾ (المؤمنون)

''اے نوح' جب تو اور تیرے ساتھی کشتی پر باطمینان بیٹھ جاؤ تو کہو' اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں ظالم قوم سے نجات دی۔''

ابراہیم علیہ السلام اور حمد: بیٹے جیسی نعمت ملنے پر شکر یہ ادا کیا:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ إِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ إِنَّ رَبِّي لَسَمِيعُ الدُّعَآءِ﴾ (ابراهيم:۳۹)

''اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے بڑھاپے میں اسمٰعیل اور اسحٰق عطا فرمائے' بیشک میرا رب دعا کو سننے والا ہے۔''

داود و سلیمان علیہما السلام و حمد:

﴿وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا وَّقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (النمل)

''ہم نے داود اور سلیمان علیہما السلام کو علم عطا کیا' تو انہوں نے کہا اللہ کا شکر ہے' جس نے ہمیں اپنے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت دی۔''

قرآن کا نزول اور حمد:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهُ عِوَجًا﴾ (الكهف)

''اللہ کا شکر ہے جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل فرمائی' اور اس میں کسی طرح کی کوئی کجی نہیں رکھی۔''

جنتی لوگ اور کلمہ حمد: جنتی جنت میں پہنچ کر کہیں گے:

﴿وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ﴾ (فاطر)

''اللہ کا شکر ہے جس نے ہم سے ہر طرح کے غم دور کئے' بیشک ہمارا رب بخشنے والا قدردان ہے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شکر خدا دا شکر خدا دا جیہے اپنے فضل اتارے
دور کیتے ساڈے اتوں دنیاں دے غم سارے
ساڈے رب جیہا ہور کوئی قدر دان نہ ہویا
اسدی بخشش رحمت والا اج انعام جے ہویا
ساڈے گناہاں غلطیاں کارن اسنے معاف جے کیتا
جنت پیارا ساڈے تائیں الاٹ جے اس نے کیتا

جنت میں داخل ہو کر:

﴿وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ۝٧٤﴾ (الزمر)

''جنتی جنت میں داخل ہوتے ہی کہیں گے، کہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ پورا کیا اور ہمیں اس زمین کا وارث بنا دیا کہ جنت میں جہاں چاہیں مقام کر لیں، پس عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا بدلہ ہے۔''

جنت ملنے پر کلمات تشکر:

جنتی جنت میں پہنچ کر اللہ کا شکر اس طرح ادا کریں گے:

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ ۝٤٣﴾ (الاعراف)

''اللہ کا شکر ہے، جس نے ہمیں جنت پہنچایا اگر اللہ یہاں نہ پہنچاتا تو ہم کبھی یہاں نہ پہنچتے۔''

جنتی کہہ سن شکر خدا دا جس جنت راہ وکھایا
بھیج پیغمبر دنیا اتے سدھے راہ چلایا
سدھے راہ چلا کر ساہنوں ایہہ وکھایاں جائیں
اسدے بناں نہ پہنچن ہندا کدی وی اینی جائیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جنت میں ہمیشہ حمد:

﴿دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠﴾﴾ (یونس)

''جنتی جنت میں اکثر سبحانک اللھم کہیں گے' آپس میں تحفہ سلام ہوگا' تمام گفتگو اور مجلس کے آخر پر الحمد للہ رب العٰلمین کہیں گے۔''

رسول اللہ ﷺ کا معمول ہر نعمت پر حمد:

نبی ﷺ نے فرمایا:

«مَا أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلٰى عَبْدٍ مِنْ نِعْمَةٍ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اِلَّا وَقَدْ اَدّٰى شُكْرَهَا». (مستدرک حاکم جلد۱ صفحہ ۵۰۸، اس کی شاہد حدیث معجم طبرانی کبیرا جلد۸ ص۱۹۳ نمبر۷۷۹۴)

''اللہ تعالیٰ نے جب کسی بندے کو کوئی نعمت دی تو اس نے الحمد للہ کہا تو اس نے اللہ کا شکریہ ادا کیا۔''

کھانا کھانے کے بعد:

نبی ﷺ جب کھاتے یا پیتے تو کہتے:

«اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَ وَسَقٰى وَسَوَّغَهُ وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا». (ابوداود' کتاب الاطعمة' باب ما يقول الرجل اذا طعم نمبر: ۳۸۵۱' سندہ صحیح)

''اللہ کا شکر ہے جس نے کھلایا اور پلایا اور اس کو حلق سے اتارا اور اس کے نکلنے کا انتظام کیا۔''

نیند سے بیداری کے بعد:

نیند بھی اللہ کی ایک بڑی نعمت ہے' انسان جتنا بھی تھکا ماندہ ہو سونے سے آرام و سکون مل جاتا ہے تو اس نعمت پر آپ ﷺ اللہ کا شکریہ اس طرح ادا کرتے تھے:

«اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ». (بخاری' کتاب الدعوات، باب ما يقول إذا نام، نمبر: ۶۳۱۲)

''اللہ کا شکر ہے' جس نے ہمیں نیند سے بیدار کیا اسی کی طرف ہم نے اکٹھا ہونا ہے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نیا لباس پہننے پر: نیا لباس بھی اللہ کی نعمت ہے' آپ ﷺ جب نیا کپڑا قمیص عمامہ وغیرہ پہنتے تو پڑھتے:

«اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهٖ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ». (ابوداود' کتاب اللباس' پہلا باب' پہلی حدیث' نمبر: ۴۰۲۰)

''اللہ تیرا شکر ہے تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور میں تجھ سے اس کپڑے اور اس کو پہننے والے کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں' اور اس کے اور اس پہننے والے کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

سواری پر حمد: انسان کے لیے پیدل طویل سفر کرنا انتہائی مشکل کام ہے' سواری اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے' جیسا کہ اللہ نے قرآن پاک میں فرمایا:

﴿وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً وَّيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ (النحل)

''گھوڑے' خچر اور گدھے کو اللہ نے پیدا کیا تاکہ تم اس پر سواری کرو اور ان کو تمہاری زینت بھی بنایا اور کئی ایسی سواریاں وہ پیدا کرے گا جسے تم ابھی نہیں جانتے۔''

یعنی سواری اللہ کی بڑی نعمت ہے' تو آپ اس نعمت کا شکریہ اس طرح ادا کرتے' سواری پر بیٹھتے تو پاؤں رکاب میں رکھتے تو کہتے' بسم اللہ پھر سواری کی پشت پر بیٹھ کر پڑھتے الحمد للہ' پھر پڑھتے: ﴿سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ﴾ (الزخرف: ۱۳) پھر تین مرتبہ کہتے' الحمد للہ' پھر تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے' پھر کہتے:

«سُبْحَانَكَ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ». (ابوداود' کتاب الجهاد' باب ما یقول الرجل إذا رکب' باب: ۷۴' حدیث: ۲۶۰۲)

''آپ ﷺ نے سواری پر بیٹھ کر الحمد للہ کہہ کر اللہ کا شکریہ ادا کیا۔

ایک یہودی بچے کے اسلام پر حمد: جناب انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایک یہودی لڑکا نبی ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہو گیا' آپ ﷺ کو پتہ چلا تو نبی پاک اس کی عیادت کو اس کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ اس کے سر کے پاس بیٹھ گئے اور فرمایا "بیٹا اسلام قبول کر لے۔" لڑکے نے اپنے باپ کی طرف دیکھا' باپ کی رضامندی دریافت کی' باپ نے جب اس عظیم رحمت کو دیکھا تو بیٹے کو کہا' کہ ابوالقاسم حضرت محمد ﷺ کی بات مان لے۔ لڑکے نے کلمہ شہادت پکارا' اسلام قبول کر لیا' تو آپ ﷺ نے اس خوشی کے موقعہ پر اللہ کا اس طرح شکریہ ادا کیا:

«اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْقَذَهٗ مِنَ النَّارِ». (بخاری' ج۱' ص۱۸۱ کتاب الجنائز' باب إذا أسلم الصبي فمات هل يصلي عليه حديث نمبر ١٣٥٦)

"کہ اللہ کا شکر ہے جس نے اس کو آگ سے بچا لیا۔"

اچھی آواز ملنے پر حمد: ایک دفعہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حجرہ میں کسی کام گئیں' آنحضرت ﷺ کے پاس آنے میں دیر ہوئی' آپ ﷺ نے وجہ پوچھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ایک قاری بڑی خوش الحانی سے تلاوت کر رہا تھا تو سننے میں دیر ہو گئی' نبی ﷺ خود چادر سنبھالے تشریف لے گئے' دیکھا تو سالم مولیٰ ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ ہیں' آپ ﷺ نے خوشی میں اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے فرمایا:

«اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ فِیْ اُمَّتِیْ مِثْلَكَ». (ابن ماجہ' کتاب شهر رمضان' باب حسن الصوت بالقرآن، ومسند احمد ٦/١٦٥' الفاظ احمد کے ہیں)

"اللہ کا شکر ہے جس نے تجھ جیسے اچھی آواز والے آدمی کو میری امت میں بنایا۔"

سفر سے واپسی پر حمد: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ جب کسی غزوہ یا حج عمرہ سے واپس آتے تو ہر بلندی پر چڑھتے' تین مرتبہ اللہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اکبر کہتے پھر: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ». کہتے' پھر کہتے:

آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ۔ (بخاری' کتاب العمرة' باب ما يقول إذا رجع من الحج أو العمرة أو الغزو' حدیث: ۱۷۹۷' بخاری' ادب: ۶۱۸۵ میں صرف حامدون تک الفاظ بھی ہیں)

''ہم واپس ہو رہے ہیں' توبہ کرتے ہوئے...... عبادت کرتے ہوئے' سجدہ کرتے ہوئے...... اپنے رب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے...... اس نے اپنا وعدہ سچا کیا...... اپنے بندے کی مدد کی ...... اور اکیلے نے سارے لشکروں کو شکست دی۔

چھینک پر حمد: نبی ﷺ نے فرمایا' جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو کہے الحمد للہ' (اللہ کا شکر ہے) اور سننے والا بھائی اسے جواب دے «يَرْحَمُكَ اللّٰهُ» (اللہ تجھ پر رحم فرمائے) پھر چھینکنے والا کہے «يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ». اللہ تمہیں ہدایت عطا کرے اور تمہارے معاملات کو سنوارے۔

(بخاری' کتاب الأدب' باب إذا عطس كيف يشمت' حدیث: ۶۲۲۴)

چھینک صحت کی علامت ہے' اس پر بھی آپ ﷺ نے کلمہ الحمد سے اللہ کا شکریہ ادا کیا۔

قیامت کے دن حمد: نبی ﷺ نے فرمایا' قیامت کے دن جب تمام لوگ انبیاء سے جواب لے کر میرے پاس آئیں گے تو میں طویل سجدہ کروں گا۔

«فَأَرْفَعُ رَأْسِيْ فَأُثْنِيْ عَلٰی رَبِّيْ ''پھر میں اللہ کے حکم سے سر اٹھاؤں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بِثَنَاءٍ وَّتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ رَبِّي». (مسلم' کتاب الایمان' باب ادنی اھل الجنة منزلة فیھا' نمبر:۱۹۳)

گا اور اللہ تعالیٰ حمد وثنا کے جو کلمے سکھائے گا وہ کہوں گا' پھر میں سفارش کروں گا تو میری سفارش قبول کی جائے گی۔"

آپ ﷺ کے جھنڈے کا نام لواء الحمد: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' کہ نبی ﷺ نے فرمایا' کہ میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور یہ فخر نہیں «وَبِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ آدَمُ فَمَنْ دُونَهُ تَحْتَ لِوَائِي». "لواء الحمد جھنڈا میرے ہاتھ ہوگا' اور تمام نبی اس دن میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔" (مسند احمد ۱/۲۸۱' سندہ صحیح۔ یہی روایت ترمذی میں چار جگہ ابن ماجہ اور دارمی میں تین جگہ ضعیف اسناد کے ساتھ ہے)

حمد دا جھنڈا ہتھ نبی دے ہوونا
آدم تے موسیٰ' عیسیٰ تھلے کھلوونا

مار مار ڈھائیں اوتھے منکراں رووناں
پر جھنڈا نصیب ہووے نائیں

اگے محمد رحمت عالم سردار نے
نال پیغمبر سارے نیک ابرار نے

پچھے مسکین عاجز تابعدار نے
جنت لے جاون سبھناں تائیں

جنت جا وڈی ٹولہ نیک نصیب دا
منیں سوال ربا بندے غریب دا
ساتھی بناویں مینوں اپنے حبیب دا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تے نالے اولاد میری تائیں
ایسے رسول دا جو قدر نہ پان گے
حشر دہاڑے مار دوزخ دی کھان گے
ہتھاں نوں کٹن نالے کوک سنان گے
پر کوئی فریاد سنسی نائیں

حمد بیان کرنے والے قیامت کے دن: نبی ﷺ نے فرمایا:

«اِنَّ خِيَارَ عِبَادِ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْحَمَّادُوْنَ». "اللہ کی حمد بیان کرنے والے قیامت کے دن تمام بندوں سے بہتر ہوں گے۔"

(مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۴۳۴ سندہ صحیح)

امت محمدیہ کی نشانی پہلی کتب میں: حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' کہ پہلی کتب سماوی میں آنحضرت ﷺ اور آپ کی امت کی اس طرح صفات تھیں' محمد رسول اللہ میرا پسندیدہ بندہ ہے' سخت مزاج اور سخت دل نہ ہوگا' اور نہ بازاروں میں چیخ کر بات کرے گا' برائی کا بدلہ برائی سے نہ دے گا' بلکہ معاف کر دے گا۔ مکہ میں پیدا ہوگا' مدینہ میں ہجرت کرے گا' اس کی حکومت شام تک ہوگی اُمَّتُهُ الْحَمَّادُوْنَ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِي كُلِّ مَنْزِلَةٍ وَّيُكَبِّرُوْنَ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ رِعَاةٌ لِّلشَّمْسِ يُصَلُّوْنَ الصَّلٰوةَ اِذَا جَآءَ وَقْتُهَا وَلَوْ كَانُوْا عَلٰى رَأْسِ كِنَاسَةٍ وَّيَأْتَزِرُوْنَ عَلٰى اَوْسَاطِهِمْ وَيُوَضِّؤُوْنَ اَطْرَافَهُمْ وَاَصْوَاتُهُمْ بِاللَّيْلِ فِي جَوِّ السَّمَآءِ كَصَوْتِ النَّحْلِ. اس کی امت اللہ کی حمد بیان کرے گی اور وہ آسانی اور تنگی میں خرچ کریں گے' ہر منزل پر اللہ کی حمد بیان کرتے ہیں اور ہر بلندی پر تکبیر کہیں گے۔ سورج کا خیال رکھیں گے کہ جب بھی نماز کا وقت آئے' فوراً نماز پڑھیں گے' اگرچہ وہ کوڑے پر ہی کیوں نہ ہوں' نصف پنڈلی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پر تہبند باندھیں گے' اور وضو میں اپنے اعضاء کو دھوئیں گے اور رات کے وقت ان کی آوازیں آسمانی فضاء میں شہد کی مکھی کی طرح ہوں گی۔ (سنن دارمی' ج ۱' ص ۱۷' کتاب المقدمه، باب صفة النبی فی الکتب قبل مبعثه، حدیث: ۷، سندہ حسن)

امت محمدیہ کی نشانی پہلی کتب میں آئی کہ وہ ہر حال میں حمد کریں گے۔

حمد کہنے والے جنت میں پہلے جائیں گے: نبی ﷺ نے فرمایا:

«اَوَّلُ مَن یُّدْعٰی اِلَی الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ الَّذِیْنَ یَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ». (مستدرک ۱/۵۰۲، کتاب الدعاء والتکبیر، باب اول من یدعی الی الجنة' سندہ حسن)

''جنت کی طرف سب سے پہلے وہ لوگ بلائیں جائیں گے جو تنگی اور آسانی میں اللہ کی حمد' یعنی اللہ کا شکریہ ادا کرتے تھے۔

سب سے زیادہ نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اللہ کی حمد بیان کرتے تھے' اسی لیے آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سب سے پہلے جنت میں جائیں گے۔

حمد بیان کرنے والے اللہ کے پیارے: اللہ تعالیٰ کو حمد بیان کرنے والوں سے اس قدر پیار ہے کہ اُن کا ذکر قرآن میں کیا' صحابہ کے بارے میں فرمایا:

﴿اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰکِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۱۲﴾﴾ (التوبة)

''توبہ کرنے والے...... (اللہ کی) عبادت کرنے والے...... حمد بیان کرنے والے...... تمام سے کٹ کر اللہ سے لو لگانے والے...... رکوع کرنے والے...... سجدہ کرنے والے...... اچھے کاموں کی تلقین کرنے والے...... برے کاموں سے روکنے والے...... اللہ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے......اے میرے نبی! مومنوں کو خوشخبری دے دو۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نوح علیہ السلام سب سے بڑے شکرگزار تھے

﴿ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا﴾ (بنی اسرائیل)

''اے ان لوگوں کی اولاد! جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا تھا وہ ہمارا بڑا ہی شکر گزار بندہ تھا۔''

ابن جریر میں ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام جب کپڑا پہنتے' یا کھانا کھاتے' یا پانی پیتے تو الحمد للہ کہہ کر اللہ کا شکریہ ادا کرتے۔ (تفسیر ابن جریر طبری: ج ۱۵' ص ۱۵) اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ان کا نام ''عبد شکور'' رکھا۔

ایک ایک لقمہ اور گھونٹ پر حمد:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ اللهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا»

''اللہ تعالیٰ اس بندے پر راضی ہوتا ہے جو کھانے کے ایک لقمہ اور پانی کے ایک ایک گھونٹ پر الحمد للہ کہتا ہے۔''

(مسلم' کتاب الذکر والدعاء' باب حمد الله بعد الأكل والشرب. حدیث: ۲۷۳۴)

اللہ کے پسندیدہ کلمے:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«كَلِمَتَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ، سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ».

''دو کلمے اللہ کے محبوب کلمے' زبان پر آسان' ترازو میں بھاری' ''سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم''۔

(بخاری' کتاب التوحید' آخری حدیث)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہمیں زیادہ سے زیادہ حمد بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پہچان الٰہی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ، وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ، اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۝

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۝

﴿شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴿۱۸﴾﴾ (آل عمران)

”خود اللہ تعالیٰ نے اور فرشتوں نے اور اہل علم نے بڑے انصاف سے گواہی دی کہ اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں، ہاں صحیح بات بھی یہی ہے کہ اللہ صرف وہی غالب حکمت والا ہے۔“

حضرات......! آج کے خطبہ میں، میں چاہتا ہوں کہ آپ کو قرآن وحدیث کی روشنی میں اپنے اور تمہارے معبود حقیقی اللہ وحدہٗ لاشریک کی پہچان کراؤں کہ اللہ کون ہے؟

اسم اللہ: ہمارے معبود عزوجل کا ذاتی اسم مبارک ایسا ہے جس طرح اللہ وحدہٗ لاشریک کی ذات پاک کو ہمیشہ بقا ہے۔ ﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ۝ وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْإِكْرَامِ﴾ ”ہر چیز فنا ہو جائے گی صرف تیرے رب کا چہرہ یعنی ذات باقی رہے گی“ اسی طرح اللہ عزوجل کا اسم ذاتی ”اللہ“ بھی ایسا ہے کہ اس کا ہر حرف علیحدہ علیحدہ کر دیا جائے تو پھر بھی اللہ ہی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کا نام باقی رہے گا' مثلاً: اگر لفظ اللہ سے الف گرا دیا جائے تو باقی للہ رہے گا تو معنی ہو گا اللہ کے لیے...... اگر پہلا لام گرا دیا جائے تو باقی رہے گا لہٗ) معنی اسی کے لیے...... اگر دوسرا لام بھی گرا دیا جائے تو باقی رہے گا ہٗ" معنی وہ...........یعنی آخری حرف تک معنی لفظ (اللہ) ہی بنے گا......اب آئیے اللہ تعالیٰ کی پہچان کیجیے۔

اللہ وہ ہے جس نے صورتیں بنائیں:

﴿هُوَ الَّذِىْ يُصَوِّرُكُمْ فِى الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ﴿٦﴾﴾ (آل عمران)

"اللہ وہ ہے جو ماں کے رحم میں اپنی مرضی کے مطابق تمہاری صورتیں بناتا ہے۔"

دوسرا مقام:

﴿يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ﴿٦﴾ الَّذِىْ خَلَقَكَ فَسَوّٰكَ فَعَدَلَكَ ﴿٧﴾ فِىْۤ اَىِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ﴿٨﴾﴾ (الانفطار)

"اے انسان' تجھے تیرے رب سے کس چیز نے بہکا دیا' اس اللہ نے تو تجھے پیدا کیا' پھر درست اور برابر بنایا جیسی چاہی صورت بنائی۔"

تیسرا مقام:

﴿اَللّٰهُ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٤﴾﴾ (المؤمن)

"اللہ تو وہ ذات ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو قرار گاہ بنایا اور آسمان کو چھت بنایا اور تمہاری بہت اچھی صورتیں بنائیں اور تمہیں پاکیزہ رزق دیا' یہ تمہارا رب ہے پس رب العلمین بڑی مبارک ذات ہے۔"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ وہ ہے جس نے کمال تخلیق کی:

﴿هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُونُوا شُيُوخًا وَمِنكُم مَّن يُتَوَفَّىٰ مِن قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوا أَجَلًا مُّسَمًّى وَلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٦٧﴾﴾ (المؤمن)

''اللہ وہ ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا' پھر نطفہ سے پھر خون کے لوتھڑا سے پھر وہ تمہیں بچہ بنا کر نکالتا ہے پھر تمہیں طاقتور جوان بناتا ہے پھر تم بوڑھے ہو جاتے ہو تم سے بعض بڑھاپے سے پہلے جوانی میں بعض جوانی سے پہلے بچپن میں' بعض بچپن سے پہلے شکم مادر میں فوت ہو جاتے ہیں' جتنی کسی کی عمر اللہ تعالیٰ لکھتا ہے پھر اتنی مدت زندگی دیتا ہے تاکہ تم عقل کرو۔''

﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن سُلَالَةٍ مِّن طِينٍ ﴿١٢﴾ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ ﴿١٣﴾ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ أَنشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ﴿١٤﴾ ثُمَّ إِنَّكُم بَعْدَ ذَٰلِكَ لَمَيِّتُونَ ﴿١٥﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْعَثُونَ ﴿١٦﴾﴾ (المؤمنون)

''البتہ ہم نے انسان کو کھنکتی مٹی سے پیدا کیا' پھر اس کو نطفہ بنا کر محفوظ جگہ رکھا' پھر نطفہ کو جما ہوا خون بنایا پھر خون کے لوتھڑے کو گوشت کا ٹکڑا بنایا' پھر گوشت کے ٹکڑے میں ہڈیاں پیدا کیں' پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھایا' پھر ایک شکل بنا دی وہ خالق بڑا مبارک ہے جس نے بڑی اچھی تخلیق کی' پھر اس کے بعد تم فوت ہو جاؤ گے' پھر قیامت کو تم اٹھائے جاؤ گے۔''

حدیث: ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ صادق المصدوق نبی ﷺ نے فرمایا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

«إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ مَلَكًا يُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ وَيُقَالُ لَهُ أُكْتُبْ عَمَلَهُ وَرِزْقَهُ وَأَجَلَهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ». (بخاری' کتاب بدء الخلق' باب نمبر۶' ذکر الملائکۃ' حدیث:۳۲۰۸)

تمہاری پیدائش کی تیاری تمہاری ماں کے پیٹ میں چالیس دن نطفہ کی صورت میں کی جاتی ہے' پھر چالیس دن جما ہوا خون بنا رہتا ہے' پھر چالیس دن تک گوشت کا لوتھڑا بنا رہتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے تو اس کو حکم دیتا ہے کہ لکھ' یہ زندگی میں فلاں فلاں عمل کرے گا۔ اس کا رزق بھی لکھ...... اس کی زندگی بھی لکھ' یہ بھی لکھ کہ یہ نیک ہے یا بد' پھر ۱۲۰ دن کے بعد اس میں روح ڈالی جاتی ہے۔"

دوسری حدیث: فتح الباری میں ہے کہ سات دن تک نطفہ رحم میں بکھرا رہتا ہے' ساتویں دن اکٹھا کیا جاتا ہے' پھر اکتالیسویں دن خون بنتا ہے' پھر جو اوپر ذکر ہوا۔ (فتح الباری' کتاب القدر' حدیث:۶۵۱۴ کے تحت)

پیٹ مائی وچ شکل بنائے اپنیاں نال کمالاں
نقش نگار پیارے ویکھو ملدیاں نہیں مثالاں

پیر تے انگلاں گوڈے سوہنے موہڈیاں نال نے باہیں
باہواں تائیں پھر انگلاں لائیاں اکو جیڈیاں ناہیں

ہونٹ اکھاں سوہنیاں لگن متھا نک پیارے
سر دے اتے رب نے ویکھو کیسے وال سوارے

ہونٹ متھا تے نک منہ پیارا کیا ہی پھبدے جاون

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کناں سارا سر پھبایا نالے کم سنن دے آون
اکھاں سوہنیاں رب بنائیاں چہرے اتے لائیاں
دور نیڑے نوں ویکھن کارن مولا آپ عطایاں
منہ وچ دند لگائے مولا کھانا چتھ چتھ کھایئے
لذت طاقت ساہنوں آوے ربدا شکر منایئے
ایہہ مٹی دی ہر چیز بنائی اللہ خالق سائیں
ہڈیاں سخت تے گوشت پولا ویکھو تھاؤں تھائیں
مثانہ گردے حوض ہے معدہ کیہہ کیہہ دساں تینوں
بدنوں خارج ہوون چیزاں آرام ملے پھر تینوں
کلیجی پھیپھڑے ساہ دی نالی ربدی قدرت بھائی
آپو اپنے کم چلاون ربنے ڈیوٹی لائی
حفاظت کارن سبھناں اتے مولا کور چڑھایا
گندگی بدبو باہر نہ آوے کھلوی حسن بنایا
میرے تہاڈے اللہ ویکھو کیا کیا رنگ وکھایا
جسم دے اندر کیہہ کیہہ نقش کیہہ کیہہ پرزہ لایا
مشینری تائیں دل پیا ویکھو خون کیویں پوچاندا
جسدا دل بند ہو جاوے بندہ ہے مرجاندا
عقل تے علم دماغ دے اندر اللہ پاک لوکائے
رنگ وجود نہ دسے کوئی کدی نظر نہ آئے
ایہو دماغ خراب جے ہوئے زندگی ضائع ہوئی
پاگل خانے ماپیو دیندے عزت پیار نہ کوئی
تھاؤں تھائیں ہر شی لائی جتھے لوڑ سی آئی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کوشش کر کے تہاڈے تائیں ربدی پہچان کرائی

رزق کا انتظام کرنے والا:

﴿اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَیْءٍ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴿۴۰﴾﴾ (الروم)

''اللہ وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا' پھر تمہیں رزق دیا' پھر تمہیں مارے گا' پھر زندہ کرے گا' بتاؤ تمہارے شریکوں میں (جنہیں تم بڑی طاقت والا کہتے ہو کہ فلاں لیکھ میں میکھ مار سکتا ہے تقدیر بدل سکتا ہے' فلاں اولاد بخش' فلاں گنج بخش وغیرہ) سے کوئی ہے جو یہ کام کر سکے' اللہ تمام شریکوں سے پاک ہے' یعنی تمام اختیارات اللہ خود استعمال کرتا ہے' اس کے اختیارات میں کوئی بھی شریک نہیں۔''

دوسرا مقام:

﴿اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا﴿۶﴾ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا﴿۷﴾ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا﴿۸﴾ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا﴿۹﴾ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا﴿۱۰﴾ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا﴿۱۱﴾ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا﴿۱۲﴾ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا﴿۱۳﴾ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا﴿۱۴﴾ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا﴿۱۵﴾ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا﴿۱۶﴾﴾ (النبا)

''کیا ہم نے زمین کو فرش نہیں بنایا؟ پہاڑوں کو میخیں نہیں بنایا؟ تم کو جوڑا جوڑا پیدا نہیں کیا؟ تمہاری نیند کو آرام کا سبب نہیں بنایا؟ رات کو پردہ نہیں بنایا؟ دن کو وقت روزگار نہیں بنایا؟ تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان نہیں بنائے؟ اور ایک روشن چراغ نہیں بنایا؟ بدلیوں سے پانی نہیں برسایا؟ تاکہ ہم اس سے اناج اور سبزہ اگائیں اور گھنے باغ بھی۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تہاڈے کارن دسو اساں زمین نہیں فرش بنایا
واہ واہ سوہنا فرش وچھونا قدرت نال وچھایا
پہاڑ بنائے میخاں ویکھو زمین اندر ٹھوکے
زمین نہ کوئی ہلن پائے ہلنوں ہر دم روکے
جوڑا جوڑا اساں تہانوں عورت مرد بنایا
دوہاں اندر الفت پا کے خلقت تائیں ودھایا
مٹھی نیند سکھدے کارن اساں ہے بنائی
دور تھکیواں سارا ہندا جسدم نیندر آئی
پردہ پوشی کارن ویکھو اساں رات بنائی
کرو آرام بے فکر ہو کر رات ہنیری آئی
رزق کماون کارن اساں روشن دن بنایا
عورتاں مرداں سبھناں تائیں وکھو وکھ دھندے لایا
ست آسمان تہاڈے اوپر اساں نے بنائے
تھماں باجھ ٹکا کے ویکھو ہنر کمال دکھائے
سورج تائیں روشن شمع دنیا وچ بنائی
ایسے شمع نال دنیا ساری اساں ہے چمکائی
قدرت نال بدل بنائے کیتا رحمت سایا
اوپر زمین دے تھوڑا بہتا اساں مینہ برسایا
رحمت نال اتھیں ویکھو سبزیاں اناج اگائے
باغ گنجان درختاں والے زمین وچ لگائے
سو سو نعمت دنیا اندر تہاڈے لئی بنائی
شرک دے نیڑے کدی نہ جانا پچھانوں معبود الٰہی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تیسرا مقام:

﴿وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِيكُم مِّمَّا فِي بُطُونِهِ مِن بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِّلشَّارِبِينَ ﴿٦٦﴾ وَمِن ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٦٧﴾ وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنِ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ ﴿٦٨﴾ ثُمَّ كُلِي مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا يَخْرُجُ مِن بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٦٩﴾﴾ (النحل)

''تمہارے لیے چوپایوں میں بھی بڑی عبرت ہے کہ ہم تمہیں ان کے پیٹوں میں خون اور گوبر کے درمیان سے خالص دودھ پلاتے ہیں' پینے والے آسانی سے پیتے ہیں...... کھجور اور انگور سے تم شراب بناتے ہو (حرمت شراب سے قبل کی آیت ہے) پھر انہیں پھلوں سے اچھا رزق بھی پاتے ہو' عقلمندوں کے لیے اس میں بڑی نشانیاں ہیں...... تیرے رب نے شہد کی مکھی کو حکم دیا کہ وہ پہاڑوں اور درختوں پر اپنے چھتے بنائے پھر ہر قسم کے پھلوں کو کھائے اپنے رب کی آسان راہوں پر چلے...... اس کے پیٹ سے مختلف رنگوں کا شہد نکلتا ہے جس میں لوگوں کے لیے شفاء ہے' غور وفکر کرنے والوں کے لیے اس میں بڑی نشانیاں ہیں۔''

ساری دی' ساری کائنات تیرے واسطے
ایہہ دن تیرے واسطے' ایہہ رات تیرے واسطے
زمین تیرے' آسمان تیرے واسطے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اوہ کملیا ایہ دونویں نی جہان تیرے واسطے
کیہہ نہیں کیتا رب دی جناب تیرے واسطے
آفتاب تیرے لئی' مہتاب تیرے واسطے
او تاریاں دے بلدے نے چراغ تیرے واسطے
ایہہ میویاں دے پکے ہوئے نے باغ تیرے واسطے
انب تیرے واسطے' انار تیرے واسطے
ایہہ گچھے نے انگوراں دے تیار تیرے واسطے
ایہ سنگترہ تے مالٹا مسمی تیرے واسطے
انجیر وچ دنیاں دے جمی تیرے واسطے
ایہہ جامنا تے فالسہ بخارا تیرے واسطے
کیلا ہری چھال دا نیارا تیرے واسطے
احسان لکھ تیرے اتے پروردگار دا
فیر اوہدا بندیا تو شکر نہیں گزاردا
مجھاں دودھ دیندیاں سفید تیرے واسطے
مکھیاں بناؤندیاں نے شہد تیرے واسطے
احسان لکھ تیرے اتے پروردگار دا
فیر اوہدا بندیا تو شکر نہیں گزاردا

کان آنکھیں دل دینے والا

﴿وَهُوَ الَّذِیْ اَنْشَاَ لَکُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصٰرَ وَالْاَفْـِٕدَةَ قَلِیْلًا مَّا تَشْکُرُوْنَ ۝۷۸ وَهُوَ الَّذِیْ ذَرَاَکُمْ

"وہ اللہ ہے جس ن تمہیں کان' آنکھیں اور دل عطا کئے۔ پس نعمتیں ملنے کے باوجود تھوڑے ہی

www.KitaboSunnat.com

فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٧٩﴾ وَهُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٨٠﴾ (المؤمنون)

شکر گزاری کرتے ہیں...... اللہ وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کر کے زمین میں بکھیرا اور تم اسی کی طرف اکٹھے کیے جاؤ گے...... وہ اللہ ہے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے اور دن رات کو بدلتا ہے' کیا تم عقل نہیں کرتے؟''

دوسرا مقام:

﴿الَّذِي أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنْسَانِ مِنْ طِينٍ ﴿٧﴾ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ مَاءٍ مَهِينٍ ﴿٨﴾ ثُمَّ سَوَّاهُ وَنَفَخَ فِيهِ مِنْ رُوحِهِ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ ﴿٩﴾﴾ (السجدة)

''اللہ وہ ذات ہے جس نے ہر چیز اچھی بنائی اور انسان کی پیدائش مٹی سے شروع کی' پھر اس کی نسل گندے پانی سے بڑھائی' پھر اس کو برابر بنایا اروا اس میں روح ڈالی اور تمہارے لیے کان آنکھیں اور دل بنایا' پس تھوڑے ہی شکر گزار ہیں۔''

دن رات کو بنانے والا:

﴿وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِبَاسًا وَالنَّوْمَ سُبَاتًا وَجَعَلَ النَّهَارَ نُشُورًا ﴿٤٧﴾﴾ (الفرقان)

وہ اللہ ہے جس نے تمہارے لیے رات کو پردہ بنایا اور نیند کو سکون بنایا اور دن کو (روزی کے لیے) پھیلنے کو بنایا۔

دوسرا مقام:

﴿وَمِنْ رَحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ

''اللہ کی یہ بھی رحمت ہے کہ اس نے تمہارے لیے رات اور دن کو بنایا تا کہ تم رات کو سکون کرو اور دن

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

تَشْكُرُونَ﴿٢٣﴾ (روم)

کو روزی تلاش کرو اور اللہ کا شکریہ ادا کرو

تیسرا مقام:

﴿هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَسْمَعُونَ﴿٦٧﴾ (یونس)

"اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لیے رات بنائی' تا کہ تم اس میں سکون کرو اور دیکھنے کے لیے دن بنایا اس بات میں بھی سننے والی قوم کے لیے نشانیاں ہیں۔"

چاند سورج بنانے والا:

﴿تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُنِيرًا﴿٦١﴾ فرقان

اللہ برکت والی ذات ہے جس نے آسمانوں میں برج بنائے اور اس میں سورج بنایا اور چمکتا ہوا چاند بنایا۔

دوسرا مقام:

﴿أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا﴿١٥﴾ وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿١٦﴾ وَاللَّهُ أَنْبَتَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ نَبَاتًا﴿١٧﴾ ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيهَا وَيُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجًا ﴿١٨﴾ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ بِسَاطًا﴿١٩﴾ (نوح)

"کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کو کیسے تہہ بتہہ بنایا' پھر ان میں چمکتا ہوا چاند بنایا اور روشن سورج بنایا...... اللہ ہی ہے جس نے تم کو زمین سے اُگایا' پھر تم کو اسی میں لوٹائے گا' پھر تم کو نکالے گا اور اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو وسیع بنا دیا تا کہ تم کشادگی سے اس کی راہوں پر چلو۔"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فائدہ مند جانور بنانے والا

﴿اللّٰهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَنْعَامَ لِتَرْكَبُوا مِنْهَا وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿٧٩﴾﴾ (المؤمن)

وہ اللہ ہے جس نے تمہارے لیے چوپائے بنائے، تم بعض پر سواری کرتے ہو اور بعض کا گوشت کھاتے ہو۔

اللہ کی صفات اس قدر ہیں کہ میں بیان کرتا ختم ہو جاؤں گا لیکن صفات الٰہی ختم نہ ہوں گی۔

صفات الٰہی کا شمار ہی نہیں:

﴿وَلَوْ أَنَّمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٧﴾﴾ (لقمن)

"روئے زمین کے تمام درخت قلمیں بن جائیں، تمام سمندر بلکہ مزید سات سمندر سیاہی بن جائیں (ان سے لکھائی کی جائے) تو اللہ کی بات اور صفات ختم نہ ہوں گی، اللہ غالب حکمت والا ہے۔"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہر شخص کو اپنی پہچان نصیب فرما کر اپنا عبادت گزار بندہ بنائے۔ آمین!

آخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

توحید باری تعالیٰ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

﴿وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ﴾

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ① اَللّٰهُ الصَّمَدُ ② لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ③ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ④﴾

"اے پیغمبر! کہہ دو کہ اللہ ایک ہے' اللہ بے نیاز ہے' اس نے کسی کو نہیں جنا نہ ہی اس کو کسی نے جنا اس کا کوئی ہمسر نہیں۔"

حضرات......! لفظ توحید...... وَحَّدَ يُوَحِّدُ باب سے مصدر ہے' معنی ہے ایک بنانا۔ جب یہ لفظ اسم اللہ سے مضاف ہوگا تو معنی اس طرح بنے گا۔ توحید الٰہی ...... اللہ کو ایک جاننا' ذات میں بھی اور صفات میں بھی۔

ذات کیا ہے؟ ذات کا معنی ہے' اصلیت' ماہیت' مادہ' جنس۔

اللہ تعالیٰ کی جنس نور ہے۔...... نور بھی کئی ہیں' سورج' چاند' ستارے وغیرہ نور ہیں لیکن جو نور اللہ کی جنس ہے اس سے اللہ کے علاوہ کوئی نہیں نکلا۔...... اللہ تعالیٰ کا ماں باپ' بہن بھائی' اولاد کوئی نہیں' کیوں نہیں؟ اس لیے کہ اگر اللہ کا بہن بھائی' یا اولاد ہوتی تو کئی کہنے والوں نے کہنا تھا کہ اللہ تعالیٰ ذات میں اکیلا نہیں' بلکہ بہن بھائی اور اولاد جنس میں اللہ کے برابر ہیں۔...... اس برابری کے لفظ کو دور کرنے کے لیے اللہ نے کوئی اولاد نہیں جنی' صاف کہہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دیا ﴿لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ﴾ قرآن میں دوسری جگہ فرمایا۔

اللہ کی بیوی ہی نہیں اولاد کیسے؟

﴿بَدِيعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنّٰى يَكُونُ لَهُ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهُ صَاحِبَةٌ ﴿١٠١﴾﴾ (الانعام)

”آسمانوں' زمینوں کے خالق کے ہاں اولاد کیسے ہوگی جبکہ اس کی بیوی ہی نہیں۔“

مومن جنات کے عقیدہ توحید کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح بیان فرمایا:

﴿وَاَنَّهُ تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ﴿٣﴾﴾ (الجن)

”کہ ہمارے رب کی شان بڑی بلند ہے کہ نہ اس کی بیوی ہے نہ اولاد۔“

کہ اللہ کا جز کہنا اس قدر قبیح کلمہ ہے کہ

﴿وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿٨٨﴾ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا ﴿٨٩﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿٩٠﴾ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿٩١﴾ وَمَا يَنْبَغِي لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿٩٢﴾﴾ (مریم)

”انہوں نے کہا کہ رحمٰن کی اولاد ہے۔ تم نے یہ بہت بری بات کہی ہے۔ قریب ہے کہ اس قول کی وجہ سے آسمان اور زمین پھٹ جائیں اور پہاڑ ریزے ریزے ہو جائیں کہ وہ رحمٰن کی اولاد ثابت کر رہے ہیں' اولاد رکھنا اللہ رحمٰن کے لیے لائق ہی نہیں۔“

حدیث: نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ابن آدم مجھے جھٹلاتا اور گالیاں دیتا ہے' حالانکہ اس کے لیے لائق نہیں۔ جو آدمی قیامت کی زندگی کا انکار کرتا ہے وہ مجھے جھٹلاتا ہے «وَاَمَّا شَتْمُهُ اِيَّايَ فَقَوْلُهُ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَاَنَا الْاَحَدُ الصَّمَدُ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِّيْ كُفُوًا اَحَدٌ». اور گالی یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ اللہ کی اولاد ہے' حالانکہ میں اکیلا ہوں' بے نیاز ہوں' نہ میں نے کسی کو جنا نہ مجھ کو کسی نے جنا اور میرا کوئی بھی ہمسر نہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(بخاری کتاب التفسیر تفسیر سورۃ قل ھو اللہ احد حدیث نمبر ۴۹۷۴)

یہود و نصاریٰ کو کافر کیوں کہا؟

﴿وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصَارٰى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِئُوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ﴾ (التوبة: ۳۰)

یہودیوں نے کہا کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے عیسائیوں نے کہا کہ عیسیٰ اللہ کا بیٹا ہے یہ ان کے منہ کی بنائی باتیں ہیں۔ (حقیقت یہ ہے کہ اللہ کی کوئی اولاد نہیں) انہوں نے بھی پہلے کفار کی ریس کی اللہ انہیں تباہ کرے کیسے گمراہ ہو رہے ہیں

ان تمام آیات' احادیث سے معلوم ہوا کہ اللہ اپنی جنس میں اکیلا ہے۔ کوئی جن' انس' ملک اس کا جز وحصہ نہیں' جو کوئی اس کا کسی کو جز بناتا ہے وہ شرک کرتا ہے۔

مذکورہ آیات واحادیث پر وہ لوگ غور فرمائیں جو رسول اللہ ﷺ کو نور من نور اللہ کہہ کر اللہ کا جز بناتے ہیں...... نور من نور اللہ کا معنی ہے اللہ کے نور سے نور۔ نور اللہ کی جنس ہے اس کا واضح مطلب ہوا کہ اللہ کی جنس سے نکلا ہوا۔ حالانکہ اللہ کا فیصلہ ہے ﴿لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ﴾ لہٰذا ثابت ہوا کہ اللہ اپنی ذات میں واحد ہے۔

اللہ کی ذات کہاں ہے؟

﴿اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى﴾ (طٰہٰ: ۵)

''کہ رحمٰن تو عرش معلیٰ پر قائم ہے۔''

دوسری جگہ فرمایا:

﴿اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ

''بیشک تمہارا رب اللہ ہے' جس نے سات دنوں میں آسمانوں' زمینوں کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ﴿۵۴﴾ (الاعراف) بنایا' پھر عرش پر قائم ہوا۔"

اور بھی آیات میں ثبوت ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش عظیم پر ہے۔

ان آیات سے ان لوگوں کے عقیدہ کا خوب رد ہوتا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ ہر چیز میں موجود ہے' جیسا کہ بعض صوفیوں نے کہا کہ (ہر ہر وچ رب سمائی دا) حالانکہ اللہ کسی چیز میں موجود نہیں' بلکہ ہر چیز اللہ کے علم میں ہے۔

اللہ کی ذات عرش پر ہے اور اللہ کا علم سماعت و بصارت ہر چیز کو سمائے ہوئے ہے۔ مواحد وہ ہے. جو اللہ کو اس کی جنس میں واحد جانے۔

توحید فی الصفات جس طرح اللہ تعالیٰ ذات میں اکیلا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی صفات میں بھی اکیلا ہے۔

غیب دان ہر ظاہر اور چھپی چیز کو جاننا صرف اللہ کی صفت ہے اس کے علاوہ کسی نبی ولی عام خاص کی یہ صفت نہیں' قرآن حکیم نے بیان فرمایا:

﴿اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ﴿۷۷﴾ (البقرة) "کہ اللہ تعالیٰ ہر اس چیز کو جانتا ہے جو وہ چھپاتے اور ظاہر کرتے ہیں۔"

دوسرا مقام: ﴿وَعِنْدَهٗ مَفَاتِيْحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ﴿۵۹﴾ (الانعام) "اللہ ہی کے پاس غیب کی چابیاں ہیں' غیب کو اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا وہی جانتا ہے کہ خشکیوں اور پانیوں میں کیا ہے۔"

تیسرا مقام: ﴿قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ﴿۶۵﴾ (النمل) "اے نبی ﷺ! کہہ دو جو بھی آسمانوں' زمینوں میں پوشیدہ ہے اس کو سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔"

اعتراض: بعض لوگ کہتے ہیں کہ قرب قیامت ہونے والے واقعات

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کی خبریں ہزاروں سال پہلے رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں ہی دے دیں تو معلوم ہوا کہ آپ ﷺ بھی غیب جانتے ہیں۔

جواب: قرآن پاک میں کئی مقامات پر اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی نبی غیب نہیں جانتا' صرف اللہ ہی غیب جانتا ہے پھر آنحضرت ﷺ کے بارے اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝۳ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝۴﴾ (النجم) ''کہ میرا نبی اپنی مرضی سے نہیں بولتا بلکہ وحی کے ذریعہ بولتا ہے۔''

ثابت ہوا کہ آنحضرت ﷺ نے جو سابقہ موجودہ یا آنے والی خبریں دی ہیں تو اللہ کے بتانے سے دی ہیں جو کسی کے بتانے سے بتائے وہ غیب دان نہیں ہوتا...... اس لیے غیب دانی صرف اللہ کی صفت ہے اس کے علاوہ کسی نبی ولی کو غیب دان کہو گے تو صفت میں اللہ کے برابر کرو گے اور برابری کا نام ہی شرک ہے۔

مختار کل: ﴿قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ۝۱۵۴﴾ (آل عمران) ''اے نبی! کہہ دیجئے کہ تمام اختیارات اللہ کے ہی ہیں۔''

دوسرا مقام: ﴿اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۵۴﴾ (الاعراف) ''خبردار یاد رکھو کہ خالق اور مختار کل صرف اللہ ہی کی صفت ہے اللہ برکت والی ذات ہے تمام مخلوقات کو پالنے والا ہے۔''

تیسرا مقام: ﴿لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ ۝۴﴾ (الروم) ''پہلے بھی اللہ کے اختیارات تھے' بعد میں بھی اللہ ہی کے اختیارات ہیں۔''

ملاحظہ کا کمال اختیار:

﴿اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝۸۲﴾ (یٰس) ''بیشک وہ اللہ ایسا مختار کل ہے کہ جب کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صرف کن (ہو جا) کہتا ہے تو کام ہو جاتا ہے۔"

نبی بھی مختار کل نہیں

﴿قُل لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِی نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ﴿۱۸۸﴾﴾ (الاعراف)

"اے میرے نبی! کہہ دیجئے کہ میں اپنے نفع نقصان کا اختیار نہیں رکھتا' وہی ہوتا ہے جو اللہ چاہتا ہے۔

تیسرا مقام:

﴿وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِیَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ﴿۳۸﴾﴾ (الرعد)

"کسی بھی رسول کو اختیار نہیں کہ وہ اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی معجزہ دکھائے۔"

حدیث: نبی ﷺ نے اپنی پھوپھی اور بیٹی سے فرمایا: «يَا صَفِيَّةُ عَمَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا أُغْنِی عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِيْنِی مَا شِئْتِ مِنْ مَّالِی لَا أُغْنِی عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا». اے رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی صفیہ (عمل کرو) عمل کے بغیر میں تمہیں اللہ سے چھڑا نہیں سکوں گا اور اے فاطمہ محمد ﷺ کی بیٹی میرے مال سے جو چاہے مانگ لے لیکن قیامت کے دن میں تجھے اللہ سے چھڑا نہیں سکوں گا۔ (بخاری' کتاب التفسیر' باب قوله وأنذر عشيرتك الأقربين حديث نمبر ۴۷۷۱)

حضرات! جب رسول اللہ ﷺ کے پاس کلی اختیار نہیں تو کسی ولی کے پاس کلی اختیار کیسے ہو سکتے ہیں' کیونکہ ولی تو مرتبہ میں پیغمبر سے کتنا کم ہوتا ہے......

اس لیے مختار کل اللہ کی صفت ہے کسی نبی ولی کو مختار کل کہہ کر اللہ کا شریک نہ بناؤ۔

مشکل کشا

﴿وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ﴿۱۰۷﴾﴾ (یونس)

"اور اگر اللہ تعالیٰ آپ کو کسی مشکل میں ڈال دے تو اللہ کے علاوہ مشکل کو دور کرنے والا کوئی نہیں۔"

دوسرا مقام: ﴿قُلْ مَنْ ذَا الَّذِی

"اے پیغمبر! کہہ دیجئے اگر اللہ تمہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

يَعْصِمُكُم مِّنَ اللهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوٓءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً وَلَا يَجِدُونَ لَهُم مِّن دُونِ اللهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿۱۷﴾ (الاحزاب)

کسی مشکل میں ڈال دے تو اللہ کے علاوہ کون ہے جو تمہاری مشکل دور کرے یا اللہ اپنی رحمت کرے تو کون ہے جو اسے ہٹا سکے وہ اللہ کے علاوہ کوئی مددگار نہ پائیں گے۔"

توحید دا پیغام اساں ہر تھاں سناوناں
شرک توں ہٹا کے تے اللہ ول بلاوناں

نبی جتے دنیا تے آگئے سارے نے — توحید نوں سمجھا گئے اوہ اللہ دے پیارے نے
دکھانوں سہ کے اوہ بول گئے وچارے نے — مرنا قبول پر قدم نئیں ہٹاونا
توحید دا پیغام اساں ہر تھاں سناوناں
شرک توں ہٹا کے تے اللہ ول بلاوناں

مشکل کشا صرف اللہ دی ہی ذات اے — داتا غوث غیب دان اوہدی ہی صفات اے
روزی دیوے سبھناں نوں خود اللہ پاک اے — اوہدے کولوں منگدیاں نہ ذرا وی شرماوناں
توحید دا پیغام اساں ہر تھاں سناوناں
شرک توں ہٹا کے تے اللہ ول بلاوناں

اللہ توں بغیر کوئی سندا صدائیں — اوس توں سوا کتوں منگنی دعائیں
ہور کوئی بیماراں نوں دیوندا شفائیں — واقعہ ایوب اتے جھاتی تساں پاوناں
توحید دا پیغام اساں ہر تھاں سناوناں
شرک توں ہٹا کے تے اللہ ول بلاوناں

اٹھارہ ورے ایوب تے بیماری جدوں آئی سی — صبر شکر کر کے نبھا کے وکھائی سی
اکو اللہ پاک اگے عرض سنائی سی — رحمتاں شفاواں تو آپ ہی عطاونا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

توحید دا پیغام اساں ہر تھاں سناوناں
شرک توں ہٹا کے تے اللہ ول بلاوناں

حضرات! ثابت ہوا کہ اللہ کے علاوہ کوئی مشکل کشا نہیں' یہ صرف اللہ ہی کی صفت ہے کسی نبی ولی کو مشکل کشا کہہ کر صفت میں اللہ کا شریک نہ بناؤ۔

غوث کا معنی ہے فریاد رس' اعظم کا معنی سب سے بڑا' تو غوث...... یا غوث اعظم صرف اللہ ہی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ﴾ (٦٢) (النمل)

"اللہ کے علاوہ کون ہے جو مجبور اور بے بس کی فریاد رسی کرے۔"

حضرات! ثابت ہوا کہ غوث اعظم اللہ کی ہی صفت ہے' لہٰذا کسی نبی ولی کو غوث اعظم کہہ کر صفت میں اللہ کا شریک نہ بناؤ۔

داتا: داتا ہندی لفظ ہے اور اسم صفت ہے عربی میں اس کا معنی ہے رزاق' رزاق مبالغہ کا صیغہ ہے کہ بہت زیادہ رزق دینے والا اور تمام مخلوقات کو رزق دینے والا قرآن پاک نے بیان کیا کہ:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ﴾ (١٧) (العنکبوت)

"اللہ کے علاوہ جن کی بھی تم عبادت کرتے ہو وہ تمہارے رزق کا اختیار نہیں رکھتے تم جب بھی رزق تلاش کرو تو اللہ سے کرو۔"

ثابت ہوا کہ رزق کا اختیار صرف اللہ کے پاس ہے۔ کسی کو دے نہ دے' تھوڑا دے زیادہ دے تو داتا بھی وہی ہے جس کے پاس رزق کا مکمل اختیار ہے۔

حضرات! داتا اللہ کی صفت ہے کسی نبی ولی کو داتا کہہ کر صفت میں اللہ کا شریک نہ بناؤ۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کا تفصیلی بیان انشاء اللہ آئندہ ترتیب سے کروں گا حضرات میں مسئلہ توحید عرض کر رہا تھا' کہ اللہ اپنی ذات میں بھی اکیلا ہے اور صفات میں بھی اکیلا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مسئلہ توحید سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کلمہ طیبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

﴿اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ﴿۲۴﴾ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا ﴿۲۵﴾﴾ (ابراهيم)

”کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ نے کلمہ طیبہ کی مثال کیسی بیان کی ہے کہ ایسا اچھا درخت جس کی جڑیں زمین میں مضبوط ہیں اور اس کی شاخیں آسمانوں میں پہنچ گئی ہیں وہ ہر وقت اپنے رب کے حکم سے پھل دے رہا ہے۔“

حضرات......! کلمہ طیبہ جس میں اللہ کی یکتائی اور اس کی الوہیت کا تذکرہ صاف اور شفاف الفاظ میں ہے' یہ توحیدی کلمہ اللہ کو اس قدر پسند ہے کہ اللہ نے اس کی تعریف قرآن میں بھی کی اور اپنے محبوب نبی ﷺ کی زبان سے بھی کروائی' اس کا یقینی اقرار کرنے والے کو بہشت کا ٹکٹ اور اس کا ورد کرنے والے سے دنیاوی اور اخروی انعامات کا وعدہ فرمایا۔

کلمہ طیبہ قرآن میں یہ ایسا پیارا کلمہ ہے جو اللہ کی زبان سے نکلا' فرمایا:

﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا

”اللہ تعالیٰ اور فرشتے اور اہل علم نے بڑے ہی انصاف سے گواہی

www.KitaboSunnat.com
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾ (آل عمران)

دی ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں صرف وہی غالب حکمت والا ہے

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶۲﴾ (آل عمران)

''یقیناً سچا بیان یہی ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ ہی غالب حکمت والا ہے۔''

تیسرا مقام:

﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ﴿۱۹﴾ (محمد)

'اے پیغمبر علیہ السلام خوب جان لو کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔''

چوتھا مقام:

﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۳﴾ (التغابن)

''اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں مومنوں کو چاہئے کہ صرف اللہ پر ہی بھروسہ کریں۔''

پانچواں مقام:

﴿هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ﴿۶۵﴾ (المؤمن)

''وہی ہمیشہ زندہ ذات ہے اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں پس تم صرف اسی سے مانگو۔''

اس کے علاوہ قرآن پاک کے کئی مقامات پر اس کلمہ کا تذکرہ موجود ہے۔

کلمہ طیبہ کے فضائل وفوائد

حدیث نمبر ۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

«أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَآئَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ».

(بخاری، کتاب الایمان، باب: ۱۷، فإن تابوا وأقاموا الصلوۃ: حدیث:۲۵)

کلمہ طیبہ کیوجہ سے مال جان عزت محفوظ ہو، مجھے حکم ملا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک لڑتا رہوں، جب تک وہ اقرار نہ کر لیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں اور نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں، جب یہ عمل سمیت کلمہ طیبہ پڑھ لیں تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور مالوں کو بچا لیا، ہاں اگر پھر اسلام کا حق ماریں گے تو پھر لڑائی ہوگی اور ان کا حساب اللہ ہی کرے گا۔

جہنم سے نجات

نبی ﷺ نے فرمایا: ”کلمہ پڑھنے والا شخص نافرمانیوں کی بنا پر جہنم میں جلتا ہوگا تو «يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَفِيْ قَلْبِهِ وَزْنُ شَعِيْرَةٍ مِّنْ خَيْرٍ وَوَزْنُ بُرَّةٍ وَّوَزْنُ ذَرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ»۔“ ایسے مواحد کو جہنم سے نکال دیا جائے گا جس نے خالص دل سے لا الٰہ الا اللہ کہا، اگرچہ دل میں جو کے برابر یا گندم کے برابر یا ذرہ برابر نیکی ہوگی۔ (بخاری، کتاب الایمان، باب:۳۳، زیادۃ الایمان ونقصانہ: حدیث:۴۴)

[illegible]

نبی ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو فرمایا:

«مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ».

کہ جس نے سچے دل سے کہا کہ اللہ کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں اس پر اللہ نے آگ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کو حرام کر دیا ہے۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا میں لوگوں کو یہ بشارت سنا دوں' آپ ﷺ نے فرمایا: «إِذًا يَتَّكِلُوا». پھر تو لوگ اسی پر بھروسہ کریں گے۔ (بخاری' كتاب العلم' باب: ۴۹. من خص بالعلم قوما دون قوم......الخ. حدیث:۱۲۸)

وضاحت: پہلی حدیث میں ہے کہ کلمہ پڑھنے والا جہنم سے نکلے گا اور دوسری میں ہے کہ کلمہ پڑھنے والے پر آگ حرام ہے۔...... حضرات! کبیرہ شرک کرنے والا تو ابدی جہنمی ہے لیکن صغیرہ شرک کرنے والا کلمہ گو جرائم کے مطابق جہنم میں ڈالا جائے گا...... پھر نکالا جائے گا...... لیکن جس نے سچے دل سے کلمہ پڑھا چھوٹے بڑے شرک سے بچا اس پر دوزخ حرام ہے۔

کلمے سے دعا قبول: نبی ﷺ نے فرمایا جو کوئی رات کو بیدار ہو اور کہے «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي». تو جو دعا کرے گا قبول ہو گی' اگر وضو کر کے نماز پڑھے گا تو قبول ہو گی۔ (بخاری' كتاب التهجد' باب: ۲۱، فضل من تعار من الليل فصلي، حدیث:۱۱۵۴)

شیطان سے حفاظت: نبی ﷺ نے فرمایا ''جو آدمی دن میں سو مرتبہ کہے «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ». تو اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اور سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور سو بدیاں مٹائی جاتی ہیں اور شام تک سارا دن یہ شیطان سے محفوظ رہتا ہے۔ (بخاری' كتاب بدء الخلق' باب: ۱۱، صفة إبليس وجنوده، حدیث:۳۲۹۳)

[illegible]: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نیند سے بیدار ہوئے تو فرمایا: «مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰى ذٰلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ». جس بندہ نے لا الہ الا اللہ کہا اور اسی عقیدہ توحید پر مرا تو وہ جنت میں داخل ہوگا میں نے عرض کیا' اگر اس نے زنا کیا یا چوری کی ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگرچہ زنا کیا اور چوری کی ہو' تین مرتبہ آپ ﷺ نے ایسے ہی فرمایا۔ (بخاری' کتاب اللباس' باب: ۲۴، الثیاب البیض، حدیث: ۵۸۲۷)

وضاحت: امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کی وضاحت فرمائی کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جس نے کلمہ پڑھا اور موت آ گئی کوئی گناہ نہ کیا...... یا سابقہ گناہوں کی توبہ کی پھر کلمہ پڑھا اس کی مغفرت ہو جائے گی۔

شفاعت ... کا زیادہ حقدار حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا «مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». کہ آپ کی شفاعت حاصل کرنے کا سب سے زیادہ حقدار کون ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: «أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قَبْلِ نَفْسِهِ». قیامت کے دن میری شفاعت کا سب سے زیادہ حقدار وہ ہوگا جس نے خلوص دل سے لا الہ الا اللہ کہا۔ (بخاری' کتاب الرقاق' باب: ۵۱، صفة الجنة والنار، حدیث: ۶۵۷۰)

افضل ذکر نبی ﷺ نے فرمایا: «أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ». کہ سب اذکار سے افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے۔ (ترمذی' کتاب الدعوات من رسول اللہ' باب: ۹، ما جاء أن دعوة المسلم مستجابة، حدیث: ۳۳۸۳' سندہ حسن)

سمندر کی جھاگ کے برابر گناہ معاف نبی ﷺ نے فرمایا: جو آدمی کہے «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ». اس کے گناہ (صغیرہ) معاف کر دیے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(ترمذی' کتاب الدعوات عن رسول اللہ' باب ۵۷ بباب ما جاء فی فضل التسبیح والعکبیر والتھلیل والتمحید حدیث: ۳۴۶۰' سندہ صحیح)

جنت کے آٹھ دروازوں کا کھلنا نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص سنوار کر وضو کرے پھر کہے: «أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ...... فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ». تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں' جس سے چاہے داخل ہو جائے۔ (نسائی' کتاب الطھارۃ' باب: ۱۰۹' القول بعد الفراغ من الوضوء' حدیث: ۱۴۸' سندہ حسن)

[illegible] حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن میرے ایک امتی کو تمام مخلوق سے الگ کرے گا پھر اس کے اعمال نامہ کے ننانوے صحیفے پھیلائے جائیں گے' ہر صحیفہ انتہائے نظر تک ہو گا' پھر اللہ تعالیٰ پوچھے گا کیا یہ تیرے ہی اعمال ہیں...... کیا کراما کاتبین نے تجھ پر کوئی زیادتی تو نہیں کی...... کوئی عذر ہے تو بتا۔ میرا امتی کہے گا' یا رب یہ تمام میرے ہی کیے ہوئے اعمال ہیں...... پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا' میرے پاس تیری ایک نیکی ہے اور آج تجھ پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ ایک ورق نکالا جائے گا جس میں «أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ». لکھا ہو گا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ «أُحْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُولُ يَارَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ». چل اپنے ترازو کے پاس چل تیرے اعمال تولیں۔ وہ کہے گا یا اللہ یہ ایک پرچی گناہوں کے ننانویں رجسٹروں کے سامنے کیا کرے گی۔ اللہ فرمائے گا۔ «إِنَّكَ لَا تُظْلَمُ». تجھ پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ پھر اس کے اعمال کو تولا جائے گا۔ تو کلمہ طیبہ والی پرچی ننانویں رجسٹروں سے بھاری ہو جائے گی۔ «وَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللهِ شَيْءٌ». اللہ کے نام سے کوئی چیز بھاری نہ ہو گی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(ترمذی کتاب الایمان باب: ۱۷ فیمن یموت وھو یشھد أن لا الہ إلا اللہ حدیث: ۲۶۳۹ سندہ صحیح۔ وابن ماجہ کتاب الزھد باب ما یرجی من رحمۃ اللہ یوم القیامۃ حدیث: ۴۲۹۰)

تو پھر میں نے بتوفیق الٰہی کلمہ طیبہ کی رغبت اس طرح دلائی کہ

ایہہ کلمہ برکت والا اے ایہہ پسند حق تعالیٰ اے

بناں استوں دل کالا اے

لا الہ الا اللہ

ایہہ کلمہ ذکر الٰہی دا ہر مومن نوں ایہہ چاہی دا

ایہہ خرچہ موت دے راہی دا

لا الہ الا اللہ

اس کلمے تھیں کفر برباد ہویا گیا باطل تے حق آباد ہویا

دل مومن دا جے شاد ہویا

لا الہ الا اللہ

اس کلمیوں حق ظہور ہویا آیا حق تے باطل دور ہویا

جس پڑھیا سو منظور ہویا

لا الہ الا اللہ

پڑھ کلمہ وحدت والا توں پا لے دل دا نور اجالا توں

کڈھ دل چوں شرک منہ کالا توں

لا الہ الا اللہ

کلمہ دیوے سبق عبادت دا نالے مٹھوا بول صداقت دا

آوے مزا ایہدی رفاقت دا

لا الہ الا اللہ

اس زندگی دا کوئی اعتبار نائیں دلوں موت نوں ذرا وسار نائیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایہہ دنیا کسے دی یار ناہیں

لا الٰہ الا اللہ

سچی یاری اللہ پاک دی اے دن حشر ضمانت نجات دی اے

مینوں خوشی بھی ایسے بات دی اے

لا الٰہ الا اللہ

اللہ سچیا اکو آس میری اس کلمیوں بجھا دے پیاس میری

ہووے قبر وچ جندڑی پاس میری

لا الٰہ الا اللہ

وقت نزع دا جدوں لیاویں توں میری زباں تے کلمہ چلاویں توں

سب سختیاں دور ہٹاویں توں

لا الٰہ الا اللہ

حضرات! یہ ہے کلمہ طیبہ کہ جس کو پڑھنا اور اس پر یقین رکھنا انتہائی فائدوں کا حامل ہے۔ شروع میں میں نے سورۂ ابراہیم کی ایک آیت پڑھی تھی جس میں اللہ تعالیٰ نے کلمہ طیبہ کی مضبوطی کی مثال بیان فرمائی کہ اس کی جڑیں زمین میں اور شاخیں آسمان میں اور ہر وقت پھل دیتا ہے۔

زمین سے مراد مومن کا دل ہے کہ مومن کے دل میں کلمہ کی جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں اس کی شاخیں یعنی اس کا اجر وثواب آسمانوں میں ہے' کیونکہ اعمال آسمان کی طرف ہی چڑھتے ہیں' اس کے پھل اس کے برکات وفوائد ہیں۔

کلمہ طیبہ کی جڑیں مومن کے دل میں اس قدر مضبوط ہیں کہ کئی مرتبہ کئی زمانے کے فرعون کئی مومنوں کے دل کی زمین سے ان جڑوں کو کاٹنے کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کوشش کرتے رہے لیکن ان مضبوط جڑوں کو کاٹ نہ سکے۔

بلال کے دل میں کلمہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ امیہ بن خلف کے غلام تھے' جب دل میں کلمہ طیبہ کی جڑیں پھیلیں تو امیہ اور کئی کافر ظالموں نے ان جڑوں کو اکھاڑنے کی اس طرح کوشش کی کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ پر بڑی سختیاں کیں۔ ابوجہل انہیں منہ کے بل دھوپ میں لٹا دیتا اوپر چکی کا پاٹ رکھ دیتا' پھر کہتا «اُکْفُرْ بِرَبِّ مُحَمَّدٍ». محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رب کا انکار کر۔ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ ''احد احد'' کہتے۔ (اسد الغابہ ۱/۲۰۶)

طبقات ابن سعد میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے مالکوں نے انہیں پکڑ لیا' لا کر اوپر پتھر رکھے' اوپر گائے کی کھال ڈال دی' کہنے لگے مان کہ تیرا رب لات وعزیٰ ہے مگر حضرت بلال رضی اللہ عنہ صرف ''احد احد'' ہی کہتے۔ (طبقات ابن سعد' ترجمہ بلال بن رباح رضی اللہ عنہ صفحہ نمبر ۲۹۴ جلد ۳)

کلمے پاک نوں سمجھ کے جہیڑے جدوں ایمان لیاون
پہاڑ ٹلے تے ٹل جاوے پر اوہ نہ قدم ہٹاون
کھا کھا مار بلال ہوراں نے سخت مصیبت پائی
ثابت قدم ایمان رہیا پھر رحمت ربدی آئی

حضرت سمیہ کے دل میں کلمہ حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا بنت خباط حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کی والدہ تھیں' ابوحذیفہ بن مغیرہ کی کنیز تھیں' یاسر سے نکاح ہوا تو حذیفہ نے آزاد کر دیا پھر شروع اسلام میں ہی سمیہ یاسر اور عمار رضی اللہ عنہم تینوں ہی مسلمان ہو گئے اب مشرکوں نے شرک میں لوٹنے پر مجبور کر دیا کہ انہیں لوہے کی زرہ پہنا کر تپتی ریت پر دھوپ میں کھڑا کر دیتے' سارا سارا دن یہ ایذائیں دیتے' ایک دن شام کو گھر آئیں تو ابوجہل نے سخت گالیاں دیں' پھر برچھی مار کر آپ رضی اللہ عنہا کو شہید کر دیا۔ (طبقات ابن سعد جلد ۸ ص ۲۶۴ عربی، معجم طبرانی کبیر ۷۶۹)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: اونٹوں سے باندھ کر جسم دو پھاڑ کرنے والی روایت مجھے کہیں سے نہیں ملی۔

ایسی اور بھی کئی مثالیں ہیں کہ کفار نے ہر طرح موحدوں کے دلوں سے شجر طیبہ اکھاڑنے کی کوششیں کیں لیکن ناکام رہے کیونکہ "اَصْلُهَا ثَابِتٌ" اس کی جڑیں بڑی مضبوط ہیں۔

کلمہ طیبہ میں مولا کریم کا وہ اسم گرامی لفظ اللہ ہے کہ اگر اس کا ایک حرف گرا دیا جائے تو پھر بھی اللہ ہی کا اسم گرامی ہوگا جیسا کہ لفظ اللہ سے الف اتار دو تو پھر بھی اللہ ہی کا نام ہوگا للہ...... پھر اگر اس کا پہلا لام اتار دیا جائے تو باقی لہ رہ جائے گا اس سے مراد بھی اللہ ہی ہے...... پھر لام اتار دیا جائے تو باقی ہٗ رہ جائے گا اس سے مراد بھی اللہ ہی ہے۔

حضرات! جس طرح لفظ اللہ کو ایک ایک حرف کر دیا جائے تو اللہ کا اسم گرامی ختم نہ ہوگا...... اسی طرح جس موحد کے دل میں اسم اللہ پیوست ہو جائے اگر اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جائیں تو اس کے دل سے اسم اللہ ختم نہ ہوگا...... جب کلمہ طیبہ دل میں اتنا پختہ ہوگا تو یہی کلمہ انشاء اللہ دوزخ سے نجات اور جنت میں داخلے کا وسیلہ بنے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے دلوں میں کلمہ طیبہ کو جما دے۔

آخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عبادت کا حقدار کون؟!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ، اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، اَمَّا بَعْدُ:

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○

﴿فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِکْ بِعِبَادَةِ رَبِّہٖٓ اَحَدًا﴾ (۱۱۰) (الکھف)

''جو شخص اپنے رب کی ملاقات کا خواہشمند ہو تو اسے چاہیے کہ نیک اعمال کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی اور کو شریک نہ کرے۔''

حضرات! عبادت صرف سجدہ کرنے کا نام ہی نہیں بلکہ اللہ کے حکم کی تعمیل کرنا عبادت ہے' اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کروایا تو یہ حضرت آدم کی عبادت نہ تھی بلکہ حکم الٰہی کی تعمیل کے ساتھ اللہ کی عبادت تھی۔

اعتراض: اگر حکم کی تعمیل کا نام عبادت ہو تو جو آدمی نبی ﷺ کا حکم مانے گا وہ نبی کی عبادت کرے گا۔

جواب: نبی ﷺ کا دین میں کوئی اپنا حکم ہے ہی نہیں' بلکہ:

﴿وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی (۳) اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی (۴)﴾ (النجم)

''پیغمبر علیہ السلام کوئی بات بھی اپنی مرضی سے نہیں کہتے' بلکہ اللہ کے حکم سے کہتے ہیں۔''

لہٰذا نبی ﷺ کا حکم اللہ کا ہی حکم ہوتا ہے' تو جو اللہ یا اس کے نبی کا حکم مانے گا وہ اللہ کی ہی عبادت کرے گا۔

عبادت کی تین اقسام

«اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ»۔

زبانی...... بدنی...... اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔

زبان سے ورد وظائف صرف اللہ ہی کے نام کے ہوں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بدن سے سجدہ تعظیمی یا تسبیحی یا رکوع ہر قسم کا جھکاؤ صرف اللہ ہی کیلئے ہو۔

مال۔ نذر ونیاز' صدقہ وخیرات زکوٰۃ قربانی وغیرہ صرف اللہ ہی کے نام ہوں۔

کلمہ شہادت: جب انسان دائرہ اسلام میں داخل ہونے کے لیے کلمہ شہادت پڑھتا ہے تو یہ اقرار کرتا ہے کہ " لا الہ الا اللہ" کہ اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں' الٰہ کہتے ہیں معبود کو جس کی عبادت کی جائے ...... ان لوگوں پر بڑا ہی افسوس ہے جو زبان سے تو لا الہ الا اللہ (کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق ہی نہیں' عبادت صرف اللہ ہی کا حق ہے) کا اقرار کرتے ہیں لیکن پوجا پھر غیروں کی۔

نوح علیہ السلام کی دعوت

﴿لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَقَالَ يَٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٥٩﴾﴾ (الاعراف)

"البتہ ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو انہوں نے کہا اے قوم صرف اللہ کی عبادت کرو' اللہ کے علاوہ تمہارا کوئی معبود نہیں' میں ڈرتا ہوں کہ تمہارے کفر کی وجہ سے تم پر اللہ کا عذاب نہ آ جائے۔"

ہود علیہ السلام کی دعوت

﴿وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا قَالَ يَٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٦٥﴾﴾ (الاعراف)

"ہم نے قوم عاد کی طرف ان کے بھائی حضرت ہود علیہ السلام کو بھیجا تو انہوں نے فرمایا اے قوم اللہ کی عبادت کرو اس کے علاوہ تمہارا کوئی معبود نہیں' کیا تم ڈرتے نہیں۔"

حضرت صالح علیہ السلام کی دعوت

﴿وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَٰلِحًا قَالَ يَٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ﴿٧٣﴾﴾ (الاعراف)

"اور قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح علیہ السلام کو بھیجا انہوں نے کہا' اے قوم اللہ کی عبادت کرو اس کے علاوہ تمہارا کوئی معبود نہیں۔"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اقسام شرک

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَمَّا بَعْدُ:

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝

﴿وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ۝١٧٢﴾ (الأعراف)

''اور جب آپ کے رب بنی آدم کی پشتوں سے ان کی اولاد کو نکالا اوران سے اقرار کروایا کہ میں تمہارا رب ہوں یا نہیں؟ سب نے کہا' کیوں نہیں! ہم گواہی دیتے ہیں کہ تو ہمارا رب ہے۔ فرمایا (وعدہ یاد رکھنا ایسا نہ ہو کہ) تم قیامت کو کہو کہ ہم اس بات سے بے خبر تھے۔''

حضرات......! نبی ﷺ نے فرمایا کہ: ''آدم علیہ السلام کی تخلیق کے بعد مقام نعمان' یعنی عرفات میں ان کی پشت سے قیامت تک آنے والی تمام ارواح کو نکالا اور اپنے سامنے پھیلایا' پھر ان سے پوچھا' کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے کہا' کیوں نہیں! ہم تیری ربوبیت کی گواہی دیتے ہیں۔ فرمایا: دیکھنا قیامت کو یہ نہ کہنا ہمیں پتہ نہ تھا' کہیں ایسا بھی نہ ہو......

﴿اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْ بَعْدِهِمْ

''یا تم کہو کہ پہلے شرک تو ہمارے بڑوں نے کیا اور ہم ان کے بعد ان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ کی اولاد تھے' کیا تو ہمیں ان کی وجہ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ (الأعراف) سے ہلاکت میں ڈالے گا۔"

(حاکم: ج۲' ص۵۴۴' ومسند احمد: ج۱' ص۲۷۲' رجاله ثقة)

یہ کونسا عالم تھا؟ جب مقام نعمان میں اللہ نے بنو آدم سے توحید کا وعدہ لیا یہ نہ تو عالم ارواح تھا...... نہ عالم دنیا...... نہ عالم برزخ...... بلکہ یہ عالم ذر تھا۔

ذر کا معنی: ذَرَّ يَذُرُّ ذَرًّا ...... ذَرَّ الْحَبُّ فِي الْأَرْضِ. زمین میں دانہ بونا۔ جب کسی چیز کا بیج بو دیا جائے...... جنم سے قبل یا بعد وہ ذریت ہوتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی تخلیق فرمائی تو ان کی ذریت کی ارواح ان کی پشت میں رکھیں' تخلیق آدم سے قبل ارواح عالم ارواح میں تھیں اور تخلیق کے بعد عالم ذر میں' لہٰذا یہ واقعہ عالم ذر کا ہے۔

قیامت کو ایک دوزخی سے سوال: حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب سے کم عذاب والے دوزخی سے کہے گا کہ اگر تجھے دنیا کی تمام چیزیں دے دی جائیں' کیا تو نجات کے لیے وہ تمام مال فدیہ میں دے دے گا وہ کہے گا ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے' میں نے تو تجھ سے اس سے بھی آسان سستی چیز کا مطالبہ کیا تھا جب تو آدم علیہ السلام کی پشت میں تھا وہ مطالبہ یہ تھا کہ «لَا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا فَأَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تُشْرِكَ بِي». "کہ تو میرے ساتھ کسی کو برابر نہ کر تو نے انکار کر دیا' بلکہ میرے ساتھ شرک کیا۔"

(بخاری' کتاب الرقاق' باب: ۵۱' صفة الجنة والنار' حدیث: ۶۵۵۷)

حضرات......! عالم ذر میں انسان نے اللہ سے شرک سے بیزاری اور توحید پرستی کا وعدہ کیا تھا' لیکن پھر بھی انسان کئی قسم کے شرکوں میں مبتلا ہو گیا۔

حضرات......! شرک جس قسم کا بھی ہو اللہ کو پسند نہیں' گزشتہ خطبہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں میں نے شرک کی قباحتیں عرض کیں' آج انشاء اللہ اس کی اقسام عرض کروں گا تاکہ ہم ہر قسم کے شرک سے بچ کر پکے مواحد بن جائیں۔

اللہ کی ذات میں شرک: ذات کہتے ہیں جنس کو اللہ کی جنس نور ہے' نور تو کوئی ہیں لیکن جو نور اللہ کی ذات ہے اس سے اللہ کے سوا کوئی نبی ولی نہیں بنا ﴿لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ﴾ نہ اس سے کوئی نکلا نہ وہ کسی سے نکلا۔

اگر کوئی کہے کہ نبی «نُورٌ مِن نُورِ اللّٰهِ». کہ نبی ﷺ اللہ کے نور سے نور ہیں...... ایسا عقیدہ رکھنے والے نے نبی ﷺ کو جنس میں اللہ کے برابر کر دیا۔ یعنی جو جنس اللہ کی ہے وہی نبی ﷺ کی یہ اللہ کی ذات میں شرک ہے...... جیسے کسی انسان کی اولاد ہو۔ مقام تو والدین کا بڑا ہے لیکن جنس میں اولاد والدین کے برابر ہے۔

اور اگر کوئی کہے مسیح اللہ کا بیٹا' عزیر اللہ کا بیٹا' یا فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں تو یہ ذات میں شرک ہے۔

صفات میں شرک: جس طرح اللہ عالم الغیب ہے...... علم و بصارت سے ہر جگہ حاضر ناظر ہے...... مختار کل ہے...... مشکل کشا ہے...... داتا و رازق ہے...... غوث اعظم' یعنی سب سے بڑا فریاد قبول کرنے والا ...... اگر کوئی عقیدہ رکھے کہ یہ کام فلاں نبی' ولی' بزرگ بھی کر سکتا ہے تو یہ شرک ہے۔

اعتراض: بعض لوگ کہتے ہیں کہ اللہ کی صفات بندہ میں آ سکتی ہیں' جیسے اللہ بصیر ہے' بندہ بھی بصیر ہے۔ اللہ سمیع ہے' بندہ بھی سمیع ہے۔ وغیرہ ثابت ہوا کہ اللہ کی صفات بندہ میں بھی ہو سکتی ہیں۔

جواب: اللہ بصیر ہے' عرش عظیم پر بیٹھا ساتویں زمین سے نیچے دیکھ رہا ہے اور ایک آن میں پوری کائنات کو دیکھ رہا ہے...... بندہ تو بغیر ذریعہ کے دیوار سے پیچھے نہیں دیکھ سکتا' تو پھر اللہ کی صفت اور بندہ کی صفت برابر کیسے ہو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

گئی...... پھر اگر معترض کہے کہ نام تو ایک ہے اللہ بھی بصیر بندہ بھی بصیر۔

حضرات......! انسان کی بیوی بھی عورت ہے...... بہن بھی عورت...... بیٹی بھی عورت...... ماں بھی عورت...... لفظ تو سب پر عورت کا بولا جاتا ہے کیا سب برابر ہیں...... اسی طرح نام ایک ہونے سے صفت برابر نہیں ہوتی۔

معجزہ اور کرامت: بعض لوگ معجزات یا کرامات بیان کر کے لوگوں کو تاثر دیتے ہیں کہ نبی، ولی، مختار کل ہیں، جیسا کہ آپ نے چاند کو ٹکڑے کیا، سراقہ زمین میں دھنسا وغیرہ۔ حالانکہ معجزات، کرامات کسی نبی، ولی کے اختیار میں نہیں

﴿وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ﴿٣٨﴾﴾ (الرعد)

''کسی رسول کو یہ اختیار نہیں کہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر اپنی مرضی سے کوئی معجزہ دکھلائے۔''

نذر و نیاز میں شرک:

«اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبٰتُ».

''زبانی...... بدنی...... اور مالی عبادتیں صرف اللہ کے لیے ہیں۔''

قرآن پاک میں فرمایا:

﴿قُلْ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٢﴾﴾ (الانعام)

''اے پیغمبر علیہ السلام کہہ دو کہ میری بدنی عبادت، نماز...... میری مالی عبادت قربانی اور میری حیات اور وفات اللہ رب العلمین کے لیے ہے۔''

نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے:

«اَنَا اَغْنَي الشُّرَكَآءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَكَ فِيْهِ مَعِي غَيْرِي تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ».

''میں شرکاء کی شرکت سے بے پرواہ ہوں، جس نے کوئی عمل کیا اس عمل میں میرے ساتھ کسی اور کو بھی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شریک کیا تو اسے اور اس کے عمل کو چھوڑ دوں گا قبول نہیں کروں گا۔" (مسلم'
کتاب الزهد والرقاق' باب الرياء جلد ۴' حديث: ۲۹۸۵)

آج کل کئی جاہل کہتے ہیں' نذر اللہ نیاز حسین' یہ عقیدہ اور کلمات صدقہ وخیرات میں شرک ہیں۔

قرآن پاک نے بیان کیا:

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ﴾ (المائدة ۳)

"تم پر مردار ...... خون ...... خنزیر کا گوشت ...... اور غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز حرام ہیں۔"

أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ یہ ہے کہ کسی بزرگ نبی' ولی' کا قرب حاصل کرنے کے لیے کوئی جانور ذبح کیا جائے یا نیاز دی جائے۔

مہاسے کا علاج' دربار پر جھاڑو: بعض جہلاء طبقہ کی عورتیں جب کسی کے چہرہ' ہاتھ' پاؤں وغیرہ پر مہاسے دیکھتی ہیں تو فوراً کہتی ہیں کہ ایک نیا جھاڑو خرید کر فلاں قبر پر فلاں دربار پر چڑھا دو' مہاسے خود بخود گر جائیں گے...... حالانکہ بیماری شفاء اللہ کے پاس ہے...... ہاں علاج روحانی ہو یا مادی وہ تو جائز ہے۔

لہٰذا قبروں درباروں پر کسی قسم کا چڑھاوا شرک ہے۔

مکھی کا چڑھاوا: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی ایک علاقہ سے گزرے وہاں ایک بت تھا' وہ قوم کسی راہگیر کو وہاں سے گزرنے نہ دیتی جب تک وہ ان کے بت پر چڑھاوا نہ چڑھاتا' ان دونوں کو بھی چڑھاوے کا کہا' ایک نے کہا میرے پاس کچھ نہیں' انہوں نے کہا' ایک مکھی ہی چڑھا دے' اس نے فوراً مکھی چڑھا دی۔ غیر اللہ کی نیاز دینے سے دوزخی بن گیا...... دوسرے نے غیر اللہ کے چڑھاوے سے انکار کر دیا' انہوں نے اس کو شہید کر دیا وہ جنتی بن گیا۔ (حلیۃ الاولیاء لابی نعیم اصفہانی ۱/۲۰۳' کتاب الزہد لامام احمد بن حنبل: ص ۱۵' موقوف)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرات......! کسی قبر یا دربار پر چڑھاوے کے طور پر ...... جھاڑو...... کپڑا...... چادر...... روٹی...... جانور...... اولاد...... گوشت...... دودھ...... مکھن، گھی...... وغیرہ چڑھانا سخت ترین شرک ہے۔

بدنی عبادت میں شرک: قیام...... رکوع...... سجدہ...... سینے پر ہاتھ رکھے تعظیمی کھڑے ہونا صرف اللہ کے لیے ہے...... اسی طرح رکوع...... عاجزی اور تعظیم سے جھکنا بھی صرف اللہ کے لیے ہے...... اسی طرح سجدہ...... سَجَدَ یَسْجُدُ باب سے سُجُوْدًا وَسَجْدَۃً...... عاجزی انکساری سے جھکنا صرف اللہ کے لیے ہے۔

اونٹ کا سجدہ: رسول اللہ ﷺ ایک باغ میں گئے، وہاں ایک اونٹ نے اپنا سر آپ کے قدموں میں رکھا بغیر تسبیحات کے سجدہ کیا...... صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ کو تو حیوان سجدہ کرتے ہیں، ہمارا حق زیادہ بنتا ہے کہ ہم بھی آپ کو سجدہ کریں۔ فرمایا: ''اگر اللہ کے علاوہ کسی کو سجدہ جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔''

آج بعض لوگ کہتے ہیں کہ سجدہ وہ ہوتا ہے جس میں تسبیحات ہوں، ہم بزرگوں کے پاؤں پر جھکتے ہیں، صرف تعظیم کے لیے ہم تسبیحات نہیں پڑھتے۔

حضرات......! سجدہ تعظیم اور عاجزی سے جھکنے کا نام ہے، تسبیحات ہوں یا نہ ہوں، کیونکہ اونٹ نے سجدہ میں کوئی تسبیح نہ پڑھی تھی، صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی ایسے ہی سجدہ کی اجازت مانگی تھی۔

جھک کر سلام منع ہے: صحابہ رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: أَ یَنْحَنِیْ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ؟ کیا ہم سلام کے وقت ایک دوسرے کے سامنے جھک جائیں۔ فرمایا: نہیں۔ (ابن ماجہ، کتاب الادب، باب: ۱۵، المصافحۃ کی پہلی حدیث ۳۶۹۲)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس لیے کسی نیک یا بد چھوٹے بڑے، علماء مشائخ، پیر فقیر کے پاؤں گھٹنوں پر سر جھکانا یا مصافحہ کے وقت سر کو جھکانا، ناجائز ہے۔ شرک ہے، اسی طرح کسی قبر پر تعظیماً پیشانی لگانا بھی شرک ہے۔

امام حسین کا منگتا: بعض لوگوں کی اولاد ہوتے ہی فوت ہو جاتی ہے تو وہ کئی شرکیہ انداز اختیار کرتے ہیں، پھر نذر مانتے ہیں کہ اب ہماری اولاد بچ گئی تو ہم اسے امام حسین رضی اللہ عنہ کا منگتا بنا دیں گے۔ پھر محرم کے اول دس دن گھر کی کمائی نہیں کھلاتے بلکہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے نام کا لوگوں سے مانگ کر کھلاتے پلاتے اور پہناتے ہیں، حالانکہ قرآن کہتا ہے:

﴿يَآأَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ إِلَى اللهِ﴾ ''اے لوگو! تم سب اللہ کے مانگت ہو۔''

اس لیے رب کے علاوہ کسی نبی، ولی، صحابی کے نام کا مانگنا شرک ہے۔

دو سالہ پانچ سالہ منگتا: بعض لوگ نذر مانتے ہیں کہ اگر ہماری اولاد زندہ رہی تو ہم اسے دو سال یا پانچ سال تک مانگ کر کھلائیں پہنائیں گے...... بلاوجہ تو مانگنا جائز ہی نہیں، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس پچاس درہم (یعنی تیرہ تولہ چاندی کی رقم) موجود ہے وہ پھر لوگوں سے مانگے تو قیامت کو اس کے چہرہ پر گوشت نہ ہوگا۔ (ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب من تحل لہ زکاۃ، حدیث: ۶۵۰، سندہ صحیح)

لہٰذا بلاوجہ انہیں مانگت بنا کر ان کا ضمیر مردہ نہ کرو۔

یہ چند اقسام جو میں نے عرض کیں، یہ کبیرہ شرک ہیں جن کی سزا ہمیشہ ہمیشہ دوزخ ہے۔ بعض گناہ صغیرہ شرک ہیں جن کی سزا اللہ نے کچھ وقت تک رکھی ہے، اس کے بعد بخشش کی امید ہے۔ مثلاً

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ریاکاری:

﴿إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَىٰ يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٤٢﴾﴾ (النساء)

"منافق (جو مشرک سے بھی بدتر ہوتا ہے) اللہ کو دھوکا دیتے ہیں، اللہ ان کو دھوکا کی سزا دینے والا ہے، جب نماز پڑھتے ہیں تو بڑی سستی سے لوگوں کو دکھانے کے لیے پڑھتے ہیں، تبھی تو نماز میں ذکر بہت کم کرتے ہیں۔"

نبی ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

«أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ مَعِي غَيْرِي تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ». (مسلم: کتاب الزھد، باب الریاء حدیث: ۲۹۸۵)

"میں شراکت سے پاک ہوں، جس نے کوئی عمل کیا، اس میں میرے علاوہ غیر کو شریک کیا، یعنی وہ عمل میرے لیے بھی اور لوگوں کو دکھانے کے لیے بھی تو میں اس کے شراکت والے عمل کو چھوڑ دیتا ہوں۔"

دوسری حدیث: محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ».

"میں تم پر سب سے زیادہ شرک اصغر سے ڈرتا ہوں۔"

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا، شرک اصغر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

"اَلرِّیَاءُ" ریاء کاری ہے۔" (مسند احمد: ۵/۴۲۸، ۴۲۹، سندہ صحیح حدیث نمبر ۲۱۹۴)

تیسری حدیث: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ مسیح الدجال کا ذکر کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، فرمایا: "میں تمہیں وہ چیز بتلاؤں جس کا مجھے مسیح الدجال سے بھی زیادہ ڈر ہے، وہ خفی شرک ہے کہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

انسان دکھاوے کی نماز پڑھے۔" (ابن ماجہ' کتاب الزہد' باب الریاء والسمعۃ)

اللہ کے علاوہ کسی چیز کی قسم شرک: ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ». "جس نے اللہ کے علاوہ کسی کی قسم اٹھائی اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔"

(ترمذی' أبواب النذور والأيمان' باب ما جاء في أن من حلف بغير الله فقد أشرك' حدیث: ۱۵۳۵' سندہ حسن)

نبی' ولی' کعبہ' باپ دادا وغیرہ کی قسم ناجائز: ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: «أَلَا إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ أَوْ لِيَصْمُتْ». "خبردار اللہ تعالیٰ تمہیں باپ دادا کی قسم اٹھانے سے روکتا ہے جس نے قسم اٹھانی ہے وہ اللہ کی قسم اٹھائے یا پھر خاموش رہے۔"

(بخاری' کتاب الأيمان والنذور' باب لا تحلفوا بآبائكم: ۴' حدیث: ۶۶۴۶)

کعبہ کی قسم: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو کعبہ کی قسم اٹھاتے سنا' فرمایا: «لَا يُحْلَفُ بِغَيْرِ اللّٰهِ». "غیر اللہ کی قسم نہ اٹھائی جائے۔ کیونکہ میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے کہ جس نے اللہ کے علاوہ کسی کی قسم اٹھائی تو اس نے شرک یا کفر کیا۔ (ترمذی' باب ما جاء فی ان من حلف بغیر فقہا الشرک حدیث: ۱۵۳۵' سندہ حسن)

امانت کی قسم: نبی ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ حَلَفَ بِالْأَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا». "جس نے امانت کی قسم اٹھائی' وہ ہم میں سے نہیں۔"

(ابوداؤد' کتاب الأيمان والنذور' باب كراهية الحلف بالأمانة' حدیث: ۳۲۵۳' سندہ صحیح)

اگر کوئی سہواً غیر اللہ کی قسم اٹھا لے تو؟ نبی ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ "جس نے لات وعزیٰ (غیر اللہ)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بِاللّٰتِ وَالْعُزّٰی فَلْیَقُلْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِہٖ تَعَالَ أُقَامِرُكَ فَلْیَتَصَدَّقْ». (بخاری' کتاب الأیمان والنذور: ۵' حدیث: ٦٦٥٠)

کی قسم اٹھائی' اسے چاہیئے کہ لا الٰہ الا اللہ کہہ کر کفارہ ادا کرے...... اور جس نے کسی کو کہا آ و جوا کھیلیں (کھیلنا تو درکنا' صرف کہنے سے کفارہ لازم آیا) کہ وہ کچھ صدقہ کرے۔"

قرآن کی قسم جائز: قرآن پاک مخلوق نہیں' بلکہ اللہ کی صفت ہے اور صفات الٰہیہ کی قسم جائز ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے حنین میں کفار کی طرف مٹی پھینکتے ہوئے فرمایا: «اِنْهَزَمُوا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ». "رب محمد کی قسم کافروں نے شکست پائی۔" (مسلم' کتاب المغازی، باب غزوۃ حنین' حدیث: ۱۷۷۰' دوسری حدیث میں رب کعبہ کے الفاظ ہیں)

ربوبیت اللہ کی صفت ہے لہٰذا اللہ کی ذات اور صفات کی قسم جائز ہے۔ کوئی زبان سے کہے' قرآن کی قسم یا نسخہ ہاتھ میں پکڑ کر کہے' مجھے اس کلام کی قسم جائز ہے۔

نماز چھوڑنا شرک:

﴿مُنِيبِينَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَاَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿٣١﴾﴾ (الروم)

"اللہ کی طرف رجوع کرو' اور اسی سے ہی ڈرو' نماز ادا کرو' مشرک نہ بنو۔"

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«اِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ».

"کفر و شرک اور بندے کے مابین ترک نماز کا فرق ہے۔"

(مسلم' کتاب الأیمان' باب بین الرجل وبین الشرك والكفر ترك الصلوٰة حدیث ۸۲)

جو نمازی وہ اللہ کا بندہ ہے' اور جو بے نماز وہ مشرک کافر۔

بدشگونی شرک: نبی ﷺ نے فرمایا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

«مَنْ رَدَّتْهُ الطِّيَرَةُ فَقَدْ قَارَفَ الشِّرْكَ». ”جس شخص کو بدشگونی نے کام سے روکا اس نے شرک کیا۔“

(سلسلة الأحاديث الصحيحة للألباني' الجزء الثالث' حديث: ١٠٦٥)

دوسری حدیث: نبی ﷺ نے فرمایا:

«اَلطِّيَرَةُ مِنَ الشِّرْكِ». ”بدشگونی شرک ہے۔“

(ترمذی' کتاب السیر عن رسول اللہ' باب ما جاء فی الطیرۃ' حدیث: ۱۶۱۴' اسنادہ صحیح)

بدشگونی کیا ہے؟ کسی چیز کو منحوس جاننا ...... صبح اول وقت کو ادھار والا گاہک دوکان پر آ گیا تو اس سے شگون لینا' یعنی سمجھنا کہ آج سارا دن اس کی نحوست سے ادھار ہی چلے گا' اسی طرح دو بہنوں کا اکٹھا نکاح نہ کرو ورنہ ایک برباد ہو جائے گی ...... اسی طرح محرم میں شادی نہ کرنا جو کرے گا وہ نقصان اٹھائے گا ...... اسی طرح مہمان کے گھر سے نکلنے کے بعد جھاڑو دینے کو منحوس سمجھنا وغیرہ بدشگونیاں ہیں' اور یہ شرک ہے۔

بعض چیزوں میں نفع کا عقیدہ رکھنا: بعض لوگ فیروزہ' پتھر کو بابرکت سمجھ کر گھر میں رکھتے ہیں اور انگوٹھی کا نگینہ بناتے ہیں۔ حالانکہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو مخاطب ہو کر فرمایا تھا:

«اَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْ لَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ». ”اے حجر اسود میں جانتا ہوں تو ایک پتھر ہے نہ تو نقصان دیتا ہے نہ نفع' اگر میں رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا۔“

(بخاری' کتاب الحج' باب ما ذکر فی الحجر الأسود: ص ۲۱۷)

اس لیے کوئی پتھر نفع نقصان کا مالک نہیں ...... بلکہ فیروزہ پتھر کی شان شیعہ لوگوں کی ایجاد ہے' کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قاتل ابولؤلؤ فیروز تھا۔ اس کا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نام زندہ رکھنے کے لیے انہوں نے آسمانی رنگ کے پتھر کا نام فیروزہ رکھا اور من گھڑت فضائل بیان کئے۔

اونٹ کی ہڈی: بعض لوگوں کا عقیدہ ہے کہ جہاں اونٹ کی ہڈی دفن ہو وہاں جادو ٹونہ کا اثر نہیں ہوتا...... حالانکہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرُّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ».

"جس نے صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھائیں' اس پر سارا دن زہر اور جادو اثر نہ کر سکے گا۔"

(بخاری' کتاب الطب، باب الدواء بالعجوة للسحر: ۵۲' حدیث: ۵۷۶۹)

یعنی اونٹ کی ہڈی جادو کا توڑ نہیں' بلکہ عجوہ کھجور اور قرآن کی آخری دو سورتیں اور سورۃ بقرہ' جادو کا توڑ ہیں۔

گلے میں منکے لٹکانا: نبی ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ عَلَّقَ تَمِيمَةً فَقَدْ أَشْرَكَ».

"جس نے منکے لٹکائے اس نے شرک کیا۔"

(مسند احمد: ج۴' ص ۱۵۶)

آج کے دور میں نام نہاد پیروں اور فقیروں نے گلے میں کوڈیاں' منکے کا ہار پہنا ہوتا ہے' یہ شرک ہے...... اسی طرح بعض لوگ درد ریح پر اونٹ کی ہڈی بطور تعویذ پاؤں سے باندھتے ہیں' یہ شرک ہے۔

یرقان کا علاج: بعض لوگ یرقان کے علاج کے لیے چھوٹی چھوٹی لکڑیوں کو دم کر کے سوتی دھاگے میں گانٹھ کر ہار بنا کر یرقان کے مریض کے گلے میں پہناتے ہیں' جیسے جیسے ہار لمبا ہوتا جائے گا یرقان ختم ہوتا جائے گا۔ اسی طرح بعض لوگ آنکھوں پر نکلنے والی پھنسیوں کے لیے دھاگے کو دم کر کے گرہیں لگا کر پہناتے ہیں یہ شرک ہے' قرآن پاک میں ہے:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ﴾ ''گرہوں میں پھونکنے والیوں سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔''

اگر یہ اچھے عمل ہوتے تو ان سے رسول اللہ ﷺ اللہ کی پناہ کیوں مانگتے۔

آنکھوں کی پھنسیوں کا جائز علاج پاؤں کے انگوٹھوں پر پچھنے لگانا بھی ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی ہومیو...... ایلوپیتھی...... یونانی علاج ہیں۔ یرقان کے بھی بہت سے جائز علاج ہیں، مادی ادویات کے ساتھ بھی اور روحانی بھی۔ مجھے خود ایک دفعہ یرقان کی شکایت ہوئی تو میں سورۂ فاتحہ پڑھ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتا گیا، اللہ نے بغیر کسی دوائی اور گرہ دار ہار لٹکانے کے شفاء بخش دی۔

چھپاکی کا علاج: جلد کے بعض حصے بعض دفعہ سرخ رنگت کے ساتھ ابھر آتے ہیں، بعض دفعہ ساتھ خارش بھی ہوتی ہے، بعض لوگوں کا شرکیہ عقیدہ ہے کہ فلاں خاندان کو بخش ہے، ان سے سرخ چادر لاکر اس مریض کو اوڑھا دو اور گرم چیزیں کھلاؤ آرام آجائے گا۔ یہ عقیدہ کہ فلاں خاندان کو بخش ہے اس کی کیا دلیل ہے، صرف بناوٹی بات ہے۔

گرم اشیاء کا استعمال اگر اس کا علاج ہے تو کرو...... جب یہ بیماری پورے زور سے نکل آئے تو خود بخود ختم ہو جاتی ہے......سرخ چادر کا بھی یہی کمال ہے کہ اس کے مسلسل اوڑھنے سے جسم کو گرمائش پہنچتی ہے تو بیماری پورا زور کر کے پھر ختم ہو جاتی ہے۔

بچے کی پیدائش کے وقت: مکان کی چھت پر خاردار لکڑیاں رکھنا تاکہ کوئی عورت نہا نہ جائے، بچے کے پاس چھری وغیرہ کا رکھنا کہ لوہے کی وجہ سے بچے پر جنات وغیرہ کا اثر نہ ہوگا۔ آفات سے حفاظت کے لیے دروازے پر مخصوص درخت کے پتے لٹکانا، حالانکہ کوئی درخت کوئی لوہا نہ نقصان دے سکتا ہے نہ نقصان ہٹا سکتا ہے۔ نفع نقصان صرف اللہ کے قبضے میں ہے، یہ تمام کام توکل کے منافی کام ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نظر کی آڑ میں شرک: نبی ﷺ نے فرمایا: «اَلْعَیْنُ حَقٌّ». "نظر لگ جاتی ہے۔" (مسلم، کتاب السلام، باب الطب والمرض، ص ۲۲۰)

مسند احمد میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«اَلْعَیْنُ حَقٌّ وَیَحْضُرُ بِهَا الشَّیْطَانُ وَحَسَدُ ابْنِ آدَمَ». (مسند احمد: ۲/۴۳۹، سندہ حسن)

"کہ نظر لگ جاتی ہے، ابن آدم کو جب کوئی چیز اچھی لگتی ہے تو شیطان وہاں حاضر ہوتا ہے، ابن آدم کا حسد کرتا ہے۔" (پسندیدہ چیز میں اپنا اثر دکھا کر ناپسندیدہ کر دیتا ہے)

نبی ﷺ نے فرمایا: "قضاء الٰہی کے بعد میرے اکثر امتی نظر لگنے سے فوت ہوں گے۔" (مسند بزار بحوالہ فتح الباری: ج ۱۰، ص ۱۷۳، کتاب الطب، باب العین حق)

نظر سے بچنے کا علاج: نبی ﷺ نے فرمایا: "جب تمہیں کوئی چیز اچھی لگے تو کہو ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ۔ تو اس چیز کو نظر نہیں لگے گی۔ (فتح الباری: ج ۱۰، ص ۱۷۵)

بعض لوگ نظر سے بچاؤ کے لیے غیر شرعی طریقے استعمال کر کے شرک کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔

مثلاً نئی گاڑی خریدی اس کے آگے ٹوٹا جوتا لٹکا دیا کہ گاڑی کو نظر بد نہ لگے...... یہ شرک اصغر ہے، چاہیے تو یہ تھا کہ گاڑی کو دیکھ کر ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ کہتے، گاڑی نظر بد سے محفوظ رہتی ہے۔

اس طرح اچھا مکان بنایا، چھت پر ہانڈی الٹی رکھ دی...... گندم، مونجی وغیرہ کوئی فصل پک کر تیار ہوئی تو کسی بانس پر گدھے کا سر رکھ کر فصل میں اونچا گاڑ دیا تا کہ فصل نظر بد کی آفت سے محفوظ رہے، یہ شرک ہے۔ کیونکہ کسی نقصان کو اللہ کے علاوہ کوئی ہٹا نہیں سکتا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۱۰۷﴾ (یونس)

''اگر اللہ کی طرف سے کوئی مصیبت آئے تو اسے اللہ کے علاوہ کوئی نہیں دور کر سکتا۔''

جادو شرک: قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿فَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۱۰۲﴾ (البقرة)

''وہ جادو سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان دیتا ہے' نفع نہیں دیتا۔''

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ۶۹﴾ (طٰهٰ)

''جادوگر کامیاب نہیں ہو سکتا جیسے بھی آئے۔''

تیسرے مقام پر فرمایا:

﴿وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۱۰۲﴾ (البقرة)

''سلیمان علیہ السلام نے جادو والا کفر نہیں کیا' بلکہ شیاطین نے لوگوں کو جادو سکھا کر کفر کیا۔''

جادو سے فائدہ نہیں نقصان ہے' اور جادو کرنے کروانے والا کافر مشرک ہے' کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«اِجْتَنِبُوا الْمُوْبِقَاتِ الشِّرْكَ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرَ».

''ہلاک کرنے والی چیز شرک اور جادو سے بچو۔''

(بخاری' کتاب الطب' باب الشرك والسحر من الموبقات' حدیث:۵۷۶۴)

کہانت اور نجوم کفر:

«مَنْ اَتٰى كَاهِنًا اَوْ عَرَّافًا فَصَدَّقَهٗ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ». (مسند احمد)

''جو شخص کسی کاہن یا نجومی کے پاس آیا' اور اس کی بات کو مان لیا تو اس نے محمد ﷺ پر نازل شدہ شریعت کا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ج۲، ص۴۲۹، سندہ حسن، وصحح کفر کیا۔"

الجامع الألباني: ۵۹۳۹)

اور مسلم میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ اَتٰی عَرَّافًا فَسَأَلَهٗ عَنْ شَیْءٍ، لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلَاةٌ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً». "جس کسی نے نجومی سے کچھ پوچھا تو اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہ ہوں گی۔"

(مسلم، کتاب السلام، باب تحریم الکهانة......الخ صفحه ۲۳۳)

جھوٹی گواہی بھی شرک: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَالَّذِیْنَ لَا یَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۝۷۲﴾ (الفرقان) "اور رحمٰن کے بندے جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔"

دوسری جگہ فرمایا:

﴿وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۝۳۰ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَیْرَ مُشْرِکِیْنَ بِهٖ ۝۳۱﴾ (الحج) "جھوٹی بات سے بچو اللہ کے مواحد بندے بن جاؤ اس کے ساتھ شرک کرنے والے نہ بننا۔"

قرآنی بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ جھوٹی گواہی دینا، شرک ہے۔ ترمذی کی ضعیف سند کی حدیث میں بھی ہے کہ جھوٹی گواہی شرک کے برابر ہے۔

(ترمذی، کتاب الشهادات، باب فی شهادة الزور، حدیث: ۲۳۰۰)

اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کے شرک سے محفوظ رکھے، مخلص مواحد بنائے۔

آخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

داتا کون؟!

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ إِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿١٧﴾﴾ (العنکبوت)

اللہ کے علاوہ جن ہستیوں کی تم پوجا کرتے ہو وہ تمہارے رزق کے مالک نہیں' رزق صرف اللہ ہی سے طلب کرو اور اسی کی ہی عبادت کرو اور اسی کا شکریہ ادا کرو تم نے اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

حضرات......! جس طرح اللہ اپنی ذات میں واحد ہے' کوئی نبی' ولی' انسان' جن' فرشتہ ذات میں اس کے برابر نہیں...... اسی طرح اللہ اپنی صفات میں بھی واحد ہے۔کوئی مخلوق اس کی کسی صفت میں اس کے برابر نہیں...... میں آج انشاء اللہ العزیز صفات الٰہی میں سے ایک صفت (اللہ داتا اور گنج بخش ہے) کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں۔

داتا کا معنی: داتا ہندی زبان میں اسم صفت ہے' اس کے یہ معانی ہیں: دینے والا...... سخی...... فیاض...... درویش...... فقیر...... سائیں...... خدا...... رزاق۔

(فیروز اللغات اردو' ص ۶۰۵)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اب میں ان تمام معانی کو علیحدہ علیحدہ بیان کرتا ہوں۔

دینے والا: اسباب کے ذریعہ تو ہر نیک و بد دے سکتا ہے لیکن اسباب کے بغیر صرف اللہ ہی دے سکتا ہے۔

﴿إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ﴾ ”بیشک تو ہی دینے والا ہے۔“

سخی، فیاض: یہ صفت تو محدود سطح پر مسلم اور غیر مسلم میں بھی پائی جا سکتی ہے جیسا کہ حاتم طائی میں۔

درویش: یہ فارسی لفظ ہے۔ اس کا معنی ہے فقیر...... بھکاری...... خدا رسیدہ...... غریب مفلس، مسکین...... یہ صفت بھی کئی لوگوں میں پائی جا سکتی ہے۔

فقیر: ﴿أَنتُمُ الْفُقَرَآءُ إِلَى اللَّهِ﴾ یہ صفت بھی کئی لوگوں میں پائی جا سکتی ہے۔

خدا: یہ فارسی میں اللہ کا اسم ہے۔

رزاق: یہ عربی کا لفظ ہے...... رَزَقَ يَرْزُقُ باب سے مبالغہ کا صیغہ ہے...... رَزَّاقٌ. بہت زیادہ رزق دینے والا اور تمام مخلوقات کو رزق دینے والا۔

مخلوقات کتنی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: «خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَلْفَ أُمَّةٍ مِنها سِتُّمِائَةٍ فِي الْبَحْرِ وَأَرْبَعُمِائَةٍ فِي الْبَرِّ». اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار مخلوقات پیدا فرمائیں، چھ سو پانی میں، چار سو خشکی میں۔ (ابن کثیر، عربی ۲/ ۱۷۸، تفسیر سورہ انعام، آیت: ۳۸، مشکوۃ بحوالہ شعب الایمان بیہقی، باب اشراط الساعۃ، تیسری فصل، آخری حدیث)

داتا وہ ہے جو ایک ہزار مخلوق کو روزی دیتا ہے...... اور تمام مخلوقات کو روزی دینا صرف اللہ ہی کا کام ہے، جیسا کہ فرمان ہے: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَٰلَمِينَ﴾ ”تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو تمام مخلوقات کو پالنے والا ہے۔“

داتا وہ ہے جو تمام مخلوقات کو روزی دے اور ہر ایک کی طبع کے مطابق

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دے، ہر ایک کے ٹھکانے پر دے۔

اتنی مخلوقات تمامی انت شمار نہ آوے
اپنی اپنی جگہ سب نوں داتا رزق پہنچاوے
پتھر دے وچ ہووے کیڑا اوتھے روزی دیندا
واہ سبحان اللہ او سچا داتا سبدی خبر رکھیندا

معنی کے اعتبار سے بھی داتا وہ ہے جو تمام مخلوقات کو روزی دے اور ساری مخلوقات کو روزی دینا اللہ کے علاوہ کسی کے بس کی بات نہیں۔

سلیمان علیہ السلام کی سلطنت: حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بڑی وسیع سلطنت بخشی، قرآن نے بیان کیا:

﴿وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ۗ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۗ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿١٢﴾﴾ (سبأ)

''ہم نے ہوا کو سلیمان علیہ السلام کے مطیع کر دیا کہ وہ انکا تخت لے اڑتی اور مہینہ بھر کا سفر صبح صبح طے کرتی اسی طرح شام کو بھی مہینہ بھر کا سفر طے کرتی...... اور جنات کو بھی آپ کے مطیع کر دیا کہ وہ آپکے سامنے اللہ کے حکم سے کام کرتے، ان میں سے جو بھی ہمارے حکم کی عدولی کرے گا ہم اسے بھڑکتی آگ کا مزہ چکھائیں گے۔''

دوسرا مقام: ﴿وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۗ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ﴿١٦﴾﴾ (النمل)

جب حضرت سلیمان علیہ السلام داود علیہ السلام کے وارث بنے تو کہا، اے لوگو ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہمیں ضرورت کی ہر نعمت بخشی گئی ہے، یہ اللہ کا واضح فضل ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مخلوقات کی دعوت: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو انسانوں، جنوں، پرندوں، ہواؤں پر سلطنت بخشی تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی «یَا رَبِّ ائْذِنْ لِیْ حَتّٰی اُعْطِیَ رِزْقَ کُلِّ مَرْزُوْقٍ سَنَةً کَامِلَةً فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَیْهِ اِنَّكَ لَا تَسْتَطِیْعُ فَقَالَ ائْذَنْ لِیْ یَوْمًا».......اے میرے رب مجھے اجازت دیجئے کہ میں تمام مخلوقات کو ایک سال پورا روزی دوں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے سلیمان یہ تیری طاقت سے باہر ہے، عرض کیا یا اللہ پھر ایک دن کی اجازت دیدو تو اللہ تعالیٰ نے ایکدن کی اجازت دیدی تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے سارے جنوں اور انسانوں کو بلا کر کھانا تیار کرنے کی ڈیوٹی لگائی «وَحَضَرَ أَرْبَعِیْنَ یَوْمًا». تو چالیس دن تک کھانا تیار ہوتا رہا۔ پھر سمندر کنارے ایک وسیع میدان میں کھانا لگا دیا گیا، پھر اللہ سے عرض کی، الٰہی مخلوقات کو کھانے کی اجازت دو تو اللہ تعالیٰ نے بحر محیط کی ایک مچھلی کو حکم دیا کہ آج سلیمان علیہ السلام کے لنگر سے کھانا کھائے تو مچھلی نے سمندر سے باہر سر نکالا اور تمام کھانا ایک ہی لقمہ میں کھا گئی، پھر کہنے لگی «یَا سُلَیْمَانُ اَشْبِعْنِیْ فَإِنِّیْ جَائِعٌ». اے سلیمان مجھے سیر کیجئے میں ابھی بھوکی ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا «أَمَا شَبِئْتِ؟ قَالَ: اِلَی الْاٰنَ مَا شَبِعْتُ». کیا واقعتاً تو ابھی سیر نہیں ہوئی؟ اس نے کہا، ہاں میں ابھی تک سیر نہیں ہوئی۔ «فَعِنْدَ ذٰلِكَ خَرَّ سَاجِدًا. قَالَ: سُبْحَانَهٗ مَنْ یَّكْفُلُ بِرِزْقِ كُلِّ مَرْزُوْقٍ». تو سلیمان علیہ السلام یہ بات سنکر سجدہ میں گر گئے اور کہنے لگے وہ ذات پاک اور طاقت والی ذات ہے جو تمام مخلوقات کو روزی دیتا ہے۔ (درۃ الناصحین، مترجم ۲/ ۲۲۵۔ حیاۃ الحیوان، تذکرہ مچھلی)

حضرات! داتا وہ ہے جو تمام مخلوقات کو روزی دے، آپ نے ابھی ابھی سن لیا کہ اللہ کے علاوہ کوئی بادشاہ، کوئی نبی، ولی تمام مخلوق کو روزی نہیں دے سکتا، یہ صرف اللہ ہی کی صفت ہے، اسی لیے میں نے عرض کیا۔

وچ شرک ہنیرے وڑ کے نہیں ظلم کمانا چاہیدا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

چھڈ سچے داتا تائیں نہیں داتا ہور بنائی دا

پڑھ کھول قرآن پیارے تیری ہوئے خوب تسلی جی

ہر چیز بنائی مولا ہر چیز دا مالک اللہ جی
رزاق دا معنی داتا' رزاق اوہ واحد کلا جی
رکھ ایمان تو اس تے پکا او خالق کل خدائی دا
وچ شرک ہنیرے وڑ کے نہیں ظلم کمانا چاہیدا
چھڈ سچے داتا تائیں نہیں داتا ہور بنائی دا

بس داتا ہے جے اکو جیہڑا سبھوں رزق عطاندا اے

جن' انس' چرند' پرندے سب اوہدا ای دتا کھاندا اے
ہر طبع ٹھکانے مطابق اوہ روزی خود پچاندا اے
جیہدا کھایئے اسدا گایئے بس اس دی صفت سنائی جا
وچ شرک ہنیرے وڑ کے نہیں ظلم کمانا چاہیدا
چھڈ سچے داتا تائیں نہیں داتا ہور بنائی دا

بس داتا صفت خدا دی کوئی داتا ہور بنائیں نہ

کوئی نبی ولی نہیں داتا کسے شرک دے نیڑے جائیں نہ
نہ چاہڑیں قبر چڑھاوے بھنڈارا بالکل کھائیں نہ
ولیاں نوں کہہ کے داتا نہیں اپنا ایمان گوائی دا
وچ شرک ہنیرے وڑ کے نہیں ظلم کمانا چاہیدا
چھڈ سچے داتا تائیں نہیں داتا ہور بنائی دا

ایہہ ڈنگر حیوان نمانے مشرک نالوں چنگے نے

اکو ربنوں منن داتا توحیدی رنگ وچ رنگے نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نہیں منگدے قبراں کولوں نہ گلی شرک دی لنگھے نے
روزانہ رج رج کھاون ایتھوں سبق کمانا چاہیدا
وچ شرک ہنیرے وڑ کے نہیں ظلم کمانا چاہیدا
چھڈ سچے داتا تائیں نہیں داتا ہور بنائی دا

ایہہ چیتے شیر تے ہاتھی ہرنیاں پھرن ہزاراں نے
کاں مور کوئلاں گھگیاں ہور جانوراں دیاں ڈاراں نے
دیوے سبھوں سچا داتا لیندے موج تے عیش بہاراں نے
ضد چھڈ کے سوچیں پے جا حق سنکے سوچنا چاہیدا
وچ شرک ہنیرے وڑ کے نہیں ظلم کمانا چاہیدا
چھڈ سچے داتا تائیں نہیں داتا ہور بنائی دا

کیا حضرت علی ہجویری داتا ہیں:

میں نے ایک شخص سے پوچھا کہ جناب تم حضرت علی ہجویری کو داتا کیوں کہتے ہو؟ کہنے لگا اس لیے کہ ان کا تین وقت لنگر چلتا ہے میں نے کہا یہ لنگر حضرت علی ہجویری تو نہیں چلاتے بلکہ دائیں بائیں کے لوگ چلاتے ہیں کوئی چاول لاتا ہے کوئی سالن کوئی روٹی وغیرہ یہاں آ کر تقسیم کرتے ہیں۔ لوگ ہی لنگر چلاتے ہیں، جناب علی ہجویری تو نہیں چلاتے وہ قبر میں ہیں اور اہل قبور کے بارے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّ اللَّهَ يُسْمِعُ مَن يَشَآءُ وَمَا أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِ ﴿٢٢﴾﴾ (فاطر)

”اللہ تعالیٰ جس کو چاہے سنوا دے لیکن اے پیغمبر (آپ اپنی مرضی سے) کسی قبر میں پڑے ہوئے کو اپنی بات نہیں سنا سکتے۔“

جب پیغمبر علیہ السلام کسی قبر والے کو اپنی کوئی بات نہیں سنا سکتے تو آج کوئی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

امتی قبر میں پڑے ہوئے حضرت علی ہجویری کو اپنی حاجت کیسے سنا لے گا...... جب وہ کسی کی حاجت سنتے ہی نہیں تو لوگوں کو لنگر کیسے کھلا لیں گے۔

عبداللہ بن جدعان: میں نے کہا' بھائی اگر آپ کے قول کے مطابق اگر لنگر چلانے سے انسان داتا بنتا ہے تو بتایئے عبداللہ بن جدعان کا لنگر چوبیس گھنٹے چلتا تھا' انہیں کیا کہو گے...... عبداللہ بن جدعان قبیلہ بنو تیم کا سردار تھا...... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد ابوقحافہ کا چچا زاد بھائی تھا...... جوانی میں انتہائی غریب اور بدقماش تھا اس کے جرائم کی وجہ سے لوگ خصوصاً قبیلہ اور گھر والے اس سے نفرت کرنے لگے تو وہ غصہ سے خودکشی کے ارادہ سے مکہ کی گھاٹیوں میں نکلا تو ایک پرانی اور تنگ غار دیکھی تو اس ارادہ سے غار میں گھس گیا تا کہ پرانی غار سے کوئی سانپ یا بچھو ڈھنسے گا تو میں مر جاؤں گا۔...... جب وہ غار کے اندر گیا تو سونے کا بنا ہوا مصنوعی سانپ یاقوتی آنکھوں والا دیکھا' اسے پکڑ کر سنبھال لیا' پھر وہ غار میں اور آگے گیا تو دیکھا کہ بنو جرہم قبیلہ کے بادشاہوں کی قبریں ہیں' ان کے سرہانے سونے کا کتبہ لگا ہوا ہے جس پر ان کی تاریخ وفات اور مدت حکومت وغیرہ لکھی ہے اور پاس ہی لعل و جواہر اور سونا چاندی کا ڈھیر تھا۔ (جب بنو جرہم اپنے دشمن کے ہاتھوں مغلوب ہوئے تو مکہ چھوڑتے وقت سونا چاندی ہیرے جواہرات وغیرہ جمع کر کے اس غار میں بادشاہوں کی قبروں کے پاس رکھ دیے) حسب ضرورت وہاں سے مال اٹھایا...... غار کے منہ پر نشانی لگا کر قوم کے پاس آیا اور قوم قبیلہ میں اس قدر سخاوت کی کہ ہر دلعزیز ہو گیا۔ جب سرمایہ کی کمی محسوس کرتا تو غار سے اور لے آتا۔

اس نے ایک بڑا پیالہ بنوایا جو ہمہ وقت کھانے سے بھرا رہتا جو چاہے کھائے ایک مرتبہ امیہ بن صلت نے شاعرانہ انداز میں کہا کہ ابن جدعان سے

www.KitaboSunnat.com
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بنی دیان بڑے سخی ہیں کیونکہ یہ گندم اور شہد کھلاتے ہیں تو عبداللہ بن جدعان نے فوراً دو ہزار اونٹ شام میں بھیجے وہ وہاں سے گندم شہد گھی لائے تو عبداللہ بن جدعان ہر رات بیت اللہ کی چھت پر کھڑے ہو کر اعلان کرتا کہ آؤ لوگو میرا لنگر کھاؤ۔ (البدایہ والنہایہ ۲/ ۲۱۷' ذکر اخبار عبداللہ بن جدعان)

حدیث: مسلم میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا «يَارَسُوْلَ اللهِ اِبْنُ جَدْعَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَصِلُ الرَّحِمَ وَيُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ فَهَلْ ذَاكَ نَافِعُهٗ. ابن جدعان جاہلیت میں صلہ رحمی کرتا تھا اور مسکینوں کو کھانا کھلاتا تھا۔ کیا یہ اعمال اسے قیامت کو فائدہ دیں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «لَا يَنْفَعُهٗ اِنَّهٗ لَمْ يَقُلْ يَوْمًا رَبِّ اغْفِرْلِيْ خَطِيْئَتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ». نہیں کیونکہ اس نے کبھی نہ کہا کہ اے رب قیامت کو میرے گناہ معاف کر دینا۔ (مسلم' کتاب الإیمان' باب الدلیل علی أن من مات علی الکفر لا ینفعه عمل' حدیث:۲۱۴)

بھائیو اگر تین ٹائم لنگر چلنے کی وجہ سے حضرت علی ہجویری کو داتا کہتے ہو تو مجھے بتاؤ چوبیس گھنٹے لنگر چلانے والے عبداللہ بن جدعان کو کیا کہو گے...... مجھے وہ شخص کہنے لگا کہ وہ تو کافر تھا' ہم تو حضرت علی ہجویری کو داتا اس لیے کہتے ہیں کہ وہ صالح اور متقی شخص تھے...... میں نے کہا' اگر آپ صالحیت اور تقوی کی وجہ سے داتا کہتے ہو تو......

پوری دنیا کے صالح ایک طرف...... مصطفیٰ کی صالحیت کا مقابلہ نہیں
پوری دنیا کے متقی ایک طرف...... مصطفیٰ کے تقوی کا مقابلہ نہیں
پوری دنیا کے زاہد ایک طرف...... مصطفیٰ کے زہد کا مقابلہ نہیں
پوری دنیا کے سخی ایک طرف...... مصطفیٰ کی سخاوت کا مقابلہ نہیں

اگر صالحیت اور تقوی کی وجہ سے...... سخاوت اور زہد کی وجہ سے حضرت علی ہجویری کو داتا کہو گے تو آمنہ کے لعل کی صالحیت اور تقوی ... سخاوت اور زہد ساری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دنیا سے بڑھ کر ہے تو اس لحاظ سے مصطفیٰ علیہ السلام سب سے بڑے داتا بنے۔

تو وہ آدمی کہنے لگا ہاں ہم تو آنحضرت ﷺ کو بھی داتا مانتے ہیں......
میں نے کہا' آپ کے کہنے سے تو داتا نہیں بنیں گے' بلکہ ہم آپ ﷺ کی تعلیمات سے دیکھتے ہیں کہ کیا آپ ﷺ داتا ہیں۔

<u>حدیث:</u> حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن آنحضرت ﷺ کے پیچھے سواری پر سوار تھا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے بچے میں تجھے چند باتیں بتاتا ہوں اگر تو ان کی حفاظت کرے گا تو اللہ تیری حفاظت کرے گا اور تو اللہ کو اپنے سامنے پائے گا۔''

«وَإِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى أَنْ يَّنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ إِلَّا قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ وَإِنِ اجْتَمَعُوا عَلٰى أَنْ يَّضُرُّوكَ بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ».

(ترمذی' کتاب صفۃ القیامۃ' باب: ۵۹' حدیث حظلہ' حدیث: ۲۵۱۶' مسند احمد ۱/۲۹۳۔ سندہ صحیح)

جب بھی تو مانگے تو اللہ سے مانگ اور جب تو مدد مانگے تو صرف اللہ سے مدد مانگ اور یہ بھی جان لے کہ اگر ساری دنیا جمع ہو کر تجھے کوئی فائدہ پہنچانا چاہے تو تجھے وہی فائدہ پہنچے گا جو اللہ کو منظور ہو گا اسی طرح اگر ساری دنیا تجھے نقصان پہنچانا چاہے تو تجھے وہی نقصان پہنچے گا جو اللہ کو منظور ہو گا۔ قلمیں اٹھا لی گئی' صحیفے خشک ہو گئے۔

جو داتا ہو وہ خود دیتا ہے: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ آپ ﷺ نے اللہ سے مانگنے کی تعلیم دی...... اگر آپ ﷺ خود داتا ہوتے تو مانگتوں کو اللہ سے مانگنے کی تعلیم نہ دیتے' بلکہ خود دیتے' کیوں کہ حقیقی داتا وہ ہے جو اپنے مانگتوں کو خود دے...... جیسا کہ اللہ حقیقی داتا ہے مانگتوں کو خود دیتا ہے' فرمایا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ أَنتُمُ ٱلْفُقَرَآءُ إِلَى ٱللَّهِ ۖ وَٱللَّهُ هُوَ ٱلْغَنِىُّ ٱلْحَمِيدُ ﴿١٥﴾ (فاطر) ''اے لوگو! تم سب اللہ کے مانگت ہو اللہ ہی قابل تعریف داتا ہے۔''

اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ ہی حقیقی داتا ہے...... حقیقی داتا نے اعلان فرمایا:

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ٱدْعُونِىٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ ﴿٦٠﴾﴾ (المؤمن) ''تمہارے رب نے کہا' مجھ سے مانگو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔''

حضرات! ثابت ہوا کہ داتا صرف اللہ ہی کی صفت ہے' لہٰذا صرف اللہ ہی کو داتا کہو' کسی نبی ولی کو داتا کہہ کر صفت میں اللہ کے برابر نہ کرو۔

کیا اللہ کی صفات بندوں میں ہیں؟ مجھے ایک آدمی نے کہا کہ تم کہتے ہو کہ اللہ کی صفات بندوں میں نہیں ہوتی...... تو بتاؤ اللہ بھی سمیع ہے...... بندہ بھی سمیع۔ اللہ بھی بصیر ہے...... بندہ بھی بصیر۔ اللہ بھی غنی ہے...... عثمان بھی غنی وغیرہ۔ جب یہ صفات الٰہی بندوں میں آ سکتی ہیں تو بندوں میں مشکل کشائی...... داتا' غیبدان کی صفات بھی آ سکتی ہیں...... میں نے کہا اللہ بھی سمیع ہے کہ عرش بریں پر بیٹھ کر زمین پر چیونٹی کے چلنے کی آواز کو سنتا ہے...... کیا کوئی بندہ بھی ایسا سنتا ہے...... اسی طرح اللہ بصیر ہے کہ عرش عظیم پر بیٹھ کر زمین کے نیچے سمندر کی گہرائیوں میں بھی مکمل دیکھتا ہے' کیا کوئی بندہ ایسا دیکھتا ہے؟...... اللہ غنی ہے کہ پوری کائنات کو روزی دیتا ہے' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی غنی یعنی سخی ہیں لیکن پوری کائنات کو روزی نہیں دے سکتے...... اس لیے بندہ صفت میں اللہ کے برابر ہو ہی نہیں سکتا۔

وہ آدمی مجھے کہنے لگا' ٹھیک ہے عمل میں تو برابری نہیں لیکن لفظ تو ایک ہی ہے کہ اللہ بھی سمیع بندہ بھی سمیع وغیرہ...... میں نے کہا' تیری ماں بھی عورت...... تیری بیٹی بھی عورت...... تیری بہن بھی عورت...... تیری بیوی بھی عورت...... لفظ تو سب کے لیے ایک ہی ہے' کیا تو سب کو ایک نظر سے ہی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دیکھتا ہے...... کہنے لگا کہ لفظ تو ایک ہی ہے لیکن مقام سب کا ایک نہیں...... میں نے کہا میں بھی تو یہی عرض کر رہا ہوں کہ اللہ بھی بصیر بندہ بھی بصیر' لفظ ایک ہی ہے لیکن مقام ایک نہیں کیونکہ بندہ محدود دیکھتا ہے اللہ لامحدود دیکھتا ہے۔

گنج بخش: یہ فارسی کا لفظ ہے گنج کا معنی ہے خزانہ...... گنج بخش...... خزانے دینے والا گنج بخش صرف اللہ ہی ہے:

﴿وَ لِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ۝۷﴾ (المنافقون)

"آسمانوں' زمینوں کے خزانے صرف اللہ ہی کے قبضے میں ہیں' لیکن منافق لوگ نہیں سمجھتے۔"

پیغمبر علیہ السلام بھی گنج بخش نہیں:

﴿قُل لَّا أَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ۝۵۰﴾ (الانعام)

"اے پیغمبر! کہہ دیجئے میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔"

جب نبی ﷺ گنج بخش نہیں تو ولی اللہ گنج بخش کیسے ہو سکتے ہیں۔

آخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

غوث اعظم کون ؟!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ، اَمَّا بَعْدُ:

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

﴿اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾﴾ (النمل)

”کون ہے جو مجبور اور بے بس کی فریاد کو قبول کرے اور کون ہے جو اس کی دُکھ تکلیف کو دور کرے اور کون ہے جو تمہیں زمین میں خلیفہ بنائے، کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور الٰہ ہے؟ اس مسئلہ توحید کو تھوڑے لوگ ہی سمجھتے ہیں۔“

حضرات!...... جس طرح اللہ اپنی ذات میں واحد ہے اسی طرح اللہ اپنی صفات میں بھی واحد ہے۔ یعنی اللہ مشکل کشا ہے...... یہ اللہ کی صفت ہے اگر کوئی آدمی کسی نبی ولی صحابی کو مشکل کشا کہے تو اس نے نبی ولی صحابی کو اس صفت میں اللہ کے برابر کر دیا اسی کا نام شرک ہے۔ اس طرح داتا...... گنج بخش...... حاجت روا...... غوث اعظم...... غیب دان...... حاضر ناظر...... مختار کل...... یہ سب اللہ کی صفات ہیں جو شخص ان ناموں میں سے کوئی نام بھی کسی نبی ولی کو دے تو اس نے اس صفت میں نبی ولی کو اللہ کے برابر کر دیا اسی کا نام شرک ہے آج میں نے خداداد توفیق سے عرض کرنا ہے کہ غوث اعظم کون ہے؟

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

استغاثہ کا معنی قرآن سے: اِسْتَغَاثَ يَسْتَغِيثُ اِسْتِغَاثًا وَّاِسْتِغَاثَةً: مدد چاہنا، فریاد کرنا۔...... ایک مرتبہ ایک بنی اسرائیلی اور ایک قبطی لڑ رہے تھے بنی اسرائیلی نے موسیٰ علیہ السلام کو آتے دیکھا تو استغاثہ کیا۔

﴿فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي مِنْ شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ ﴾ (القصص: ۱۵) ''اس نے اپنے دشمن کے خلاف موسیٰ علیہ السلام سے مدد چاہی۔''

دوسرا مقام، اللہ نے ایک مثال بیان کی کہ والدین مسلمان تھے اور بیٹا غیر مسلم۔

﴿وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ ﴾ (الاحقاف: ۱۷) ''اور دونوں نے اللہ سے فریاد کی افسوس ہے تو ایمان لے آ۔''

قرآن میں غوث کا معنی: غَاثَ يَغُوثُ غَوْثًا: مدد کرنا...... فریاد رسی کرنا۔

﴿إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَإِنْ يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا ﴾ (الکہف: ۲۹) ''ہم نے ظالموں کے لیے ایسی آگ تیار کی ہے جس کی دیواریں انہیں گھیر لیں گی اگر وہ فریاد کریں گے تو ان کی فریاد رسی تیل کی تلچھٹ جیسے پانی سے کی جائے گی ان کے چہرے بھون دے گا، وہ برا پانی اور برا ٹھکانا ہے۔''

غوث اسم مصدر ہے اور بطور اسم فاعل استعمال ہوتا ہے یعنی غوث کسی مصیبت زدہ کی فریاد کو پہنچنے والا ...... مدد کرنے والا ...... اور غوث اعظم یہ دو اسموں سے مرکب توصیفی ہے غوث موصوف اور اعظم صفت باب عَظُمَ يَعْظُمُ سے اعظم اسم تفضیل کا صیغہ ہے تفضیل کا استعمال تین طرح سے ہوتا ہے۔

۱۔ من کے ساتھ جیسے ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ''. یعنی اللہ ہر چیز سے بڑا ہے، اللہ اکبر کا مفضل الیہ محذوف پڑھا جاتا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۲- الف لام کے ساتھ جیسے "جَاءَنِیْ زَیْدُ نِ الْاَفْضَلُ" میرے پاس زید آیا جو کہ بہت افضل ہے۔

۳- اضافت، کے ساتھ "زَیْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ" زید قوم سے افضل ترین آدمی ہے۔ غوث اعظم کا معنی اللہ اکبر کی طرح ہوگا اس کا مفضل الیہ محذوف پڑھا جائے گا۔ "غَوْثُ الْاَعْظَمُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ" ہر چیز سے بڑا فریاد رس اب آپ خود غور فرمائیں تمام مخلوقات سے بڑا فریاد رس...... مدد کرنے والا یعنی غوث اعظم کیا اللہ کے علاوہ کوئی ہے؟ اگر نہیں...... تو پھر پیر عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کو غوث اعظم کہہ کر اللہ کی صفت ان کو دینا کیا یہ شرک نہیں۔

یہی بات قرآن پاک نے بیان کی ہے کہ اللہ کے علاوہ کون ہے جو مجبور اور بے بس کی فریاد کو قبول کر کے اسے مصیبت سے چھڑائے، یعنی قرآن نے فیصلہ کر دیا کہ فریاد رسی کرنے والا غوث اعظم اللہ کے علاوہ کوئی نہیں،...... اللہ کے علاوہ اگر کوئی غوث ہوتا تو نبی ﷺ ہوتے۔ کیونکہ پیر جیلانیؒ کا درجہ نبی ﷺ سے بڑا نہیں۔ اگر نبی ﷺ خود غوث ہوتے تو اپنے لیے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے بدر میں اللہ سے استغاثہ کیوں کرتے؟

بدر میں نبی ﷺ کا غوث سے استغاثہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب نبی ﷺ نے بدر میں ایک ہزار کفار کو دیکھا۔ مقابلے میں صحابہ کی تعداد تین سو تیرہ یا تین سو تینتیس تھی تو آپ ﷺ نے تہبند باندھا اور اوپر ایک چادر اوڑھے ہوئے قبلہ رخ ہو کر دعا کرنے لگے: «اَللّٰھُمَّ اَنْجِزْ لِیْ مَا وَعَدْتَنِیْ اَللّٰھُمَّ اٰتِنِیْ مَا وَعَدْتَنِیْ اَللّٰھُمَّ اِنْ تُھْلِكْ ھٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ اَھْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِی الْاَرْضِ». اے اللہ! جو تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وہ پورا کر۔ اے اللہ! اگر یہ مٹھی بھر جماعت تو نے ہلاک کر دی تو زمین پر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہیں رہے گا۔ آپ ﷺ دعا مانگتے رہے حتی کہ چادر آپ کے کندھوں سے گر پڑی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چادر اٹھا کر آپ ﷺ کے کندھوں پر رکھ کر آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر عرض کی بس کیجئے اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ ضرور پورا کرے گا۔ (مسلم کتاب الجھاد والسیر باب الامداد بالملائکۃ فی غزوۃ بدر' حدیث:۱۷۶۳)

تو اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا:

﴿اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّىْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ﴾ (الانفال)	''جب تم نے اپنے غوث اعظم سے فریاد کی...... استغاثہ کیا تو اس نے تمہاری فریاد رسی پے در پے ایک ہزار ملائکہ سے کی۔''

میں نے جو شروع میں آیت پڑھی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ﴾ ''کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی الٰہ ہے۔''

غوث کا شرعی واصطلاحی معنی: غوث وہ ہے جو مافوق الاسباب بھی مدد کرے، یعنی کسی سبب اور ذریعہ کے بغیر جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام کی مدد آگ میں پانی ڈالنے کے بغیر ٹھنڈا کر دیا۔...... یوسف علیہ السلام کی مدد کنویں میں کسی لکڑی یا پتھر کے فرش کے بغیر پانی کے اوپر رکھا۔...... موسیٰ علیہ السلام کی مدد دریائے نیل میں بغیر کسی پل کے پانی میں راستے دیئے۔

ایسی بہت سی مثالیں ہیں اور فریاد رسی وہی کر سکتا ہے جو ہر وقت ہر مخلوق کے ہر حال سے واقف ہو اور یہ صفت صرف اللہ ہی کی ہے۔

اسباب کے ذریعہ دور قریب کی خبر تو مخلوق رکھ سکتی ہے مثلاً ٹیلی فون کے ذریعہ مختلف مقامات کی خبر ٹی وی کے ذریعہ دور دور کی خبر اسی طرح اور بھی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ذرائع مواصلات ہیں لیکن اسباب کے بغیر ہر مخلوق کی ہر وقت خبر رکھنا یہ صرف اللہ ہی کی صفت ہے۔ مجھے بتائیے کیا فوت شدگان کے پاس ٹیلیفون، ٹی وی وائرلیس وغیرہ کے ذرائع ہیں جن سے وہ تمہاری خبر رکھ سکیں۔

ماتحت الاسباب مدد کرنا: اسباب کے تحت زندہ لوگوں سے مدد مانگنا شرک نہیں سورۂ انفال میں ہے کہ جب مہاجر لوگ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ پہنچے تو انصار مدینہ نے ﴿وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا﴾ (الانفال) ''جن لوگوں نے مہاجرین کو ٹھکانا دیا اور مالی اسباب کی مدد کی یہی لوگ سچے مومن ہیں۔'' یہ مدد تحت الاسباب ہے۔

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی ہجرت: جیسا کہ بخاری میں ہے حضرت عبدالرحمن بن عوف جب مدینہ پہنچے تو حضرت سعد بن ربیع نے کہا میں تمہیں اپنا آدھا مال دے دیتا ہوں اور میری دو بیویاں ہیں ایک کو طلاق دیتا ہوں عدت کے بعد تم اس سے نکاح کر لینا۔ لیکن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تمہیں برکت دے بس مجھے منڈیوں بازاروں کی واقفیت کرا دو انہوں نے بازاروں کی واقفیت کرا دی۔ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ تجارت سے چند دنوں میں مالدار بن گئے۔ (بخاری، کتاب بنیان الکعبه، باب کیف اخی النبی بین الصحابة ۱/ ۵۶۱، حدیث: ۳۷۸۰)

اسی طرح بخاری میں ہے کہ انصار نے اپنے باغات اور زمینیں مہاجرین میں بانٹ دی تھیں۔ (بخاری، کتاب الهبه، باب فضل المنيحة، حديث: ۲۶۳۰)

قرآن پاک کا ایک اور مقام:

﴿فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (الاعراف) ''جو لوگ اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور اس کی حمایت کی اور اس کی مدد کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارے گئے نور یعنی قرآن پر ایمان لائے، یہی لوگ کامیاب ہیں۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس مقام پر اللہ نے فرمایا ہے کہ مومن اپنے نبی ﷺ کی مدد کرتے ہیں حالانکہ نبی غیر اللہ سے مدد مانگتا ہی نہیں، یہ مدد تحت الاسباب ہے اس کے بغیر کسی دنیا کے فرد و بشر کا گزارا ہی نہیں۔

فوت شدہ تحت الاسباب مدد نہیں کر سکتا: ما فوق الاسباب مدد یعنی کسی سبب کے بغیر غیبی مدد کوئی نبی ولی زندہ فوت شدہ کر سکتا ہی نہیں...... اور تحت الاسباب مدد زندہ تو کر سکتا ہے لیکن فوت شدہ یہ بھی نہیں کر سکتا کیونکہ اس کے پاس قبر میں تو کوئی سبب موجود ہی نہیں۔ اسے تو تم اپنے ہاتھوں سے خالی دامن دفن کر کے آئے ہو اسی لیے قرآن وحدیث نے فوت شدگان سے مانگنا شرک قرار دیا ہے کیونکہ قبر میں تو کوئی سبب موجود ہی نہیں اور جو ان سے مانگے گا وہ ما فوق الاسباب کی صفت کے تحت مانگے گا تو یہ صفت صرف اللہ کی ہی ہے اللہ کی صفت غیر کو دینی شرک ہے۔

زید کا غوث اعظم سے استغاثہ: حضرت زید رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ ایک منافق آدمی کے ساتھ (جو ظاہر میں مسلمان تھا) طائف کی طرف نکلے، راستہ میں کھنڈرات نظر آئے منافق کہنے لگا دھوپ بہت تیز ہے آؤ ان کھنڈرات میں ذرا دوپہر ٹھنڈی کر لیں۔ اندر گئے حضرت زید رضی اللہ عنہ سو گئے اور منافق جاگتا رہا اس نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پاؤں سوتے میں باندھ دیئے۔ حضرت زید کی بھی آنکھ کھل گئی۔ پوچھا یہ کیا کہنے لگا میں تجھے قتل کرنے لگا ہوں اس لیے کہ تو محمد ﷺ کا محبوب ہے جب تیری خبر آنحضرت ﷺ کو پہنچے گی تو آپ کا دل دکھے گا بس یہی میرا مقصد ہے حضرت زید رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ظاہری اسباب تو یہاں نجات کے کوئی نہیں تو فوق الاسباب غوث اعظم کو پکارا: ”یَا رَحْمٰنُ اَغِثْنِیْ“. اے رحمٰن! میری فریاد رسی کر۔ اسی وقت ایک غیبی آواز آئی «فَسَمِعَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صَوتًا یَقُولُ وَیحَكَ لا تَقتُلُه فَخَرَجَ مِنَ الْخِربَةِ وَنَظَرَ فَلَمْ یرَ اَحَدًا۔ منافق نے غیبی آواز سنی کہ اس کو قتل نہ کر، باہر نکل کر چاروں طرف دیکھا۔ کوئی چیز نظر نہ آئی، پھر ارادہ کیا۔ پھر ایسا ہی ہوا۔ پھر ارادہ کیا۔ تو وہی آواز آئی باہر دیکھنے نکلا تو ایک گھڑسوار نے اسے نیزہ مار کر دو ٹکڑے کر دیا۔ پھر سوار نے اندر آ کر زید رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پاؤں کھولے پوچھنے پر بتایا کہ میں جبریل ہوں جس غوث اعظم کو تو نے پکارا اسی نے مجھے بھیجا ہے۔ (تفسیر کبیر جلد۱/صفحہ۹۲)

یہ ہے غوث اعظم جو ہر وقت ہر ایک کے حال سے واقف ہر مخلوق کی فریاد پوری کرنے والا۔ تو میں نے خداداد توفیق سے لکھا:

فریاد رس، فریاد رس
کرے اکو ہی مولا شاد بس

او سن دا کل فریاداں جی او پوریاں کرے مراداں جی
رکھے سب نوں اندر یاداں جی نفع نقصان ہے سارا اوہدے وس
فریاد رس، فریاد رس
کرے اکو ہی مولا شاد بس

غوث دے معنے تے کریو غور بناں ربدے نہیں جے کوئی ہور
سنے دکھیاں دا ہر دم اوہی شور میں استوں منگاں مراد بس
فریاد رس، فریاد رس
کرے اکو ہی مولا شاد بس

ساری عمراں شاہ جیلانیؒ کرن فریاد صبح وشامی
ہر دم وچ دربار ربانی انہاندی سیرتوں نہ توں نہس
فریاد رس، فریاد رس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کرے اکو ہی مولا شاد بس

ذرا نونہہ لوا کے عقل دے سوچ   جے شاہ جیلانی ہندے غوث
پھر آندی نہ کدی نیند تے موت   فریاد رسی نہیں انہاندے وس

فریاد رس، فریاد رس
کرے اکو ہی مولا شاد بس

اک قصہ جھوٹیاں جوڑیا اے   اک منڈے دی جنج نوں رہوڑیا اے
مڑ باریں سالیں موڑیا اے   اوہدی ماں نہ دتی گیارھویں بس

فریاد رس، فریاد رس
کرے اکو ہی مولا شاد بس

ساہنوں شہر دا نام بتایا جے   او نہر وی ساہنوں وکھایا جے
جتھے بیڑا اوہ ڈبایا جے   چھڈو جھوٹاں نوں کردیو بالکل بس

فریاد رس، فریاد رس
کرے اکو ہی مولا شاد بس

فریادری کا ایک مثالی واقعہ: حافظ ابن عساکر نے تاریخ دمشق کے میں لکھا ہے کہ ایک آدمی نے بیان کیا کہ میں دمشق سے زیڈانی کرائے پر خچر چلاتا تھا۔ ایک مرتبہ ایک شخص سوار ہوا، ہم چلے ایک جگہ دو راستے آئے اس نے مجھے ایک راستے کی طرف چلنے کا کہا میں نے کہا میں اس راستے کا واقف نہیں ہوں، اس نے کہا میں جانتا ہوں، یہ بڑا قریب کا راستہ ہے میں تھوڑی دور گیا تو آگے راستہ ختم ہو گیا اور ایک جنگل آ گیا وہاں لاشیں ہی لاشیں پڑی تھیں۔ میں گھبرا گیا اس نے کہا مجھے اتار دو میں نے اتارا تو وہ چھری نکال کر مجھ پر حملہ آور ہوا میں دوڑا لیکن اس نے مجھے پکڑ لیا میں نے اس کی بڑی منت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سماجت کی لیکن وہ نہ مانا، میں نے کہا یہ خچر اور سامان لے لو اور مجھے چھوڑ دو کہنے لگا یہ تو میرا ہی ہے تجھے نہیں چھوڑوں گا۔ میں نے اس کو آخرت کے عذابوں کا خوف دلایا لیکن اس پر کسی بات کا اثر نہ ہوا میں نے کہا مجھے دو رکعت ادا کر لینے دو وہ اس پر رضا مند ہو گیا میں نے نماز شروع کی تو میری زبان سے کوئی لفظ نہ نکلے۔ اچانک میری زبان پر یہ آیت آ گئی ﴿أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ﴾ یعنی اللہ ہی مجبور بے بس کی فریاد کو سن کر اس کی فریاد رسی کرتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ جنگل میں سے ایک گھوڑا سوار ہاتھ میں نیزہ لیے آیا میرے دشمن کے پیٹ میں مار کر اسے قتل کر دیا۔ وہ واپس پلٹنے لگا تو میں نے پوچھا جناب مجھے بتایئے آپ کون ہیں، اس نے کہا میں اسی کا بھیجا ہوا ہوں جس سے آپ فریاد کر رہے تھے۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر ۶۸/۳۵۱)

ایک اور عجیب واقعہ ایک جنگ میں مسلمانوں نے کفار سے شکست کھائی لشکر واپس پلٹا تو ان میں سے ایک شخص بڑا نیک اور سخی تھا، اس کا گھوڑا راستہ میں اڑ گیا۔ اس نے کہا میں نے کیا تجھے ایسے ہی موقعہ کے لیے پالا نہ تھا؟ گھوڑا بحکم خدا انسانی زبان میں بولا کہ آپ کا ملازم مجھے خوراک بہت کم دیتا تھا۔ اس نے کہا میں وعدہ کرتا ہوں آج کے بعد میں تجھے اپنی گود میں چارہ کھلایا کروں گا۔ چنانچہ وہ اسے گود میں ہی کھلاتے۔ آہستہ آہستہ یہ خبر مشہور ہو گئی۔ یہ واقعہ سننے کے لیے لوگوں کا آنا جانا اس کے پاس عام ہو گیا، رومی عیسائی بادشاہ تک جب یہ خبر پہنچی تو وہ مسلمان کی عزت سے حسد کی آگ میں جل گیا۔ قرآن سچ کہتا ہے کہ یہود و نصاریٰ اور مشرک مسلمانوں کے سخت حاسد ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿مَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝١٠٥﴾ (البقرة)

”اہل کتاب میں سے کافر اور مشرک کبھی بھی پسند نہیں کرتے کہ تم پر تمہارے رب کی طرف سے کوئی بھلائی نازل ہو، اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے اپنی خصوصی رحمت نازل کرتا ہے، کیونکہ اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔“

دوسرا مقام:

﴿أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۝٥٤﴾ (النساء)

”اہل کتاب اور مشرک عزت وفضل والے لوگوں پر بڑا حسد کرتے ہیں۔“

رومی بادشاہ نے اس کو اپنے پاس لانے کی بڑی کوشش کی لیکن کوششیں ناکام رہیں پھر اس نے ایک مرتد آدمی تیار کیا اس نے یہاں آ کر کلمہ پڑھا اور بڑا عامل شخص بن کر رہنے لگا اور اس مومن کو مکمل اعتماد میں لے لیا اس نے بادشاہ کو پیغام بھیجا کہ فلاں وقت فلاں جگہ دریا کے کنارے کسی طاقتور شخص کو بھیج دینا وعدہ کے مطابق مومن شخص کو لے کر وہاں پہنچا تو اس طاقتور شخص نے اچانک حملہ کیا۔ ادھر اس منافق نے گرفتار کرنا چاہا۔ مومن نے اللہ سے فریاد کی، اللہ نے اس طرح دادرسی کی، جنگل سے دو درندے آئے اور دونوں کو پھاڑ کر چلے گئے وہ صحیح واپس گھر آ گیا۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر ۷۰/۹، ترجمہ فاطمہ بنت الحسن ام احمد العجلیہ) ﴿أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ ۝٦٢﴾ (النمل)۔

حضرت یونس کا غوث جب حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں ایک لغزش کی وجہ سے چلے گئے...... اب بتائیے ایسے حالات میں فریادرسی کرنا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کسی نبی...... ولی...... حضرت علی...... شیخ عبدالقادر جیلانی کے بس کی بات ہے۔......تو پھر غوث اعظم وہ ہے جو ایسے حالات میں اپنے بندے کے حال سے مکمل واقف ہو اور اس کی فریاد رسی کرے۔ جناب یونس علیہ السلام نے بادلوں کے اندھیرے پانیوں کے اندھیروں...... مچھلی کے پیٹ کے اندھیروں میں:

﴿فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٧﴾﴾ (الانبیاء)

"اندھیروں میں جناب یونس علیہ السلام نے اپنے غوث سے فریاد کی کہ اے اللہ بس تو ہی پاک معبود ہے میں نے خود اپنے آپ پر زیادتی کی۔"

﴿فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۭ وَكَذٰلِكَ نُــنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾﴾ (الانبیاء)

"پس ہم نے اس کی فریاد رسی کی اور اسے پریشانی سے نجات دی اور ہم اسی طرح مومنوں کو نجات دیتے ہیں۔"

سورۃ الصّٰفّٰت میں فرمایا:

﴿فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿١٤٣﴾ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿١٤٤﴾﴾ (الصّٰفّٰت)

"اگر یونس علیہ السلام اپنے رب سے فریاد نہ کرتے تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں ہی رہتے۔"

یعنی اگر پوری دنیا سے فریادیں کرتے تو کچھ نہ بنتا اگر بنا تو حقیقی غوث اعظم کے استغاثہ سے بنا۔

جناب ایوب علیہ السلام کا غوث اعظم اللہ کی طرف سے امتحاناً بیماری آئی، اٹھارہ سال تک بیمار رہے۔ اپنے بیگانے دور ہو گئے، تین بیویاں بھی طلاق لے کر چلی گئی۔ ایک بیوی حضرت رحمت نے پورا ساتھ دیا، مزدوری کر کے روٹی کما کر خاوند کو کھلاتی ایک مرتبہ مائی رحمت مزدوری کے لیے شہر میں تھیں اور ایوب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

علیہ السلام کمزوری کے باعث ایک جگہ اکیلے بیٹھے ہوئے تھے کہ دو آدمی دور کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ یہ آدمی کسی بڑی غلطی کی وجہ سے مصیبت میں مبتلا ہے تو اس وقت ایوب علیہ السلام نے غوث اعظم سے فریاد کی:

﴿وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۸۳﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۴﴾﴾ (الانبیاء)

”اور ایوب علیہ السلام نے اپنے رب سے فریاد کی کہ مجھے یہ بیماری لگ گئی تو ارحم الراحمین ہے...... تو ہم نے اس کی فریاد رسی کی اس تکلیف کو دور کر دیا اور اسے اپنی رحمت سے پہلے جیسی اور زیادہ بھی مال اور اولاد عطا کر دی۔...... یہ واقعہ اللہ کے پجاریوں کے لیے نصیحت ہے۔“

اس طرح کے ہزاروں دلائل ملتے ہیں، جن سے ثابت ہوتا ہے کہ تمام انبیاء، اولیاء...... اتقیاء...... صلحا...... علماء کا ایک ہی غوث اعظم رب العلمین ہے۔

اٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مشکل کشا کون؟؟؟!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَن یُّضْلِلْ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ، وَاَشْھَدُ اَن لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ،

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

﴿وَاِن یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗٓ اِلَّا ھُوَ وَاِن یُّرِدْکَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِہٖ یُصِیْبُ بِہٖ مَن یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ وَھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝۱۰۷﴾ (یونس)

”اور اگر اللہ آپ کو کسی مشکل میں ڈال دے تو اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جو آپ کی مشکل کو ہٹائے، یعنی مشکل کشائی کرے اور اگر اللہ آپ کو کوئی بھلائی نصیب کرنا چاہے تو اس کے فضل کو کوئی روکنے والا نہیں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا اپنا فضل نازل کرتا ہے وہ بخشنے والا مہربان ہے۔“

اب ترجمہ سنئے جناب احمد رضا خاں بریلوی کا...... ”اور اگر تجھے اللہ کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کو کوئی ٹالنے والا نہیں اس کے سوا اگر کوئی تیرا بھلا چاہے تو اس کے فضل کا رد کرنے والا کوئی نہیں اسے پہنچاتا ہے اپنے بندوں میں سے جسے چاہے اور وہی بخشنے والا مہربان ہے۔

حضرات!...... آج سب ممالک سے زیادہ ہندوپاک میں یہ نعرہ بلند کیا جاتا ہے علی مشکل کشا...... نبی مشکل کشا، وغیرہ۔ حالانکہ اس لفظ پر غور کیا جائے تو یہ لفظ صرف اللہ کی صفت ہے اور کسی کی نہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مشکل کشا کا لغوی معنی مشکل کشا...... دو لفظوں سے مرکب ہے، پہلا لفظ ''مشکل'' عربی زبان کا لفظ ہے، عربی اردو کی مشہور لغت المنجد میں شکل مادہ سے دیکھیے ''المشکل'': دشوار اور اردو ڈکشنری فیروز اللغات نے اس کا معنی: دشوار، کٹھن، سخت، پیچیدہ، الجھا ہوا۔ کیا ہے دوسرا لفظ ہے ''کشا'' یہ فارسی زبان کا لفظ ہے، کشیدن مصدر سے امر کا صیغہ ہے مرکبات میں اسم فاعل کے طور پر استعمال ہوتا ہے جیسے مشکل کشا۔ مشکل کو دور کرنے والا...... مصیبت دور کرنے والا...... اگر نبی ﷺ یا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مشکل کشا کہا جائے...... تو میں پوچھتا ہوں نبی ﷺ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پہلے جتنے نبی ولی مومن غیر مومن آئے ان کی مشکل کشائی کون کرتا تھا؟ جواب یہی ہوگا کہ اللہ۔ اگر ان سے پہلے اللہ ہی مشکل کشا تھا، کیا ان کے آنے کے بعد اللہ نے یہ ڈیوٹی ان کو سونپ دی، اگر مشکل کشائی کی ڈیوٹی نبی ﷺ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی لگی ہے...... تو کوئی دلیل پیش کرو: ﴿هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَٰدِقِينَ﴾ (سورۃ بقرہ ۱۱۱) ''اگر تم سچے ہو تو کوئی دلیل پیش کرو۔'' لیکن:

﴿فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَن تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ﴿٢٤﴾﴾ (البقرۃ)

''آج تک تم اس کی دلیل پیش نہیں کر سکے اور آئندہ بھی پیش نہیں کر سکو گے۔ (کیونکہ اس کی دلیل ہے ہی نہیں) تو پھر اس آگ سے ڈر جاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں، منکروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔''

یعنی نبی ﷺ کو یا حضرت علی رضی اللہ عنہ یا کسی اور شخص کو مشکل کشا کہہ کر شرک کر کے قرآن وحدیث کا انکار کر کے جہنم کا ایندھن نہ بن جانا۔

قرآن کا فیصلہ: سورۃ یونس کی آیت نمبر ۱۰۷ میں نے شروع میں پڑھی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہے جس میں اللہ نے فرمایا کہ اگر اللہ تجھے کسی مشکل میں ڈال دے تو اللہ کے علاوہ کوئی بھی آپ کی مشکل کشائی کرنے والا نہیں، اس آیت میں وضاحت ہو گئی کہ آپ ﷺ بھی مشکل کشا نہیں۔ اگر آنحضرت ﷺ مشکل کشا نہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا درجہ نبی ﷺ سے زیادہ تو نہیں بغیر دلیل کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مشکل کشا کیسے کہتے ہو۔ دوسرے مقام پر قرآن پاک نے اس طرح بیان فرمایا:

﴿وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾﴾ (الانعام)

اگر اللہ تعالیٰ آپ کو کسی مشکل میں ڈال دے تو اللہ کے علاوہ کوئی اسے دور کرنے والا نہیں اور اگر اللہ تعالیٰ آپ کو کوئی فائدہ پہنچائے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

ایک اور مقام: ﴿قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ﴿۵۶﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ۭ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ﴿۵۷﴾﴾ (بنی اسرائیل)

”کہہ دیجئے کہ اللہ کے علاوہ جنہیں تم معبود اور بڑی طاقت والے سمجھتے ہو انہیں پکارو، وہ تمہاری تکلیف دور نہیں کر سکیں گے اور نہ تکلیف بدل ہی سکتے ہیں۔ یہی وہ اولیاء ہیں جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں وہ لوگ تو خود اپنے رب کے قرب کے لیے نیک اعمال کا وسیلہ تلاش کرتے ہیں اور اس کی رحمت کے امیدوار ہیں، اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں' بیشک تیرے رب کا عذاب ڈرنے کی ہی چیز ہے۔“

یہ آیات بتوں کے بارے نہیں کیونکہ بت اللہ کے قرب کے لیے اعمال صالحہ کی تلاش میں تو نہیں رہتے بلکہ جو نیک لوگ فوت ہو جاتے تو کافر لوگ ان کی تصویریں یعنی لکڑی پتھر وغیرہ کے بت بنا کر ان کی پوجا کرتے ان سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دعائیں مانگتے حقیقت میں وہ لوگ بتوں کی پوجا اور ان سے دعائیں نہیں مانگتے تھے بلکہ وہ انبیاء اولیاء کی ہی پوجا کرتے اور ان سے دعائیں مانگتے تھے قرآن پاک میں ہے جب نوح علیہ السلام نے قوم کو ایک اللہ کی دعوت دی تو وہ کہنے لگے:

﴿وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ﴿٢٣﴾﴾ (نوح)

''انہوں نے آپس میں ایک دوسرے کو کہا اپنے معبودوں کو نہ چھوڑنا، یعنی ود اور سواع، اور یغوث اور یعوق اور نسر کو نہ چھوڑنا۔''

صحیح بخاری میں ہے یہ پانچوں شخص حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے نیک لوگ تھے جب یہ اولیاء اللہ فوت ہو گئے تو شیطان نے ان کی قوم کے دلوں میں یہ بات ڈالی کہ ان کی لکڑی یا پتھر کی تصویریں بنا کر جہاں یہ اولیاء بیٹھتے تھے وہاں یہ تصویریں بت نصب کر دو تا کہ اولیاء کی یاد تازہ رہے پھر جب وہ تصویریں بنانے والے لوگ فوت ہو گئے تو بعد میں آنے والی نسل نے ان کی پوجا شروع کر دی۔ (بخاری ۴۹۲۰، کتاب التفسیر باب تفسیر سورۂ نوح) اسی لیے قرآن نے کہا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ ﴿١٩٤﴾﴾ (الاعراف)

''اللہ کے علاوہ جن سے تم مانگتے ہو وہ تم جیسے ہی بندے ہیں۔''

اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ بت نہ تھے ان کو بھی لوگوں نے معبود بنا لیا۔

﴿يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَٰهَيْنِ مِنْ دُونِ اللَّهِ ﴿١١٦﴾﴾ (المائدة)

''قیامت کے دن اللہ فرمائیں گے اے عیسیٰ بن مریم کیا تو نے لوگوں کو کہا تھا کہ مجھے اور میری والدہ کو اللہ کے علاوہ معبود بنا لو۔''

اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر فرما دیا کہ نبی ﷺ ولی تمام پیغمبر و صحابہ کوئی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مشکل کشا نہیں مشکل کشا صرف ایک اللہ ہی ہے قرآن پاک کا ایک اور مقام سنیئے:

﴿قُلْ إِنَّمَآ أَدْعُو رَبِّي وَلَآ أُشْرِكُ بِهِۦٓ أَحَدًا ﴿٢٠﴾ قُلْ إِنِّي لَآ أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا ﴿٢١﴾﴾ (الجن)

''کہہ دیجئے میں تو صرف اپنے رب کو ہی پکارتا ہوں میں اس کے ساتھ کسی کو برابر نہیں کرتا، اور یہ بھی کہہ دیجئے کہ میں تمہیں نفع ونقصان پہنچانے کا کوئی اختیار نہیں رکھتا۔''

اگر پیغمبر کسی کی ضر، تکلیف دور نہیں کر سکتے...... مشکل کشائی نہیں کر سکتے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مقام بڑا نہیں۔

عکرمہ بن ابی جہل کی مشکل کشائی بھی فتح مکہ کے بعد مسلمانوں کے دشمنوں کی ہمت جواب دے گئی مقابلے کی طاقت نہ رہی تو بعض کو بھاگنے کا موقع مل گیا بھاگنے والوں میں حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بن ابی جہل بھی تھے وہ یمن کے ارادہ سے نکلے ان کی بیوی ام حکیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عالیہ سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے لیے امان لے کر ان کی تلاش میں نکلی عکرمہ رضی اللہ عنہ یمن جانے کے لیے کشتی میں سوار ہوئے تو سلامتی سے پار اترنے کے لیے لات منات کا نعرہ لگایا جس طرح آج بھی کئی جاہل اٹھتے بیٹھتے معمولی زور والے کاموں پر یا علی مدد کا نعرہ لگاتے ہیں، عکرمہ کے نعرے پر کشتی والوں نے کہا یہاں لات، منات کا کوئی سہارا نہیں صرف اللہ واحد کو پکارو۔

﴿فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ ﴿٦٥﴾﴾ (العنکبوت)

''جب وہ کشتیوں میں سوار ہوتے ہیں تو خالص اللہ کو پکارتے ہیں، خالص عبادت کرتے ہیں جب اللہ انہیں پانیوں سے سلامت واپس لاتا ہے تو پھر شرک کرنے لگ جاتے ہیں۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے یہی تو ہمارے اور محمد ﷺ کے مابین اختلاف ہے اس کی دعوت ہے کہ شخصی وسیلوں کے بغیر اللہ کو پکارو اگر یہ ہمارے معبودان کٹھن اور دشوار حالات میں ہماری مشکل کشائی نہیں کر سکتے تو انہیں معبود بنانے کا مقصد کیا ہے؟ یہی سوچ ان کی ہدایت کا سبب بن گئی، یہیں سے واپس پلٹے راستے میں بیوی ام حکیم ملی امان محمدی کی خبر سنائی، بیوی سمیت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ خوشی سے اچھل کر کھڑے ہوئے' بڑی محبت سے مرحبا کہا۔ عکرمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ام حکیم سے معلوم ہوا ہے کہ آپ ﷺ نے مجھے امان دی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ بالکل میں نے تجھے امان دی ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے اخلاق و تعلیم سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ (بالاختصار موطاً امام مالک کتاب النکاح' ص ۴۰۸' بالتفصیل مستدرک حاکم جلد ۳/ صفحہ ۲۴۱) جب عقیدہ مشکل کشائی پر غور کیا تو اللہ نے ایمان کی دولت سے مالا مال کر دیا۔

ہو گئی وضاحت قرآن کے اندر
ہیں محتاج اللہ کے پیر و پیغمبر

رب کے سوا نہ طاقت کسی میں
کہ کام آئے تمہارے بے کسی میں

جو ہو محتاج خود دوسرے کا
بھلا اس سے مدد کا مانگنا کیا

جتنے بھی آئے ہیں ولی پیغمبر
اٹھائے مصائب اس دنیا کے اندر

ہو جائے مصائب میں جو مبتلا
ہو گا وہ کیسے بھلا مشکل کشا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

گر قرآن کو سچ جانتے ہو
کیوں مشکل کشا علی کو مانتے ہو

یہ شرکیہ عقیدہ تمہیں کس نے سکھایا
محمد نے کہاں ہے یہ طریقہ بتایا

شرک سے بچ جاؤ اے مسلمانوں
واحد خدا کو بس واحد ہی مانوں

وہ کیا ہے جو ہوتا نہیں خدا سے
جسے تم مانگتے ہو اولیاء سے

سمجھانا ہے تم کو ڈیوٹی ہماری
مانوں نہ مانوں ہے مرضی تمہاری

میں عرض کر رہا ہوں کہ مشکل کشائی صرف اللہ ہی کی صفت ہے

قرآن کا ایک اور مقام:

﴿قُلْ مَنْ ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللَّهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً، وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيرًا﴾ (۱۷) (الاحزاب)

”کہہ دو اے پیغمبر ﷺ! اگر اللہ تمہیں کسی مشکل میں ڈال دے تو اللہ کے علاوہ کون ہے جو تمہاری مشکل حل کرے یا پھر اللہ تم پر اپنی رحمت کرے تو کون ہے رحمت کو ہٹائے اور وہ اللہ کے علاوہ اپنے لیے کوئی دوست اور کوئی مددگار نہیں پائیں گے۔“

ایک عورت کی مشکل کشائی حضرت عائشہ صدیقہ بیان کرتی ہیں کہ عرب کے ایک قبیلے نے اپنی ایک سیاہ رنگ لونڈی آزاد کر دی وہ انہیں کے ساتھ رہتی تھی اس نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ اس قبیلے کی ایک دلہن نہانے کے لیے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نکلی اس نے اپنا کمر بند جو کہ سرخ تسموں کا تھا (کمر بند سرخ چمڑے کی چوڑی پٹی موتیوں سے مرصع عرب عورتیں کمر پر باندھتی تھیں) وہ کمر بند اتار کر رکھا ایک چیل آئی سرخ رنگت کی وجہ سے گوشت کا ٹکڑا سمجھ کر اٹھا کر لے گئی قبیلہ والوں نے بہت تلاش کیا لیکن وہ کہیں نہ ملا انہوں نے مجھ پر چوری کا الزام لگایا اور میری تلاشی لی مجھ پر اتنی سختی کی کہ میری شرمگاہ تک کی تلاشی لی میں نے اس مشکل میں اللہ کو پکارا۔ اللہ پاک نے میری مشکل اس طرح حل کی کہ ان سب کی موجودگی میں چیل آئی اور کمر بند ان کے سامنے گرا دیا۔ پھر میں ان سے چلی آئی اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ (بخاری، کتاب الصلوۃ، باب نوم المرأۃ فی المسجد' حدیث: ۴۳۹)

مسلمانوں غور کرو کیا اس عورت نے...... یا علی مشکل کشا...... یا علی مدد...... اَدْرِکْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کا نعرہ لگایا تھا؟...... کس نے اس کی مشکل کشائی کی؟...... حضرات صرف اللہ نے ہی اس کی مشکل کشائی کی...... لہٰذا سچا مشکل کشا بھی وہی ہے۔ آؤ میں اس عنوان کو منظوم انداز میں پیش کروں شاید میرے کسی بھائی کو اس طرح ہی سمجھ آ جائے:

ہے مشکل کشا اکو جگ دا مولا
غیراں دا پانویں نہ اینویں توں رولا

نبیاں تے بنی بھاری رب نوں سوردے   اوکھے تے سوکھے ویلے بوہا نہ چھوڑدے
شرک توں قوماں تائیں رہے اوموڑدے   قرآن وچ ذکر کیتا سب دا مولا

ہے مشکل کشا اکو جگ دا مولا
غیراں دا پانویں نہ اینویں توں رولا

ولی بھی رہے منگتے اوسے دربار دے   جدوں کوئی مشکل آئی رب نوں پکاردے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

توحید تے پکے رہے سینے نوں ٹھار دے کسے وی پایا نائیں شرک دا رولا
ہے مشکل کشا اکو جگ دا مولا
غیراں دا پانویں نہ اینویں توں رولا

مشکل کشا ناہیں جنہوں مشکل کوئی آوے پھسیا مصیبت اندر پیش نہ جاوے
رب توں بغیر اونہوں کوئی نہ چھڑاوے تنگیوں بچاوے صرف اکو ہی مولا
ہے مشکل کشا اکو جگ دا مولا
غیراں دا پانویں نہ اینویں توں رولا

جے مشکل کشا علی کیوں ہوئے بیمار آ فاقے تے فاقہ کدی ہندے لاچار آ
دکھدیاں اکھاں کدی قرضے دا بھار آ مشکلاں دور کر دے آکھن توں مولا
ہے مشکل کشا اکو جگ دا مولا
غیراں دا پانویں نہ اینویں توں رولا

مشکل کشا جنہوں موت نہ آوے حاجت روا جیہڑا پیوے نہ کھاوے
تنگی تکلیف کوئی نیڑے نہ آوے ایہہ صفتاں دا مالک لوکوں اکو ہی مولا
ہے مشکل کشا اکو جگ دا مولا
غیراں دا پانویں نہ اینویں توں رولا

جے شیر خدا ہندے مشکل کشا جی کربل دے وچ لیندے کنبہ بچا جی
اپنے توں ہمیشہ لیندے موت ہٹا جی بناں دلیل اینویں پاویں نہ رولا
ہے مشکل کشا اکو جگ دا مولا
غیراں دا پانویں نہ اینویں توں رولا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

علی تے نبی کوئی مشکل کشا نہیں بناں خدا کوئی حاجت روا نہیں
وچ مصیبت کوئی سن دا صدا نہیں غوث اعظم سب دا اکو ہی مولا
ہے مشکل کشا اکو جگ دا مولا
غیراں دا پانویں نہ اینویں توں رولا
نہ مشکل کشا آکھیں کسے نبی دے تائیں حضرت علی رب دے ولی دے تائیں
شرک ملعون کولوں ہمیشہ بچ جائیں چھڈ کے توحید اینویں ہوویں نہ ہولا
ہے مشکل کشا اکو جگ دا مولا
غیراں دا پانویں نہ اینویں توں رولا

یہ ہے اللہ تعالیٰ کی صفت مشکل کشا...... اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی صفات عالیہ پر پختہ ایمان نصیب فرمائے۔ آمین!

آخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یا اللہ مدد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ، اَمَّا بَعْدُ:

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ﴿۱۰﴾ الانفال "اور مدد تو صرف اللہ ہی کی مدد ہے۔"

حضرات!...... انسان پر زندگی میں کئی حالات پیش آتے ہیں، کبھی تنگی...... کبھی آسانی...... کبھی غمی...... کبھی خوشی...... کبھی غالب...... کبھی مغلوب...... کبھی فاتح...... کبھی مفتوح...... کبھی ناصر...... کبھی منصور۔ آسانی اور خوشی کے وقت تو انسان اکثر بے پرواہ ہوتا ہے لیکن جب کوئی پریشانی آئے تو مدد کی تلاش میں بھاگتا ہے، اگر کوئی کہے کہ فلاں قبر پر چڑھاوا چڑھا دو، بس وہ قبر والا تمہاری پریشانی دور کردے گا۔ یا فلاں قبر پر جاؤ اگر اولاد نہیں تو اولاد ملے گی...... رزق نہیں تو رزق ملے گا...... عزت ملے گی...... ظالم کے خلاف مدد ملے گی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا اس طریقہ کی ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی ﷺ اجازت دیتے ہیں۔ آیئے قرآن سے پوچھیں قرآن اعلان کرتا ہے:

﴿اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۰۷﴾﴾ (البقرۃ)

"کیا تم نہیں جانتے کہ آسمانوں زمینوں کی بادشاہی اللہ کی ہے اور اللہ کے علاوہ تمہارا کوئی مددگار نہیں ہے۔"

دوسرے مقام پر فرمایا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿إِنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿١١٦﴾ (التوبة)

''بیشک آسمانوں زمینوں کی بادشاہی اللہ ہی کی ہے وہی زندگی دیتا ہے اور فوت بھی کرتا ہے اور اللہ کے علاوہ تمہارا کوئی مددگار نہیں ہے۔''

اور سورۂ شوریٰ میں فرمایا:

﴿وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿٣١﴾ (الشورى)

''تم اللہ تعالیٰ کو کسی طرح عاجز نہیں کر سکتے اور تمہارا اللہ کے علاوہ کوئی مدد گار نہیں ہے۔''

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے کئی جگہ بیان فرمایا کہ اللہ کے علاوہ تمہارا کوئی مددگار نہیں

مدد کا معنیٰ: قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے مدد کے معنیٰ میں یہ الفاظ بولے ہیں:

۱- نَصَرَ...... نَاصِرٌ...... نَصِيْرٌ...... اَنْصَارٌ...... نَصَرَ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم اور نَاصِرٌ اسم فاعل اَنْصَارٌ اس کی جمع، نَصِيْرٌ مبالغہ کا صیغہ بطور اسم فاعل استعمال ہوتا ہے۔ کسی پر زیادتی اور ظلم کو روکنے کے لیے مدد کرنے والا۔ اِسْتَنْصَرَ: اپنے آپ پر ظلم وزیادتی کو رفع کرنے کے لیے مدد مانگتا ہے۔

۲- وَلِيٌّ...... وَلِيَ يَلِيْ وَلِيًّا وَّوِلَايَةً سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ فاعل کے معنی میں استعمال ہوا ہے، محبت...... قربت...... دوست...... حمایت...... مددگار، وِلَايَةً بمعنی وراثت اور مَوَالِي بمعنی وارث بھی آتا ہے۔

۳- ظَهِيْرٌ. ظَهَرَ يَظْهَرُ ظَهْرًا، سے مبالغہ کا صیغہ۔ پشت پناہی کرنا...... مدد

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کرنا...... غالب ہونا......سواری کی پشت پر چڑھنا، وغیرہ۔ ﴿فَلَا تَكُونَنَّ ظَهِيرًا لِّلْكَافِرِينَ ﴿٨٦﴾﴾ (القصص) ''پس تم کفار کے مددگار نہ بنو۔''

۴- شَهِيدٌ. ﴿وَادْعُوا شُهَدَاءَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ ﴿٢٣﴾﴾ (البقرة) ''اللہ کے علاوہ تم اپنے مددگاروں کو بلاؤ۔...... یعنی: عینی یا قلبی گواہی دینا...... جب کسی کی گواہی ہوگی تو اس کو تقویت ملے گی۔

۵- اَعَانَ. کسی معاملہ میں کسی کا ہاتھ بٹا کر مدد کرنا، یعنی ہر طرح کی مدد۔ ذوالقرنین بادشاہ نے کہا تھا: ﴿فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿٩٥﴾﴾ (الکهف) ''تم تعمیراتی سامان کے ذریعہ میری مدد کرو میں تمہارے اور ان کے مابین مضبوط دیوار بنا دوں گا۔''

اِسْتَعَانَ. مدد اور تعاون طلب کرنا ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ ''ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی ہر طرح کی مدد مانگتے ہیں۔''

۶- اَيَّدَ...... اَيَّدَ يُؤَيِّدُ تَأْيِيدًا. باب سے واحد مذکر غائب ماضی معلوم کا صیغہ ہے۔ معنی سخت تائید کرنا، کسی کی تائید کر کے قوی بنانا، ﴿وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا ﴿٤٠﴾﴾ (التوبة) ''اللہ نے اپنے نبی ﷺ کی ایسے لشکروں سے مدد کی جس کو تم نے دیکھا نہیں ہے۔''

۷- عَزَّزَ. عزت کرنا، مدد کرنا۔ اتنی مدد کرنا کہ کمزوری رفع ہو جائے، سورۂ یٰس میں فرمایا: ﴿فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ ﴿١٤﴾﴾ ہم نے دو پیغمبروں کی مدد تیسرے نبی کو بھیج کر کی۔

۸- عَزَّرَ. کسی کی بطور احترام مدد کرنا ﴿لِّتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ ﴿٩﴾﴾ (الفتح) ''اللہ اور اس کے نبی ﷺ پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو اور اس کی تعظیم کرو۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

۹- رَفَدَ. کسی مفلس کی عطیہ وخیرات سے مدد کرنا۔

۱۰- رَدَاَ یَرْدَاُ رَدْاً. دیوار کو ٹیک لگانا......کسی کی مدد کرنا......یعنی ایسا مددگار جو ہر وقت ساتھ رہے ﴿وَاَخِیْ هَارُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّیْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِیَ رِدْاً یُّصَدِّقُنِیْ ﴿۳۴﴾﴾ (القصص) ''میرے بھائی ہارون کو جو مجھ سے زیادہ فصیح اللسان ہے میرا مددگار بنادے تاکہ وہ میری تصدیق کرے۔''

۱۱- یُمْدِدْ. اَمَدَّ یُمِدُّ باب سے ہے...... کسی چیز کو کھینچنا، لمبا کرنا۔ کہ اتصال قائم رہے۔ انقطاع نہ آئے،...... کسی چیز کی مقدار یا تعداد میں اضافہ کر کے مدد دینا۔

یہ تمام الفاظ قرآن پاک نے مدد کے معنی پر بولے ہیں جن جن مواقع پر جو جو لفظ مدد کے معنی میں بولا جاتا ہے وہ میں نے مختصرا عرض کر دیا ہے۔

اللہ کے علاوہ کوئی مددگار نہیں: تحت الاسباب مدد زندہ کی زندہ کر سکتا ہے، یعنی ایک شخص کمزور ہے دشمن اس پر غالب ہو رہا ہے تو کمزور نے ایک طاقتور شخص سے مدد مانگی تو کمزور اور طاقتور نے مل کر دشمن کو مغلوب کر دیا، یہ ہے اسباب کی مدد کہ اس کے پاس جسمانی طاقت تھی اور ہتھیار تھا تو اس نے طاقت اور ہتھیار کے ذریعہ مدد کی اگر وہ آدمی کسی فوت شدہ کو آواز دیتا تو یہ شرک تھا، کیوں کہ فوت شدہ نہ اس کی آواز سن سکتا تھا نہ اس کے پاس کوئی ہتھیار تھا نہ کوئی اور سبب۔ اور اسباب کے بغیر اللہ کے علاوہ کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ قرآن پاک نے بیان کیا ہے:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُم بِشَيْءٍ إِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهِ ﴿١٤﴾ (الرعد)

''صرف اللہ ہی کو پکارنا سچ ہے جو لوگ اللہ کے علاوہ اوروں کو پکارتے ہیں وہ ان کی پکار کا کچھ بھی جواب نہیں دیتے، جیسا کہ کوئی شخص پانی کی طرف اپنے ہاتھ پھیلائے کہ پانی خود بخود اس کے منہ میں آ جائے۔'' (جیسے پانی خود بخود منہ تک نہیں آتا اسی طرح اللہ کے علاوہ کوئی مدد بھی نہیں کر سکتا۔)

سورۂ فاطر میں فرمایا:

﴿يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُسَمًّى ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِن قِطْمِيرٍ ﴿١٣﴾ (فاطر)

''وہ دن کو رات میں اور رات کو دن میں بدلتا ہے، سورج چاند کو ڈیوٹی پر لگا دیا ہر کوئی میعاد معین پر چل رہا ہے یہ تمہارا رب ہے اسی کی بادشاہی ہے، اللہ کے علاوہ جن کو تم پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں۔''

﴿إِن تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ ﴿١٤﴾ (فاطر)

''اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار نہیں سنیں گے اور اگر بالفرض سن بھی لیں تو تمہاری مدد نہیں کر سکتے، بلکہ قیامت کو تمہارے شرک کا صاف انکار کر دیں گے۔''

اور سورۂ نحل میں فرمایا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝۲۰﴾ (النحل)

”اللہ کے علاوہ جن کو وہ پکارتے ہیں انہوں نے کوئی چیز نہیں بنائی بلکہ وہ تو خود بنائے گئے ہیں۔“

”مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ“ سے مراد عام پتھر نہیں بلکہ وہ پتھر اور لکڑی کی تصویریں جو انہوں نے فوت شدہ اولیاء کی بنائی تھیں جیسا کہ بخاری شریف کتاب التفسیر سورۂ نوح میں ہے...... اور قرآن نے بھی سورۂ اعراف میں بیان کیا:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ ۝۱۹۴﴾ (الاعراف)

”اللہ کے علاوہ جن کو تم پکارتے ہو وہ تمہارے جیسے ہی بندے ہیں۔“

قرآن پاک نے یہی بیان کیا ہے کہ فوت شدہ نبی یا ولی دنیا والوں کی دعا اور پکار نہ سنتے ہیں نہ ان کی کسی قسم کی مدد کر سکتے ہیں، ہر وقت ہر کسی کی ہر قسم کی مدد صرف اور صرف اللہ ہی کر سکتا ہے۔

مدد صرف اللہ کی:

﴿اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ۝۲۰﴾ (الملك)

”اللہ کے علاوہ کونسا لشکر ہے جو تمہاری مدد کر سکے، کافر تو سراسر دھوکے میں ہیں۔“

سورۂ آل عمران میں فرمایا:

﴿اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ بَعْدِهٖ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱۶۰﴾ (آل عمران)

”اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو تم پر کوئی غالب نہیں آ سکتا اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو اللہ کے علاوہ کون ہے جو تمہاری مدد کرے۔“

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ان آیات کی ترجمانی میں نے خداداد توفیق سے اس طرح کی ہے:

جب آجائے تجھ پر کوئی بھی مشکل
رب کے سوا کوئی ہٹا سکتا نہیں ہے

ہو چکے ہیں دفن قبروں میں جتنے
کوئی فائدہ تجھ کو پہنچا سکتا نہیں ہے

فوت شدہ کو تیرا وسیلہ بنانا
مدد کی خاطر ان کو بلانا

پہنچے گا کیسے پکار کو تیری
جو قبروں سے اٹھنے کی خبر رکھتا نہیں ہے

ہیں قبروں میں جتنے ولی یا نبی
تیرے حال سے واقف نہیں ہوتے کبھی

جو جانے نہ تیری مشکل آسانی
بگڑی وہ تیری بنا سکتا نہیں ہے

دنیا میں آئے جو ولی پیغمبر
پکارتے اللہ کو مشکل کے اندر

جو مانگت ہو خود خدا کا یارو
وہ تجھ کو مدد پہنچا سکتا نہیں ہے

المدد رسول یا علی مدد کے نعرے
آوازے ہیں تیرے یہ شرکیہ سارے

چھوڑ دے شرک اللہ کے ڈر سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کوئی مشرک سے عذاب ہٹا سکتا نہیں ہے

وما النصر الا من عند اللہ اعلان خدا کا
مدد کرنا صرف کام ہے اللہ کا
صفت خدا کی نہ مخلوق کو دینا
رب کے سوا کوئی مدد پہنچا سکتا نہیں ہے

دنیا میں جتنے پیغمبر تھے آئے
قوموں کو اپنی پیغام یہ سنائے
غمی میں خوشی میں اسی کو پکارو
سوا اس کے کوئی فائدہ پہنچا سکتا نہیں ہے

خود بھی پکارا تھا ایک ہی خدا کو
معبود تھا بنایا ایک ہی اللہ کو
حدیث کو دیکھو قرآن کو پڑھ لو
غیر اللہ کی مدد کوئی دکھا سکتا نہیں ہے

نوح علیہ السلام نے مدد کس سے مانگی:

﴿كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَازْدُجِرَ ﴿٩﴾ فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانتَصِرْ ﴿١٠﴾﴾ (القمر)

”ان سے پہلے نوح علیہ السلام کی قوم نے ہمارے بندے نوح علیہ السلام کو جھٹلایا تھا اور دیوانہ کہہ کر جھڑک دیا تھا پس انہوں نے اللہ سے دعا کی کہ میں بے بس ہوں تو میری مدد فرما۔“

ھود علیہ السلام نے بھی مدد اللہ سے مانگی:

نوح علیہ السلام کے بعد قوم عاد کی طرف

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت ھود علیہ السلام کو بھیجا جب قوم نے صاف انکار کر دیا تو نبی ھود علیہ السلام نے دعا کی:

﴿قَالَ رَبِّ انْصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ ﴾ (المؤمنون ۳۹) ''اے اللہ ان کے جھٹلانے پر تو میری مدد فرما۔''

یعقوب علیہ السلام نے بھی اللہ سے مدد مانگی:

﴿وَجَآءُوا عَلَىٰ قَمِيصِهِ بِدَمٍ كَذِبٍ ۚ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ أَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ﴾ (یوسف ۱۸) ''اور اس کی قمیص پر جھوٹ موٹ کا خون لگا لائے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا: یوں لگتا ہے کہ تم لوگوں نے کوئی کہانی بنائی ہے، تو صبر جمیل ہی کیا جا سکتا ہے باقی جو کچھ تم بیان کرتے ہو اس معاملہ میں میرا اللہ ہی مددگار ہے۔''

حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے جب یوسف علیہ السلام کے کرتے کو بناوٹی خون لگا کر لائے تو کہنے لگے ہائے ابو جی یوسف کو تو بھیڑیا کھا گیا ہے، تو یعقوب علیہ السلام نے کرتہ دیکھا کہ پھٹا تک نہیں۔

پھڑیا کرتا نال محبت اوپر اکھیاں لایا
اچن چیتی ہسیا پیغمبر راوی ذکر لیایا

ادب ادابوں بیٹے کسے ایہہ سوال سنایا
باپ پیارے غم دے اندر ہاسا کیونکر آیا

کہیا پیغمبر مکر تہاڈا دیوے خوب وکھالی
کرتے وچوں ہو گئی ظاہر چال دھوکھے والی

تسی کہو بگھیاڑاں کھادا یوسف بدر منیراں
کیویں پیراہن رہیا سلامت کیوں نہیں ہو گیا لیراں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اوبگھیاڑ تہاڈے نالوں نکلیا بہت پیارا
کرتے دا بے ادب نہ ہویا یوسف کھا گیا سارا

مٹی دا کجھ اثر نہ اسنوں ہور نشان نہ کوئی
خون آلودہ کیوں نہ ہویا بات عجیبہ ہوئی

ہو گیا معلم خوب اسانوں تساں فریب کمایا
ظلم کمایا ظلم کمایا تن واری فرمایا

﴿فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿١٨﴾ (یوسف) "پس اب صبر ہی بہتر ہے جو تم نے مکر کیا ہے اس پر اللہ ہی کی مدد کی ضرورت ہے۔"

آنحضرت ﷺ کی مدد کس نے کی

سورۂ انبیاء میں فرمایا:

﴿رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿١١٢﴾ (الانبیاء) "خود نبی ﷺ نے فرمایا: کہ اے میرے رب انصاف کے ساتھ فیصلہ فرما اور ہمارا رب مہربان ہے جس سے تمہاری بناوٹی باتوں پر مدد طلب کی جاتی ہے۔"

سورۂ انفال میں فرمایا: ﴿وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٢﴾ (الانفال) "اگر کفار بعد از صلح آپ سے دھوکہ کریں تو اللہ ہی آپ کو کافی ہے اسی اللہ نے اپنی مدد اور مومنوں کے ذریعہ آپ کی تائید فرمائی ہے۔"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سورۂ توبہ میں فرمایا: ﴿اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ﴿٤٠﴾﴾ (التوبة)

''اگر تم نے نبی ﷺ کی مدد نہیں کی تو اللہ نے اس کی غار ثور میں مدد فرمائی جب کہ وہ اپنے صحابی (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) سے کہہ رہے تھے کہ غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔''

مومنوں کو مدد: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر جب تہمت لگانے والوں نے تہمت لگائی تو انہوں نے بھی اس وقت کہا تھا ﴿وَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ﴾

بدر میں: ﴿وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿١٢٣﴾﴾ (آل عمران)

''جنگ بدر میں اللہ تعالیٰ نے عین اس وقت تمہاری مدد فرمائی جب تم کمزور تھے، اللہ سے ڈرو اور اس کا شکریہ ادا کرو۔''

سورۂ شعراء میں فرمایا:

﴿وَاتَّقُوا الَّذِيْ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٣٢﴾ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ﴿١٣٣﴾ وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿١٣٤﴾﴾ (الشعراء)

''اس اللہ سے ڈرو جس نے تمہاری مال اولاد، باغات اور چشمہ جات کے ساتھ مدد فرمائی۔''

سورۂ بنی اسرائیل میں فرمایا:

﴿ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا ﴿٦﴾﴾ (بنی اسرائیل)

''پھر ہم نے ان پر تمہیں غلبہ دیا اور تمہاری مال اور بیٹوں کے ذریعہ مدد فرمائی اور تمہیں نفری میں زیادہ کر دیا۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور سورۂ صف میں فرمایا:

﴿فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ﴾ ﴿۱۴﴾ (الصف)

"ہم نے مومنوں کی ان کے دشمنوں پر مدد فرمائی، پس وہ غالب آ گئے۔"

اور سورۂ انفال میں فرمایا:

﴿اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ۝۹ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝۱۰﴾ (الانفال)

"جب تم نے میدان بدر میں اپنے اللہ سے مدد مانگی تو اللہ نے تمہاری ایک ہزار فرشتے کے ذریعہ مدد فرمائی اور ساتھ یہ بھی فرمادیا کوئی یہ نہ سمجھے کہ مدد تو فرشتوں نے کی فرمایا نہیں فرشتے تو میں نے اس لیے اتارے «وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ» تاکہ ملائکہ کی ظاہری فوج دیکھ کر تمہارے دل مطمئن ہو جائیں «وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ» (مدد فرشتوں کی نہیں ملائکہ کو تو صرف ذریعہ بنایا) مدد تو صرف اللہ ہی کی مدد ہے۔

غیبی مدد کا عجیب واقعہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص (غربت کا ستایا ہوا) اپنے گھر داخل ہوا تو گھر والوں کو بھوکا پایا تو ندامت سے جنگل کی طرف نکلا (تاکہ اللہ سے دعا کرے) جب اس کی بیوی نے یہ منظر دیکھا تو اٹھی اور چکی کو چلانے کے لیے تیار کیا پھر تنور میں آگ جلائی، پھر اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا کہہ کر دعا کرنے لگی۔ فارغ ہو کر چکی کے پاس گئی تو دیکھا کہ چکی خود بخود چل رہی ہے اور چکی کا حلقہ آٹے سے بھر گیا، پھر وہ عورت تنور کے پاس آئی تو تنور روٹیوں سے بھرا ہوا ہے اتنے میں اس کا خاوند

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

بھی دعا کر کے آ گیا، پوچھا "اَصَبْتُمْ بَعْدِیْ شَیْئًا؟" میرے بعد تمہیں کچھ ملا ہے؟ عورت نے کہا "نَعَمْ، مِنْ رَّبِّنَا" .... ہاں ہمارے رب کی طرف سے ہمیں رزق مل گیا ہے۔ پھر وہ شخص تعجب سے چکی کے پاس گیا اور اوپر والا حصہ اٹھایا (تا کہ حقیقت معلوم کرے) تو چکی رک گئی۔ نبی ﷺ کے پاس یہ واقعہ بیان کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر وہ چکی کا پاٹ نہ اٹھاتا تو چکی قیامت تک چلتی رہتی۔" (احمد جلد۲/صفحہ۵۱۳ سندہ حسن)

ڈٹھا اس بندے گھر دے اندر غربت تھیں اے حالا
جنگل پہنچ کے کرے دعائیں اگے حق تعالیٰ

مرد گیا جد گھر تھیں باہر عورت صدقاں والی
گنڈ چکی دا صاف کیتو سو اگ تندوری بالی

تے مڑ خود وی سجدے پے کے لگی کرن دعائیں
فضل تھیں اپنے اللہ سچے رزق سانوں پہنچائیں

ویکھ ایہناں دا ایڈا توکل مولا کرم کمایا
کھلی کھلوتی چکی تائیں قدرت نال گھمایا

تھوڑے چر وچ نال آٹے دے بھر گیا اے گنڈ سارا
بدلے صدق توکل مولا کرم کمایا بھارا

اس تھیں پچھے پھر اوہ بی بی طرف تندوری آئی
روٹیاں نال بھری ہوئی اس نے اگ پائی

پڑھ بسم اللہ کڈھ تندوروں ٹبر نوں ورتاوے
جتھوں لاہوے نویاں لگن رحمت رب دی آوے

کفار کی مدد بھی اللہ ہی کرتا ہے: کفار غیر اللہ سے مرادیں مانگتے ہیں، اللہ کو ان کے شرک سے غصہ تو بڑا آتا ہے لیکن چونکہ اللہ رب المسلمین ہی نہیں بلکہ اللہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تو رب العلمین ہے رب العلمین ہونے کی وجہ سے کفار کی مرادیں...... جو مانگتے غیر اللہ سے ہیں لیکن پوری اللہ ہی کرتا ہے مال اولاد کی انہیں مدد بھی دیتا ہے:

﴿أَيَحْسَبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُم بِهِ مِن مَّالٍ وَبَنِينَ ﴿٥٥﴾ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ بَل لَّا يَشْعُرُونَ ﴿٥٦﴾﴾ (المؤمنون)

''مشرک لوگ گمان کرتے ہیں (کہ ہم حق پر ہیں) کیونکہ ہم جو ان کی مال اور بیٹوں کی مدد کرتے ہیں انہیں لمبا وقت دیتے ہیں یہ ان کا بھلا نہیں بلکہ وہ شعور نہیں رکھتے۔''

مدد الٰہی کے حصول کے ذریعے: قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے مدد مانگنے کے طریقے اور ذرائع اس طرح سمجھائے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿١٥٣﴾﴾ (البقرۃ)

''ایمان والو! نماز اور صبر کے ذریعہ اللہ سے مدد مانگو اللہ صبر کرنے والوں کا ساتھی ہے۔''

دوسرا مقام: ﴿وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ ﴿٤٥﴾﴾ (البقرۃ)

''نماز اور صبر کے ذریعہ اللہ سے مدد مانگنی عاجزی کرنے والے مومنوں پر کوئی مشکل نہیں۔''

سورۂ حج میں فرمایا: ﴿فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ﴿٧٨﴾﴾ (الحج)

''پس تم نمازیں پڑھو، زکوٰۃ ادا کرو اور پکے مواحد بن جاؤ، تو وہ اللہ تمہارا مددگار ہے، بہت ہی اچھا وارث اور بہت ہی اچھا مددگار ہے۔''

سورۂ محمد میں فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ ﴿٧﴾﴾ (محمد)

''ایمان والو! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے یعنی اس کے دین کے غلبے والے کام کرو گے تو اللہ تمہاری مدد

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کرے گا اور تمہیں ایمان پر ثابت قدمی نصیب فرمائے گا۔"

اس لیے میں نے قرآن وسنت کی روشنی میں عرض کیا ہے کہ جو زندہ اور دنیا میں موجود ہو اس سے مدد مانگنی جائز ہے کیونکہ یہ تعاون ہے اور تعاون آپس میں ایک دوسرے کا ہوتا ہے جو تعاون دیتا ہے وہ کسی سے لیتا بھی ہے اور اللہ کی عطا تعاون نہیں بلکہ مدد ہوتی ہے جو وہ دیتا ہے کسی سے لیتا نہیں اللہ اپنے بندوں کے سبب اور بغیر سبب کے مدد کرتا ہے لیکن بندہ سبب کے بغیر مدد نہیں کر سکتا، اسی لیے میں گلی گلی کہتا ہوں:

المدد خدا، المدد خدا
نہیں مدد کسے دی اوہدے سوا

جتنے آئے نبی رسول دسے سب نے سچے اصول
نیڑے نہ جانا شرک دے مول بھانویں کٹیا جاوے ہر عضا

المدد خدا، المدد خدا
نہیں مدد کسے دی اوہدے سوا

وچ دنیا زندہ جو وجود اسباب نے اوہدے کول موجود
زندہ توں منگنا نہیں مردود ایہہ شریعت نے دتا اے جائز سنا

المدد خدا، المدد خدا
نہیں مدد کسے دی اوہدے سوا

جیہڑا قبر دے اندر جاوے ٹر وچ برزخ پکا جاوے جڑ
نہیں دنیا تے آندا کدی وی مڑ کیویں مدد کرے گا تیری بھرا

المدد خدا، المدد خدا
نہیں مدد کسے دی اوہدے سوا

ٹر گئے نے دنیا توں پیارے علی بناں عیسیٰ دے نے سارے نبی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شاہ جیلانی نالے ہور ولی نہیں سندے دنیا دی کوئی صدا

المدد خدا، المدد خدا

نہیں مدد کسے دی اوہدے سوا

جدوں سندے نہیں فریاد تیری کیویں کرن گے او امداد تیری

کیوں عقل ہوئی برباد تیری اینویں قبراں تے نہ سر جھکا

المدد خدا، المدد خدا

نہیں مدد کسے دی اوہدے سوا

جو نبی دنیا تے آندے رہے اگے مولا دے ہتھ پھیلاندے رہے

منگو اللہ تو سمجھاندے رہے نہیں مدد کوئی دیندا اے رب سوا

المدد خدا، المدد خدا

نہیں مدد کسے دی اوہدے سوا

نہ غیراں دے نعرے لایا کر نہ سبق توحید بھلایا کر

بس واحد واحد پکایا کر رب دا کھا تے اوہدا ای گا

المدد خدا، المدد خدا

نہیں مدد کسے دی اوہدے سوا

ڈیوٹی اپنی نواز نبھائی اے توحید دی وعظ سنائی اے

دیواں مولا اگے دہائی اے کرے توحید دی دولت سبھنوں عطا

المدد خدا، المدد خدا

نہیں مدد کسے دی اوہدے سوا

آخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رازق حقیقی کون؟؟؟!

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَن لَّا نَبِیَّ بَعْدَهُ،

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِیعِ الْعَلِیمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ ○

﴿اَمَّن یَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیدُهٗ وَمَن یَّرْزُقُکُم مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قُلْ هَاتُوا بُرْهٰنَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝۶۴﴾ (النمل)

''کیا کون ہے جس نے مخلوق کو پہلی مرتبہ پیدا کیا؟ پھر اس کو لوٹائے گا اور کون ہے جو رزق دیتا ہے؟ تم کو آسمان اور زمین سے کیا ہے کوئی اللہ کے ساتھ الٰہ؟ (اے میرے نبی ﷺ آپ ان کو) کہہ دیجئے اگر تم سچے ہو تو کوئی دلیل پیش کرو۔''

حضرات! وسامعین!...... میں نے اس وقت آپ کے سامنے جس آیت مقدسہ مطرہ کو تلاوت کیا ہے اس آیت میں رب کائنات نے ان لوگوں کے باطل عقیدے کا رد فرمایا ہے جو اس رازق حقیقی کے علاوہ اس کی مخلوق میں کئی شخصیات کو رازق حقیقی تسلیم کرتے ہیں۔ فرمایا: دنیا جہان کے بسنے والو!...... خالق حقیقی اور رازق حقیقی میرے علاوہ کوئی نہیں۔ رزق تمہیں میں دیتا ہوں، نام اوروں کا لگاتے ہو...... روزی تمہیں میں دیتا ہوں اور نذریں نیازیں اوروں کے نام دیتے ہو...... قرآن سنتا فرمایا:

غیر اللہ کا حصہ:

﴿وَیَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا یَعْلَمُوْنَ نَصِیبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ تَاللّٰهِ

''اور ہمارے دیئے ہوئے رزق سے ایسے لوگوں کے لیے حصے مقرر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لَتُسْئَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ﴿٥٦﴾ (النحل) کر دیتے ہیں جن کو جانتے بھی نہیں، اللہ کی قسم اس بہتان کے بارے میں ضرور سوال کئے جاؤ گے۔"

یعنی رزق خدا دیتا ہے لیکن بعض لوگ غیر اللہ کیلئے حصے مقرر کر دیتے ہیں، مثلاً بعض شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے نام کی گیارھویں کا ہر ماہ حصہ مقرر کر دیتے ہیں، اور کوئی حضرت علی ہجویریؒ کے نام کا...... کوئی کسی بزرگ کے نام کا...... کوئی کسی بزرگ کے نام کا۔ پھر حصے بھی ایسوں کے نام کے نکالتے ہیں جن کو یہ جانتے بھی نہیں۔ مثلاً شیخ جیلانیؒ کو یہ جانتے نہیں کہ ان کا عقیدہ کیا تھا۔ حالانکہ وہ پکے مواحد تھے،...... حضرات! غیر اللہ کی نذر و نیاز سے رُک جاؤ ورنہ قیامت کے دن تم سے سخت باز پرس ہوگی نذر و نیاز اس کے نام کی دو جو رازق حقیقی ہے...... سچا داتا ہے...... بعض لوگوں کا عقیدہ ہے کہ گیارھویں شریف اور حضرت جعفر صادقؒ کے کونڈے دیں گے' تو بزرگان دین ہمارے رزق میں برکت دیں گے' وہ لوگ ذرا سوچیں کہ پرندے اور جانور اور حیوان کس بزرگ کے نام کی نذر و نیاز دیتے ہیں لیکن صبح اپنے گھروں سے نکلتے ہیں اور رازق حقیقی کا دیا ہوا رزق کھا کر واپس لوٹتے ہیں۔ مجھے افسوس ہے ان لوگوں پر جو یہ کہتے ہیں کہ جناب اگر گیارھویں نہ دیں...... فلاں بزرگ کے نام کی نیاز نہ دیں تو ہمارے رزق میں کمی واقع ہوتی ہے...... ہمارے جانوروں کے دودھ خراب ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے تو پرندوں کا ایمان پختہ ہے، وہ نہ تو گیارھویں دیتے ہیں...... نہ ہی کسی قبر پر چڑھاوے چڑھاتے ہیں...... نہ ان کے رزق میں کمی واقع ہوتی ہے، نہ ہی کوئی اور نقصان پہنچتا ہے۔ رازق حقیقی تمام مخلوق کو بخوبی رزق پہنچا رہا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پرندوں، چرندوں کا رازق کون؟! فرمایا:

﴿وَمَا مِنۡ دَآبَّةٍ فِي الۡاَرۡضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزۡقُهَا وَيَعۡلَمُ مُسۡتَقَرَّهَا وَمُسۡتَوۡدَعَهَا كُلٌّ فِيۡ كِتٰبٍ مُّبِيۡنٍ﴾ (ھود)

"زمین پر چلنے پھرنے والے تمام جانداروں کی روزیاں اللہ کے ذمے ہیں اور اللہ کریم ان کے ٹھکانے اور ان کے سونپنے کی جگہ کو جانتا ہے، یہ سب کچھ کتاب مبین میں موجود ہے۔"

ایک اور مقام پر اس طرح فرمایا:

﴿وَكَاَيِّنۡ مِّنۡ دَآبَّةٍ لَّا تَحۡمِلُ رِزۡقَهَا اللّٰهُ يَرۡزُقُهَا وَاِيَّاكُمۡ وَهُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ﴾ (العنکبوت)

"بہت سے جانور ہیں جو اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے ان سب کو اور تمہیں بھی اللہ ہی رزق دیتا ہے اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔"

اتنی مخلوقات تمامی انت شمار نہ آوے
اپنی اپنی جگہ سب نوں مولا رزق پہنچاوے

پتھر دے وچ ہووے کیڑا اوتھے روزی دیندا
واہ سبحان اللہ رب عالم سب دی خبر رکھیندا
پیٹ مچھی وچ یونس تائیں چالی روز رکھایا
گہرے پانی وچ سمندر رازق رزق پہنچایا

درند پرند چرند تمامی کھاون وچ جنابوں
سب دے کھادیاں کمی نہ آوے مولا دے حسابوں

جنات، انسان کا رازق کون؟! رازق حقیقی صرف ایک خدا ہی ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٣١﴾﴾ (یونس)

''اے پیغمبر ﷺ! آپ ان غیر اللہ کے پجاریوں سے پوچھیں کون ہے جو تم کو آسمان زمین سے رزق پہنچاتا ہے یا کون کان اور آنکھوں کا مالک ہے اور کون زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور کون کاموں کی تدبیر کرتا ہے پس وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ پس آپ ان سے کہیں کہ پھر تم اس سے ڈرتے کیوں نہیں۔''

ایک اور مقام پر اس طرح فرمایا:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿١٧﴾﴾ (العنکبوت)

''بے شک اللہ کے علاوہ جن کی تم پوجا کرتے ہو وہ تمہاری روزیوں کے مالک نہیں، پس تم اللہ ہی سے روزی طلب کرو اور اسی کی عبادت کرو اور اسی کا شکریہ ادا کرو اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔''

ان مقامات سے بھی معلوم ہوا کہ رازق حقیقی صرف ایک ہی اللہ ہے۔

ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قُلِ اللّٰهُ وَاِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٤﴾﴾ (سبأ)

''اے میرے نبی ﷺ آپ ان سے کہیں کہ تمہیں آسمانوں زمینوں سے کون رزق دیتا ہے اور آپ ہی کہہ دیں کہ اللہ ہی رزق دیتا ہے اور ہم یا تم ہدایت پر ہیں یا واضح گمراہی میں ہیں۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یعنی اے غیر اللہ کو رازق تسلیم کرنے والو! ہم اور تم متضاد مسلک پر ہیں، ہم ہدایت پر ہیں، تم گمراہی میں ہو۔ ایک اور مقام پر فرمایا: وہی رازق حقیقی لوگوں کے رزق فراخ کرتا ہے اور وہی تنگ کرتا ہے فرمایا:

﴿قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ۝۳۶﴾ (سبأ)

''اے میرے نبی ﷺ آپ کہہ دیں کہ میرا رب جس کا چاہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور جس کا چاہے تنگ کر دیتا ہے لیکن اکثر لوگ اس بات کو جانتے ہی نہیں۔''

پھر وہ ایسا رازق ہے وہ اس جگہ سے روزی دیتا ہے جہاں سے وہم وگمان بھی نہ ہو فرمایا:

﴿وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا۝۲ وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ۝۳﴾ (الطلاق)

''اور جو کوئی اللہ سے ڈرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے مشکلات سے نکلنے کی راہ پیدا فرما دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جو جگہ اس کے وہم وگمان میں بھی نہ ہو۔''

مجھے پیغمبر رحمت اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا واقعہ یاد آیا۔

بھیڑ کا دودھ بطور رزق: حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں ہم چار سو کی تعداد میں تھے کہ آپ نے ہمیں ایسی منزل میں اتارا جہاں پانی نہ تھا، مسلمانوں کو سخت تکلیف تھی لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے قیام فرما دیا ہے تو سب نے قیام کر دیا اچانک ایک تیز دھار سینگوں والی بھیڑ سامنے آئی جو چل رہی تھی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی نبی ﷺ نے اس کا دودھ دھویا اور تمام لشکر نے باجازت رسول اللہ ﷺ بخوبی سیر ہو کر پیا حضور ﷺ نے خود پیا پھر فرمایا اے نافع اس بھیڑ کو روک لو مگر میرا خیال تو یہی ہے کہ تو اس کو روک نہیں سکے گا، نافع کہتے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ جب میں نے نبی ﷺ کے یہ الفاظ سنے تو میں نے ایک لکڑی کو زمین پر گاڑا اور ایک رسی لے کر بھیڑ کو اس کے ساتھ باندھ دیا۔ رسول اللہ ﷺ، اور میں بھی اور سب لوگ سو گئے، جب میں بیدار ہوا تو دیکھا کہ رسی کھلی ہے اور بھیڑ گم ہو گئی ہے میں نے نبی کو ساری بات سنائی آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں نے تجھے آگاہ نہیں کیا تھا کہ تو اس کو روک نہیں سکے گا جو رازق اسے لایا تھا وہ اسے لے بھی گیا۔...... یہ ہے اللہ، ایسی جگہ سے رزق دیا ہے جہاں انکا وہم و گمان بھی نہ تھا۔ (ابن سعد جلد ا/صفحہ ۲۴۸)

ابراہیم علیہ السلام کو بے گمان رزق: جناب ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ ہے کہ جب آپ نے اللہ کی توحید کا علم بلند کیا تو اپنے بھی اور پرائے بھی مخالف بن گئے ایک وقت ایسا آیا کہ قحط پڑ گیا، نمرود نے اپنے پاس غلہ جمع کر لیا اور دوران قحط اپنی قوم میں حسب ضرورت تقسیم کرنے لگا، لوگ نمرود کے پاس جاتے اور غلہ لے آتے، ابراہیم علیہ السلام بھی بحیثیت رعایا کے غلہ لینے کے لیے نمرود کے پاس گئے کسی نے کہا اے بادشاہ یہ ہے ابراہیم جو تیری تکذیب کرتا ہے اور ایک خدا کی دعوت دیتا ہے نمرود نے جناب ابراہیم علیہ السلام سے مناظرہ شروع کر دیا۔

﴿اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِیْ رَبِّهٖۤ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ قَالَ اَنَا اُحْیٖ وَاُمِیْتُ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ

”کیا آپ نے اس شخص کو نہیں دیکھا جو ابراہیم علیہ السلام سے اس کے رب کے بارے میں جھگڑا کہ اللہ نے اس آدمی (نمرود) کو بادشاہی دے رکھی تھی، ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ میرا رب وہ ہے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ (نمرود) نے کہا میں بھی زندہ کرتا اور مارتا ہوں۔ ابراہیم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِينَ ﴿٢٥٨﴾ (البقرة) علیہ السلام نے فرمایا میرا رب سورج کو مشرق سے طلوع کرتا ہے اگر تو رب ہے تو اس کو مغرب سے طلوع کر۔ اب کافر لا جواب ہو گیا ظالم قوم کو اللہ ہدایت نہیں دیتے۔"

اب براہین کی طاقت ختم ہونے پر نمرود نے جناب ابراہیم کو غلہ نہ دیا اور کہنے لگا اگر تو مجھے خدا نہیں تسلیم کرے گا تو میں تجھے غلہ نہیں دوں گا۔ خلیل اللہ نے فرمایا تو رازق نہیں بلکہ میرا رازق رب ارض وسماء ہے میں بھوکا تو رہ سکتا ہوں لیکن شرک نہیں کر سکتا۔ خالی بوریاں لیے ہوئے واپس بستی کے قریب آئے......تو دل میں خیال آیا کہ اگر خالی بوریاں لیے اپنی بستی میں داخل ہوا تو شاید کوئی مشرک یہ نہ کہے کہ ابراہیم نے توحید کا مزہ لے لیا اب بھوکا رہے گا۔ یہ سوچ کر دو بوریاں ریت سے بھر لیے گھر لا کر رکھے اور آپ سو گئے۔ آپ کی بیوی صاحبہ حضرت سارہ انھیں بوریاں کھولیں، دیکھا کہ دونوں بوریاں عمدہ اناج سے پر ہیں۔ کھانا پکا کر تیار کیا آپ کی بھی آنکھ کھل گئی دیکھا کہ کھانا تیار ہے پوچھا اناج کہاں سے آیا ہے؟ کہا دو بوریاں جو آپ بھر کر لائے ہیں، آپ سمجھ گئے کہ یہ خدا کی طرف سے برکت اور رحمت اور رازق حقیقی کی طرف سے طیب رزق ہے۔ (ابن کثیر پارہ ۳/صفحہ ۴۲۰، مذکورہ آیت کے تحت)

دیکھ لیا وہ رازق حقیقی ہے جو ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جہاں کا وہم وگمان بھی نہ ہو۔

حضرت صدی رضی اللہ عنہ کو نرالا رزق ملا: حضرت صدی رضی اللہ عنہ بن عجلان جو کہ کنیت ابوامامہ سے مشہور ہیں فرماتے ہیں کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم کی طرف قرآن وسنت کی دعوت کے لیے بھیجا میں نے وہاں پہنچ کر ان کو خدا،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رسول ﷺ کی طرف بلایا اور احکام اسلام ان کے سامنے پیش کیے۔ ایک روز وہ خون کا پیالہ بھر کر میرے سامنے آ بیٹھے حلقہ باندھ کر کھانے لگے اور مجھے بھی کھانے کی دعوت دی، میں نے کہا غضب کر رہے ہو میں تو اس کے پاس سے آ رہا ہوں جو اس کا کھانا ہم سب پر حرام کرتے ہیں تب تو وہ سب کے سب میری طرف متوجہ ہو گئے اور کہنے لگے پوری بات کہو میں نے ان کے سامنے یہ آیت پڑھ دی:

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ......﴾ (المائدۃ: ۳)

تم پر مردار، (ذبح کے وقت بہنے والا) خون، خنزیر کا گوشت، اور جو کچھ بھی غیر اللہ کے نام دیا جائے سب حرام ہے۔"

اس کے بعد کئی دنوں تک میں انہیں پیغام اسلام پہنچاتا رہا لیکن وہ ایمان نہ لائے ایک دن جب میں سخت پیاسا ہوا اور پانی بالکل نہ ملا تو میں نے ان سے پانی مانگا اور کہا کہ پیاس کے مارے میرا برا حال ہے تھوڑا سا پانی پلا دو لیکن کسی نے مجھے پانی نہ دیا بلکہ کہا کہ ہم تو تجھے اسی طرح پیاسا تڑپا تڑپا کر ماریں گے میں غمناک ہو کر دھوپ میں تپتے ہوئے انگاروں جیسے سنگریزوں پر اپنا کمبل منہ پر ڈالے اسی سخت گرمی میں میدان میں پڑا رہا تو اتفاق سے میری آنکھ لگ گئی تو خواب میں دیکھتا ہوں ایک شخص بہترین جام لیے ہوئے اور اس میں بہترین خوش ذائقہ مزے دار پینے کی چیزیں لیے ہوئے میرے پاس آیا اور جام میرے ہاتھ میں دے دیا میں نے خوب پیٹ بھر کر پیا تو اسی وقت میری آنکھ کھل گئی۔ تو خدا کی قسم میری تمام پیاس ختم ہو چکی تھی، اور اس وقت سے لے کر آج تک مجھے کبھی بھی پیاس کی تکلیف نہ ہوئی۔ (ابن کثیر پارہ ۶/صفحہ ۱۲، مذکورہ آیت کے تحت)

یہ ہے رازق حقیقی جو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جو جگہ وہم وگمان میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بھی نہ ہو سبحان اللہ پھر وہ رازق بھی ایسا ہے کہ اپنے فرمانبردار کو بھی اور نافرمان کو بھی رزق دیتا ہے مولانا نے خوب لکھا ہے:

کئی ہزاراں خلقاں عالم حد حساب نہ آوے
انساناں حیواناں تائیں رازق سوہنا رزق پہنچاوے

عابد، زاہد، فاسق، فاجر، نافرمانیاں والے
سب سرکاری لنگر کھاون پالن والا پالے
ذاتاں عملاں پاروں جے کر ودھ گھٹ رزق پہنچاندا
رب العالم کیویں سداندا رازق کہیا نہ جاندا

خاص عبادت اس دی کولوں جو انکار لیاوے
دشمن نوں بھی دور نہیں کردا روزی فرق نہ پاوے
کیا سردار امیر اکابر، کیا مسکین سوالی
جیونکر لائق دیوے سب نوں کسے نہ چھوڑے خالی

شکر کرے، کوئی کفر کماوے، کسے نہ دور ہٹاوے
بند نہ کرے روزی کسے دی، رزق خوب پہنچاوے

لوگو! رزق صرف وہی دیتا ہے جس سے انبیاء نے مانگا...... اولیاء نے مانگا...... اتقیاء نے مانگا...... صلحاء نے مانگا...... صحابیوں نے مانگا...... اسی سے آج کے وہابیوں نے مانگا۔

دعائے عیسیٰ آسمانی مائدہ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے جب رزق کا مطالبہ کیا تو عیسیٰ نے خدا سے رزق کا سوال کیا، قرآن سنئا:

﴿إِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ يٰعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَنْ "جب حواریوں نے کہا اے عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کیا آپ کا رب ایسا کر سکتا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

يُنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ (المائدة)

ہے کہ ہمارے لیے آسمان سے کچھ کھانا نازل کر دے، آپ نے فرمایا اگر تم مومن ہو تو اللہ سے ڈرو ایسے سوال نہ کرو۔"

﴿قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۱۱۳﴾ (المائدة)

"انہوں نے کہا کہ ہمارا ارادہ ہے کہ ہم اس میں سے کھائیں تا کہ ہمارے دل مطمئن ہو جائیں اور ہم یہ جان لیں کہ آپ نے ہم کو سچ کہا ہے اور ہم اس بات پر گواہ بن جائیں۔"

﴿قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ (المائدة)

"عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے دعا کی اے رب ہمارے ہم پر آسمان سے کھانا نازل فرما کہ وہ ہمارے پہلے اور پچھلوں کے لیے خوشی کی بات ہو جائے اور تیری طرف سے ایک نشانی ہو جائے اور تو ہمیں رزق عطا فرما تو خیر الرازقین ہے۔"

﴿قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ (المائدة)

"اللہ نے فرمایا میں تم پر کھانا اتارنے والا ہوں اس کے بعد جو آدمی کفر کرے گا میں اس کو ایسا عذاب کروں گا کہ کائنات میں سے کسی کو ایسا عذاب نہیں دیا ہوگا۔"

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے نزولِ رزق کا سوال کیا گیا تو انہیں برا معلوم ہوا کہ ایک ۔۔۔ ہو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

گا اور مجھے تو ثمود کی طرح تمہاری ہلاکت کا خطرہ ہے، کہ وہ سوال پورا ہونے کے بعد کفر کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے تھے، کہیں تمہارے ساتھ بھی ایسا نہ ہو جائے۔ لیکن وہ اصرار کرتے رہے، آخر عیسیٰ علیہ السلام اللہ سے نہایت عاجزی اور خشوع وخضوع کے ساتھ دعا کرنے لگے۔ دعا میں مشغول ہی تھے کہ ایک سرخ خوان دو بادلوں کے درمیان آسمان سے اترنا شروع ہوا لوگ اسے دیکھ کر خوش ہو رہے تھے لیکن عیسیٰ علیہ السلام خدا کے خوف سے رو رہے تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس شرط سے مائدۃ (رزق) کا نزول کیا تھا اگر اس کے بعد بھی کوئی نہ مانا تو اس کو سخت ترین سزا دوں گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا سے دعا مانگ رہے تھے کہ اے خدا تو اس کو رحمت بنا اور اس کو عذاب نہ بنا آپ دعا میں ہی مصروف تھے کہ مانگا ہوا رزق حواریوں کے سامنے آ ٹکا اور اس میں سے ایسی خوشبو آئی کہ ایسی خوشبو کبھی بھی سونگھنے میں نہ آئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بمعہ اپنے حواریوں کے سجدہ شکر میں گر گئے، فراغت سجدہ کے بعد خوان کے پاس آئے خوان پر رومال تھا۔ عیسیٰ علیہ السلام فرمانے لگے اس سے رومال کون اٹھائے حواریوں نے کہا آپ سے بڑھ کر اس کا حق کون رکھتا ہے عیسیٰ علیہ السلام اٹھے تازہ وضو کیا نماز پڑھی خیر وبرکت کی دعا کر کے رومال اٹھایا دیکھا کہ اس میں بہت بڑی بھونی مچھلی پڑی ہے۔ جس کی کھال پر نہ کوئی فلوس (یعنی جلد کے چانے) ہے نہ گوشت میں کانٹے ہیں اور خوان میں مختلف سبزیات بھی ہیں، سوائے مولی کے اس کے سر کی طرف سرکہ ہے دم کی طرف نمک ہے۔ سبزیوں کے اطراف میں پانچ روٹیاں ہیں ایک پر روغن زیتون دوسری پر کھجوریں ہیں اور پانچ انار ہیں حواریوں کے سردار شمعون نے کہا یا روح اللہ یہ دنیا کا طعام ہے یا جنت کا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا کیا اب بھی وقت نہیں آیا کہ جو کچھ تم عجائبات دیکھ رہے ہو اس سے عبرت حاصل کرو، اور ان سوالات سے باز آ جاؤ مجھے تو ڈر ہے کہ کہیں یہ نشانی تمہارے لیے عذاب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کا سبب نہ بن جائے۔ شمعون نے کہا اے سچی ماں کے بیٹے میرا مقصد اس سے سوال کا نہ تھا۔ تو عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا نہ یہ طعامِ جنت ہے نہ طعام دنیا یہ تو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے آسمان میں پیدا کرایا ہے۔ اللہ کا نام لے کر اسے کھاؤ اور اللہ کا شکریہ ادا کرو، شکرانے کے سبب اللہ مزید برکت دے گا۔ (ابن کثیر مذکورہ آیات کے تحت پارہ ۷/صفحہ ۱۶۱)

معلوم ہوا کہ انبیاء کرام بھی رازق حقیقی سے ہی مانگتے وہ رازق حقیقی ہے جس کا چاہے رزق فراخ کرے جس کا چاہے تنگ کرے، فرمان خداوندی سماعت فرمائیں:

رزق کی زیادتی اللہ کے ہاتھ میں:

﴿قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَیَقْدِرُ لَهٗ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ وَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ﴿٣٩﴾﴾ (سبأ)

"کہہ دیجئے میرے پیغمبر کہ بیشک میرا رب اپنے بندوں میں جس کا چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور جس کا چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے اور جو تم خرچ کرو گے اللہ کریم اس کا بہتر بدلہ دے گا اور وہ پورا رزق دینے والا ہے۔"

ایک اور مقام پر اسی طرح فرمایا:

﴿اَللّٰهُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ وَفَرِحُوْا بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿٢٦﴾﴾ (الرعد)

"اللہ تعالیٰ جس کا چاہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور جس کا چاہے رزق تنگ کر دیتا ہے۔ اور لوگ تو دنیا کی زندگی پر خوش ہیں، حالانکہ دنیا کی زندگی آخرت کے بدلے میں بہت حقیر ہے۔"

اس بات میں مومن قوم کے لیے بہت نشانیاں ہیں، قرآن میں جگہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جگہ اللہ نے فرمایا ہے کہ لوگو! رزق کی کمی وزیادتی اللہ کے ہاتھ ہی ہے بعض لوگ ایسے قلیل القلب ہوتے ہیں کہ اگر اللہ ان کے رزق میں ذرا کمی کرے تو ناشکری پر اتر آتے ہیں دہائی دہائی کرتے ہیں کہ ہمارا رزق کھویا گیا پھر مختلف قبروں پر سجدہ ریز ہوتے ہیں غیر اللہ سے طلب رزق کی دہائی دیتے ہیں، حالانکہ قرآن کہتا ہے:

﴿وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ شَيْئًا وَّلَا يَسْتَطِيعُونَ﴿٧٣﴾﴾ (النحل)

''کہ وہ لوگ اللہ کے علاوہ ایسوں کی عبادت کرتے ہیں، ایسوں سے رزق کا سوال کرتے ہیں جو آسمانوں زمینوں میں ان کے لیے ذرہ برابر رزق کا اختیار نہیں رکھتے۔ (کہ کسی کو ذرا سا بھی رزق دے لیں)۔''

لوگو! پھر سن لو۔ وہ ایسی طاقت نہیں رکھتے۔ ایک اور مقام پر اس طرح فرمایا:

﴿يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَأَنّٰى تُؤْفَكُونَ﴿٣﴾﴾ (فاطر)

''اے لوگو! اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جو اس نے تم پر کی، کیا اللہ کے علاوہ کوئی خالق ہے جو تم کو آسمانوں زمینوں سے رزق دے اس کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں پھر تم واضح دلائل آجانے کے بعد غیر اللہ کی عبادت کی طرف کیوں جھکتے ہو۔''

آؤ قرآن کا ایک اور مقام سن لو:

﴿أَمَّنْ هٰذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ بَلْ لَّجُّوا فِي عُتُوٍّ وَّنُفُورٍ﴿٢١﴾﴾ (الملك)

''اگر اللہ تعالیٰ اپنا رزق روک لے تو کون ہے جو تم کو رزق دے، بلکہ کافر لوگ تو سرکشی اور ضد پر اڑے ہوئے ہیں۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قرآن کی اس آیت سے واضح معلوم ہوتا ہے کہ رازق حقیقی صرف ایک اللہ ہی ہے اولیاء کی قبروں پر جھک کر رزق کا مطالبہ کرنے والوں اس آیت پر غور کرو اور صرف خدا ہی سے رزق کا سوال کیا کرو، قرآن کا فیصلہ اٹل ہے کہ دردر پر ٹھوکریں کھا کھا کر مر جاؤ گے لیکن رازق حقیقی کے علاوہ کسی سے رزق حاصل نہیں کر سکو گے۔ ایک بات اور سنو کہ رزق کی کمی وزیادتی ہوتی رہتی ہے:

بعض لوگ رزق برداشت نہیں کرتے:

﴿تِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ﴿١٤٠﴾﴾ (العمران) ''ہم لوگوں پر دنوں کو بدل بدل کر لاتے ہیں۔''

کبھی رزق کم کبھی زیادہ یہ بھی اس کا ایک نرالا فیصلہ ہے، کہ تمام کو بے انداز یکساں رزق نہیں دیتا اگر ایسا ہوتا تو لوگ خوب فساد برپا کرتے آج دیکھ لو بعض ایسے ہیں کہ اگر ان کو کچھ غربت کے بعد رزق مل جائے تو وہ لڑائی جھگڑوں پر اتر آتے ہیں، یہ اللہ کا فیصلہ بہت اچھا ہے اکثر لوگ رزق کی کمی کے سبب لڑائی جھگڑے سے اجتناب کرتے ہیں کہ اگر ہم کسی سے لڑے تو مقدمہ پر کہاں سے خرچ کریں گے اس فیصلہ کو اللہ نے اس طرح بیان فرمایا:

﴿وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌ بَصِيْرٌ ﴿٢٧﴾﴾ (الشوری) ''اور اگر اللہ تعالیٰ اپنے تمام بندوں کی روزی فراخ کر دیتا تو وہ فساد برپا کرتے لیکن وہ اندازے کے ساتھ جس قدر چاہتا ہے نازل کرتا ہے۔ بیشک وہ اپنے بندوں سے باخبر اور بخوبی دیکھنے والا ہے۔''

اللہ مجھے اور آپ کو قرآن وسنت پر کماحقہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رزق کی تلاش

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْهُ تَکْبِیْرًا ○ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا ○ اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

﴿فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْکُرُوْا لَهٗ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾﴾ (العنکبوت)

”اللہ کے پاس رزق تلاش کرو اسی کی عبادت کرو اور اسی کا شکریہ ادا کرو، تم سب نے اسی کی طرف لوٹنا ہے۔“

حضرات!...... آج ہر انسان رزق کی تلاش میں بھاگ دوڑ کر رہا ہے کوئی جائز اور کوئی ناجائز۔ بعض لوگ اپنے گناہوں کی وجہ سے معاشی پریشانیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں...... پھر معیشت کی بحالی کے لیے کبھی تعویذ فروشوں کے پاس...... کبھی غیر اللہ سے سوال کرنے کے لیے مختلف مقبروں پر...... کبھی نذرانے لیکر گدی نشینوں کے در پر...... کبھی جادوگروں کے پاس کہ ہماری کاروباری بندش توڑ دو، کسی نے ہم پر ایسا وار کیا ہے کہ ہمارا کاروبار بند ہو گیا ہے۔ حالانکہ انہیں اپنے آپ پر سوچنا چاہئے کہ یہ معاشی فساد ان کے بد اعمال کی وجہ سے ہے۔

﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا کَسَبَتْ اَیْدِی النَّاسِ لِیُذِیْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِیْ عَمِلُوْا

”خشکی اور تری میں لوگوں کی بداعمالیوں کی وجہ سے فساد پھیل گیا، تا کہ اللہ تعالیٰ انہیں ان کے بعض

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ﴾ (الروم) اعمال کا مزہ چکھائے، شاید کہ وہ بے دینی سے باز آ جائیں۔"

حضرات!...... ایسے لوگوں کو بد اعمالیاں چھوڑ کر ایسے اعمال اپنانے چاہئیں جو حصول رزق کا ذریعہ بنتے ہیں۔

تلاش کا پہلا راستہ:

﴿وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا ۝ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾ (الطلاق) "اور جو شخص اللہ سے ڈرے، اللہ اسے ہر تنگی سے نکال دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جہاں کا وہم و گمان بھی نہ ہو۔"

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرمایا:

﴿وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَٰكِن كَذَّبُوا فَأَخَذْنَاهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾ (الاعراف) "اگر بستیوں والے لوگ ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے برکتیں نازل فرماتے، لیکن انہوں نے جھٹلایا تو ہم نے انہیں پکڑ لیا ان کی کمائی کے سبب۔"

ان دونوں مقامات پر اللہ نے حصول رزق کا ذریعہ تقویٰ بتایا کہ تقویٰ جیسے عمل میں رزق تلاش کرو۔

تقویٰ کیا ہے؟ تقویٰ کا معنیٰ ہے، پرہیز...... کوئی مریض کسی ڈاکٹر سے دوائی لیتا ہے تو ڈاکٹر دوائی بھی دیتا ہے اور احتیاط، یعنی پرہیز بھی بتاتا ہے کہ فلاں فلاں چیز تم نے نہیں کھانی دوائی کا فائدہ اسی مریض کو ہوتا ہے جو ڈاکٹر کے بتائے ہوئے پرہیز اپناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پرہیز بتائے ہیں کہ زنا نہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کرنا...... شراب نہیں پینا...... جوا نہیں کھیلنا...... چوری نہیں کرنا...... شرک نہ کرنا...... بدعتی نہ بننا...... بددیانتی نہ کرنا...... قطع رحمی نہ کرنا...... وغیرہ، جو شخص یہ پرہیز اپناتا ہے پھر اس پر قرآن کا اثر بھی ہوتا ہے، فرمایا:

﴿ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴾ (البقرة) "اس لا ریب کتاب میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔"

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور تقوی: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سوال کیا کہ تقوی کیا ہے آپ نے فرمایا: "تقوی ایسی احتیاط کو کہتے ہیں، جیسے کوئی مسافر خاردار جھاڑیوں والی زمین سے گزر رہا ہو اور قدم دیکھ دیکھ کر ٹکاتا ہے کہ کہیں چھوٹا یا بڑا کانٹا پاؤں میں نہ لگ جائے"۔ اسی طرح جو تقوی اپناتا ہے وہ چھوٹے بڑے سب گناہوں سے بچتا ہے۔

نکیاں موٹیاں کل برائیاں چھڈن تقوی سوئی
کنڈیاں والی دھرتی اتے جیویں ٹرے مسافر کوئی
چھوٹے نوں نہ چھوٹا سمجھے بچ بچ قدم ٹکاوے
دے توفیق خداوند سائیں اولنگھ سلامت جاوے
چھوٹے کنکر اکٹھے ہو کر بنن پہاڑ اچیرے
چھوٹیاں اوھگناں لاپرواہیوں رھوڑے نے کیاں دے بیڑے

جو شخص تقوی اختیار کرے اللہ تعالیٰ اسے بے گمان روزی عطا کرتا ہے۔

دوسرا راستہ توکل:

﴿وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ﴾ (الطلاق) "جو اللہ پر مکمل توکل اور بھروسہ کرے اللہ اس کے لیے کافی ہے۔"

جانوروں کی طرف دیکھیں جن کے کارخانے یا فیکٹریاں نہیں وہ تو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صرف اللہ توکل صبح گھونسلوں سے نکلتے ہیں اور پیٹ بھر کے واپس آتے ہیں۔

﴿وَكَأَيِّن مِّن دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝۶۰﴾ (العنکبوت)

''اور یہ تمام جانور جو اپنی روزی نہیں اٹھائے پھرتے، بلکہ ان کو اور تم کو اللہ ہی روزی دیتا ہے وہ سننے والا جاننے والا ہے۔''

نبی ﷺ نے فرمایا:

«لَوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَوَكَّلُونَ عَلَى اللهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرُزِقْتُمْ كَمَا تُرْزَقُ الطَّيْرُ تَغْدُوا خِمَاصًا وَّتَرُوحُ بِطَانًا».

اگر تم اللہ پر کما حقہ توکل کرتے تو تمہیں اس طرح رزق دیا جاتا جیسا کہ پرندوں کو رزق دیا جاتا ہے، وہ صبح کو بھوکے نکلتے ہیں، رات کو پیٹ بھر کے آتے ہیں۔ (ترمذی، کتاب الزھد، باب فی التوکل علی اللہ، حدیث: ۲۳۴۴، مسند احمد ۱/۳۰، وحاکم ۴/۳۵۴، اسنادہ صحیح)

پرندوں کی مثال کیوں؟ بعض لوگ توکل کا معنٰی غلط سمجھتے ہیں کہ کچھ نہ کرنا...... بلکہ صوفیوں کا قول ہے کہ (پلے خرچ نہیں بندھے، پنچھی تے درویش۔)......یعنی ایک ٹائم کا کھانا کھالیا اب دوسرے ٹائم کا بھی اللہ دے گا۔ ہمیں کوئی کام کرنے کی ضرورت نہیں۔...... حضرات!...... توکل کا یہ معنٰی نہیں کہ بیکار ہو کر بیٹھ جانا...... پرندوں کی مثال اسی لیے دی کہ وہ بیکار گھونسلوں میں بیٹھ نہیں جاتے، بلکہ اپنی کوششیں کرتے ہیں اور اللہ انہیں روزی دیتا ہے۔

توکل کا صحیح معنٰی: حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ «أُرْسِلُ رَاحِلَتِي وَأَتَوَكَّلُ». کیا میں اپنی سواری کو اللہ توکل کھلا چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا: «بَلْ قَيِّدْهَا وَتَوَكَّلْ». نہیں بلکہ اسے باندھ پھر اللہ پر توکل کر۔ (مستدرک حاکم، جلد۳/صفحہ۶۲۳، سندہ جید، ومجمع الزوائد، جلد۱۰/صفحہ۳۰۳)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ثابت ہوا کہ انسان پہلے اپنی ذمہ داری پوری کرے، پھر اللہ پر توکل کرے تو اللہ اسے روزی دے گا۔

تلاش کا تیسرا راستہ: دلجمعی سے اللہ کی عبادت' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: «يَا ابْنَ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي اِمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَاَسُدَّ فَقْرَكَ وَاِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَيْكَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ». (ترمذی، ابواب صفة القيامة، باب احاديث ابتلينا بالضراء ومن كانت الآخرة همه وابن آدم تفرغ لعبادتي، حدیث: ۲۴۶۶، ومستدرک حاکم، جلد۲/صفحہ۴۴۲، کتاب التفسير، تفسير سورة حم عسق، ومسند احمد، جلد۲/صفحہ۳۵۸، سندہ صحیح)

اے آدم کے بیٹے میری عبادت کے لیے فارغ ہو جا۔ (یعنی خالص میری عبادت کر) دوسرا معنی تمام خیالات کو دل سے نکال کر میری عبادت کر، یعنی عبادت کے وقت پوری طرح میری طرف متوجہ ہو «اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ»: ایسے عبادت کر گویا کہ تو اللہ کو دیکھ رہا ہے، «فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ». اگر تو اللہ کو نہیں دیکھتا، تو اللہ تو تجھے دیکھ رہا ہے۔ (بخاری، کتاب الایمان، باب سؤال جبرائيل عن النبی ...... الخ، حدیث: ۵۰) جب تو اسی طرح میری عبادت کرے گا تو میں تیرے سینے کو تونگری سے بھر دوں گا اور لوگوں سے تجھے بے نیاز کر دوں گا، اگر تو نے میری خالص عبادت نہ کی تو میں تجھے بے کار کاموں میں مصروف کر دوں گا اور تجھے لوگوں کا محتاج بنا دوں گا۔ ...... ثابت ہوا کہ اللہ کی خالص عبادت میں وافر رزق ہے۔

تلاش کا چوتھا راستہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

«مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّمَدَّ لَهٗ فِیْ عُمْرِهٖ وَاَنْ یُّزَادَ لَهٗ فِیْ رِزْقِهٖ فَلْیَبِرَّ وَالِدَیْهِ وَلْیَصِلْ رَحِمَهٗ».

(مسند احمد، جلد۳/صفحہ۲۲۹، سندہ جید)

جو آدمی چاہتا ہے کہ اس کی عمر لمبی ہو جائے اور اس کا رزق زیادہ ہو جائے، اس کو چاہیے کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور صلہ رحمی کرے۔"

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ والدین کی خدمت رشتے ناتے ملانے سے انسان کی عمر اور رزق بڑھ جاتے ہیں۔

تلاش کا پانچواں راستہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یُّبْسَطَ فِیْ رِزْقِهٖ وَاَنْ یُّنْسَاَ لَهٗ فِیْ اَثَرِهٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَهٗ».

جو شخص چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں کشادگی ہو اور اس کی عمر میں اضافہ کر دیا جائے تو وہ صلہ رحمی کرے۔

(بخاری، کتاب الادب، باب من بُسط له فی الرزق لصلة الرحم، حدیث: ۵۹۸۵)

صلہ رحمی سے خاندان میں عزت: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«تَعَلَّمُوْا مِنْ اَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِهٖ اَرْحَامَكُمْ فَاِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِی الْاَهْلِ مَثْرَاةٌ فِی الْمَالِ مَنْسَاَةٌ فِی الْعُمْرِ».

رشتہ داری کی معلومات حاصل کرو تا کہ تم رشتہ داری کو ملا سکو، کیونکہ صلہ رحمی...... خاندان میں عزت ومحبت ...... مال میں کثرت ...... اور عمر میں اضافہ کا سبب ہوتا ہے۔

(ترمذی، ابواب البر والصلة، باب فی تعلیم النسب، حدیث: ۱۹۷۹، ومستدرک حاکم، جلد۴/صفحہ۱۶۱، کتاب البر والصلة، باب تعلموا من انسابکم ما تصلوا به ارحامکم، حدیث: ۷۳۶۶)

صلہ رحمی سے بری موت دور: نبی ﷺ فرماتے ہیں:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

«مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُّمَدَّ لَہٗ فِی عُمْرِہٖ وَیُوَسَّعَ عَلَیْہِ فِی رِزْقِہٖ وَیُدْفَعَ عَنْہُ مِیْتَۃُ السُّوْءِ فَلْیَتَّقِ اللّٰہَ وَالْیَصِلْ رَحِمَہٗ». (مجمع الزوائد، جلد۸/صفحہ۱۵۲، مسند احمد ۱/۱۴۳، سندہ صحیح)

کہ جو آدمی چاہتا ہے کہ اس کی عمر لمبی ہو اور رزق میں وسعت ہو اور بری موت اس سے دور کی جائے، پس اسے چاہئے کہ وہ تقویٰ اختیار کرے اور صلہ رحمی کرے۔

صلہ رحمی کا اجر برے لوگوں کو بھی: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اِنَّ اَعْجَلَ الطَّاعَۃِ ثَوَابًا صِلَۃُ الرَّحِمِ حَتّٰی اِنَّ اَھْلَ الْبَیْتِ لِیَکُوْنُوْا فَجَرَۃً فَتَنْمُوْا اَمْوَالُھُمْ وَیَکْثُرُ عَدَدُھُمْ اِذَا تَوَاصَلُوْا وَمَا مِنْ اَھْلِ بَیْتٍ یَّتَوَاصَلُوْنَ فَیَحْتَاجُوْنَ».

تمام نیکیوں سے جلدی صلہ رحمی (یعنی رشتہ داروں سے اچھے سلوک) کا ثواب ملتا ہے، حتی کہ اگر کسی برے کنبے کے لوگ صلہ رحمی کرتے تو ان کے مال اور افراد بڑھ جاتے ہیں، اور صلہ رحمی کرنے والے خاندان کے لوگ محتاج نہیں ہوتے۔

(صحیح ابن حبان، جلد۲/صفحہ۱۶۰، باب صلۃ الرحم وقطعھا، حدیث: ۴۴۰' بتحقیق شعیب الارنوط، تمام راوی ثقہ ہیں)

رشتہ داری توڑنے سے لعنت: اللہ کریم نے ارشاد فرمایا:

﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ﴿۲۲﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ﴿۲۳﴾﴾ (محمد)

"شاید کہ تمہیں جب حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد برپا کرو اور رشتے ناتے توڑ ڈالو، یہ کام کرنے والوں پر اللہ نے لعنت کی ہے۔"

اس آیت میں اللہ نے رشتہ داری توڑنے والوں پر لعنت فرمائی ہے،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جہاں اللہ کی لعنت ہو وہاں سے اللہ کی برکات کوچ کر جاتی ہیں، رزق کی کمی عزت میں خرابی اور بے سکونی واقع ہو جاتی ہے...... اس لیے حضرات وہ کام کرو جن سے رزق میں کشادگی ہوتی ہے، اسی لیے میں نے بفضلہٖ تعالیٰ لکھا:

منگو رب کولوں جہیڑا داتا ہے جے سبدا
اوس توں بغیر کتوں رزق نہیں جے لبھدا

رزق ودھاؤن والے عمل کہیڑے کہیڑے نے — اللہ تے رسول کیتے خوب نکھیڑے نے
حدیث تے قرآن پیا کھول کھول دسدا — منگو رب کولوں جہیڑا داتا ہے جے سبدا
اوس توں بغیر کتوں رزق نہیں جے لبھدا

منگو رب توں وسیلہ سوھنا پا کے — خوش ہووے مولا تہانوں رزق عطا کے
عملاں بغیر کوئی وسیلہ نہیں جے پھبدا — منگو رب کولوں جہیڑا داتا ہے جے سبدا
اوس توں بغیر کتوں رزق نہیں جے لبھدا

پہلا عمل تسی تقویٰ کماویو — گناہاں کولوں تسی بچو تے بچاویو
ایس پاروں ہووے فضل سچے ربدا — منگو رب کولوں جہیڑا داتا ہے جے سبدا
اوس توں بغیر کتوں رزق نہیں جے لبھدا

دوجا عمل رب تے توکل ٹکا توں — رزق دے دریا سچے مولا کولوں پا توں
توکل والیاں دی ویکھو لاج اللہ رکھدا — منگو رب کولوں جہیڑا داتا ہے جے سبدا
اوس توں بغیر کتوں رزق نہیں جے لبھدا

تیجا عمل کرو پوجا خالص ربدی — کردا اے پوری جہیڑا حاجت سبدی
مومناں عبادت والا عمل تینوں سجدا — منگو رب کولوں جہیڑا داتا ہے جے سبدا
اوس توں بغیر کتوں رزق نہیں جے لبھدا

چوتھا عمل ماپیونوں راضی رکھیں توں — عمر لمبی مزہ رزق والا چکھیں توں
ماپے دیاں خادماں نوں جنت سوھنا لبھدا — منگو رب کولوں جہیڑا داتا ہے جے سبدا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اوس توں بغیر کتوں رزق نہیں جے لبھدا

پنجواں عمل رشتے داری نوں ودھاوناں طعنے گلاں سن سن جھولی وچ پاوناں
صلہ رحمی پاروں دریائے رزق پیاوگدا منگو رب کولوں جیہڑا داتا ہے جے سبدا
اوس توں بغیر کتوں رزق نہیں جے لبھدا

تلاش کا چھٹا راستہ:

﴿فَإِذَا دَخَلْتُم بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ﴾ (النور)

''جب تم اپنے گھروں میں داخل ہو تو اپنے اہل خانہ کو سلام کرو، یہ اللہ کی طرف سے تحفہ ہے، برکت کا سبب ہے، پاکیزگی ہے، اسی طرح تمہارا اللہ نشانیاں ظاہر کرتا ہے تاکہ تم سمجھو۔''

اس آیت سے یہ تعلیم ملتی ہے کہ جب بھی تم گھر داخل ہو جاؤ خواہ جلدی آؤ یا دیر سے آؤ جب بھی گھر آؤ گھر والوں کو سلام کہو، اس عمل سے اللہ کی برکات نازل ہوں گی، رزق کی فراوانی ہو گی، نعمتوں کی بہار لگ جائے گی۔

تلاش کا ساتواں راستہ:

قرآن پاک نے بیان کیا:

﴿وَمَا أَنفَقْتُم مِّن شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ﴾ (سبأ)

''اور جو تم خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ دے گا۔''

نبی ﷺ نے فرمایا کہ: اللہ ابن آدم سے فرماتا ہے:

«يَا ابْنَ آدَمَ أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ».

(بخاری، کتاب النفقات، پہلا باب، حدیث: ۵۳۵۲)

اے ابن آدم تو میری راہ میں خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا۔

دوسری حدیث: نبی ﷺ نے فرمایا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

«مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَيَقُولُ الْآخَرُ اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا».

(بخاری، کتاب الزکاۃ، باب قول اللہ تعالی: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى﴾، حدیث:۱۴۴۲)

ہر روز صبح دو فرشتے اللہ کی طرف سے اترتے ہیں، ایک فرشتہ دعا کرتا ہے کہ اے اللہ خرچ کرنے والے کو بدلہ دے، پھر دوسرا کہتا ہے اے اللہ جو (طاقت ہوتے) خرچ نہیں کرتا اس کا رزق روک دے۔

ملائکہ کی دعا مقبول: ملائکہ اپنی مرضی سے دعا نہیں کرتے بلکہ اللہ کی اجازت سے دعا کرتے ہیں۔

﴿وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَى وَهُمْ مِنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ﴾ ﴿۲۸﴾ (الانبیاء)

''ملائکہ صرف اسی شخص کے لیے دعا کرتے ہیں جس کے لیے اللہ اجازت دے اور وہ اللہ کے جلال سے ڈرتے ہیں۔''

ثابت ہوا کہ ملائکہ اللہ کے حکم سے دعا کرتے ہیں، جب اللہ ان کو خود دعا کا حکم دیتے ہیں تو ان کی دعا قبول بھی فرمائیں گے۔

تیسری حدیث: نبی ﷺ نے فرمایا:

«أَنْفِقْ يَا بِلَالُ! وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِي الْعَرْشِ إِقْلَالًا».

اے بلال! اللہ کی راہ میں خرچ کر اور عرش والے سے تنگی رزق سے نہ ڈر۔

(شعب الایمان للبیہقی، بحوالہ مشکوٰۃ' باب الانفاق و کراھیۃ الامساك' تیسری فصل کی حدیث:۱۱)

حیرت انگیز واقعہ: نبی ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی ایک کھلی جگہ میں تھا تو اس نے بادل سے ایک آواز سنی «اِسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ». کہ فلاں آدمی کے باغ کو پانی پلا، بادل نے سیاہ پتھروں والی زمین کا رخ کیا، وہاں برسا پھر وہ پانی پتھروں سے نیچے ایک نالہ میں آیا وہ آدمی پانی کے پیچھے پیچھے چلا، ایک آدمی اپنے باغ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں آنے والے پانی کو داخل کر رہا ہے۔ اس نے اس آدمی سے پوچھا آپ کا نام کیا ہے، اس نے وہی نام بتایا جو اس نے بادل سے سنا تھا، اس نے پوچھا، اے اللہ کے بندے تیرا کیا عمل ہے کہ تیرا نام بادلوں میں لیا جا رہا ہے؟ اس نے کہا میرا یہ طریقہ ہے «فَإِنِّي أَنْظُرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَآكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثُلُثًا وَأَرُدُّ فِيهَا ثُلُثَهُ»، جب فصل تیار ہو جاتی ہے تو میں اس کا تیسرا حصہ اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیتا ہوں اور ایک حصہ میں اور گھر والے کھاتے ہیں ایک حصہ زمین میں بونے کے لیے رکھ دیتا ہوں۔

(مسلم، کتاب الرقاق، باب:۱۳، فضل من یجعل ثلث ماله فی المساکین، حدیث:۲۹۸۴)

ثابت ہوا کہ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے رزق بڑھتا ہے۔

تلاش کا آٹھواں راستہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں دو بھائی تھے، فَكَانَ أَحَدُهُمَا يَأْتِ النَّبِيَّ ﷺ وَالْآخَرُ يَحْتَرِفُ، فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ أَخَاهُ إِلَى النَّبِيِّ فَقَالَ: لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهِ. ...... ان دونوں میں ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دین سیکھنے کے لیے آتا تھا، اور دوسرا بھائی کاروبار کرتا، اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ میرا بھائی کام نہیں کرتا (یہ تو صرف علم ہی سیکھتا ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تیرے ہنر کا کوئی کمال نہیں) «لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهِ». امید ہے کہ تجھے اسی کی وجہ سے رزق دیا جاتا ہے۔ (ترمذی، کتاب الزھد، باب توکل علی اللہ، حدیث:۲۳۴۵، سند صحیح ہے، ومستدرک حاکم جلد۱/صفحہ۹۳، کتاب العلم، باب خطبة فی حجة الوداع)

ثابت ہوا کہ علم دین میں مصروف لوگوں کی خدمت کرنے سے رزق ملتا ہے۔

تلاش کا نواں راستہ: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ کمزور غرباء لوگوں سے اپنے آپ کو افضل جانا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «هَلْ تُنْصَرُونَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَآئِكُمْ». تم انہیں حقیر نہ جانو، بلکہ تمہیں انہیں کی وجہ سے مدد دی جاتی ہے، اور رزق دیا جاتا ہے۔

ثابت ہوا کہ جو آدمی غرباء مساکین و کمزور لوگوں پر خرچ کرتا ہے اس عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کی مشکلات میں مدد بھی فرماتا ہے اور اسے وافر رزق بھی عطا فرماتا ہے۔

تلاش کا دسواں راستہ: قرآن پاک نے بیان کیا:

﴿اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ⑩ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا ⑪ وَيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ ⑫﴾ (نوح)

”اپنے رب سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو وہ بخشنے والا ہے، وہ تم پر موسلا دھار بارشیں برسائے گا، تمہیں مال اور بیٹے بھی دے گا۔“

حدیث: نبی ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا وَّمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ».

جو آدمی استغفار کو اپنے اوپر لازم کرلیتا ہے یعنی کثرت سے استغفار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو ہر تنگی اور ہر غم سے نجات دیتا ہے، اور اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے کہ جہاں کا اسے وہم وگمان بھی نہ ہو۔ (مسند احمد، جلد۱/صفحہ۲۴۸، وابوداود، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار، حدیث: ۱۵۱۸، وابن ماجہ، کتاب الادب، باب الاستغفار، حدیث:۳۸۰۹)

یہ حدیث سنداً تو ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں حکم بن مصعب مجہول ہے لیکن اس حدیث کی تائید قرآن کرتا ہے، ﴿اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ...... الخ﴾

طریقہ استغفار: امام عامر بن شراحیل المعروف شعبی رحمہ اللہ جو کہ ۱۷ ہجری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں پیدا ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بارش مانگنے کے لیے باہر نکلے، بس گناہوں کی بخشش مانگ کر واپس آگئے، لوگوں نے کہا، آپ تو بارش مانگنے گئے تھے، لیکن آپ نے بارش کا نام بھی نہیں لیا، صرف استغفار کر کے واپس آگئے؟ آپ نے فرمایا: میں نے وہ طریقہ اپنایا جس سے بغیر مانگے بارش ہوتی ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

﴿اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ...... الخ﴾ (تفسیر ابن جریر طبری، جلد ۲۹، صفحہ ۵۹)

یعنی استغفار یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگی جائے۔

نماز سے استغفار: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر آدمی کوئی گناہ کر لے تو پھر فوراً اچھا سا وضو کرے اور کھڑا ہو کر دو رکعت نماز پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیتا ہے۔ (ابوداود، کتاب الوتر، باب في الاستغفار، حدیث: ۱۵۲۱ سندہ صحیح)

وظیفہ استغفار: ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مجلس میں شمار کیا رسول اللہ ﷺ نے سو مرتبہ کہا: «رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ»۔ (ابوداود، کتاب الوتر، باب الاستغفار، حدیث: ۱۵۱۶' ترمذی' ابواب الدعوات' باب ما يقول إذا قام من المجلس' حدیث: ۳۴۳۴' ترمذی کی سند صحیح ہے)

ایک اور وظیفہ: نبی ﷺ نے فرمایا جو آدمی یہ کہے: «اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ»۔ ...... تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے، اگرچہ وہ جہاد سے بھاگا ہو۔

(ابوداود، کتاب الوتر، باب الاستغفار، حدیث: ۱۵۱۷' سندہ حسن)

ثابت ہوا کہ استغفار کرنے سے وافر رزق ملتا ہے۔

چھیواں عمل گھر جدوں وی تو آوناں سب توں پہلے گھر وچ سلام بلاوناں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس تحفہ پاروں وسے فضل ربدا منگو رب کولوں جیہڑا داتا ہے جے سبدا
اوس توں بغیر کتوں رزق نہیں جے لبھدا

ستواں مال دیویں اللہ والے راہ توں پاویں دو جہانیں سوہنی جنت جزا توں
سخیاں دا رزق ہر دوز پیا ودھدا منگو رب کولوں جیہڑا داتا ہے جے سبدا
اوس توں سوا کتوں رزق نہیں جے لبھدا

اٹھواں طالب علماں دی نہ خدمت وساریو انہاں پاروں رزق ملے سنوں پیاریو
دین نوں پھیلانا کم علمائے حق دا منگو رب کولوں جیہڑا داتا ہے جے سبدا
اوس توں بغیر کتوں رزق نہیں جے لبھدا

ناواں ماڑیاں غریباں دا دھیان رکھنا کر کے تعاون مزہ رحمتاں دا چکھناں
ایس عمل پاروں وسے رزق ربدا منگو رب کولوں جیہڑا داتا ہے جے سبدا
اوس توں بغیر کتوں رزق نہیں جے لبھدا

دسواں ہر ویلے رب کولوں معافی منگیو استغفار کر دے نہ کدی سنگیو
مال تے اولاد دیوے داتا جگدا منگو رب کولوں جیہڑا داتا ہے جے سبدا
اوس توں بغیر کتوں رزق نہیں جے لبھدا

ایہہ عمل دسے جیہڑے تہانوں نواز چیمہ جے ایہناں وچ ہے جے لوگو رزق خزینہ جے
مومن جیہڑا اس کے خزینہ نہیں جے چھڈدا منگو رب کولوں جیہڑا داتا ہے جے سبدا
اوس توں بغیر کتوں رزق نہیں جے لبھدا

تلاش کا گیارواں راستہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ».

حج اور عمرے کے مابین متابعت کرو، (پہلے عمرہ کرو پھر حج کرو، پھر عمرہ کرو) کیونکہ یہ دونوں گناہ اور غربت کو اس طرح دور کرتے ہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ بھٹی لوہے...... سونے...... چاندی کی میل کو دور کر دیتی ہے۔

(مسند احمد، جلد ۱/صفحہ ۳۸۷، ترمذی، ابواب الحج، باب ما جاء فی ثواب الحج والعمرة، حدیث: ۸۱۰، ونسائی، کتاب مناسك الحج، باب فضل المتابعة بین الحج والعمرة، حدیث: ۲۶۳۱ احمد اور نسائی کی اسناد صحیح ہیں)

حضرات! ...... اللہ تعالیٰ تمہیں جب توفیق بخشے حج کے لیے جاؤ تو پہلے عمرہ کرو، پھر حج کرو، کیونکہ اس سے غربت ختم ہوتی ہے، گناہ معاف ہوتے ہیں، وافر رزق ملتا ہے۔

تلاش کا بارہواں راستہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی وفات کے وقت اپنے بیٹے کو کہا میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھتے رہنا، «فَاِنَّهَا صَلٰوةُ كُلِّ شَیْءٍ وَبِهَا يُرْزَقُ كُلُّ شَیْءٍ» یہ ہر چیز کی نماز ہے اور اسی کے پڑھنے سے تمام چیزوں کو رزق دیا جاتا ہے۔ (مسند احمد، جلد ۲/صفحہ ۲۲۵ سندہ حسن)

اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے راستے اور اعمال اپنانے کی توفیق دے جن کے کرنے سے وافر رزق حلال ملتا ہے۔

آخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دکھوں کا علاج

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

﴿اِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ اِلَّا هُوَ ﴿١٠٨﴾﴾ (یونس) ''اے میرے حبیب ﷺ! اگر آپ کو اللہ کی طرف سے کوئی دکھ یا تکلیف پہنچے تو اسے اللہ کے علاوہ کوئی ہٹانے والا نہیں۔''

حضرات!...... دنیا میں انسان پر مختلف ادوار و حالات آتے ہیں...... کبھی تنگیاں...... کبھی آسانیاں...... کبھی خوشیاں...... کبھی غمیاں...... آیئے آج میں انشاء اللہ العزیز آپ کے سامنے عرض کروں گا کہ پریشانیاں اور دکھ کیوں آتے ہیں اور ان کا حل کیا ہے۔

انبیاء علیہم السلام اور اولیاء عظام پر پریشانیاں آتی ہیں بطور امتحان...... ہم جیسے گناہگار لوگوں پر پریشانیاں آتی ہیں ہمارے گناہوں کے سبب...... جب پریشانیاں آجائیں تو ان کا حل صرف اللہ کے پاس ہے۔ ﴿فَلَا كَاشِفَ لَهٗ اِلَّا هُوَ﴾.

ہر مشکل کے وقت انسان کو اللہ کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے جب اللہ کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مدد حاصل ہو جائے تو ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے، آیئے اللہ کی مدد کے حصول کے ذرائع قرآن سے سنیے:

﴿يَآيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿۱۵۳﴾﴾ (البقرة) ''ایمان والو! نماز اور صبر کے ذریعہ اللہ سے مدد مانگو، کیونکہ اللہ صابرین کا ساتھی ہے۔''

اس آیت سے واضح ہوا کہ نماز کے وسیلہ اللہ تعالیٰ مدد فرما کر بڑے بڑے مصائب دور فرماتا ہے۔

حضرت سارہ کا دکھ اور نماز: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سارہ رضی اللہ عنہا ہجرت کر کے ایک ایسی آبادی (یعنی مصر) میں پہنچے جس کا بادشاہ بڑا ظالم تھا، اس کو بتایا گیا کہ ابراہیم ایک خوبصورت عورت لے کر آئے ہیں۔ اس نے حضرت ابراہیم سے دریافت کرنے کے لیے آدمی بھیجا اس کے پوچھنے پر جناب ابراہیم نے فرمایا یہ میری بہن ہے اور ساتھ ہی جلد ہی سارہ کو بتایا کہ میں نے ان سے تجھے اپنی بہن بتایا ہے۔ کیونکہ روئے زمین پر تیرے اور میرے سوا کوئی مومن نہیں اس لیے تو دینی رشتے سے میری بہن ہے۔ اگر تجھے پوچھے تو میری تکذیب نہ کرنا بلکہ تصدیق کرنا۔ خیر اس ظالم بادشاہ نے سارہ کو جبرا بلوایا۔ حضرت ابراہیم نے جب یہ دیکھا تو نماز میں کھڑے ہوئے۔ طریقہ استعانت بالصلوٰۃ اپنایا، یعنی نماز کے ذریعے مدد مانگی اور حضرت سارہ کے پاس جب یہ بادشاہ ارادہ بد سے آیا «فَقَامَتْ تَوَضَّأَتْ وَتُصَلِّي» تو حضرت سارہ نے اپنی اس پریشانی اور دکھ کا علاج نماز سے کروایا...... نماز پڑھی اور دعا کی:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

«اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ اٰمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُوْلِكَ وَاَحْصَنْتُ فَرْجِيْ اِلَّا عَلٰى زَوْجِيْ فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ هٰذَا الْكَافِرَ».

اے اللہ! بیشک میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں اور میں نے اپنی عزت کو اپنے خاوند کے علاوہ تمام لوگوں سے محفوظ رکھا، تو اے اللہ! آج بھی میری عزت کو اس کافر سے محفوظ فرما اور اس کو مجھ پر مسلط نہ کر۔

جب نماز کے ذریعے مدد مانگی تو اللہ پاک نے ان کی اس طریقے سے مدد فرمائی کہ کافر بے ہوش ہو کر گر پڑا اور ایڑیاں رگڑنے لگا تو حضرت سارہ نے پھر دعا کی:

«اَللّٰهُمَّ اِنْ يَّمُتْ يُقَالُ هِيَ قَتَلَتْهُ».

اے اللہ اگر یہ کافر مر گیا تو لوگ کہیں گے کہ اس عورت نے اسے قتل کر دیا۔

اس دعا کے ساتھ وہ ہوش میں آیا تو اس نے پھر ارادۂ بد کیا تو بے ہوش ہو گیا پھر سارہ کی دعا سے ہوش میں آیا، حتی کہ تیسری بار بھی ایسا ہی ہوا۔ تو اس نے کہا یہ تم میرے پاس کوئی جننی لے آئے ہو، پھر بادشاہ نے سارہ کی تعظیم وتکریم کرتے ہوئے اسے چھوڑ دیا اور ساتھ ایک خادمہ ہاجرہ نامی بھی دے دی، بعض نے کہا کہ ہاجرہ اس بادشاہ کی بیٹی تھی اور بعض نے کہا کہ لونڈی تھی۔ (بخاری، کتاب البیوع، باب شراء المملوك من الحربی، صفحہ ۲۹۵، کتاب الانبیاء، باب واتخذ اللہ ابراهیم خلیلا، صفحہ ۴۷۴)

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ نماز دکھوں کا بہترین علاج ہے۔ آیئے ایک اور واقعہ پیش کروں، تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ نماز بڑے بڑے دکھوں کا علاج ہے۔

ابو معلق کے دکھ کا علاج: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک صحابی جن کی کنیت ابو معلق تھی وہ اپنے اور غیروں کے مال کی تجارت کیا کرتے تھے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یہ ایک مرتبہ سفر میں نکلے راستے میں انہیں ایک ڈاکو ملا جو ہتھیاروں سے لیس تھا، ڈاکو نے کہا، اپنا سامان یہیں ڈال دے کیونکہ میں تجھے قتل کرنے لگا ہوں، انہوں نے سامان رکھ دیا فرمایا یہ سامان لے لے اور مجھے قتل نہ کر۔ اس نے کہا کہ سامان تو میرا ہی ہے تجھے قتل ضرور کروں گا۔ انہوں نے کہا پھر تو مجھے دو رکعت نماز پڑھنے کی مہلت دے، ڈاکو نے کہا جتنی چاہے نماز پڑھ لے۔ چنانچہ انہوں نے نماز پڑھی اور اس کے بعد اللہ سے یہ دعا مانگی: «يَا وَدُوْدُ يَا ذَا الْعَرْشِ الْمَجِيْدِ يَافَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ اَسْئَلُكَ بِعِزَّتِكَ الَّتِىْ لَا تُرَامُ وَمُلْكِكَ الَّذِىْ لَا يُضَامُ وَبِنُوْرِكَ الَّذِىْ مَلَاَ اَرْكَانَ عَرْشِكَ اَنْ تَكْفِيْنِىْ شَرَّ هٰذَا اللِّصِّ يَا مُغِيْثُ اَغِثْنِىْ»۔ یہ کلمات تین مرتبہ کہے، اتنے میں انہوں نے دیکھا کہ ایک شہسوار اپنے ہاتھ میں نیزہ لیے ہوئے آیا اور ڈاکو کے دونوں کانوں کے درمیان سر میں مارا، ڈاکو مر گیا پھر وہ شہسوار ابو معلق کی طرف متوجہ ہوا ابو معلق نے پوچھا آپ کون ہیں؟ اس نے کہا میں چوتھے آسمان کا فرشتہ ہوں، جب آپ نے دعا کی تو میں نے آسمانوں کے دروازوں کی کھڑکھڑاہٹ سنی پھر جب آپ نے دوسری مرتبہ دعا مانگی تو آسمان کے باسیوں میں شور سنا، پھر جب آپ نے تیسری مرتبہ دعا مانگی تو کہا گیا کہ ایک مصیبت زدہ نے دعا مانگی ہے تو میں نے اللہ پاک سے سوال کیا کہ مجھے اس ڈاکو کے قتل کرنے کا والی بنا دیا جائے اس کے بعد میں نے کہا کہ بشارت حاصل کرو اور جان لو کہ جس آدمی نے وضو کیا اور چار رکعت نماز پڑھی اور انہی کلمات کے ساتھ دعا مانگی تو اس کی دعا قبول کی جائے گی۔ (الاصابہ، نمبر ۹۰ ابو معلق

نمبر ۱۰۵۵) غور فرمائیں کہ اس صحابی پر کس قدر پریشانی اور دکھ آچکا تھا، انہوں نے اپنے اللہ سے اس دکھ کا علاج نماز کے ذریعہ کروایا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی پیٹ درد اور نماز سے علاج: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بھوک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے سبب پیٹ میں درد تھا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نماز پڑھی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا تو آپ نے پوچھا اے ابو ہریرہ! کیا پیٹ درد بند ہوگئی ہے یا نہیں؟ ابو ہریرہ نے کہا کہ نہیں، تو آپ نے فرمایا:

«قُمْ فَصَلِّ فَإِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شِفَآءٌ». (مسند احمد جلد۲/صفحہ۴۰۳)

کھڑا ہو، نماز پڑھ، کیوں کہ نماز میں شفاء ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے پیٹ درد جیسے دکھ کا علاج نماز سے کروایا۔ تو میں نے شاعرانہ انداز میں عرض کیا:

وچ بیماری پڑھو نمازاں کہے رسول پیارا
دکھا درداں نوں دور کریسی مالک بخشنہارا

ہر دکھ دی دوا تو سن لے بھرا حدیثوں گواہی آوے
نماز علاجوں اللہ سچا دکھ تے مرض ہٹاوے

ولی پیغمبر سب صحابہ ایہو عمل کماندے
دکھ مصیبت جدوی آئی نمازوں علاج کراندے

دوسرا علاج: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ عرض کیا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! (میں نے جب سے درود پاک کی فضیلت سنی ہے تو) میرا جی چاہتا ہے کہ میں آپ پر زیادہ سے زیادہ درود پڑھوں، "فَكَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلٰوتِيْ؟" پس آپ فرمائیں کہ میں کتنا وقت لگاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مَا شِئْتَ". جتنا تیری مرضی...... میں نے عرض کیا، اپنے وقت کا چوتھا حصہ آپ پر درود پڑھوں گا، آپ نے فرمایا: "مَا شِئْتَ، فَاِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ". تیری مرضی ہے، اگر زیادہ وقت لگائے تو تیرے لیے بہتر ہے۔...... میں نے عرض کیا، پھر میں آدھا وقت لگاؤں گا، آپ نے فرمایا: "تیری مرضی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اگر زیادہ کرے تو بہتر ہے، میں نے عرض کیا "اَجْعَلُ لَكَ صَلٰوتِیْ كُلَّهَا". اب تو میں سارا وقت آپ پر درود پڑھتا رہوں گا۔...... آپ ﷺ نے فرمایا: «اِذًا تُكْفٰی هَمُّكَ وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ». تب تو تیرے دکھ اور غم دور کر دیئے جائیں گے اور تیرے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (ترمذی، ابواب صفة القيامة، باب فی الترغيب فی ذکر الله وذکر الموت وفضل اکثار الصلوٰة علی النبی، حدیث: ۲۴۵۷، شیخ البانی ؒ نے اسے صحیح کہا ہے۔) اور مسند احمد میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: «اِذًا يَكْفِيْكَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی مَا اَهَمَّكَ مِنْ دُنْيَاكَ وَآخِرَتِكَ». تب تو اللہ تیرے دنیا و آخرت کے غموں پریشانیوں کو دور کر دے گا۔ (احمد جلد ۵/صفحہ ۱۳۶)

پڑھو درود پیغمبر اتے حب نبی دے پاروں
قرب حضوری ملے ضروری اللہ دے درباروں
ملن جزاواں مٹن خطاواں پاک درود وسیلے
پڑھو درود او گنہگارو ایسے بناؤ حیلے
دکھاں مصیتاں والا تسی کرو علاج تمامی
ہر دم پڑھو درود پیارا اوپر نبی گرامی

تیسرا علاج: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ میرے شوہر ابوسلمہ رضی اللہ عنہ عبداللہ بن عبدالاسد نے نبی ﷺ سے حدیث سن کر مجھے سنائی، (مسلم میں ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خود بھی آپ ﷺ سے حدیث سنی) کہ جس مسلمان پر کوئی مصیبت آئے تو وہ یہ دعا پڑھے اللہ اس کی مصیبت اور دکھ دور فرما دے گا، دعا یہ ہے:

«اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اے اللہ! اس مصیبت میں مجھے اجر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

أُجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَاخْلُفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا». دے، اس نعمت کے بدل مجھے بہتر نعمت عطا فرما۔

میں نے یہ دعا حفظ کر لی، جنگ احد میں میرے خاوند ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد زخمی ہوئے اور ۴ ہجری تین جمادی الثانی میں اسی زخم کے سبب فوت ہو گئے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خود رسول اللہ ﷺ کو ابوسلمہ کی وفات کی اطلاع دی، آپ تشریف لائے، میں رونے لگی۔ آپ نے مجھے صبر دلاسا دیا، پھر میں وہ وظیفہ پڑھنے لگی، میرے دل میں بار بار خیالات آتے کہ اسی دعا میں ہے کہ («وَاخْلُفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا». کہ اس خاوند سے بہتر خاوند عطا فرما۔) بھلا میرے خاوند سے بہتر خاوند مجھے کہاں سے ملے گا۔...... کیونکہ ابوسلمہ گھر والوں سے بہت اچھا سلوک کرتے تھے۔...... ام سلمہ شوہر کی وفات کے وقت حمل سے تھیں وضع حمل کے بعد عدت پوری ہوئی، آنحضرت ﷺ میرے گھر پر تشریف لائے، اجازت مانگی میں کھال کو رنگ رہی تھی، میں اٹھی ہاتھ دھوئے، آپ کو اجازت دی، آپ کو چمڑے کا تکیہ دیا، آپ بیٹھ گئے، آپ نے مجھے پیغام نکاح دیا...... میں نے عرض کیا، حضرت میرا کوئی انکار نہیں، لیکن میں ایک غصیلی طبیعت والی عورت ہوں میں ڈرتی ہوں کہ آپ کی طبیعت کے خلاف اگر مجھ سے کچھ ہو گیا تو اللہ مجھے عذاب کرے گا...... دوسری بات کہ میں عمر رسیدہ ہوں...... تیسری بات کہ میرے بچے ہیں۔...... آپ ﷺ نے فرمایا:

"جہاں تک غصہ کی بات ہے عنقریب اللہ تیری طبیعت بدل دے گا۔...... دوسری بات اگر تو عمر رسیدہ ہے تو میں بھی عمر رسیدہ ہوں۔...... تیسری بات تیرے بچے وہ میرے بھی بچے ہیں...... پھر آپ ﷺ سے میرا نکاح ہو گیا۔

فرماتی ہیں میں تو کہتی تھی کہ ابوسلمہ سے بھلا بہتر خاوند مجھے کہاں سے ملے گا، لیکن اس دعا اور وظیفہ سے اللہ نے میرے دکھ کا ایسا علاج کیا کہ رسول اللہ ﷺ جیسا خاوند عطا کیا جس کی مثال دونوں جہان میں ملتی نہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(مسلم، کتاب الجنائز، باب لا یقال عند المریض او المیت الا خیرا، حدیث:۶، واحمد جلد۴/صفحہ ۲۷، وجلد ۶/صفحہ ۳۰۹، ۳۱۳، ۳۲۱)

رب دے حبیب دی مثال کوئی ناں
آمنہ دے لال جہیا لال کوئی ناں
سوہنا بولدا اے سچے موتی رولدا زبان نوں پیارا اے قرآن بولدا
اوہدے جہی مٹھڑی زبان کوئی ناہ
مازاغ البصر جہی اکھ کوئی نہ پیغمبراں چوں سوا لکھ کوئی نہ
اوہدے جہیا حسن تے جمال کوئی ناہ
اوہدے جہیا غمخوار کوئی نہیں ہووناں امت دے غم وچ جہے رووناں
سچے ہنجواں دی دوستوں مثال کوئی ناں
سوہنے نوں کرایا اے معراج رب نے بلا کے دتا تحفہ اے نماز رب نے
نماز جیسی دنیاں تے چال کوئی ناہ
جتھے دو جہاناں دا سردار پہنچیا ستاں فلکاں نوں چیر جا پار پہنچیا
پہنچے اوتھے وہم خیال کوئی ناہ
دتا ایسا سوہنے نوں اخلاق رب نے کیتیاں تعریفاں لوگو سارے جگ نے
طبع وچ کدی ڈٹھا اے ملال کوئی ناں
گھر وچ سوہنے ایسا سلوک کمایا اے غلطیاں قصوراں تے نہ غصہ کدی آیا اے
ملے جگ وچ سلوک دی مثال کوئی ناں
وظیفے پاروں مولا رحمت وسائی اے ویکھے خاوند سوہنا میری قسمت جگائی اے
اس وظیفے جیسا ڈٹھا اے کمال کوئی ناں

چوتھا علاج: حضرت یونس علیہ السلام نینوی بستی میں اپنی قوم کو وعظ کرتے رہے قوم کے مسلسل انکار پر ناراض ہو کر اللہ کی اجازت کے بغیر نکل گئے،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فرات کے کنارے کشتی پر بیٹھ کر دریا عبور کرنا چاہا کہ کشتی طوفان سے ہچکولے کھانے لگی، قرعہ ڈالا گیا تو تین مرتبہ قرعہ حضرت یونس علیہ السلام کے نام نکلا، آپ دریا میں اترے اللہ نے ایک مچھلی کو نگلنے کا حکم دیا،...... فرمایا: اے مچھلی اسے لقمہ غذا نہ بنانا' صرف اپنے پیٹ میں رہنے کی جگہ دینا۔ اب حضرت یونس علیہ السلام کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تو اپنی پریشانی اور دکھ کا علاج اللہ سے اس طرح کروانے لگے۔قرآن نے بیان کیا:

﴿فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿٨٧﴾﴾ (الانبیآء)

''حضرت یونس علیہ السلام نے اندھیروں میں پکارا (پانی کے اندھیروں میں...... بادلوں کے اندھیروں میں...... مچھلی کے پیٹ کے اندھیرے میں...... مصیبت اور دکھ کے اندھیرے) کہ اے اللہ تیرے علاوہ کوئی الٰہ نہیں تو پاک ہے میں نے ہی زیادتی کی ہے۔''

مفسرین نے لکھا کہ اکتالیس روز تک یہ وظیفہ کرتے رہے آخر اللہ پاک نے اسی وظیفہ کی بدولت یونس علیہ السلام کو اتنی بڑی مصیبت سے نجات دیدی کہ مچھلی نے بحکم خدا دریا کے کنارے اُگل دیا، فرمایا:

﴿فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿٨٨﴾﴾ (الانبیآء)

''ہم نے یونس علیہ السلام کی معذرت اور معافی قبول کر لی اور اسے دکھ اور غم سے نجات دی، اسی طرح ہم مومنوں کو نجات دیتے ہیں۔''

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا صرف حضرت یونس علیہ السلام کے لیے خاص تھی یا عام مسلمانوں کے لیے بھی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یونس علیہ السلام کے لیے خاص تھی اور مسلمانوں کے لیے عام ہے، کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا کہ ہم اسی طرح اس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وظیفہ کے ذریعہ مومنوں کو غم سے چھڑاتے ہیں۔'' (تفسیر ابن جریر طبری، جلد ۱۷، صفحہ ۶۵، مذکورہ آیت کے تحت)

مسند احمد میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

«فَإِنَّهُ لَن يَدْعُوَ بِهَا مُسْلِمٌ رَبَّهُ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتُجَابَ لَهُ». (احمد ۱/۱۷۰، مجمع الزوائد، جلد ۷/صفحہ ۶۸، ابن جریر طبری، جلد ۱۷/صفحہ ۶۵، سندہ حسن)

جو بھی مسلمان اس وظیفہ کے ساتھ اللہ سے جو بھی دعا کرے اللہ اس کی دعا کو ضرور قبول کرے گا۔

طریقہ دعا: وَكَذٰلِكَ...... اسی طرح ......یعنی یونس علیہ السلام کی طرح......

وَكَذٰلِكَ ...... دریا کے پانی کی طرح پانی کا پیالہ قریب ...... فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ ......کی طرح کسی اندھیرے میں مچھلی کے پیٹ کی طرح کسی کمرے میں اکتالیس دن دعا کرو اللہ ہر دکھ دور فرما دے گا۔

پانچواں علاج: اللہ نے قرآن پاک میں چار دکھوں کا ایک علاج بتایا،

① گناہ جیسے دکھ کا علاج، ② قحط سالی کا علاج، ③ بے اولادی کا علاج ④ غربت کا علاج فرمایا:

﴿اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝﴾ (نوح)

''اپنے رب سے استغفار کرو (یعنی گناہوں کی معافی مانگو) بیشک وہ اللہ گناہوں کو بخشنے والا ہے، استغفار کی وجہ سے وہ تم پر موسلا دھار بارش برسائے گا اور وہ تمہیں مال اور بیٹے عطا کر کے تمہاری مدد فرمائے گا، اور تمہیں جنتیں نہریں عطا فرمائے گا۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ نے بھی فرمایا:

«مَن لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا وَّمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَّرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ».

جو آدمی استغفار کو اپنے آپ پر لازم کر لیتا ہے، یعنی کثرت سے استغفار کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر تنگی اور ہر غم سے نجات دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں کا اسے وہم وگمان بھی نہ ہو۔

(مسند احمد، جلد۱/صفحہ۲۴۸، وابوداود، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار، حدیث: ۱۵۱۸، وابن ماجہ، کتاب الأدب باب الاستغفار، حدیث: ۳۸۱۹، صفحہ۲۷۰)

یہ حدیث سنداً تو ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں حکم بن مصعب مجھول ہے لیکن اس حدیث کی تائید قرآن کرتا ہے۔ ﴿اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ......الخ﴾

طریقہ استغفار: امام عامر بن شراحیل المعروف شعبی رحمہ اللہ جو کہ ۱۷ ہجری میں پیدا ہوئے، فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بارش مانگنے کے لیے باہر نکلے بس گناہوں کی بخشش مانگ کر واپس آ گئے، لوگوں نے کہا آپ تو بارش مانگنے گئے تھے، لیکن آپ نے بارش کا نام بھی نہیں لیا صرف استغفار کر کے واپس آ گئے، آپ نے فرمایا: میں نے وہ طریقہ اپنایا ہے جس سے بغیر مانگے بارش ہوتی ہے، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ﴿اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ......الخ﴾ (تفسیر ابن جریر طبری، جلد۲۹/صفحہ۵۹)

یعنی استغفار یہ ہے کہ اللہ سے گناہوں کی معافی مانگی جائے۔

نماز سے استغفار: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر آدمی کوئی گناہ کر لے تو فوراً اچھا وضو کرے اور کھڑا ہو کر دو رکعت نماز پڑھے، پھر اللہ سے معافی مانگے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دیتا ہے۔ (مسلم' کتاب الصلاۃ' باب فی الصلاۃ عند التوبۃ' حدیث:۴۰۶' ابوداود، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار، حدیث:۱۵۲۱)

وظیفہ استغفار: ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مجلس میں شمار کیا رسول اللہ ﷺ نے سو مرتبہ کہا «رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ»۔ (ابوداود، کتاب الوتر، باب الاستغفار، حدیث: ۱۵۱۶' ترمذی' أبواب الدعوات' باب ما یقول إذا قام من المجلس' حدیث:۳۴۳۴' ترمذی کی سند صحیح ہے۔)

ایک اور وظیفہ: نبی ﷺ نے فرمایا جو آدمی یہ کہے «اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ»۔ ......تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے، اگرچہ وہ جہاد سے بھاگا ہو۔ (ابوداود، کتاب الوتر، باب الاستغفار، حدیث: ۱۵۱۷' سندہٗ حسن)

ان احادیث کے ذریعہ میں بتانا چاہتا ہوں کہ اپنے گناہوں کی معافی شرعی طریقہ سے تم مانگو اس علاج سے اللہ تعالیٰ ...... قحط سالی ...... غربت ...... بے اولادی جیسے دکھوں کو دور فرما دے گا...... آیات قرآنی کا ترجمہ میرے قلم سے:

استغفار دا ورد بناؤ منگو نت دعائیں
بخش خدایا بخش خدایا، ساڈے گناہاں تائیں
ایسے عملوں اللہ سچا بارشاں خوب وساوے
پھلاں پھلاں دیاں فصلاں ہوون قحط دور ہٹاوے
مالی کرے امداد تہاڈی نالے سوہنے پت عطاوے
بے اولادی تے غربت والے دکھ تمام مٹاوے
نالے جنت مالک بناوے تہانوں مولا حق تعالیٰ
نہراں اوتھے پھر جاری کرسی سچیاں وعدیاں والا

www.KitaboSunnat.com

چھٹا علاج: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تین آدمی چل رہے تھے، اچانک بارش آ گئی تو انہوں نے پہاڑ کی ایک غار میں پناہ لی، غار کے منہ پر پہاڑ کی ایک چٹان آ گری، غار کا منہ بند ہو گیا۔اب ایک دوسرے سے کہنے لگے «اُنْظُرُوْا اَعْمَالاً عَمِلْتُمُوْهَا لِلّٰهِ صَالِحَةً، فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا» کہ اپنے اعمال صالحہ سے خالص رضائے الٰہی کے لیے کیے ہوئے کام کو وسیلہ بنا کر اپنے اللہ سے دعا مانگو شاید کہ اللہ اس مصیبت سے نجات دے دے۔اس عمل کو ہمارے دکھ کا علاج بنا دے تو ایک نے کہا: ”یا الٰہی! تو جانتا ہے کہ میرے والدین بوڑھے تھے، میرے چھوٹے چھوٹے بچے تھے، میں بکریاں چرایا کرتا تھا، میں جب بکریاں لے کر آتا تو دودھ دھو کر پہلے والدین کو پلاتا پھر بعد میں بیوی بچوں کو،......

ایک دن میں بکریاں چرانے دور چلا گیا، رات کو دیر سے آیا، دودھ دھویا والدین کے پاس آیا تو وہ سو چکے تھے، میں نے ان کو جگانا پسند نہ کیا، میں دودھ لیکر ان کے پاس کھڑا رہا حتی کہ صبح ہو گئی اور میرے بچے بھوک سے میرے قدموں میں چلاتے رہے لیکن میں نے والدین سے قبل انہیں دودھ پلانا پسند نہ کیا، جب میرے والدین بیدار ہوئے تو میں نے انہیں دودھ پلایا «فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً». اے اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے یہ عمل خالص تیری رضا کے لیے کیا ہے پس تو اس کے ذریعہ ہمارے دکھ کا علاج فرما، ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا فرما۔

اس عمل کے وسیلے پتھر تھوڑا سا ہٹا، حتی کہ آسمان نظر آنے لگا۔

(بخاری، کتاب الادب، باب:۵، حدیث:۵۹۷۴)

معلوم ہوا کہ والدین کی خدمت دکھوں کا علاج ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ساتواں علاج: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر دوسرے آدمی نے دعا کی

اے اللہ تو جانتا ہے کہ میری ایک چچا زاد بہن تھی میں اس سے انتہائی محبت کرتا تھا، وہ غربت کی ستائی ہوئی تھی میں نے اس کو بدی کی دعوت دی، اس نے سو دینار مانگا۔ میں نے بڑی کوشش سے سو دینار حاصل کر کے اس کے آگے رکھ دیے، جب میں اس سے بدکاری کرنے لگا تو اس نے کہا «یَا عَبْدَاللّٰہِ اِتَّقِ اللّٰہَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ»۔ اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر بدکاری نہ کر...... تو اے اللہ میں تیرے ڈر سے بدکاری سے باز رہا...... اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا کے لیے کیا، پس تو اس کے وسیلے ہمیں اس مصیبت سے نجات دے۔ چنانچہ پتھر اور ہٹ گیا۔ لیکن نکلنے کی راہ نہیں (حوالہ مذکورہ) معلوم ہوا کہ بدکاری سے بچنا دکھوں کا علاج ہے۔

آٹھواں علاج: آپ ﷺ نے فرمایا، تیسرے شخص نے کہا: اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے ایک مزدور رکھا اور ایک فرق چاول (فرق ایک پیمانہ جو تین صاع کا ہوتا ہے) مزدوری مقرر کی تو وہ آدمی میرے پاس تین صاع دھان چھوڑ کر چلا گیا، میں نے اس کے اس مال کو زمین میں بویا تو وہ مال زیادہ ہو گیا۔ اونٹ گائے، بکریاں وغیرہ...... وہ بڑی دیر بعد میرے پاس آیا اور امانت کا مطالبہ کیا، میں نے کہا یہ سب تیرا ہی مال ہے اس نے کہا اللہ کے بندے مذاق نہ کر، میں نے ساری بات سنائی تو وہ سارا مال لے گیا...... اے اللہ! تو جانتا ہے کہ دیانت داری کا عمل خالص تیری رضا کے لیے کیا ہے تو اس کے وسیلے ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا فرما۔ تو پتھر مکمل پیچھے ہٹ گیا۔

(بخاری، کتاب الاجارہ، باب: ۱۲، من استاجر اجیراً فترك اجره...... الخ، حدیث: ۲۲۷۲، کتاب الادب، باب اجابة دعاء من بر والدیه، حدیث: ۵۹۷۴، و کتاب البیوع، باب اذا اشتری شیئا لغیره، حدیث: ۲۲۱۵)

آخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آدابِ قبور

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

﴿اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ① حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ②﴾ (التکاثر) ”تم دنیاوی مال بڑھانے کی اتنی چاہت میں لگے رہے، حتی کہ تم قبروں میں جا پہنچے۔“

حضرات......! لفظ قبر...... قَبَرَ يَقْبُرُ باب سے اسم مصدر ہے، اور اسم ظرف کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ ...... قبر کا لغوی معنی ہے، میت کو دفنانا لیکن شرعی اصطلاح میں قبر کا معنی میت کے دفن کی جگہ۔ جیسا کہ امام راغب نے اصطلاحی معنی بیان کیا: «القبر مقر الميت». کہ قبر میت کی قرار گاہ ہے۔

(مفردات: ص ۳۹۰)

قبر کی ضرورت: ﴿هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ⑥٧﴾ (المؤمن)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو مٹی سے پیدا کیا

دوسرا مقام:۔

﴿مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى⑤⑤﴾ (طه) ”انسانوں ہم نے تمہیں اسی مٹی سے پیدا کیا اور اسی میں تم کو لوٹائیں گے۔ پھر قیامت کو اسی مٹی سے تمہیں دوسری مرتبہ نکالیں گے۔“

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مٹی کو ہی اللہ نے یہ شرف بخشا ہے کہ اپنی امانت کو خود ہی سنبھالتی ہے' وگرنہ انسانی میت تو مٹی سے باہر چند دنوں میں سڑ جائے بدو آنے لگ جائے' اس لیے قبر انسانی لاشے کو سنبھالنے کے لیے سخت ترین ضرورت ہے۔

قبر لحد ہونی چاہیے: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنی بیماری کے ایام میں فرمایا:

اَلْحِدُوْا لِیْ لَحْدًا وَّانْصِبُوْا عَلَیَّ اللَّبِنَ نَصْبًا کَمَا صُنِعَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ. کہ میرے لیے لحد والی قبر بنانا اور اینٹیں کچی استعمال کرنا۔

(مسلم' کتاب الجنائز' باب فی اللحد ونصب اللبن علی المیت' حدیث:۹۶۶)

لحد کہتے ہیں کہ قبر کا گڑھا کھود کر پھر اس کے ایک طرف بغل میں میت کے رکھنے کی جگہ کھود کر بنانا۔...... ایسی شکل فرض نہیں پسندیدہ ہے اگرچہ سیدھی قبر بغیر بغل کے بھی جائز ہے۔

میت کو پاؤں کی طرف سے اتارنا: حضرت عبداللہ بن یزید تابعی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حارث کا جنازہ پڑھایا' پھر ان کو قبر میں پاؤں کی طرف سے اتارا' پھر فرمایا: هٰذَا مِنَ السُّنَّةِ یہ نبی ﷺ کا طریقہ ہے۔ (ابوداود' کتاب الجنائز' باب فی المیت یدخل من رجلہ' حدیث:۳۲۱۱' سندہ حسن)

میت کو قبر میں اتارتے وقت دعا: ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میت کو قبر میں اتارو تو پڑھو: «بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ». (مسند احمد ۲/۴۰' سندہ صحیح)

قبر کوہان نما: حضرت سفیان تمار رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی قبر کو دیکھا (مُسَنَّمًا) کوہان نما تھی...... قبر سر اور پاؤں کی طرف سے نیچی اور درمیان سے اونچی جیسے اونٹ کی کوہان ہوتی ہے۔ (بخاری' کتاب الجنائز' باب فی قبر النبی وابی بکر' حدیث:۱۳۹۰)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قبر کی اونچائی: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی لحد والی قبر بنائی گئی' لحد کے منہ پر اینٹیں لگائی گئیں' وَرُفِعَ قَبْرُهٗ مِنَ الْاَرْضِ نَحْوًا مِّنْ شِبْرٍ كَذَا وَجَدْتُهٗ. نبی ﷺ کی قبر زمین سے ایک بالشت اونچی بنائی گئی۔ (سنن الکبریٰ: ۳/۴۱۰)

دوسری گواہی: حضرت صالح بن ابی صالح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کی قبر دیکھی «شِبْرًا أَوْ نَحْوَ شِبْرٍ» تقریباً ایک بالشت اونچی تھی۔ (احکام الجنائز لشیخ البانی' صفحہ ۱۵۴، ونیل الاوطار جلد ۴ صفحہ ۱۳۵

اونچی قبر گرانے کا حکم: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوالہیاج کو فرمایا' میں تجھے ایسے کام پر بھیج رہا ہوں' جس کام پر مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا تھا' «أَنْ لَّا تَدَعَ تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهٗ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهٗ». کہ ہر تصویر مٹا دو اور ہر اونچی قبر (عام قبروں کے) برابر کر دو۔ (مسلم' کتاب الجنائز' باب الامر بتسویۃ القبر: ص ۹۶۹)

اونچی قبر گرانے پر اعتراض: بعض اونچی قبر کو برابر کرنے والی حدیث کی تاویل کرتے ہیں کہ اس سے مراد مشرکوں کی قبریں ہیں' مسلمانوں کی نہیں' کیونکہ بخاری میں ہے کہ نبی ﷺ نے مشرکین کی قبروں کو اکھیڑنے کا حکم دیا۔ مسلمانوں کی قبریں تو آپ ﷺ کے حکم کے مطابق یا آپ کی موجودگی میں بنیں آپ ﷺ وہ کیسے گرا سکتے تھے۔

جواب: مسلمانوں کی قبور کو گرانے' یعنی اکھاڑنے کا حکم نہیں دیا بلکہ اونچی قبر کو عام قبروں کے برابر کرنے کا حکم' یعنی ایک بالشت بھر کرنے کا' خواہ وہ مسلم کی ہو یا غیر مسلم کی...... حدیث میں لفظ ہے "سَوَّيْتَهٗ" اس کا معنی ہے عام قبور کے برابر کرنا...... کیونکہ سَوّٰی یُسَوِّی کا معنی ہے ہموار کرنا' برابر کرنا' سیدھا کرنا...... اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا: ﴿اَلَّذِیْ خَلَقَكَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَسَوّٰكَ فَعَدَلَكَ﴾ ''اے انسان اللہ وہ ذات ہے جس نے تجھے پیدا کیا' فَسَوّٰكَ اور تجھے اعضاء میں عام لوگوں کے برابر کر دیا۔''

حدیث: حضرت ثمامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت فضالہؓ بن عبید رضی اللہ عنہ کے ساتھ روم کے علاقہ رودس میں تھے' ہمارے ایک ساتھی کا انتقال ہو گیا تو حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ نے اس کی قبر کو عام قبروں کے برابر کرنے کا حکم دیا۔

(مسلم' کتاب الجنائز' باب الأمر بتسوية القبر حدیث: ۹۶۸' نسائی' کتاب الجنائز' حدیث: ۲۰۳۰)

بیہقی میں ہے کہ جب ہم نے اسے دفن کیا تو صحابی نے فرمایا: خَفِّفُوا عَنْهُ التُّرَابَ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ كَانَ يَأْمُرُنَا بِتَسْوِيَةِ الْقُبُورِ. اس کی قبر سے مٹی ہلکی کرو' کیونکہ نبی ﷺ ہمیں قبروں کو برابر کرنے کا حکم فرماتے تھے۔

(سنن الکبریٰ للبیہقی ج ۳/ص ۴۱۱)

معلوم ہوا کہ تَسْوِيَةٌ کا معنی قبر کی اونچائی کو گھٹانا ہے' اس لیے ثابت ہوا کہ قبر کو تقریباً ایک بالشت اونچا رکھو اس سے زیادہ نہیں اور یہ حکم مسلمانوں کی قبور کے لیے ہے' کیونکہ صحابی نے مسلمان تابعی کی قبر کے بارے فرمایا ہے۔

مشرکین کی قبور: جب آپ ﷺ نے مسجد نبوی کا پروگرام بنایا تو وہاں مشرکین کی قبریں تھیں' وہ آپ ﷺ کے حکم سے ''فَنُبِشَتْ'' اکھاڑ دی گئیں (بخاری' کتاب الصلوۃ' حدیث: ۴۲۸) یعنی مشرکین کی قبریں تو اکھاڑی گئیں اور مسلمانوں کی قبور کو بالشت برابر کیا گیا۔

پختہ قبر اور کتبہ لگانا منع ہے: نَهَى رَسُولُ اللهِ أَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُورُ وَأَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهَا. حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے قبروں کو پختہ کرنے سے' اور قبروں پر لکھی ہوئی تختیاں لگانے سے بھی روکا۔ (ترمذی' کتاب الجنائز' باب ما جاء في كراهية تجصيص القبور' حدیث: ۱۰۵۲)

شریعت سے ضد: آج کئی لوگ کلمہ بھی آنحضرت ﷺ کا پڑھتے ہیں' لیکن

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آپ کی بات سے ضد کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے پکی قبر بنانے اور کتبہ لگانے سے روکا ہے' یہ لوگ ضد سے پکی قبر بھی بناتے ہیں اور اس پر کتبہ بھی لگاتے ہیں' پھر احادیث سے مختلف تاویلیں کر کے جواز نکالتے ہیں۔

پکی قبر بنانے کے من گھڑت دلائل:

پہلی دلیل: حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی قبر کے سرہانے آپ ﷺ نے ایک پتھر بطور نشانی رکھا۔ (ابن ماجہ) اور بخاری میں ہے کہ حضرت خارجہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' ہم میں سے وہ آدمی بڑا چھلانگ لگانے والا سمجھا جاتا جو عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی قبر کو پھلانگتا۔ (بخاری)

معلوم ہوا کہ عثمان کی قبر پختہ اور اونچی تھی۔

جواب: پتھر قبر کے اوپر نہیں رکھا گیا' بلکہ "عند رأسه" عثمان رضی اللہ عنہ کے سر کی طرف رکھا گیا...... رہی بات کہ وہ آدمی بڑا نامور ہوتا جو عثمان کی قبر پھلانگتا...... اس سے یہ مراد نہیں کہ قبر اونچی تھی' بلکہ مراد یہ ہے کہ قبر لمبی تھی' کیونکہ اونچائی سے تو آپ ﷺ نے روک دیا تھا۔ اور مقابلہ چھلانگ میں اونچائی نہیں دیکھی جاتی بلکہ لمبائی دیکھی جاتی ہے کہ کس کی چھلانگ دور گئی ہے۔

دوسری دلیل: اگر پختہ قبر بنانا جائز نہیں تو رسول اللہ ﷺ کے روضہ اطہر کو کیوں پختہ بنایا گیا؟ مفتی احمد یار نعیمی نے یہ دلیل پیش کی کہ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں' ولید بن عبدالملک کے دور میں روضہ رسول کی دیوار گر گئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس نے بنانے میں مشغول ہو گئے۔ (جاء الحق: ج ۱/ ص ۲۸۴)

جواب: حضرت عروہ بن زبیر صحابی نہیں' بلکہ تابعی ہیں' کیونکہ خلافت فاروقی میں پیدا ہوئے۔ (تقریب التہذیب لابن حجر: ص ۲۳۸' تذکرہ عروہ بن زبیر)

اصل واقعہ یہ ہے کہ حاکم وقت ولید بن عبدالملک نے ۸۸ ہجری میں ماہ ربیع الاول میں گورنر مدینہ عمر بن عبدالعزیز کو بذریعہ خط حکم دیا کہ ازواج

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مطہرات کے حجروں سمیت مسجد نبوی کو گرا کر نئے سرے سے وسیع کر کے تعمیر کیا جائے۔

فَجَمَعَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالعَزِيزِ وُجُوهَ النَّاسِ وَالْفُقَهَاءِ الْعَشَرَةَ وَأَهْلَ الْمَدِينَةِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمْ كِتَابَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ الْوَلِيدِ. تو عمر بن عبدالعزیز نے اسلامی فوجیوں اور فقہاء عشرہ اور اہل مدینہ کو جمع کیا اور ولید کا خط سنایا۔ (البدایہ والنہایہ: ج۹/ص۷۴) ...... پھر اس کے حکم کے مطابق کام شروع کیا' یعنی حجرے گرانے شروع کئے تو بخاری میں ہے کہ ولید کے عہد میں جب حجرے کی دیوار گری تو أَخَذُوا فِي بِنَائِهِ لوگ اسے بنانے لگے۔ تو ایک قدم ظاہر ہوا' لوگ گھبرائے کہ شاید یہ نبی ﷺ کا قدم مبارک ہے تو عروہ تابعی نے کہا' اللہ کی قسم یہ نبی ﷺ کا قدم نہیں' بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قدم ہے۔ (بخاری' کتاب الجنائز' باب: ۹۶' حدیث: ۱۳۹۰) البدایہ میں وضاحت سے ہے کہ لَمَّا حَفَرُوا الْحَائِطَ الشَّرْقِيَّ مِنْ حُجْرَةِ عَائِشَةَ بَدَتْ لَهُمْ قَدَمٌ کہ جب انہوں نے حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مشرقی دیوار کھودی تو ایک قدم ظاہر ہوا۔ (البدایہ والنہایہ: ج۹/ص۷۵)

بخاری اور البدایہ سے واضح ہوا کہ ولید کے دور میں حجرہ عائشہ کی دیوار ہی گرا کر تعمیر کی گئی تھی' لیکن قبر کی دیوار نہ تھی' لہٰذا اس واقعہ سے قبر کو پختہ بنانا ثابت نہ ہوا۔

نوٹ: یہ تعمیر صحابہ نے نہ کی کیونکہ یہ تعمیر ۸۸ ہجری ربیع الاول میں ہوئی اور مدینہ میں سب سے آخری وفات پانے والے صحابی حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہیں' جنہوں نے ۷۸ ہجری میں وفات پائی۔ (تہذیب التھذیب: تذکر جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حرام بن ثعلبہ الخزرجی) یعنی صحابہ کی وفات سے دس سال بعد یہ تعمیر ہوئی۔

تیسری دلیل: کہ ۵۵۷ھ میں بعض عیسائی عابدوں کی شکل میں مدینہ آئے اور سرنگ لگا کر نعش مبارک کو نکالنا چاہا' حضور ﷺ نے تین مرتبہ خواب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں بادشاہ کو فرمایا تو بادشاہ نے ان عیسائیوں کو قتل کیا اور روضہ کے آس پاس پانی تک بنیاد کھود کر سیسہ بھر دیا۔ (جاء الحق: ۱/ ۲۸۵)

جواب: یہ ایک ضرورت کے تحت حفاظتی انتظام ہوا کہ قبر کے چاروں طرف دیوار بنائی گئی' قبر پختہ نہیں بنائی گئی۔

چوتھی دلیل: بعض لوگ پختہ قبر بنانے کے ثبوت میں کہتے ہیں کہ زمانہ کے بدلنے کے ساتھ ساتھ کئی مسئلے بھی بدل جاتے ہیں' جیسا کہ نبی ﷺ کے زمانہ میں پختہ مکان بنانا جائز نہ تھا۔ ایک صحابی نے مکان پختہ بنایا تو نبی ﷺ نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا...... اب زمانہ کے بدلنے سے مسئلہ بھی بدل گیا کہ پختہ مکان بنانا جائز ہو گیا۔

جواب: اصل واقعہ اس طرح ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ باہر نکلے فَرَاٰی قُبَّةً مُشْرِفَةً' ایک اونچا گنبد دیکھا' پوچھا یہ کس کا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا' فلاں انصاری کا۔ آپ ﷺ غصہ سے خاموش ہو گئے' پھر وہ انصاری آیا کئی مرتبہ سلام کیا' آپ ﷺ نے جواب نہ دیا' اس نے ساتھیوں سے اس کی وجہ پوچھی' انہوں نے کہا' تیرا اونچا گنبد' پھر اس نے اس گنبد کو گرا دیا' آپ ﷺ نے جب اسے گرا دیکھا تو فرمایا بلا ضرورت مکان اس کے مالک پر وبال ہے۔ (ابوداود' کتاب الادب' باب ما جاء فی البناء' حدیث: ۵۲۳۷)

اس روایت میں پختہ مکان بنانے کی ممانعت نہیں' بلکہ اونچے گنبد بنانے کی ممانعت ہے اس لیے زمانہ بدلنے سے مسائل و احکام نہیں بدلتے۔

پانچویں دلیل: احمد یار نعیمی نے مُنتقٰی شرح موطا امام مالک کے حوالہ سے لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زینب بنت جحش کی قبر پر اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی عبدالرحمٰن کی قبر پر اور محمد بن حنیفہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی قبر پر قبہ بنایا۔ (جاء الحق: ص ۲۹۲)

جواب: علامہ ابن عبدالبر نے موطا کی شرح لکھی جس کا نام التمہید

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لما فی موطاء من المعانی والاسانید' ہے پھر اس کی تلخیص لکھی' ابوالولید سلیمان بن خلف الباجی نے اس کا نام رکھا (مُنتَقٰی) اس میں یہ روایت ہی نہیں' مفتی صاحب نے اپنے پاس سے ہی روایت گھڑ لی اور منتقی کا حوالہ دے دیا۔

لہٰذا لاکھ ہاتھ پاؤں مارو تاویلیں کرو' حق وہی ہے جو حضور ﷺ نے فرما دیا کہ قبروں پر گنبد بنانا جائز نہیں۔

بطور نشانی پتھر رکھنا: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: أَعْلَمَ قَبْرَ عُثْمَانَ بن مَظْعُوْن بِصَخْرَةٍ کہ نبی ﷺ نے بطور نشانی حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی قبر پر ایک پتھر رکھا۔ (ابن ماجہ' کتاب الجنائز' باب العلامۃ فی القبر' حدیث: ۱۵۵۰)

نشانی کا پتھر کیوں رکھا اور کہاں رکھا؟ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو جب دفن کیا گیا تو آپ ﷺ نے ایک پتھر منگوایا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَأْسِهٖ اور عثمان رضی اللہ عنہ کے سر کے پاس رکھا اور فرمایا: «أَعْلَمُ بِهَا قَبْرَ أَخِيْ» میں نے اپنے بھائی کی قبر کے پاس بطور نشانی پتر رکھا' «وَأَدْفُنُ إِلَيْهِ مَن مَّاتَ مِنْ أَهْلِيْ». اور میرے اہل میں سے جو فوت ہوگا اس کو اس کے پاس دفن کروں گا۔ (ابوداؤد' کتاب الجنائز' باب جمع الموتی فی قبر والقبر یعلم' حدیث: ۳۲۰۶)

قبر پر کسی قسم کی تعمیر منع ہے: اوپر والی ترمذی کی حدیث میں ہے أَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهِ کہ نبی ﷺ نے قبر پر ہر طرح کی تعمیر سے منع کیا ہے۔ (ترمذی' حدیث: ۹۷۲' کتاب الجنائز)

قبر پر گنبد جائز نہیں: بعض لوگ قبروں پر گنبد بنانے کی دلیل پیش کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی قبر پر گنبد ہے...... حالانکہ نبی ﷺ نے نہ گنبد بنانے کا حکم دیا نہ کسی کی قبر پر بنوایا بلکہ قبر پر ہر قسم کی تعمیر سے روکا۔...... آپ ﷺ کی قبر پر تو سینکڑوں سال بعد ترکوں نے گنبد بنوایا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

گنبد بنانے کے غلط دلائل: بعض لوگوں نے قبروں پر قبے' گنبد مسجدیں' دربار وغیرہ بنانے کے یہ دلائل پیش کئے ہیں:

پہلی دلیل: قبر حسن مثنیٰ کہ حسن مثنیٰ کی بیوی نے ان کی قبر پر ایک سال خیمہ لگایا۔ (بخاری) صحابہ کی موجودگی میں اس نے قبہ بنایا کسی نے نہ روکا قبہ بنانا ثابت ہو۔

جواب: حضرات پوری روایت پڑھو تو قبہ کی تردید ثابت ہوتی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے تعلیقاً نقل کیا کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پوتے حسن بن حسن بن علی فوت ہوئے تو ان کی بیوی نے ایک سال تک ان کی قبر پر خیمہ لگایا۔ جب خیمہ اٹھایا تو ایک غیبی صدا آئی «هَلْ وَجَدُوْا مَا فَقَدُوْا»۔ کیا انہوں نے گم شدہ کو پالیا۔ دوسری آواز جواب میں آئی «بَلْ يَئِسُوا فَانْقَلَبُوا»۔ نہیں بلکہ نامراد اور مقصد سے ناامید ہو کر لوٹ گئے۔ (بخاری' کتاب الجنائز' باب ما یکرہ من اتخاذ المسجد علی القبور' باب: ۶۱)

نوٹ: یہ دور صحابہ کا واقعہ نہیں' کیونکہ حسن بن حسن کی وفات ۹۷ ہجری میں ہوئی۔ (البدایہ والنہایہ: ۲۵۳/۹) اور مدینہ میں آخری صحابی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی وفات ۷۸ ہجری میں ہوئی۔ (تہذیب التہذیب: ۳۸/۲) اس لیے یہ واقعہ صحابہ سے گیارہ سال بعد کا ہے۔

دوسری دلیل: قبور اصحاب کہف: اصحاب کہف کے بارے قرآن نے کہا:

﴿فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيْهِم بُنْيَانًا رَّبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰ أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مَّسْجِدًا ﴿٢١﴾﴾ (کہف)

''لوگوں نے کہا' اصحاب کہف پر ایک عمارت بناؤ' ان کا رب ہی ان کے حال کو زیادہ جانتا ہے' جن لوگوں نے ان کے معاملے میں غلبہ پایا انہوں نے کہا' ہم ان پر ایک مسجد بنائیں گے۔'' بعض لوگ اس آیت کے ذریعہ قبروں پر دربار' مسجدیں بنانا ثابت کرتے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جواب: پہلی بات تو یہ ہے کہ مسجد یا عمارت تعمیر کرنے کا پروگرام بنانے والے کافر تھے یا مسلمان؟ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ کافر تھے...... بالفرض اگر وہ مسلم بھی ہوں تو ان کا طریقہ ہمارے لیے نمونہ نہیں۔ ہمارے لیے آنحضرت ﷺ نمونہ ہیں اور آنحضرت ﷺ نے قبروں پر ہر قسم کی عمارت سے سخت منع کیا ہے۔

تیسری دلیل' آنحضرت ﷺ کی روضہ پر عمارت کیوں؟ بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر قبر پر کسی قسم کی عمارت جائز نہیں تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کو دفنانے سے پہلے حجرہ کیوں نہ گرایا۔

جواب: نبی ﷺ کی کچھ خصوصیات ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب آپ ﷺ کی وفات ہوئی تو کچھ صحابہ نے کہا' آپ کو یُدْفَنُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ منبر کے پاس دفن کیا جائے' کچھ نے کہا' یُدْفَنُ بِالْبَقِيعِ 'بقیع میں دفن کیا جائے' ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا' میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: «مَا دُفِنَ نَبِيٌّ قَطُّ إِلَّا فِي مَكَانِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَحُفِرَ لَهُ فِيهِ». کہ نبی صرف اسی جگہ دفن ہوتا ہے جہاں اس کی وفات ہوتی ہے' پس آپ ﷺ (حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا میں فوت ہوئے) اور وہیں آپ ﷺ کی قبر کھودی گئی۔ (موطأ امام مالک' كتاب الجنائز' باب ما جاء في دفن الميت)

حجرہ کی تعمیر کا مقصد قبر نبوی نہ تھا' بلکہ آپ ﷺ اور اہل بیت کی رہائش مقصد تھا' پھر صحابہ رضی اللہ عنہم اسے گراتے کیسے وہاں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی رہائش تھی۔

ایک اور وجہ: حجرہ گرا کر قبر کو منظر عام پر لانے کی ایک وجہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ: وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَأَبْرَزُوْا قَبْرَهُ غَيْرَ أَنِّي أَخْشَى أَنْ يُّتَّخَذَ مَسْجِدًا». اگر آپ کی قبر سجدہ گاہ بن جانے کا ڈر نہ ہوتا تو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کی قبر کھلی جگہ پر ہوتی' لیکن میں ڈرتی ہوں کہیں آپ ﷺ کی قبر بھی سجدہ گاہ نہ بنا لی جائے۔ (بخاری' کتاب الجنائز' باب ما یکرہ من اتخاذ المساجد علی القبور: ٦١' حدیث: ۱۳۳۰)

یعنی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بیان کے مطابق حجرہ تو آپ ﷺ کی قبر کی حفاظت کے لیے ہے کہ آپ کی قبر کی عبادت نہ ہو...... لیکن آج کل تو جتنے قبروں پر گنبد دربار بنتے ہیں' قبر کی عبادت کے لیے ہی بنتے ہیں۔ جتنا گنبد دربار اچھا ہوا اتنے ہی قبر کو سجدے اور چڑھاوے زیادہ ہوں گے۔

چوتھی دلیل: کہ آپ ﷺ کی قبر پر سبز گنبد ہے۔

جواب: یہ گنبد نہ آپ ﷺ نے بنانے کا حکم دیا' نہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے بنوایا' بلکہ مفتی احمد یار نعیمی بریلوی کے مطابق ٦٧٨ھ میں سلطان قلاؤں صالحی نے یہ سبز گنبد بنوایا۔ (جاء الحق: ۱/۲۸۵) بادشاہ کا عمل ہمارے لیے دلیل نہیں' بلکہ نبی ﷺ کا حکم اور عمل ہمارے لیے دلیل ہے۔

قبر پر مسجد بنانا لعنتی کام ہے: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا».

یہود ونصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مساجد بنا لیا۔

(بخاری' کتاب الجنائز' باب ما یکرہ من اتخاذ المساجد علی القبور' حدیث: ۱۳۳۰)

دوسری حدیث: حضرت جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے وفات سے پانچ دن پہلے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی طرح مجھے بھی اپنا خلیل بنایا' اللہ کے علاوہ تم میں سے کوئی میرا خلیل نہیں' اگر میں تم میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

«وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيَآئِهِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَسَاجِدًا، أَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدًا إِنِّي أَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ»۔

تم سے پہلے لوگوں نے اپنے نبیوں اور ولیوں کی قبروں کو مساجد بنایا' سجدہ گاہ بنایا' خبردار میں تمہیں سختی سے منع کرتا ہوں کہ قبروں پر مساجد نہ بنانا' قبروں پر سجدے نہ کرنا۔

(مسلم' کتاب المساجد ومواضع الصلوۃ' باب النهی عن بناء المساجد علی القبور' حدیث:۵۳۲)

حضرات......! سن لیا آپ نے کہ قبروں پر مساجد بنانا لعنتی کام ہے' آپ ﷺ نے اس سے سختی سے منع کیا ہے' لیکن بعض لوگ ضد سے پکی قبر بناتے ہیں' پھر اوپر گنبد' پھر ساتھ ہی مسجد جو اسی قبر کے نام پر مشہور ہو جاتی ہے کہ فلاں دربار کی مسجد' حالانکہ قبر کی وجہ سے مسجد جائز ہی نہیں۔

نبی ﷺ کی قبر پر بھی سجدہ جائز نہیں

آجکل تو بعض جاہل صوفیوں اور بعض نام نہاد ولیوں کی قبروں کو پختہ بنا کر گنبد بنا کر...... پھر اس کو ہاتھ اور سر کے اشارہ سے دور سے یا قریب سے سلام کرتے ہیں' قبر پر جھک کر پیشانی ساتھ لگا کر سجدہ کرتے ہیں جو سراسر شرک ہے...... حضرات......! امتی تو بڑی دور کی بات ہے' سجدہ تو نبی ﷺ کی قبر کو بھی جائز نہیں۔

حدیث: حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حیرہ شہر میں گیا' وہاں کے لوگ اپنے بادشاہ کو سجدہ کرتے ہیں تو میں نے دیکھ کر سوچا کہ لَرَسُولُ اللّٰهِ أَحَقُّ أَنْ نَسْجُدَ لَهُ. کہ رسول اللہ ﷺ ان تمام لوگوں سے زیادہ حق دار ہیں کہ ہم ان کو سجدہ کریں' نبی ﷺ نے فرمایا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

«أَرَأَيتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِيْ أَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهُ؟ قَالَ، قُلْتُ: لَا.» تیرا کیا خیال ہے کہ اگر تو میری قبر کے پاس آئے' کیا تو قبر پر سجدہ کرے گا' حضرت قیس فرماتے ہیں' میں نے کہا نہیں۔''

آپ ﷺ نے فرمایا: «فَلَا تَفْعَلُوْا». میں تم سب کو روکتا ہوں' کوئی بھی میری قبر کو سجدہ نہ کرے' اگر اللہ کے علاوہ کسی کو سجدہ جائز ہوتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں۔ (ابوداود' کتاب النکاح' باب في حق الزوج علي المراة' حدیث: ۲۱۴۰) سندہ صحیح۔

تسبیح کے بغیر بھی سجدہ ہوتا ہے: بعض لوگ کہتے ہیں کہ سجدہ تو وہ ہوتا ہے جس میں تسبیحات وغیرہ ہوں' ہم لوگ تو تعظیماً اپنے پیروں' فقیروں کے گھٹنوں اور پاؤں پر سر جھکاتے ہیں' یا اولیاء کی قبروں پر تعظیما سر جھکاتے ہیں' ہم سجدہ تو نہیں کرتے...... حضرات......! یہ ان لوگوں کی جہالت ہے...... حضرت قیس رضی اللہ عنہ نے جو واقعہ بیان کیا ہے کہ حیرہ کے لوگ اپنے بادشاہ کو سجدہ کرتے ہیں...... حضرات......! کیا وہ کافر لوگ سجدہ میں کوئی تسبیحات وغیرہ پڑھتے تھے۔...... یقیناً نہیں...... کوئی تسبیح پڑھنے کا ذکر نہیں ملتا۔

ملائکہ نے سجدہ آدم میں کوئی تسبیح پڑھی: قرآن پاک نے ذکر کیا ہے کہ ہم نے آدم کو فرشتوں سے سجدہ کروایا' کیا فرشتوں نے سجدہ میں کوئی تسبیح پڑھی...... نہیں' کسی تسبیح کا ذکر نہیں ملتا۔

اونٹ نے سجدہ میں کیا پڑھا: مسند احمد کی ایک مشہور روایت میں ہے کہ صحابہ کی موجودگی میں ایک اونٹ نے آپ ﷺ کو سجدہ کیا۔ (مسند احمد: ۶/ ۷۶' اس کی سند میں علی بن زید پر کلام ہے)

بتایئے! اونٹ نے سجدہ میں کونسی تسبیح پڑھی...... کسی تسبیح کا ذکر نہیں ملتا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یوسف علیہ السلام کو سجدہ: یوسف علیہ السلام کو قرآن کے مطابق مصر میں والدین اور بھائیوں نے سجدہ کیا' کیونکہ پہلی شریعتوں میں تعظیمی سجدہ جائز تھا۔تو کسی تسبیح پڑھنے کا ذکر نہیں ملتا۔

لہٰذا احتراماً قبر پر پیشانی لگانا...... کسی بزرگ کے گھٹنوں اور پاؤں پر جھک کر ہاتھ لگانا' تعظیمی سجدہ ہے...... حضرات......! شریعت محمدی میں کسی قسم کا بھی سجدہ اللہ کے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں۔

قبر کا شرعی احترام: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے:

«أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ».

قبر کو پختہ بنانے' اس پر بیٹھنے اور اس پر کوئی تعمیر کرنے سے منع کیا ہے۔

(مسلم' کتاب الجنائز' باب النهي عن تجصيص القبر' حديث:۹۷۰)

دوسری حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهُ حَتَّى تَخْلُصَ إِلَى جِلْدِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرٍ

تم میں سے کوئی شخص آگ کی چنگاری پر بیٹھے اور وہ اس کے کپڑوں کو جلا کر اس کی جلد تک پہنچ جائے تو کسی قبر پر بیٹھنے سے پھر بھی بہتر ہے۔

(مسلم كتاب الجنائز، باب النهي عن الجلوس على القبر والصلوٰة عليه نمبر ۹۷۱)

یعنی قبر پر بیٹھنا کپڑوں اور جلد کو جلانے سے بھی زیادہ نقصان ہے۔

تیسری حدیث: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین کی قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا' یہ لوگ بڑی بھلائی (یعنی دین اسلام) سے پہلے مر گئے' پھر مسلمانوں کی قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ان لوگوں نے بڑی بھلائی پائی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچانک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایک آدمی دیکھا جو جوتے سمیت قبروں کے بیچ میں ہو کر جا رہا تھا' آپ ﷺ نے فرمایا او جوتے والے تجھ پر افسوس ہے۔...... جوتے اتار دے تو اس نے آپ ﷺ کو پہچان لیا اور جوتے اتار دیے۔ (ابوداود' کتاب الجنائز فی کراهیة القعود' حدیث:۳۲۳۰)

شارحین نے فرمایا ہے کہ شاید اس کی جوتیوں سے گندگی لگی ہو کیونکہ صاف جوتے کے ساتھ تو نماز بھی جائز ہے۔

اگر وہ گندگی والا جوتا تھا' تب بھی احترام ثابت ہوا' اگر گندگی کے بغیر تھا' تب بھی احترام ثابت ہوا۔

غیر شرعی احترام: حضرات......! احترام وہی ہے جو شریعت نے بتایا ہے' خود ساختہ احترام تو سراسر شریعت مطہرہ کی مخالفت ہے' جیسا کہ چراغ جلانا...... عرس لگانا...... چڑھاوے چڑھانا...... گنبد یا مسجد بنانا' قبر پر احتراماً جھکنا وغیرہ۔

محرم میں قبروں پر مٹی ڈالنا: میت کے دفن کے وقت تو مٹی ڈالنا سنت ہے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک جنازہ پڑھا' پھر سر کی طرف سے قبر پر تین مٹھی مٹی ڈالی۔ (ابن ماجہ' کتاب الجنائز' باب فی حثو التراب فی القبر' حدیث:۱۵۵۴) البانی صاحب نے اسے صحیح کہا ہے' صحیح ابن ماجہ حدیث:۱۲۷۱)

ہمارے یہاں ایک بڑا رواج چل گیا ہے کہ محرم کے اول عشرہ میں لوگ بڑی کثرت سے قبروں پر مٹی ڈالتے ہیں' حالانکہ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُّبْنٰى عَلَى الْقَبْرِ أَوْ يُزَادَ عَلَيْهِ أَوْ يُجَصَّصَ عَلَيْهِ. آپ ﷺ نے منع کیا کہ قبر پر کوئی تعمیر کی جائے' یا اس پر اضافی مٹی ڈال کر اس کو زیادہ کیا جائے۔

(نسائی' کتاب الجنائز' باب الزیادة علی القبر' حدیث:۲۰۲۹)

ہاں اگر بارش وغیرہ کی وجہ سے قبر میں شگاف وغیرہ ہو جائے' یا قبر سطح زمین سے نیچی ہو جائے، تو مٹی ڈال کر بالشت بھر کر دو تا کہ قبر کا نشان باقی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رہنے سے حرمت قائم رہے۔

غلطی کا ازالہ: بعض لوگوں کا خیال ہے کہ قبر سے جتنی مٹی نکلے وہ اسی قبر پر ہی ڈالنی چاہیے...... یہ بات بالکل بے بنیاد ہے' بلکہ حدیث کے مطابق ایک بالشت اونچی کر کے اضافی مٹی چھوڑ دو میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ صحابی نے قبر سے بالشت سے اونچی مٹی اتارنے کا حکم دیا۔

قبر پر پھول ڈالنا:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الاحزاب) "تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔"

بتائیے! کیا رسول اللہ ﷺ نے کسی قبر پر پھول چڑھائے ہیں' اگر آپ ﷺ نے نہیں چڑھائے تو تم اپنی مرضی سے دین میں نئے کام کیوں کرتے ہو۔

ایک دلیل یا غلط تاویل: ایک حدیث سے تاویل پیش کی جاتی ہے کہ آنحضرت ﷺ کا دو قبروں کے پاس سے گزر ہوا' فرمایا ان دونوں قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے' ایک پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچتا تھا اور ایک چغلخور تھا' پھر آپ ﷺ نے ایک تر شاخ پکڑی' دو ٹکڑے کر کے دونوں قبروں پر گاڑ دیا' اور فرمایا: «لَعَلَّهُ يُخَفِّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا» شاید کہ اللہ تعالیٰ ان شاخوں کے سوکھنے تک ان سے عذاب ہلکا کر دے۔ (بخاری' کتاب الوضو' باب ما جاء فی غسل البول' حدیث: ۲۱۸)

اس حدیث سے بعض لوگ پھول چڑھانے کا ثبوت پیش کرتے ہیں کہ وہ شاخ سبز و تر تھی اس کی تسبیح کی وجہ سے عذاب قبر میں تخفیف ہوگی اور پھول بھی سبز و تر ہوتے ہیں' لہٰذا ان کی تسبیح سے بھی برے لوگوں کے عذاب میں تخفیف ہوگی اور نیک لوگوں کا درجہ بلند ہوگا۔

<u>پہلا جواب:</u> سنن دارمی میں یہی حدیث ہے کہ آپ ﷺ نے تر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شاخ کے دو ٹکڑے کیے فَغَرَزَ عِنْدَ رَأْسِ كُلِّ قَبْرٍ اور ہر قبر کے سر کی طرف ایک ایک ٹکڑا گاڑ دیا...... (سنن دارمی' کتاب الطهارة' حدیث: ۷۳۹) پھول تو قبر کے اوپر ڈالے جاتے ہیں' اور یہ صرف سر کی طرف ہے۔

دوسرا جواب: کیا اصحاب رسول ﷺ کے زمانہ میں پھول نہ تھے' کسی صحابی نے شاخ کو دلیل بنا کر کسی قبر پر پھول ڈالے۔

من گھڑت بات: یہ کہنا کہ شاخ تر ہے اور تسبیح پڑھتی ہے اور اس کی تسبیح کی وجہ سے عذاب ہلکا ہوگا اسی طرح پھول بھی سبز و تر ہیں وہ تسبیح پڑھیں گے......

حضرات! یہ بات لوگوں نے اپنی طرف سے بنا لی ہے کہ شاخ کی تسبیح کی وجہ سے عذاب ہلکا ہوگا' حدیث میں شاخ کی تسبیح کا کوئی ثبوت نہیں۔

شاخ کیوں گاڑی: نبی ﷺ نے قبروں پر شاخیں اس لیے نہ گاڑیں کہ ان کی تسبیح سے عذاب کم ہوگا' بلکہ اپنی سفارش کی حد مقرر کرنے کے لیے گاڑیں' جیسا کہ مسلم میں ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ قضائے حاجت سے واپسی پر ایک جگہ کھڑے ہوئے میں دیکھتا رہا' پھر آپ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: اے جابر جاؤ درختوں سے دو شاخیں اتار کر لاؤ اور جہاں میں کھڑا تھا وہاں کھڑے ہو کر اپنے دائیں بائیں ڈال دو...... وہاں دو قبریں ہیں اور ان قبروں والوں کو عذاب ہو رہا ہے۔

«فَأَحْبَبْتُ بِشَفَاعَتِي أَنْ يُرَفَّهَ عَنْهُمَا مَا دَامَ الْغُصْنَانِ رَطْبَيْنِ»

میں نے چاہا کہ شاخوں کے تر رہنے تک عذاب ہلکا ہونے کی سفارش کروں۔

(مسلم' کتاب الزهد و الرقاق' باب قصة أبي اليسر وحديث جابر الطويل' حدیث: ۳۰۱۴)

واضح ہوا کہ شاخوں کے خشک ہونے تک تسبیح مقصود نہ تھی' بلکہ آپ ﷺ کی شفاعت کی حد تھی ...... اگر تسبیح مقصود ہوتی تو مَا لَمْ يَيْبَسَا کی حد

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لگانے کی کیا ضرورت تھی' کیا خشک چیزیں اللہ کا ذکر نہیں کرتیں؟

قرآن میں ہے:

﴿وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ﴾ (بنی اسرائیل ۴۴)

''کہ ہر چیز اللہ کی تعریف کے ساتھ اس کی تسبیح بیان کرتی ہے۔''

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ﴾ (الجمعة)

''کہ آسمانوں اور زمینوں میں جو بھی چیزیں ہیں سب اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہیں۔''

بتائیے' کیا پتھر زمین میں نہیں' کیا یہ تر ہیں...... قرآن کے مطابق یہ تسبیح بیان کرتے ہیں...... حضرات زمین میں تمام مخلوقیں خشک ہوں یا تر اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہیں۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ کسی بھی حدیث یا آثار صحابہ سے قبر پر پھول چڑھانے ثابت نہیں ہیں۔

قبر پر چادریں چڑھانا: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ سے واپس آئے تو میں نے دروازے پر ایک پردہ لٹکایا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو ناپسند کیا' حتی کہ اسے اپنے ہاتھ سے کھینچ کر پھاڑ ڈالا' فرمایا:

«إِنَّ اللهَ لَمْ يَأْمُرْنَا أَنْ نَكْسُوَا الْحِجَارَةَ وَالطِّينَ».

اللہ تعالیٰ نے ہمیں پتھر اور مٹی کو کپڑا پہنانے کا حکم نہیں دیا۔

(مسلم' کتاب اللباس والزینة' باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان' حدیث:۲۱۰۶)

اگر قبر پختہ ہے تو پتھر ہے' اگر کچی ہے تو مٹی ہے' دونوں صورتوں میں ہی چادریں چڑھانا جائز نہیں۔

کعبۃ اللہ سے مشابہت کرنا: مفتی احمد یار نعیمی گجراتی بدایوانی نے جاء الحق میں نقل کیا ہے کہ اولیاء اللہ اور ان کی قبور ومزارات شعائر اللہ ہیں' ان کی تعظیم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کرنی چاہئے۔

﴿وَمَن يُعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ﴾ (الحج) "جو آدمی اللہ کے شعائر کی تعظیم کرے وہ دل سے متقی شخص ہے۔"

ہر ملک میں اس کے رواج کے مطابق قبور کی تعظیم کرنا جائز ہے۔

(افسوس! کتنی دلیری سے قبور اولیاء کو بغیر شرعی دلیل کے شعائر اللہ کہہ دیا)...... پھر بعض لوگ کہتے ہیں کہ دیکھو بیت اللہ پر زمانہ نبوت سے قبل اور عہد محمدی میں اور اب تک بڑا قیمتی غلاف ہے' وہ بھی تو پتھر کی عمارت ہے' تو پھر قبور اولیاء پر کیسے ناجائز ہوا۔

جواب: قبروں کو بیت اللہ سے ملانا عقلمندی نہیں' اگر بیت اللہ کے غلاف سے قبور کے غلاف جائز ہیں تو بیت اللہ میں ایک نماز سے لاکھ نماز کا ثواب بتایئے وہ کونسی قبر ہے جس کے پاس ایک نماز سے لاکھ نماز کا ثواب ہے...... پھر بیت اللہ کا طواف حج وعمرہ کا رکن ہے کیا کسی قبر کا طواف بھی حج عمرہ کا رکن ہے...... پھر بیت اللہ کا غلاف تو نبی ﷺ سے ثابت ہے' کیا کسی قبر کا غلاف نبی ﷺ سے ثابت ہے؟

قبروں پر چراغ جلانا: ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ:

لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ زَآئِرَاتِ الْقُبُورِ وَالْمُتَّخِذِينَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ.

قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر اور قبروں پر مسجدیں بنانے والوں اور چراغ جلانے والوں پر لعنت فرمائی۔

(ترمذی' کتاب الصلوٰۃ' باب فی کراھیۃ أن یتخذ علی القبر مسجدا' حدیث: ۳۲۰' ونسائی' کتاب الجنائز' حدیث: ۲۰۴۳' وابوداود' کتاب الجنائز' حدیث: ۳۲۳۶)

اعتراض: اب کئی لوگ تاویلیں کرتے ہیں کہ قبر راستے میں ہے تو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

راگیروں کے لیے چراغ جلایا جاتا ہے' اسی طرح رات کو میت کو دفنانے کے لیے بھی تو قبرستان میں چراغ جلایا جاتا ہے' ثابت ہوا کہ قبرستان میں چراغ جلانا جائز ہے۔

پہلا جواب: میت دفنانے کے لیے روشنی کرنا ایک دنیاوی ضرورت ہے اور یہ کسی قبر کی تعظیم کے لیے نہیں۔

دوسرا جواب: اگر راستہ میں قبر ہے تو چراغ جلانے کی کیا ضرورت ہے؟ ...... کیا تمام راستوں میں روشنی ہی ہوتی ہے؟...... جیسے باقی راستہ اندھیرے میں طے ہوتا ہے اسی طرح قبر والا راستہ بھی طے ہوسکتا ہے۔ اگر کسی راستہ پر روشنی کرنی بھی پڑے تو وہ دنیاوی ضرورت ہے۔

قبروں کی زیارت: نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

«إِنِّي نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ ثُمَّ بَدَا لِي تُرِقُّ الْقُلُوْبَ وَتُدْمِعُ الْعَيْنَ فَزُوْرُوْهَا وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا». (مسند احمد' حدیث: ۱۳۱۲۴' سندہ صحیح)

میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روکا تھا' اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ قبروں کی زیارت دلوں کو نرم کر دیتی ہے اور آنکھوں کو بہاتی ہے' پس تم قبروں کی زیارت کیا کرو' اور زبان سے بری بات نہ کہو۔

عورتیں اور زیارت قبور: پہلے ذکر کی گئی حدیث میں حکم عام ہے' مردوں اور عورتوں کے لیے زیارت کی اجازت ہے۔

دوسری دلیل: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک عورت کے پاس سے گزرے وہ قبر پر رو رہی تھی' آپ ﷺ نے فرمایا: «اِتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِيْ» کہ اللہ سے ڈر اور صبر کر' اس نے آپ کو نہ پہچانا اور کہنے لگی' جاؤ پرے ہٹو یہ مصیبت تم پر پڑتی تو پتہ چلتا۔ (بخاری' کتاب الجنائز' باب زیارۃ القبور' ص ۳۱' حدیث نمبر ۱۲۸۳)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اگر عورتوں کے لیے زیارت قبور منع ہوتی تو آپ ﷺ اس عورت کو روکتے کہ تو قبر پر کیوں آئی' لیکن آپ ﷺ نے آمد سے نہیں روکا بلکہ بے صبری سے روکا ہے۔

کثرت سے زیارت کرنے والی عورتیں:

تیسری دلیل: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ کہ رسول اللہ ﷺ نے کثرت سے قبروں کی زیارت کرنے والیوں پر لعنت کی۔ (ترمذی' کتاب الجنائز' باب ما جاء ؟؟؟ زیارة القبور للنساء' حدیث:۱۰۵۶) لعفر ا کبھی کبھار زیارت قبور کے لیے عورتوں کو جانا جائز ہے

زیارت قبور کا طریقہ اور دعا: قبرستان میں جاؤ تو عبرت حاصل کرنے کے لیے جاؤ' کہ ایک دن ہم نے بھی اسی شہر خاموشاں میں آنا ہے اور اس قبر کو سلامتی والا گھر بنانے کے لیے اب تک ہم نے کیا عمل کیئے ہیں۔...... کسی قبر پر جھکنا نہیں...... نہ ہی قبر پر ہاتھ لگا کر سر آنکھوں پر لگانے ہیں...... نہ ہی کسی قبر سے نمک مٹی دھاگہ چھلے وغیرہ کوئی چیز بطور تبرک لیجانی ہے۔ قبرستان پہنچ کر کہو:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ أَهْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَإِنَّا إِنْ شَآءَ اللهُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللهَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَةَ. (مسلم' کتاب الجنائز' باب ما یقول عند دخول القبور ۹۷۵)

اے ان گھروں کے مومن مسلمان باسیو' تم پر سلامتی ہو' ہم بھی ان شاء اللہ تمہارے پاس آنے ہی والے ہیں' ہم اپنے لیے اور تمہارے لیے خیر و عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

قبرستان میں ہاتھ اٹھا کر دعا: حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ایک رات آنحضرت ﷺ کو بقیع الغرقد میں دیکھا ثم رفع یدیه آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ (مسند احمد جلد ۶ صفحہ ۹۲، موطا امام مالک' کتاب الجنائز' باب إن عائشة قالت ما من نبی یموت حتی......' حدیث:۵۱۱' سندہ صحیح)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قبرستان میں قرآن پڑھنا نبی ﷺ نے فرمایا:

«لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ».

تم اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ' کیونکہ جس گھر میں سورۂ بقرہ پڑھی جائے اس گھر سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔

(مسلم' کتاب صلاۃ المسافرین' باب استحباب صلاۃ النافلۃ فی بیتہ)

معلوم ہوا جن گھروں میں قرآن نہیں پڑھا جاتا وہ قبروں کی مانند ہیں' کیونکہ قبروں میں قرآن نہیں پڑھا جاتا۔

نوٹ: کچھ ضعیف روایتوں میں قبرستان میں قرآن پڑھنے کا ذکر ہے' لیکن مذکورہ صحیح حدیث میں قبرستان میں قرآن پڑھنے کی ممانعت ہے' لہٰذا صحیح حدیث کے سامنے ضعیف روایات کی کوئی اہمیت نہیں۔

حضرات......! یہ ہیں قبروں کے شرعی آداب جو میں نے بڑے اختصار سے بیان کئے' اللہ تعالیٰ عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین یارب العٰلمین۔

آخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عرس میلے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ، اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

﴿وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ﴿١١٥﴾﴾ (النساء)

”جو کوئی ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد رسول کی مخالفت کرے' اور مومن (صحابہ) کی راہ چھوڑ کر اور راہ پر چلے ہم اسے ادھر ہی لگا دیں گے جدھر وہ متوجہ ہوا اور اسے جہنم واصل کریں گے جو برا ٹھکانہ ہے۔“

حضرات......! حق کا پتہ چل جانے کے باوجود جو شخص رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرے اور مومنوں کی راہ کے علاوہ اور راہ چلے تو اس کے لیے جہنم کی سزا ہے۔

مومنوں کی راہ کیا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا:

«تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ». (موطأ امام مالک' کتاب الجامع' باب النهي عن القول بالقدر' ۱۳۹۵)

میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑیں ہیں' اگر تم ان دونوں پر مضبوط رہو گے تو گمراہ نہیں ہو گے' ایک تو اللہ کی کتاب اور دوسرا اس کے نبی ﷺ کا طریقہ ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ثابت ہوا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا مسلک وراستہ قرآن وسنت ہے۔

جو آدمی قرآن وسنت کو چھوڑ کر اپنی مرضی یا کسی امام کی مرضی سے دین میں نئے طریقے ایجاد کرے گا وہ گمراہ ہے' جہنمی ہے۔

حضرات......! آیئے! دیکھیں کہ عرس' میلے قرآن حدیث سے ثابت ہیں' یا کہ مولویوں' پیروں نے اپنے پاس سے ہی گھڑ لیے ہیں۔

عرس کا لغوی معنی: عَرَسَ یَعْرُسُ عُرُسًا ......خوشی میں رہنا......عُرُسًا وَعُرُسًا ...... جماع کرنا ...... اَلْعُرُسُ وَالْعُرُوْسُ ...... زفاف...... طعام ولیمہ۔ (المنجد' ص ۶۴۱' طبع دارالاشاعت' کراچی)

حضرات......! لفظ عرس کے معنی آپ نے عربی اردو لغت المنجد سے سن لیے کہ اس کا معنی زیادہ تر ہمبستری ہی بنتا ہے' زفاف بھی سہاگ رات کی ہمبستری کو بولتے ہیں...... حدیث میں لفظ عروس کا معنی دلہن بھی ہے۔

حضرات......! غور فرمائیں کہ لفظ عرس کی نسبت جب کسی فوت شدہ بزرگ کی طرف کریں گے تو خود ہی سوچ لیں کہ معنی کیا بنے گا۔ مثلاً فلاں صاحب کا عرس مبارک' کہ فلاں بابا جی کی سہاگ رات کی ہمبستری یا اس کے ولیمہ کا کھانا۔

حضرات! بتایئے' کہ بابا جی کی قبر میں کس سے شادی ہوئی' ان کا خاوند کون ہے' اور کس نے انہوں نے سہاگ رات منائی؟...... اگر عرس کا کوئی اور مبارک معنی کرو گے تو سب سے پہلے مبارک کے لائق تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک ہے پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ...... بتایئے کسی صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عرس منایا' یا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی صحابی کا عرس منایا......قطعاً نہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

دین مکمل

﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا﴾ (المائدۃ ۳)

''میں نے آج تمہارے دین کو تمہارے لیے مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کیا۔''

حضرات! دین تو آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ہی مکمل ہو چکا تھا تو اس مکمل دین میں نہ آپ ﷺ نے کسی صحابی کا عرس منایا نہ ہی کسی صحابی نے آپ ﷺ کا عرس منایا بلکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَھُوَ رَدٌّ».

جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نیا کام کیا جو اس میں نہیں تھا تو وہ کام مردود ہے۔

(بخاری' کتاب الصلح' باب إذا اصطلحوا علی صلح جور فالصلح مردود' باب: ۵' حدیث: ۲۶۹۷' ومسلم' کتاب الأقضیة' باب من أحدث شیئا في القضاء' حدیث: ۱۷۱۸)

عرس چونکہ دین میں نہیں' بعد میں نیا کام ہے اس لیے مردود ہے' مقبول نہیں۔

عرس کے دلائل اور جوابات

دلیل نمبر ۱ قبر میں [illegible]

عرس کے ثبوت میں یہ دلیل پیش کی جاتی ہے کہ جب مومن آدمی قبر میں منکر نکیر کے سوالوں میں کامیابی پاتا ہے تو منکر نکیر اسے کہتے ہیں:

«نَمْ کَنَوْمَةِ الْعُرُوْسِ الَّذِیْ لَا یُوْقِظُهُ اِلَّا اَحَبُّ اَھْلِهٖ اِلَیْهِ».

اس نئی دلہن کی طرح سو جا جس کو اس کے خاوند کے علاوہ کوئی نہیں جگاتا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(ترمذی' کتاب الجنائز' باب فی عذاب القبر' حدیث:۱۰۷۱)

دیکھیں نکیرین نے اس دن اسے عروس کہا' لہٰذا وفات کا دن عرس کہلایا' اسی لیے ہم یوم وفات کے دن عرس مناتے ہیں۔

پہلا جواب: نکیرین نے قبر والے کو کالعروس نہیں کہا' بلکہ کنومة العروس کہا...... کہ نئی دلہن کی نیند کی طرح سو جا...... کاف تشبیہ کا نوم پر داخل ہوا ہے عروس پر نہیں' یہ نہیں کہا کہ تو نئی دلہن کی طرح ہو جا۔ بلکہ یہ کہا کہ نئی دلہن کی طرح سو جا۔ اب بتایئے کہ نیند کی مشابہت سے قبر والا عروس (دلہن) کیسے بن گیا۔

دوسرا جواب: کہ کنومة العروس کا جملہ تو ہر اس مومن کو کہا جاتا ہے جو نکیرین کے سوالوں کا جواب دیدے...... تو پھر ہر مومن کا عرس مناؤ' صرف مخصوص لوگوں کا عرس کیوں منایا جاتا ہے؟

تیسرا جواب: کیا اس جملہ کی سمجھ نبی ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو نہ آئی؟ بتایئے کس نے کس کا عرس منایا؟

دوسری دلیل: آنحضرت ﷺ قبر میں آتے ہیں: عرس کے جواز میں یہ بھی دلیل پیش کی جاتی ہے کہ مومن کی قبر میں رسول اللہ ﷺ پیش کیے جاتے ہیں' یہ جمال مصطفیٰ کا دن ہے' نکیرین دکھا کر پوچھتے ہیں "تو ان کو کیا کہتا ہے؟" اور وہ خلقت کے دولہا ہیں' تمام عالم ان کے ہی دم کی بہار ہے' اور وصال محبوب کا دن عرس کا دن ہے' لہٰذا یہ دن عرس کہلایا۔ (جاء الحق)

جواب: بخاری شریف میں ہے کہ جب منکر نکیر قبر والے کو اٹھا کر بٹھاتے ہیں تو پوچھتے ہیں:

«مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ». تو اس آدمی محمد ﷺ کے بارے کیا کہتا ہے؟

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تو مومن کہتا ہے: «أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ».	میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

(بخاری' کتاب الجنائز' باب المیت سمع خفق نعال' حدیث:۱۳۳۸)

ابوداود میں اسی طرح منکر نکیر پوچھتے ہیں:

«مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیْ بُعِثَ فِیْکُمْ؟» فَیَقُوْلُ: «هُوَ رَسُوْلُ اللهِ».	وہ آدمی کیسا ہے جو تم میں مبعوث کیا گیا؟ تو مومن کہتا ہے' وہ اللہ کے رسول ہیں۔

(ابوداود' کتاب السنة' باب فی المسألة فی القبر وعذاب القبر' حدیث:۴۷۵۳)

ایک غلط فہمی: کہ **ھٰذا** اسم اشارہ قریب ہے' کہ آنحضرت ﷺ ہر قبر میں موجود ہوتے ہیں' تبھی تو فرشتے اسم اشارہ قریب بول کر کہتے ہیں کہ اس آدمی کے بارے تو کیا کہتا ہے؟

جواب:

ہذا دور کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے کچھ مثالیں پیش کرتا ہوں۔

① بخاری میں ہے کہ آنحضرت ﷺ جب حدیبیہ پہنچے تو سفیر قریش بدیل بن ورقاء آیا' آپ ﷺ سے مذاکرات کر کے واپس لوٹا تو قریش مکہ سے کہا «إِنَّا قَدْ جِئْنَاکُمْ مِنْ عِنْدِ هٰذَا الرَّجُلِ». میں تمہارے پاس اس شخص سے ہو کر آیا ہوں۔ (بخاری' کتاب الشروط' باب الشروط فی الجهاد ؟؟ حدیث:۲۷۳۱)

حدیبیہ مکہ سے ۱۹ میل دور ہے...... اب بتایئے آپ ﷺ تو ۱۹ میل دور تھے' اس نے ھذا الرجل کہا ...... اس ہذا کا کیا معنی کرو گے' کہ آپ ﷺ مکہ میں موجود تھے۔

② جب رسول اللہ ﷺ اور قریش مکہ کے درمیان امن معاہدہ ہوا تھا' اسی دوران ابوسفیان تاجروں سمیت بغرض تجارت شام میں تھا' تو ہرقل شاہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

روم نے انہیں بلایا' رسول اللہ ﷺ کے حالات پوچھنا چاہے ترجمان سے کہا ان سے پوچھو «أَيُّكُم أَقْرَبُ نَسَبًا بِهٰذَا الرَّجُلِ». کہ تم میں سے اس آدمی کا زیادہ قریبی کون ہے؟ ...... حضرات! آنحضرت ﷺ مکہ میں ہیں اور ہرقل ہزاروں میل دور هذا الرجل کہہ رہا ہے...... اب بتایئے کیا آپ ﷺ وہاں موجود تھے؟ اگر آپ وہاں موجود نہ تھے تو اس نے هذا الرجل کیوں کہا...... معلوم ہوا کہ ہذا دور کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔

③ اسی حدیث میں ہے کہ ہرقل نے کہا: «إِنِّي سَائِلٌ عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ» میں اس آدمی کے بارے سوال کرنا چاہتا ہوں' یہاں بھی دور اور غائب کے لیے ہذا استعمال ہوا ہے۔ (بخاری' کتاب الوحی' حدیث:۷)

④ نبی ﷺ کے پاس وفد عبدالقیس آیا' عرض کیا' یا رسول اللہ! ہم صرف آپ کے پاس حرمت کے مہینوں میں ہی آ سکتے ہیں' کیونکہ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ. کہ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے کافر ہیں۔ (بخاری' کتاب الایمان' حدیث:۵۳)

یہاں بھی قبیلہ مضر کے لیے ہذا بولا گیا' حالانکہ مضر مدینہ سے دور تھا۔

⑤ ایک سفر میں آنحضرت ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو پانی کی قلت پیش آئی' آپ ﷺ نے حضرت علی اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کو پانی کی تلاش میں بھیجا وہ ایک عورت کو پکڑ لائے جو اونٹ پر پانی اٹھائے جا رہی تھی۔ نبی ﷺ نے اس کی مشک سے پانی لیا' تمام کو پلایا' پھر مشک کا منہ بند کیا' معجزہ ظاہر ہوا کہ پانی میں کمی نہ آئی۔ پھر اس عورت کو تحائف دیکر روانہ کیا' تو وہ عورت اپنی قوم میں آئی' قوم نے پوچھا اتنی دیر کیوں لگائی؟ اس نے کہا لَقِيَنِي رَجُلَانِ فَذَهَبَا بِي إِلَى هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ الصَّابِي». مجھے دو آدمی پکڑ کر اس آدمی کے پاس لے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

گئے جس کو صابی کہتے ہیں۔ (بخاری کتاب التیمم باب الصعید الطیب وضوء المسلم یکفیه من الماء حدیث: ۳۴۴)

آپ ﷺ تو صحابہ رضی اللہ عنہم میں تھے وہ عورت اپنی قوم میں تھی اس نے دور کے لیے ہذا الرجل کہا ...... اور بھی بہت سی مثالیں مل سکتی ہیں طوالت کے ڈر سے انہیں پر اکتفا کرتا ہوں۔

⑥ مومن نکیرین کو جو جواب دیتا ہے اس سے تو مزید وضاحت ہو جاتی ہے بخاری کی ایک حدیث میں یہ بھی ہے جب نکیرین پوچھتے ہیں «مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ؟» تو مومن کہتا ہے «هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ جَآءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى». وہ محمد رسول اللہ ﷺ ہیں جو ہمارے پاس واضح دلائل اور ہدایت لے کر آئے ہیں۔ (بخاری، کتاب العلم باب من اصاب الفتیا نمبر ۸۶) اگر آنحضرت ﷺ قبر میں موجود ہوں تو مومن کو چاہئے وہ بھی حاضر کی ضمیر بولے انت محمد یا پھر کہے ھذا محمد ﷺ بلکہ مومن واحد مذکر غائب کی ضمیر **ھو** بولتا ہے۔

ساتواں ٹھوس جواب: مسجد کی صفائی کرنے والی عورت رات کو فوت ہو گئی تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے رات کو دفنا دیا صبح کو آپ ﷺ نے پوچھا وہ کہاں ہے؟ صحابہ نے بتایا کہ وہ تو رات کو فوت ہو گئی۔ فرمایا: «اَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُوْنِيْ بِهٖ، دُلُّوْنِيْ عَلٰى قَبْرِهَا». تم نے مجھے کیوں نہ بتایا۔ چلو اب مجھے اس کی قبر بتاؤ۔" تو آپ ﷺ نے اس کی قبر پر جنازہ پڑھا۔ (بخاری کتاب الصلاۃ باب: ۷۲ حدیث: ۴۵۸)

اگر سوالات کے وقت آپ ﷺ ہر مومن کی قبر میں پیش کیئے جاتے ہیں تو سوالات تو دفنانے کے فوراً بعد شروع ہو جاتے ہیں تو آپ ﷺ پھر اس مسجد کی خادمہ کی قبر میں حاضر تھے...... اگر آپ قبر میں حاضر تھے اس کی فوتگی آپ کو معلوم تھی تو آپ ﷺ نے اس کے بارے میں پوچھا کیوں؟...... صحابہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رضی اللہ عنہم کو کیوں فرمایا کہ تم نے مجھے کیوں نہ بتلایا؟

تیسری دلیل آپ ﷺ شہدائے احد کا عرس مناتے: جاء الحق سے پڑھ کر کئی مولوی یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ شامی جلد اول' باب زیارۃ القبور میں ابن ابی شیبہ کے حوالہ سے ہے کہ «أَنَّ النَّبِيَّ كَانَ يَأْتِي قُبُورَ الشُّهَدَآءِ بِأُحُدٍ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ حَوْلٍ». اور تفسیر کبیر اور درمنثور میں یہ زیادہ ہے کہ «فَيَقُوْلُ: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ. وَالْخُلَفَاءُ الْأَرْبَعَةُ هٰكَذَا كَانُوا يَفْعَلُوْنَ». (جاء الحق' ۳۲۲/۱) کہ آپ ﷺ ہر سال کے شروع میں شہداء احد کی قبروں پر آتے' فرماتے کہ تم پر سلامتی ہو' صبر کی وجہ سے آخرت کا گھر بہت اچھا ہے اور خلفاء اربعہ بھی ایسا ہی کرتے۔

جواب: یہ روایت ابن ابی شیبہ میں نہیں' البتہ مصنف عبدالرزاق میں اس سند سے ہے: عبدالرزاق عن رجل من أهل المدينة عن سهيل بن أبي صالح عن محمد بن إبراهيم التيمي قال: كان النبي ﷺ يأتي قبور الشهداء بأحد على رأس كل حول. (مصنف عبدالرزاق ۵۷۳/۳' حدیث: ۶۷۱۶)

تفسیر کبیر میں بغیر حوالہ کے ہے اور درمنثور میں ابن جریر کے حوالہ سے ہے' ابن جریر میں یہ سند ہے۔ حدثني المثنى قال: حدثنا سويد قال أخبرنا ابن المبارك عن إبراهيم بن محمد عن سهيل بن أبي صالح عن محمد بن إبراهيم قال: كان النبي ﷺ يأتي قبور الشهداء ...... (تفسیر ابن جریر طبری' سورۂ رعد' آیت: ۲۴)

یہ دونوں سندیں ہی مرسل ہیں' کیونکہ محمد بن ابراہیم تابعی صغیر نے آنحضرت ﷺ کا زمانہ نہیں پایا تو پھر اس نے بغیر کسی صحابی کے واسطے کے آپ کا فعل کیسے دیکھ لیا' یا سن لیا' لہٰذا یہ روایت مرسل ضعیف ہے' تو عرس کی یہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بھی دلیل ثابت نہ ہو سکی۔

نوٹ: اگر یہ روایات صحیح بھی ہوں تو پھر بھی عرس ثابت نہیں ہوتا' کیونکہ عرس تو فوت شدہ کی تاریخ وفات پر کراتے ہیں...... شھداء احد کی وفات ۶ شوال ۵ھ ہفتہ کو ہوئی' آپ سال کے آخر' یعنی ذوالحجہ' یا شروع محرم میں جاتے...... عرس کا ثبوت تب تھا جب کہ آپ ﷺ تاریخ وفات کے دن احد میں قبور پر جاتے' کیونکہ آجکل عرس تاریخ وفات کو ہوتا ہے۔

چوتھی دلیل کہ عرس زیارت قبور اور صدقہ وخیرات کا مجموعہ ہے: احمد یار نعیمی نے ہی جاء الحق میں تحریر کیا ہے کہ عرس زیارت قبور اور صدقہ وخیرات کا مجموعہ ہے' زیارت قبور بھی سنت ...... صدقہ وخیرات بھی سنت ہے۔ دو سنتوں کا مجموعہ کیسے حرام ہو سکتا ہے۔ (جاء الحق ۱/۲۳۲)

جواب: یہ تو مولویوں نے اپنی مرضی سے ہی دو سنتوں کو جمع کر کے عرس کو جائز کر لیا...... کیا رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم زیارت کے وقت مقبروں پر صدقہ وخیرات کرتے اور لنگر تقسیم کرتے تھے...... اگر اپنی مرضی سے مختلف سنتیں اور مختلف اعمال جمع کریں گے تو قرآن پڑھنا بھی سنت رکوع سجود بھی سنت ...... تو بتاؤ اگر رکوع سجود میں قرآن پڑھ لیں تو جائز ہے۔ تمام مکاتب فکر کے علماء اسے ناجائز قرار دیں گے کیونکہ یہ نبی ﷺ کا طریقہ نہیں۔ ......تو بتائیے بوقت زیارت قبروں پر لنگر تقسیم کرنا تلاوت قرآن کرنا......قوالی کرنا...... ڈھول بجانا...... چراغ جلانا...... قبر کو غسل دینا...... چادر چڑھانا' وغیرہ نبی ﷺ کے طریقہ سے ثابت ہیں؟ ......قطعاً نہیں......تو پھر یہ کام کیسے جائز ہو گئے...... حضرات! دین میں کوئی نیا کام کرنا جائز نہیں' اور نہ ہی سنت رسول کے مقام کو بدلنا جائز ہے۔

ابن عمر اور مقام سنت: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک آدمی کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

چھینک آئی اس نے کہا «اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ». ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کلمات کو میں بھی کہتا اور مانتا ہوں' لیکن اس مقام' یعنی چھینک کے بعد یہ کلمات کہنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں' بلکہ اس مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں «اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ» کہنے کی تعلیم دی ہے۔

(ترمذی' کتاب الادب' باب ما یقول العاطس إذا عطس' حدیث: ۲۷۳۸)

حضرات! ابن عمر رضی اللہ عنہ نے سنت کے مقام کو بدلنے سے روکا "والسلام علی رسول اللہ" کے الفاظ تو سنت ہیں لیکن ان کا ٹھکانہ ومقام چھینک کے بعد نہیں...... فرمایا: جن مسنون الفاظ کا یہ مقام ہے وہی کہو...... اپنی مرضی سے دین میں نہ نئے الفاظ بناؤ نہ ہی مسنون اعمال والفاظ کی جگہ بدلو۔

پانچویں دلیل عرس کی یہ بھی دلیل پیش کی جاتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زیارت قبور کی اجازت دیدی لہٰذا عرس بھی یہی ہے کہ لوگ اجتماعی سالانہ زیارت کرتے ہیں۔

جواب: زیارت قبور کی تاریخ کا تعین شرع سے تو ثابت نہیں تو پھر اپنی مرضی سے تاریخ کا تعین کیوں کیا؟

قبر پر اجتماع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح فرمان ہے کہ:

«لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا وَصَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ حَيْثُ كُنْتُمْ». میری قبر پر میلہ' مجمع نہ لگاؤ' تم جہاں بھی ہو مجھ پر درود پڑھو گے تو مجھے پہنچ جائے گی۔

(ابوداود' کتاب المناسک' باب زیارۃ القبور' حدیث: ۲۰۴۲)

عید کا معنی وَالْعِیْدُ کل یوم فیه جمع. ہر اس دن کو عید کہتے ہیں جس میں لوگوں کا اجتماع ہو۔ (لسان العرب ۳/ ۳۱۹' تاج العروس ۲/ ۴۳۸' القاموس ۱/ ۱۹۷' باب الدال' فصل العین)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جناب غلام رسول سعیدی حنفی بریلوی شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ شرح مسلم (۲/۶۵۵) میں لکھتے ہیں کہ ''عربی زبان میں عید کا لفظ کسی اجتماع پر بولا جاتا ہے۔''

تو ثابت ہوا کہ نبی ﷺ نے اپنی قبر پر عید یعنی اجتماع سے منع کیا ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ کی قبر پر اجتماع جائز نہیں تو اولیاء، صلحاء، امتیوں کی قبور پر کیسے جائز ہوگا۔

چھٹی دلیل: عرس کے ثبوت میں یہ دلیل پیش کی جاتی ہے کہ حج بھی تو ایک اجتماع ہے، اور یہ ایک مقررہ تاریخ پر ہوتا ہے اسی طرح عرس کے اجتماع کی تاریخ مقرر کر لی تو کیا حرج ہے۔

جواب: حج شعائر اللہ سے ہے...... اور اس کا اجتماع کسی قبر کے لیے نہیں ہوتا۔ اور اس کی تاریخ کا تعین قرآن وحدیث سے ثابت ہے، اس سے اجتماع کے لیے شریعت نے حکم دیا ہے۔ روکا نہیں، قبر کے اجتماع، یعنی عرس میلہ سے آنحضرت ﷺ نے روکا ہے۔

عرس میں ہونے والی قوالی: حضرات! آج تقریباً ہر عرس میں محفل سماع، یعنی قوالی کا بڑا اہتمام ہوتا ہے...... افسوس کی بات یہ ہے کہ بعض جہلاء اس شیطانی کام کو عبادت کا نام دیتے ہیں۔

قوالی چار چیزوں کا مجموعہ: ① قوال، ② تالیاں، ③ ڈھول، ④ ساز باجے۔

اب چاروں چیزوں کو شرع کی نظر میں دیکھیں۔

قوال کا معنی: قَالَ يَقُوْلُ باب سے مبالغہ کا صیغہ ہے، قَوَّالٌ، قَالَ يَقُوْلُ کا معنی ہے، باتیں کرنا اور قوال کا معنی ہے حد سے زیادہ باتیں کرنے والا بے مقصد بولنے والا۔ بک بک کرنے والا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تالیاں: ﴿وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَّتَصْدِيَةً﴾ (الانفال ۳۵) ''کفار کی نماز یہ تھی کہ وہ بیت اللہ کے پاس سیٹیاں اور تالیاں بجاتے۔''

معلوم ہوا کہ عبادت کے وقت تالیاں بجانا کافرانہ فعل ہے۔

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا تذکرہ عبادت ہے' خواہ شعروں میں ہو یا نثر میں اور قوال لوگ ذکر الٰہی اور ذکر رسول ﷺ کے ساتھ ساتھ خوب تالیاں بجاتے ہیں۔

ڈھول: آنحضرت ﷺ نے فرمایا: «حُرِّمَ الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْكُوبَةُ». ''شراب جوا اور ڈھول حرام کر دیئے گئے ہیں۔'' (ابوداود' کتاب الأشربة' باب في الأوعية' حديث: ۳۶۹۶' حدیث صحیح) اور یہ حرام ڈھول' قوالی میں خوب بجتا ہے۔

ساز باجے: نبی ﷺ نے فرمایا: «إِنَّ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَرَّمَ عَلَيَّ الْخَمْرَ وَالْكُوبَةَ وَالْقِنِّينَ». اللہ تعالیٰ نے مجھ پر شراب' جوا' ڈھول اور ساز باجے حرام کر دیئے ہیں۔ (مسند احمد' عن سعد بن عبادة' ج ۳/۴۲۲' عن قيس بن سعد بن عبادة)

اب آپ غور فرمائیں کہ ساز حرام' ڈھول حرام' تالیاں حرام...... حرام چیزوں کا مجموعہ جائز کیسے ہو گیا۔

قوالی چشتی صاحب کی ایجاد: عوام کو یہ بھی تاثر دیا جاتا ہے کہ قوالی خواجہ معین الدین چشتی صاحب کی ایجاد ہے' چونکہ ہندو' سکھ ساز باجے کے شوقین تھے تو انہوں نے قوالی کے ذریعے لوگوں کو قریب کیا' لہٰذا یہ ایک ولی اللہ کی ایجاد ہے۔

حضرات! چشتی صاحب کا تقدس اپنی جگہ لیکن دین میں تو نیا کام کرنے کی صحابہ کو بھی اجازت نہ تھی تو چشتی صاحب کی ایجاد کیسے دین میں چلے گی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قوالوں کی رسول اللہ ﷺ سے ضد: نبی ﷺ کو ساز سے اسقدر نفرت تھی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھا آپ ﷺ نے بانسری کی آواز سنی تو کانوں میں انگلیاں رکھ لیں اور دور چلے گئے تو مجھے پوچھا' کیا آواز آرہی ہے؟ میں نے کہا نہیں تو آپ ﷺ نے انگلیاں نکال لیں۔

(ابوداود' کتاب الأدب' باب کراھیة الغناء والزمر' حدیث:۴۹۲۴ ومسند ابی یعلیٰ' ابی یعلیٰ کی سند صحیح ہے)

حضرات! غور فرمائیں کہ آپ ﷺ کو ساز باجے سے کتنی نفرت تھی کہ ساز باجے کی آواز پر کان بند کر لیے۔...... لیکن آج قوال لوگ اسی نبی ﷺ کے ذکر کے ساتھ ضد سے خوب ساز بجاتے ہیں۔

عرس کے لیے سفر کا اہتمام: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ؛ اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الرَّسُوْلِ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰى».

تین مساجد' مسجد حرام' مسجد نبوی' مسجد اقصیٰ کے علاوہ کسی سفر کا اہتمام نہ کیا جائے۔

(بخاری' کتاب الجمعة' باب فضل الصلاۃ فی مسجد مکة والمدینة' حدیث:۱۱۸۹)

اس سے مراد سفر تجارت' سفر تبلیغ یا کسی عزیز دوست کی ملاقات کے سفر وغیرہ کی ممانعت نہیں' بلکہ کسی جگہ کو تبرک جان کر اس کی طرف برکت اور ثواب کے حصول کے لیے جانے کی ممانعت ہے' جیسا کہ آج کل لوگ معروف مقبروں کی طرف عرس یا عام دنوں میں برکت وثواب کے حصول کے لیے جاتے ہیں۔

سفر عرس کی دلیل: احمد یار نعیمی صاحب نے بخاری مسلم کی صحیح حدیث کو جھٹلانے کے لیے ایک ضعیف حدیث کا اس طرح سہارا لیا کہ مشکوٰۃ' کتاب الجہاد میں ہے کہ حاجی' غازی اور عمرہ کرنے والے کے علاوہ کوئی دریا کا سفر نہ کرے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ: «فَإِنَّ تَحْتَ الْبَحْرِ نَارًا أَوْ تَحْتَ النَّارِ بَحْرًا». اس کے نیچے یا اوپر آگ ہے۔ (ابوداود' کتاب الجهاد' باب فی رکوب البحر فی الغزو' حدیث: ۲۴۸۹)

سند ضعیف ہے، کیونکہ اس میں ابو عبد اللہ بشر اور بشیر بن مسلم مجہول راوی ہیں۔

مفتی صاحب نے اس ضعیف روایت کے سہارے ثابت کرنا چاہا کہ جس طرح اس روایت میں تین آدمیوں کے علاوہ دریائی سفر کی ممانعت کے باوجود اوروں کے لیے سفر جائز ہے اسی طرح بخاری مسلم کی روایت میں تین مساجد کے سفر کے علاوہ باقی سفر کی ممانعت کے باوجود بھی سفر جائز ہے...... لیکن یہ روایت ہی ضعیف ہے تو دلیل کیسے بنے گی۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کا اس حدیث پر عمل: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: «أَتَيْتُ الطُّورَ فَوَجَدْتُ كَعْبًا فَمَكَثْتُ أَنَا وَهُوَ يَوْمًا». کہ میں طور پہاڑ سے واپس آیا تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے ملا ایک دن ان کے پاس ٹھہرا' وہ میرے سامنے تورات بیان کرتا اور میں اس کے سامنے احادیث پڑھتا' پھر میں حضرت بصرۃ بن ابو بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ سے ملا' انہوں نے مجھے پوچھا «مِنْ أَيْنَ جِئْتَ؟» تم کہاں سے آئے ہو؟ میں نے کہا' طور پہاڑ سے ہو کر آیا ہوں۔ تو ابو بصرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: اگر تم مجھے پہلے ملتے تو وہاں نہ جاتے' میں نے کہا کیوں؟ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ تین مساجد کے علاوہ سفر کا اہتمام نہ کیا جائے۔ (طور کا سفر تبلیغ جہاد وتجارت وغیرہ کا سفر نہ تھا' متبرک جگہ کی زیارت کے لیے تھا' اسی لیے حضرت ابو بصرہ رضی اللہ عنہ نے تنقید کی' دیگر سفر صحابہ رضی اللہ عنہم کرتے تھے' کسی نے کسی کو نہ روکا)۔ (نسائی' کتاب الجمعة' باب ذکر الساعة التي يستجاب فيه الدعاء يوم الجمعة' حدیث: ۱۴۳۰' موطا امام مالک' کتاب نداء الصلاة' باب في الساعة التي في يوم الجمعة' حدیث: ۲۲۲' واحمد ج ۶/ص ۷' سندہ صحیح)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل: حضرت قزعہ تابعی فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میں طور پہاڑ پر چلا جاؤں' فرمایا' چھوڑ و نہ جاؤ' کیونکہ تین مساجد کے علاوہ سفر کا اہتمام جائز نہیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ۴/ ۵۱۸' کتاب الحج' باب فیما تشد إلیه الرحال' طبع مکتبہ امدادیہ' ملتان)

سفر طور سے اس لیے روکا کہ وہاں نہ مکان نہ دوکان نہ آبادی' وہاں جس نے بھی جانا ہے متبرک جگہ سمجھ کر تقرب کے لیے جانا ہے۔

دوسری دلیل: عرس کی یہ بھی دلیل پیش کی جاتی ہے کہ زیارت قبور کی غرض سے لوگ سفر کرتے ہیں' زیارت قبور تو بہر حال ہر وقت ہر جگہ جائز ہے۔

جواب: پہلے میں عرض کر چکا ہوں کہ تین مساجد کے علاوہ ثواب کی نیت سے سفر جائز ہی نہیں تو سینکڑوں میل دور قبروں کی زیارت کا سفر کیسے جائز ہو گیا' یہ تو ایک جان چھڑانے کا بہانہ ہے۔ اگر صرف زیارت مقصود ہو تو کیا اپنے اپنے علاقہ میں قبرستان نہیں ہیں' وہاں بھی زیارت کی جا سکتی ہے۔

امام شافعی سے عرس کی دلیل: احمد یار نعیمی صاحب نے مقدمہ شامی کے حوالہ سے نقل کیا کہ امام شافعیؒ فرماتے ہیں' میں ابوحنیفہ سے برکت حاصل کرتا ہوں میں ان کی قبر پر آتا ہوں' مجھے جب کوئی حاجت ہوتی ہے تو میں ان کی قبر کے پاس دو رکعت پڑھ کر اللہ سے دعا کرتا ہوں' تو حاجت بہت جلد پوری ہو جاتی ہے۔ (جاء الحق ۱/ ۳۳۲)

جواب: (شامی ص ۵۵) پر یہ قول بلا سند اور بغیر حوالہ کے ہے' البتہ تاریخ بغداد (۱/ ۱۲۳) میں ضعیف سند سے یہ روایت ہے' کیونکہ اس سند میں عمر بن اسحٰق مجہول راوی ہے۔ خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے اسی تاریخ بغداد میں (۱۲/ ۲۲۶) عمر بن اسحٰق کا تذکرہ کیا' لیکن اس پر نہ جرح نہ تعدیل کچھ بھی نہیں فرمائی' لہٰذا یہ مجہول الحال راوی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا سفر عرس امام شافعی سے بھی ثابت نہ ہو سکا۔

نوٹ: اگر امام شافعی سے ثابت بھی ہو جاتا تو دلیل نہ بنتا' کیونکہ شریعت امام شافعی پر نازل نہیں ہوئی۔

میلہ: عرس اور میلہ تقریباً ایک چیز ہے' دونوں اجتماع تقریباً کسی نہ کسی قبر پر ہی لگتے ہیں' میلہ میں عرس کی بنسبت ہلڑ بازی زیادہ ہوتی ہے' کنجر خانے...... کشتیاں...... خرید و فروخت وغیرہ ہوتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کافر قوم نے کہا تھا' آؤ تمہیں اپنا میلہ دکھائیں۔ آپ علیہ السلام نے انکار کر دیا...... اب خود اندازہ کر لو کہ میلوں کے قائل کون ہیں' اور منکر کون ہیں۔ (ابن کثیر)

بوانہ میلہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بچنہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ام ایمن نے بیان کیا کہ بوانہ نامی بت کے پاس قریش مکہ' سالانہ میلہ لگاتے' وہاں جانور ذبح کرتے' سر منڈاتے' ایک دن ایک رات کا اعتکاف کرتے' ابوطالب بھی اپنے گھر والوں کے ساتھ شریک ہوتے' لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر بار میلہ میں شرکت سے انکار کر دیتے' حتی کہ ابوطالب اور آپ کی پھوپھیاں آپ سے سخت ناراض ہو گئیں...... سب کہنے لگے اے محمد! تمہارا کیا ارادہ ہے کہ تم اپنی قوم کے کسی میلے میں شرکت کر کے رونق دوبالا کیوں نہیں کرتے؟ آخر آپ مجبوراً ایک دفعہ شریک ہوئے' لیکن میلہ میں ان لوگوں کی نظروں سے غائب رہے' جب واپس آئے تو خوفزدہ تھے' پھوپھیوں نے سبب پوچھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جب بھی کسی بت کے پاس جاتا تو ایک لمبے قد والا سفید رنگ آدمی مجھے دبکا کر پیچھے کر دیتا...... ام ایمن فرماتی ہیں' اس کے بعد نہ کسی نے مجبور کیا نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی میلہ میں شریک ہوئے۔ (طبقات ابن سعد اردو' جلد۱' ص۲۲۲۔ مطبوعہ نفیس اکیڈمی)

اب آپ خود غور فرما لیں کہ میلے کن لوگوں کی پسند ہیں اور کون ان سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نفرت کرتے ہیں‘ جس طرح انبیاء نے میلوں سے نفرت کی‘ الحمد للہ اسی طرح آج انبیاء کے مشن پر چلنے والے اہلحدیث بھی میلوں سے نفرت کرتے ہیں۔

حضرات! دلائل آپ تک پہنچ گئے ہیں‘ کہ عرس یا سفر عرس یا میلہ شریعت محمدی میں قطعاً جائز نہیں۔ یہ دین میں خود ساختہ ایجاد ہے۔ اللہ تعالیٰ بدعات سے بچائے‘ سنت کا پیروکار بنائے۔ آمین یارب العٰلمین!

آخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پہچان اولیاء اللہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَهٗ،

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

﴿وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۸﴾﴾ (آلعمران) اللہ تعالیٰ مومنوں کا ولی ہے۔

حضرات! ...... موجودہ معاشرے میں یہ شور بڑے عروج پر ہے کہ اہلحدیث اولیاء کو نہیں مانتے، آج میں انشاء اللہ یہی عرض کروں گا کہ اولیاء کی دو قسمیں ہیں، ...... ۱۔ رحمٰن کے ولی، ...... ۲۔ شیطان کے ولی ...... ہم رحمٰن کے اولیاء کو دل وجان سے مانتے ہیں۔ ...... شیطان کے اولیاء کے منکر تھے ...... منکر ہیں ...... منکر رہیں گے۔

ولی کا معنی ہے دوست، قرآن کریم نے دس الفاظ بولے جن کا معنی دوست ہے۔

۱۔ قرین۔ ہم پلہ، ہم عمر، دوست (الزخرف: ۳۸)

۲۔ رفیق۔ ہمدرد اور نرم دل دوست (النساء: ۶۹)

۳۔ صدیق۔ دوستی نبھانے والا (النور: ۶۱)

۴۔ ولی۔ غمخوار اور مدد دینے والا دوست (آل عمران: ۶۸)

۵۔ خلیل۔ دلی دوست (النساء: ۱۲۵)

۶۔ حمیم۔ گرمجوش دوست (المعارج: ۱۰)

۷۔ ولیجہ۔ ایسا دوست جس پر اعتماد کیا جائے (التوبۃ: ۱۶)

۸۔ بطانۃ۔ رازدان دوست (آل عمران: ۱۱۸)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۹- خذول۔ وقت پر دغا دینے والا دوست (الفرقان: ۲۹

۱۰- اخدان۔ بدکار دوست (النساء: ۲۵)

اللہ تعالیٰ مومنوں کا ولی ہے، یعنی اللہ ہر وقت اپنے دوست مومنوں کی مدد فرماتا ہے۔

اسلام اور ایمان: حضرت جبریل علیہ السلام نے انسانی روپ میں رسول اللہ ﷺ سے اسلام کے بارے میں سوال کیا، آپ ﷺ نے فرمایا یہ کہ تو گواہی دے کہ اللہ ایک ہے اور محمد ﷺ اس کے رسول ہیں اور نماز کو قائم کر...... زکوٰۃ ادا کر ...... رمضان کے روزے رکھ ...... بیت اللہ کا حج کر ...... پھر جبریل علیہ السلام نے ایمان کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: «اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ». کہ تو اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور آخری دن پر ایمان رکھ اور اچھی بری تقدیر پر بھی ایمان رکھ۔
(مسلم، کتاب الایمان کی پہلی حدیث)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خلوص سے کلمہ پڑھے اور ارکان اسلام اپنائے وہ اسلام میں داخل ہو گیا اور ایمان کی ابتدا ہو گئی۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: «اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسِتُّوْنَ شُعْبَةً». ایمان کے ساٹھ سے اوپر حصے ہیں۔ (بخاری، کتاب الإیمان، باب أمور الإیمان، حدیث:۹)

ایمانی اعمال سے ولایت ملتی ہے: پھر مختلف احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ کلمہ...... نماز...... روزہ...... حج...... جہاد...... علم...... حیاء...... مسلمان کی ہمدردی...... سلام کرنا...... کھانا کھلانا...... لیلۃ القدر کا قیام...... قیام رمضان...... رسول اللہ ﷺ کی محبت...... زکوٰۃ ادا کرنا...... دین چھوڑنے سے نفرت...... جنازہ پڑھنا...... کسی سے اللہ کے لیے دوستی کرنا...... نبی ﷺ کی اطاعت واتباع

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کرنا...... طہارت وغیرہ اعمال ایمان کے اجزاء ہیں۔

اب جتنے اعمال زیادہ کرتا جائے گا اتنا ہی ایمان بڑھتا جائے گا۔ جتنا ایمان بڑھتا جائے گا اتنی ہی اللہ سے دوستی بڑھتی جائے گی۔

جیسا حدیث قدسی میں ہے اللہ فرماتے ہیں: ''جس نے میرے ولی سے دشمنی کی اس سے میری جنگ ہے اور بندہ فرائض کی ادائیگی سے میرا قرب حاصل کرتا ہے۔ پھر فرائض کے ساتھ ساتھ نوافل اعمال اتنے کرتا ہے کہ میں اس کے ہاتھ، آنکھ اور کان اور پاؤں بن جاتا ہوں۔ (یعنی اس کے ہاتھ پاؤں کان آنکھ میرے مکمل مطیع ہو جاتے ہیں، خلاف شرع نہیں چلتے) پھر وہ مجھ سے جو مانگتا ہے میں دے دیتا ہوں۔

(بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، حدیث:۶۵۰۲)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اعمال کے ذریعے اللہ کی ولایت ملتی ہے۔ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے مختلف مقامات پر فرمایا:

﴿وَاَحۡسِنُوۡا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۝۱۹۵﴾ (البقرة) ''نیکی کرو اللہ نیکی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُتَوَكِّلِيۡنَ ۝۱۵۹﴾ (آل عمران) ''اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں کو بڑا پسند کرتا ہے۔''

﴿وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيۡنَ ۝۱۴۶﴾ (آل عمران) ''اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

﴿وَاِنۡ حَكَمۡتَ فَاحۡكُمۡ بَيۡنَهُمۡ بِالۡقِسۡطِ‌ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُقۡسِطِيۡنَ ۝۴۲﴾ (المائدة) ''اگر آپ حاکم بنیں تو ان کے درمیان انصاف کیجئے کیونکہ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔''

﴿فِيۡهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوۡنَ اَنۡ يَّتَطَهَّرُوۡا‌ وَاللّٰهُ يُحِبُّ ''مسجد قبا اور مسجد نبوی میں ایسے لوگ بھی ہیں جو ظاہری باطنی صفائی پسند

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الْمُطَّهِّرِينَ ﴿١٠٨﴾ (التوبة) کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ صفائی پسند کو دوست رکھتا ہے۔"

﴿بَلٰی مَنْ اَوْفٰی بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰی فَاِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ﴿٧٦﴾ (آل عمران) "یقیناً جو وعدہ پورا کرتا ہے اور تقویٰ اختیار کرتا ہے تو بیشک اللہ تعالیٰ متقین کو پسند کرتے ہیں۔"

احسان...... توکل...... انصاف...... پاکیزگی...... تقویٰ...... ان اعمال کی وجہ سے اللہ کی ولایت ملتی ہے۔

اعمال کیسے؟ قرآن وحدیث سے پتہ چل گیا کہ ولایت اعمال سے ملتی ہے، اور اعمال اپنی مرضی سے نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کے طریقہ کے مطابق ہوں گے۔

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿٣١﴾ (آل عمران) "اے پیغمبر ﷺ فرما دیجئے اگر تم اللہ کی دوستی چاہتے ہو تو میری اتباع کرو۔ (یعنی اعمال میرے طریقہ کے مطابق کرو) تو شریعت کی پابندی کی وجہ سے اللہ تم سے دوستی کرلے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کردے گا، اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

ولی اوناں چہ ولی ہو ای نئیں سکدا مجدد تے قطب جلی ہو ای نئیں سکدا
جہاں چہ نہ آکے اواتھے کھلو جائے جب تک محمد دا خادم نہ ہو جائے

ثابت ہوا کہ ولایت شریعت کی پابندی سے ملتی ہے، شریعت کی پابندی کرنے والے کو ہم ولی مانتے ہیں۔

ابوجہل ہے جو کرامت دا منکر ولی دی بزرگی امامت دا منکر
او دشمن خدا دا دشمن نبی دا خدا دی قسم ساڈا ایہو عقیدہ
پر پہلے پہچان کرلینی ضروری کس نوں ہے دوری تے کس نوں حضوری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خدا نال کنے یاری لائی پوری ۔ سنت دا عاشق کھیڑا چہرہ نوری
قرآن جو دسے ولی دی نشانی ۔ ذرا غور کر لویں ویکھ جانی
جو پابند صوماں صلاتاں دا ہووے ۔ ادا کرنے والا زکاتاں دا ہووے
نہ سننے والا لغو باتاں دا ہووے ۔ نہ بھیتی زنا دیاں گھاتاں دا ہووے
بری نظر کر کے جو نہیں جھاکدا اے ۔ اے قرآن اسنوں ولی آکھدا اے

یہ تو میں نے قرآن وحدیث سے معیار ولایت عرض کیا ہے' اب سنیے۔

جہلاء کے نزدیک معیار ولایت: بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ولی وہ ہوتا ہے جس کو دنیا کی پرواہ نہ ہو...... چلہ کشی کرنے والا ہو...... قوالی پر وجد میں آنے والا...... سردیوں گرمیوں میں ننگے بدن ننگے پاؤں رہنے والا...... حیران کن کرشمے دکھانے والا...... ہاتھ میں چوڑیاں پاؤں میں گھنگرو ڈالنے والا، وغیرہ۔

حضرات! یہ معیار ولایت نہیں یہ تو غیر شرعی کام ہیں، ولی وہ ہے جو شریعت کا پابند ہو۔ آیئے ان افعال پر غور کریں کہ کیا یہ شرعی کام ہیں جن کو بعض لوگ معیار ولایت سمجھتے ہیں، پھر ان کے جواز پر دلائل دینے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں۔

وجد یا حال: یہ دونوں لفظ عربی کے ہیں، وجد...... وَجَدَ یَجِدُ باب سے اسم مصدر ہے جس کا معنی ہے کسی چیز کو پانا...... اور حال زمانہ موجودہ کا نام ہے...... صوفیوں کی اصطلاح میں وجد یا حال کہتے ہیں قوالی سنکر حالت بیخودی میں ہونا...... مست ہونا...... بے ہوش ہونا۔

وجد شرع میں جائز نہیں: قوالی تو ویسے ہی غیر شرعی چیز ہے وجد اور حال تو قرآنی سماعت پر بھی جائز نہیں، قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿وَاِذَا سَمِعُوا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٨٣﴾﴾ (المائدة)

"اور جب وہ رسول اللہ ﷺ پر نازل شدہ کلام سنتے ہیں...... آپ دیکھیں گے کہ ان کی آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اس وجہ سے کہ انہوں نے حق پہچان لیا ہے، کہتے ہیں اے رب ہمارے ہمیں حق کی تصدیق کرنے والے لوگوں میں شامل فرما۔"

﴿اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ﴿٢٣﴾﴾ (الزمر)

"اللہ نے بہت اچھی حدیث نازل فرمائی، متشابہ کتاب ہے دہرائی جاتی ہے جس سے ان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اللہ سے ڈرتے ہیں، پھر ان کے دل اور جلدیں اللہ کے ذکر کی طرف نرم ہو جاتے ہیں۔"

تیسرا مقام:

﴿وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ﴿٧٣﴾﴾ (الفرقان)

"رحمٰن کے بندوں کے سامنے جب آیات الٰہی تلاوت کی جاتی ہیں تو وہ اندھے بہرے ہو کر گرتے نہیں۔"

یعنی حال اور وجد میں نہیں آتے۔

ان مقامات سے پتہ چلا کہ مومنوں کی علامت یہ ہے کہ قرآن سنکر ان کے دل اور جلدیں نرم ہوتی ہیں، رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، آنکھوں سے آنسو بہہ نکلتے ہیں...... قرآن وحدیث سے یہ کہیں نہیں ملتا کہ قرآن کی سماعت پر مومن وجد میں آتے ہیں...... بیخود ہوتے ہیں...... حالت سکر میں آتے ہیں...... حالانکہ قرآن کی سماعت ہر قسم کی محفل سماع سے اعلیٰ ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صحابہ رضی اللہ عنہم کی حالت: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے حصین بن عبدالرحمٰن نے پوچھا کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سماعت قرآن کے وقت کیا حالت تھی؟ آپ نے فرمایا: وہی حالت تھی جو اللہ نے بیان فرمائی ہے کہ آنکھوں میں آنسو...... رونگٹے کھڑے...... جلدیں اور دل نرم ہو جاتے ہیں...... حصین نے کہا: یہاں تو لوگوں کو غش آتا ہے' یعنی وجد میں آتے ہیں...... بیہوش ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ (تلبیس ابلیس لابن جوزی: صفحہ ۳۲۲) دیکھیں حضرت اسماء رضی اللہ عنہما وجد سے اللہ کی پناہ مانگتی ہیں۔

فیصلہ حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وعظ فرمایا' ایک آدمی یکا یک غش کھا کر گر پڑا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ کون ہے جس نے ہمارے دین کو مشتبہ کیا' اگر سچا ہے تو اس نے اپنے آپ کو شہرت دی۔ اگر جھوٹا ہے تو اللہ اسے غرق کرے۔'' (تلبیس ابلیس: صفحہ ۳۲۲)
دیکھیں صاحب وجد کو آپ بد دعا دے رہے ہیں۔

اگر وجد جائز ہے تو؟ اگر وجد جائز ہے تو پھر قرآن کے ان دو احکام کا کیا حل ہوگا:

﴿وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ (الاعراف)
''جب قرآن پڑھا جائے تو پوری توجہ اور خاموشی سے سنو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔''

دوسرا حکم: ﴿اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا﴾ (محمد)
''یہ لوگ قرآن پر غور کیوں نہیں کرتے؟ کیا ان کے دلوں پر تالے لگے ہیں؟''

قرآن کو پوری توجہ سے سننا اور اس پر غور کرنا سمجھنا یہ قرآن کا حکم ہے ...... جس آدمی پر وجد طاری ہو یعنی بیہوش ہو جائے وہ نہ تو قرآن سن سکتا ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نہ سمجھ سکتا ہے...... لہٰذا یہ وجد قرآنی حکم کے خلاف ہے، اور شرع کی خلاف ورزی کرنے والا ولی نہیں ہوسکتا۔

وجد کے دلائل اور جوابات: بیان کیا جاتا ہے: ﴿وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٤٣﴾﴾ (الحجر)

یہ آیت جب نازل ہوئی تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے زور سے نعرہ لگایا، پھر سر کے بل گر پڑے پھر بھاگ گئے، تین دن غائب رہے۔...... یہ بے سند واقعہ گھڑ کر دلیل بنائی کہ اگر مسلمان سماع قرآن سے بیہوش گرے ہیں تو ہمیں بھی جائز ہے۔

تبصرہ: حضرات یہ آیت مکی ہے اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ مدینہ میں ایمان لائے۔ اس آیت کے نزول کے وقت وہ موجود نہ تھے، لہٰذا یہ بے بنیاد قصہ دلیل نہیں بن سکتا۔

دوسرا واقعہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ یہ آیت تلاوت کی: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا ﴿٦﴾﴾ (التحریم) ایک شخص نے پوچھا کیا جہنم کے پتھر دنیا کے پتھروں جیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا جہنم کا ایک پتھر دنیا کے تمام پتھروں سے بڑا ہے۔ یہ سنتے ہی یہ شخص بیہوش ہوگیا۔ آپ نے اس کے دل پر ہاتھ رکھا تو اس کا دل دھڑک رہا تھا۔ (تفسیر ابن کثیر، مذکورہ آیت کے تحت)

صوفی حضرات کہتے ہیں کہ اگر صحابی کو سماع قرآن سے وجد آ سکتا ہے تو ہمیں بھی آسکتا ہے۔

تبصرہ: حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس روایت کے آخر میں صراحت فرمائی ہے کہ یہ مرسل ہے اور مرسل روایت ضعیف ہوتی ہے۔ لہٰذا دلیل نہ بنی۔

حضرات! ...... یہ ریاکار لوگ ہیں لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے لیے یہ نئے طریقے نکالتے ہیں ...... تجربہ کے لیے ان کو کسی اونچی چار انچ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سنگل دیوار پر بٹھاؤ پھر دیکھو وجد نہیں آئے گا۔...... اگر آ بھی جائے تو پھر بھی غیر شرعی ہے۔اور غیر شرعی کام کرنے والا ولی نہیں ہوتا۔

رقص: بعض نام نہاد ولی،قوالی وموسیقی سے مست ہوکر رقص کرنا ناچنا شروع کر دیتے ہیں...... دلیل پیش کرتے ہیں کہ حضرت ایوب علیہ السلام کو اللہ نے فرمایا: "اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ". اپنا پاؤں زمین پر مارو، لہٰذا ہم بھی پاؤں زمین پر مارتے ہیں۔...... حالانکہ ایوب علیہ السلام تو بیماری کے سبب بیٹھے ہوئے تھے اور بیٹھے بیٹھے پاؤں مارا۔...... اور یہ کھڑے ہوکر ناچتے ہیں۔...... پھر ایوب علیہ السلام کا تو معجزہ تھا کہ پاؤں مارنے سے پانی نکل آیا۔...... ان کے ناچنے سے کیا نکلتا ہے۔...... کیا انہوں نے کسی موسیقی یا قوالی پر پاؤں مارا تھا۔...... رقص کرنا شیطانی فعل ہے۔...... شیطانی فعل کرنے والا ولی نہیں ہوسکتا۔

تالیاں بجانا: جب اہل وجد، وجد میں آتے ہیں تو پھر رقص کے ساتھ تالیاں بجانا شروع کرتے ہیں حالانکہ تالیاں بجانا تو مشرکوں کی عبادت ہے۔

﴿وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَتَصْدِيَةً ﴿٣٥﴾﴾ (الانفال)

"مشرکوں کی نماز بیت اللہ کے قریب صرف تالیاں اور سیٹیاں تھی۔"

لہٰذا قرآن کے ساتھ...... نعت رسول کے ساتھ...... حمد باری تعالیٰ کے ساتھ، تالیاں بجانا غیر شرعی کام ہے۔

قوالی: قوّال...... قَالَ يَقُوْلُ باب سے مبالغہ کا صیغہ ہے جس کا معنی ہے:

بلاوجہ کثرت سے بولنے والا۔

ساز باجے اور تالیوں کے ساتھ منظوم قصے کہانیاں اور شعر گانے کو قوالی کہتے ہیں، آیئے غور فرمائیں کیا یہ طریقہ شرعی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ساز سے نفرت، کان میں انگلیاں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، آپ نے بانسری کی آواز سنی تو کانوں میں انگلیاں رکھ لیں۔ (ابوداود: کتاب الادب، باب کراهية الغناء والزمر، حدیث: ۴۹۲۴) اس حدیث کی شاہد دو روایتیں مسند ابی یعلی اور طبرانی میں ہیں۔ (عون المعبود، شرح ابوداود: جلد۴/صفحہ۴۳۴)

ڈھول حرام: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْخَمْرَ وَالْمَيْسِرَ وَالْكُوبَةَ» ''اللہ تعالیٰ نے تم پر شراب...... جوا...... اور ڈھول کو حرام کیا ہے۔''

(مسند احمد ج۱/ص۳۵۰، وج۱/ص۲۸۹، سندہ صحیح۔ وسنن الکبریٰ للبیہقی ج۱۰/۲۱۳)

ساز باجے حرام: حضرت قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَرَّمَ عَلَيَّ الْخَمْرَ وَالْكُوبَةَ وَالْقِنِّينَ». (احمد: جلد۳/صفحہ۴۲۲، سندہ حسن)

کہ میرے رب نے مجھ پر شراب...... ڈھول...... اور پیانو...... باجا حرام کر دیے ہیں۔

قوالی: میں تین کام کثرت سے ہوتے ہیں، تالیاں...... ڈھول...... ساز باجے۔ یہ تینوں کام حرام ہیں۔...... حرام کو پسند کرنے والا...... اپنانے والا ولی نہیں ہوتا۔

پاؤں میں گھنگرو: کئی ملنگ پاؤں میں گھنگرو گلے میں ٹل پہن کر ناچتے اور چلتے پھرتے ہیں، بعض جاہل ان کے اس فعل کو درویشانہ قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ شیطانی کام ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «إِنَّ مَعَ كُلِّ جَرَسٍ شَيْطَانًا». ''(ہر جھنکار والے گھنگرو) یا گھنٹی کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔

(ابوداود: کتاب الخاتم، باب في الجلاجل، حدیث: ۴۲۳۰، سندہ حسن)

گھنگرو گھنٹی کی جھنکار والی جگہ رحمت الٰہی سے محروم: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «لَا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تدخل الملائکة بیتا فیہ جلجل ولا جرس ولا تصحب الملائکة رفقة فیھا جرس»۔ ''جس گھر میں گھنٹی یا جھانجھن ہو اس میں رحمت الٰہی کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ اسی طرح جس قافلہ میں گھنٹی یا جھانجھن ہو وہاں بھی فرشتے نہیں ہوتے۔'' (نسائی: کتاب الزینة، باب الجلاجل، حدیث: ۵۲۲۴ سندہ حسن)

گالیاں دینا: بعض قبروں کے مجاور اور ملنگ ایسے ہیں جو اپنے مریدین وزائرین کو گالیاں نکالتے ہیں۔...... عقیدت مندوں کا یہ حال ہے کہ ملنگوں کی گالیوں کو بھی نعمت سمجھتے ہیں۔...... بڑی برکت سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ مومن کی شان نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيِّ» بہت طعن کرنے والا۔ بہت فحش بکنے والا...... اور گالیاں دینے والا مومن نہیں ہو سکتا۔ (ترمذی: ابواب البر والصلة، باب ما جاء فی اللعنة، حدیث: ۱۹۷۷۔ ومسند احمد: جلد۱/صفحہ۴۰۵۔ ومستدرک حاکم: جلد۱/صفحہ۱۲، حدیث صحیح ہے)

مسلم کو گالی دینا کفر ہے: نبی ﷺ نے فرمایا: «سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ»۔ ''مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور قتل کرنا کفر ہے۔''

(بخاری: کتاب الإیمان، باب: ۳۶، حدیث: ۴۸)

گندی زبان والے کو اللہ پسند نہیں کرتا: قیامت کے دن ترازو میں تمام اعمال سے وزنی عمل اچھا اخلاق ہوگا۔ «فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيءَ»۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ گندی زبان والے، گالیاں دینے والے کو پسند نہیں کرتے۔'' (ترمذی: ابواب البر والصلة، باب حسن الخلق حدیث نمبر ۲۰۰۲. وابوداود: کتاب الأدب، باب فی حسن الخلق. واحمد: جلد۶/صفحہ۴۴۲، حدیث صحیح)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ گالیاں دینے والا ولی نہیں بلکہ فاسق ہے' اللہ کی نظر سے گرا ہوا ہے۔

زنانہ شکل: آپ نے مقبولوں پر دیکھا ہو گا کہ کئی ملنگ عورتوں جیسی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وصورت بنا لیتے ہیں۔ زنانہ لباس ہاتھوں میں چوڑیاں کانوں میں بالیاں، اسی طرح ملنگنیاں مردوں کی مشابہت کرتی ہیں۔تو بعض نادان لوگ ان کے اس تکلف کی وجہ سے انہیں ولی گردانتے ہیں۔شریعت سے پوچھئے کیا یہ ولی ہیں:
«لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَلْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ». ''نبی ﷺ نے ان مردوں پر لعنت پائی جو عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت کرتی ہیں۔''

(بخاری: کتاب اللباس، باب المتشبهين بالنساء......الخ، حدیث: ۵۸۸۵)

حضرات زنانہ شکل بنانے والا مرد اور مردانہ شکل بنانے والی عورتیں ملعون ہیں۔اور ملعون ولی نہیں ہوتا۔

رہبانیت، چلہ کشی: رَاهِبٌ ...... رَهَبَ يَرْهَبُ رَهْبَةً وَّرَهْبًا وَّرُهْبَانًا. باب سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔لغوی معنی ڈرنا...... خوف کھانا۔ اصطلاحی معنی: لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کر کے عبادت کرنے والا۔

اہل کتاب میں اس فعل کا نام رہبانیت تھا اور ہمارے معاشرہ میں اسے چلہ کشی کہتے ہیں...... بعض نام نہاد درویش جنگلوں میں کئی کئی سال گزار دیتے ہیں، بعض قبر کھود کر اس میں کئی کئی سال گزارتے ہیں۔

دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ...... رسول اللہ ﷺ قبل از اعلان نبوت غار حرا میں کئی دن اور راتیں عبادت میں گزارتے ...... پھر رمضان میں اعتکاف کرتے دنیا سے کنارہ کش رہتے ...... حالانکہ یہ دلیل نہیں بنتی۔کیونکہ غار حرا میں جانا اعلان رسالت سے قبل ہے اور ہمارے لیے اعلان نبوت سے بعد کی زندگی نمونہ ہے۔ ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ اور اعتکاف رمضان سنت ہے یہ کرو یہ رہبانیت نہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رہبانیت کس نے شروع کی:

﴿وَرَهْبَانِيَّةَنِ ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا﴾ (الحديد: ۲۷) ''بنی اسرائیل نے رہبانیت، گوشہ نشینی (دنیا سے کنارہ کشی) کو از خود اپنا لیا، ہم نے ان کو اس کا حکم نہ دیا تھا۔ البتہ اللہ کی رضا مندی کے کاموں کا حکم دیا تھا جس کا انہوں نے حق ادا نہ کیا۔''

مجھے رہبانیت کا حکم نہیں ملا:

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے بیوی سے بے پرواہی اختیار کر لی اور عبادت میں لگے رہتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا فرمایا: «يَا عُثْمَانُ إِنِّي لَمْ أُومَرْ بِالرَّهْبَانِيَّةِ». ''مجھے رہبانیت کا حکم نہیں دیا گیا۔'' «أَرَغِبْتَ عَنْ سُنَّتِي». ''کیا تو میری سنت سے اعراض کرتا ہے۔'' «إِنَّ مِنْ سُنَّتِي أَنْ أُصَلِّيَ وَأَنَامَ وَأَصُومَ وَأَطْعَمَ وَأَنْكِحَ وَأُطَلِّقَ وَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي. يَا عُثْمَانُ إِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا». ''میری سنت یہ ہے کہ سوتا بھی ہوں، جاگتا بھی ہوں، روزے بھی رکھتا ہوں، چھوڑتا بھی ہوں، نکاح بھی کرتا ہوں، یہ میری سنت ہے جو اس سے اعراض کرے گا اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اے عثمان تجھ پر تیرے اہل وعیال اور تیرے جسم کا حق ہے۔

(سنن دارمی: كتاب النكاح، باب النهي عن التبتل، حديث: ۲۱۶۷)

قرآن وحدیث نے رہبانیت کی تردید کی ہے...... بعض صوفی اپنے آپ پر گوشت حرام کر لیتے ہیں۔...... بعض پھل...... بعض دودھ گھی...... بعض بیوی سے علیحدگی...... بعض جنگلوں میں کئی کئی سال کا چلہ وغیرہ...... یہ غیر شرعی کام ہیں اور غیر شرعی کام کرنے والا ولی نہیں ہوتا۔

خود کو مشکل میں ڈالنا:

بعض ملنگ اور صوفی اپنی ولایت ظاہر کرنے کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لیے اپنے آپ پر بڑی مشکلات ڈالتے ہیں۔ مثلاً ایک مقبرے سے دوسرے مقبرے تک سینکڑوں میل پیدل اور ننگے پاؤں سفر کرنا...... سردیوں میں ننگے رہنا...... گرمیوں میں دھوپ میں بیٹھنا وغیرہ، حالانکہ یہ کام ولایت کی نشانی نہیں بلکہ یہ غیر شرعی کام ہیں۔

فرمان الٰہی: ﴿لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا﴾ (البقرۃ ۲۸۶) ”اللہ تعالیٰ ہر جان پر اس کی طاقت کے مطابق بوجھ ڈالتا ہے۔“

سواری کے باوجود پیدل: نبی ﷺ نے ایک بوڑھے کو دیکھا جو اپنے بیٹوں کے سہارے چل رہا ہے، آپ نے ان سے اس کا سبب پوچھا، انہوں نے کہا کہ اس نے بیت اللہ تک چلنے کی نذر مانی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: «إِنَّ اللّٰهَ عَنْ تَعْذِيبِ هٰذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ. وَأَمَرَهُ أَنْ يَّرْكَبَ». ”بیشک اللہ تعالیٰ کو ایسے تکلیف میں ڈالنے کی کوئی ضرورت نہیں۔“ اور اسے حکم دیا کہ وہ سوار ہو جائے۔ (بخاری: ابواب العمرۃ، باب من نذر المشی إلی الکعبۃ، حدیث: ۱۸۶۵)

خاموشی کا روزہ: آج بعض صوفی جہاد بالنفس کے نام سے بدعات ایجاد کرتے ہیں، کئی سالوں کا خاموش روزہ...... اپنے نفس کو مات کرنے کے لیے گرمیوں میں دھوپ میں سردیوں میں ننگا وغیرہ رہنا۔

رسول اللہ ﷺ کے سامنے دوران خطاب ایک شخص آیا جو کھڑا ہی رہا، فرمایا: یہ کون ہے اور کیا کر رہا ہے، لوگوں نے بتایا کہ ابو اسرائیل نامی شخص ہے جس نے نذر مانی ہے «أَنْ يَّقُومَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُومَ»...... ”کہ وہ کھڑا رہے گا بیٹھے گا نہیں...... سایہ حاصل نہیں کرے گا...... کلام نہیں کرے گا...... ہمیشہ روزہ رکھے گا۔...... «فَقَالَ: مُرْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ». آپ نے فرمایا اسے حکم دو کہ کلام کرے...... سایہ حاصل کرے...... کھڑا نہ رہے بلکہ بیٹھ جائے اور اپنا روزہ پورا کرے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(بخاری: کتاب الإیمان والنذور، باب النذر فیما لا یملك فی معصیة، حدیث:۶۷۰۴)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دین میں نئے طریقے جہاد بالنفس نہیں بلکہ گناہوں سے بچنا جہاد بالنفس ہے۔

نکیل ڈلوا کر طواف: نبی ﷺ نے دیکھا کہ ایک شخص کے ناک میں نکیل ہے اور دوسرا آدمی نکیل پکڑے اسے طواف کعبہ کرا رہا ہے۔ آپ نے اپنے ہاتھ سے وہ رسی کاٹ دی اور حکم دیا کہ ہاتھ سے اس کی راہنمائی کرے۔

(بخاری: کتاب الإیمان والنذور، باب مذکورہ، حدیث:۶۷۰۳)

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ خود کو بلاوجہ ہلاکت میں ڈالنا، جہاد بالنفس نہیں ...... اور ایسی بدعات کرنے والا ولی اللہ نہیں ہو سکتا۔

ہاتھ پاؤں چمانے: دین میں مبالغہ آرائی اور غلو جائز نہیں، عقیدت میں کسی بزرگ کے ہاتھ پاؤں کا بوسہ لینا شریعت میں جائز نہیں۔ اگر جائز ہوتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رسول اللہ ﷺ سے سچی عقیدت تھی وہ آپ کے ہاتھ پاؤں کا بوسہ لیتے ...... ہاتھ پاؤں چومنے چمانے والے دو روایتوں کا سہارا لیتے ہیں۔ ان کی حقیقت سنیے۔

زید کو بوسہ، ضعیف روایت: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ میرے گھر تشریف فرما تھے، حضرت زید رضی اللہ عنہ مدینہ آئے ہمارے گھر پر دستک دی، آپ جلدی سے گئے اس سے معانقہ کیا اور بوسہ دیا۔ (ترمذی: ابواب الاستئذان، باب ما جاء فی المعانقة والقبلہ، حدیث:۲۷۳۲) اس میں ابراہیم بن یحییٰ ضعیف راوی ہے۔ لہٰذا! یہ روایت قبول نہ ہوئی۔

یہودی نے آپ کے ہاتھ کا بوسہ لیا: ایک یہودی نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے کچھ سوال کیے، آپ نے جواب دیئے تو اس نے آپ کے ہاتھ اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پاؤں چومے۔ (ترمذی: کتاب الاستئذان، باب ما جاء فی قبلة الید والرجل، حدیث: ۲۷۳۳۔ وابن ماجہ: کتاب الأدب، باب الرجل یقبل ید الرجل، حدیث: ۳۷۰۵۔ والنسائی: کتاب تحریم الدم، باب السحر)

اس روایت کو امام البانی نے ضعیف کہا ہے۔...... اگر یہ روایت صحیح بھی ہوتی تو پھر بھی یہ روایت دلیل نہیں بنتی تھی کیونکہ ہاتھ پاؤں چومنے والا یہودی تھا، مسلمان نہ تھا، غیر مسلم شریعت کا مکلف نہیں ہوتا...... ہاں اگر کوئی مسلمان آپ کے سامنے کوئی کام کرے تو آپ خاموش رہیں تو وہ تقریری حدیث بنتی ہے۔...... لہٰذا جو لوگوں سے اپنے ہاتھ پاؤں چماتا ہے وہ شریعت کی خلاف ورزی کرتا ہے۔...... جو شرع کے خلاف چلے وہ ولی نہیں۔

تعظیمی سجدہ: صحابہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: «اَ يَنْحَنِي بَعْضُنَا لِبَعْضٍ؟ قَالَ لَا. قُلْنَا: أَ يُعَانِقُ بَعْضُنَا بَعْضًا؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ تَصَافَحُوا». ''کیا ہم سلام کے وقت ایک دوسرے کے سامنے ادبا جھک جائیں؟ فرمایا: نہیں۔ پھر عرض کیا، کیا ہم سلام کے وقت معانقہ کریں؟ فرمایا نہیں۔ بلکہ مصافحہ کرو۔'' (ابن ماجہ، ابواب الأدب، باب: ۱۵' حدیث: ۳۶۹۲)

جو بزرگ سلام کے وقت لوگوں کو اپنے سامنے جھکنے سے روکے نہ بلکہ پسند کرے وہ ولی نہیں کیونکہ شریعت کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

ننگے رہنا: ننگے رہنا بے حیائی ہے، اللہ نے قرآن میں بے حیائی سے روکا، ﴿وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ﴾ ''اللہ تمہیں بے حیائی اور برائی سے روکتا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: «اَلْحَيَاءُ وَالْإِيْمَانُ قُرِنَا جَمِيْعًا فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الْآخَرُ». ''کہ حیاء اور ایمان دونوں ساتھی ہیں اگر دونوں میں سے ایک ختم ہو جائے تو دوسرا خود بخود

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

چلا جاتا ہے۔" (مستدرک حاکم: ۱/صفحہ ۲۳۔ مسندہ صحیح)

«اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ». "حیاء ایمان کا حصہ ہے۔" (بخاری) جو ننگا رہے اس میں حیا نہیں...... جس میں حیا نہیں اس میں ایمان نہیں...... جس میں ایمان نہیں وہ اللہ کا ولی نہیں۔

اللہ ہمیں الزامات سے بچائے، اولیاء اللہ کی پہچان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین!)

آخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شانِ اولیاء

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلاَ هَادِيَ لَهٗ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

﴿اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝٦٢ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝٦٣ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝٦٤﴾ (یونس)

"یاد رکھو کہ اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی خوف ہے نہ وہ غمزدہ ہوتے ہیں۔ اولیاء وہ ہیں جو مومن اور متقی ہیں ان کے لیے دنیا و آخرت میں خوشخبری ہے اللہ کی باتیں بدلتی نہیں یہ بڑی کامیابی ہے۔"

حضرات......! گزشتہ خطبہ میں میں نے بتوفیق الٰہی آپ کو اللہ کے ولیوں کی پہچان کروائی اور آج ان شاء اللہ اس خطبہ میں اولیاء اللہ کی شان عرض کروں گا۔

شان کا معنی: شَاَنَ يَشْاَنُ شَاْنًا. باب سے شان اسم مصدر ہے۔

① معنی:.....قدر و منزلت والا ہونا۔

② حالت «وَمَا شَاْنُكَ». تمہارا کیا حال ہے۔ ﴿وَمَا تَكُوْنُ فِيْ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شَأْنٍ﴿٦١﴾ (یونس) اے پیغمبر آپ جس حالت میں بھی ہوں۔

③ معاملہ۔ ﴿فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ﴿٦٢﴾﴾ (النور) ''اے پیغمبر جب وہ لوگ اپنے کسی معاملہ میں آپ سے اجازت مانگیں۔''

عربی میں یہ لفظ ہمزہ ساکن جھٹکا کے ساتھ پڑھا جائے گا۔ شأن لیکن اردو پنجابی فارسی میں جھٹکا کے بغیر شان پڑھا جاتا ہے۔

عنوان کا معنی: شان اولیاء اللہ...... یعنی اللہ کے ولیوں کی قدر و منزلت' مقام...... اور حالت اور معاملہ۔

اولیاء کی عملی اور ایمانی حالت: سابقہ خطبہ میں عرض کر چکا ہوں کہ بدعتی اور مشرک قطعاً ولی اللہ نہیں ہوسکتا۔ قرآن پاک نے بھی اولیاء کرام کی حالت بیان فرمائی کہ:

﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ﴿٦٣﴾﴾ (یونس) کہ اللہ کے دوستوں کی شان یہ ہے کہ ''وہ ایمان لائے ہیں۔ (یعنی کلمہ پڑھنے کے بعد نیک اعمال کرتے ہیں) اور متقی ہیں۔'' (یعنی چھوٹے بڑے گناہوں سے بچتے ہیں۔)

جیسا کہ اللہ عزوجل نے سورۂ فرقان میں فرمایا:

﴿وَعِبَادُ الرَّحْمَٰنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا﴿٦٣﴾ وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا﴿٦٤﴾﴾ (الفرقان) ''رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر شریفانہ چال چلتے ہیں اور جب جاہلوں سے بات چیت ہوتی ہے تو ان کی جہالت بھری باتوں پر بھی سلامتی کی باتیں ہی کرتے ہیں۔ (یعنی اخلاق کا دامن نہیں چھوڑتے) راتوں کو اپنے رب کے آگے قیام وسجدے کرتے ہیں۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَّحْرُمُ عَلَى النَّارِ أَوْ بِمَنْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ عَلَى كُلِّ قَرِيبٍ هَيِّنٍ سَهْلٍ».

کیا تمہیں وہ شخص بتاؤں جو آگ پر حرام ہے اور آگ اس پر حرام ہے' وہ خوش اخلاق' نرم مزاج غرباء سے محبت رکھنے والا ہے۔

(ترمذی' کتاب صفة القیامة والرقاق' حدیث: ۲۴۸۸' سندہ حسن)

اور مسند احمد میں ہے: «كُلُّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ سَهْلٍ قَرِيبٍ مِّنَ النَّاسِ».

(مسند احمد ج۱/ص ۴۱۵' سندہ صحیح)

ربدے بندے ٹرن زمین پر واہ واہ چال شریفاں
اینہاندے چلیاں نہ کسے نوں پہنچن دکھ تکلیفاں
جاہلاں نال نہیں لڑدے بھڑدے' جدوں ٹکرا ہو جاون
جاہل جدوں جہالت سناون کر سلام لنگھ جاون
بریاں محفلاں میلیاں اندر راتاں نہیں لنگھاندے
رکوع سجود قیاماں اندر مولا تائیں مناندے

عذاب سے پناہ:

﴿وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿٦٥﴾﴾

"اور اللہ سے دعائیں کرتے ہیں کہ عذاب جہنم کو ہم سے دور رکھنا کیونکہ اس کا عذاب بڑا بھارا ہے۔"

ہر دم کردے مولا کولوں رو رو ایہہ دعائیں
عذاب جہنم ساڈے کولوں مولا دور ہٹائیں
عذاب جہنم بھارا ڈاہڈا' برداشت ہونا ناہیں
بچائیں مولا بچائیں مولا' تو ہیں ساڈا سائیں

اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتے ہیں:

﴿وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَٰلِكَ قَوَامًا ﴿٦٧﴾﴾

"اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو فضول خرچی نہیں کرتے' اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نہ تنگی کرتے ہیں اور وہ میانہ روی اختیار کرتے ہیں۔"

رب دا دتا ربدی راہ وچ نال محبت دیندے
کنجوسی نہ کردے خرچن ویلے نہ اسراف کریندے
مال لٹاون فضول جو بندے وچ شیطانی کاراں
شیطان دے بھائی بن گئے ویکھوڈاہڈیاں کھاسن ماراں

خالص اللہ کو پکارتے ہیں: ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ﴾ "اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ اور معبودوں کو نہیں پکارتے۔"

رحمٰن دے بندے اک اللہ دی آس ہمیش رکھیندے
مولا باجھ نہ ہور کسے نوں مشکل وچ سدیندے
اسدے نال برابر دوجا نہ معبود پچھانن
ہر مشکل وچ اک خدا نوں مدد کنندہ جانن
اکو رب تھیں ہر دم ویکھو کردے نے فریاداں
خوش ہو کے مولا سچا پوریاں کرے مراداں
ولی خدادا بن دا اوہو جو نہ شرک کماوے
مشرک تائیں اللہ سچا کدی نہ ولی بناوے

ناحق قتل نہیں کرتے: ﴿وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ﴾ "اور وہ کسی کو ناحق قتل نہیں کرتے۔"

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندوں' اپنے ولیوں کی یہ حالت بیان فرمائی کہ وہ کسی کو ناحق قتل نہیں کرتے۔

قاتل کو اخروی سزا:

﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ﴾ "جو کسی مومن کو قصداً قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے' جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اس پر اللہ کا غضب اور لعنت ہے اور اس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

لَهٗ عَذَابًا عَظِيمًا﴿٩٣﴾ (النساء) کے لیے بڑا عذاب تیار کیا گیا ہے۔"

جائز قتل: اسلام میں تین قتل جائز ہیں' نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص توحید الٰہی اور میری رسالت کا اقرار کرے تو اسے تین صورتوں کے علاوہ قتل کرنا جائز نہیں' یا تو شادہ شدہ ہو کر زنا کرے...... یا کسی کو ناحق قتل کرے...... یا مرتد ہو جائے۔

(بخاری' کتاب الدیات' باب قول اللہ تعالیٰ ﴿إن النفس بالنفس والعين بالعين﴾' حدیث: ۶۸۷۸)

یاد رہے: کہ ان صورتوں میں بھی حد حکومت وقت لگائے' اگر کوئی سول آدمی قانون کو ہاتھ میں لے گا تو فساد برپا ہوا۔

ولیاں دی قرآن پیارے ہور اک صفت سنائی
ناحق قتل نہ کرن کسے نوں بندے خاص خدائی
مومن کسے نوں جو کوئی بندہ ناحق قتل کریندا
سڑے ہمیشہ دوزخ اندر خبر قرآن ہے دیندا

اولیاء اللہ بدکاری نہیں کرتے: "اللہ کے بندے زنا بھی نہیں کرتے۔"

﴿وَلَا يَزْنُونَ﴾

دوسرا مقام: ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى إِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيلًا﴿٣٢﴾ (بنی اسرائیل) "بدکاری کے قریب بھی نہ جاؤ' کیونکہ یہ بے حیائی اور بری راہ ہے۔"

زانی کا ایمان خارج: نبی ﷺ نے فرمایا:

«لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ». کہ زانی زنا کے وقت مومن نہیں ہوتا۔

(بخاری' کتاب المظالم والغضب' باب النھی بغیر إذن صاحبه' حدیث: ۲۴۷۵)

جرائم پیشہ کا ٹھکانہ:

﴿وَمَن يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا﴿٦٨﴾ "اور جو کوئی یہ کام کرے تو اثام

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

يُضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا ﴿٦٩﴾ (الفرقان)

(جہنم کا کنواں) میں جائے گا اور قیامت کو اسے دوگنا عذاب ہو گا اسی میں ہمیشہ ذلیل ہوگا۔"

گناہ نیکیوں میں تبدیل:

﴿إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صٰلِحًا فَأُولٰئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٧٠﴾ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صٰلِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴿٧١﴾

"جس شخص نے توبہ کی ایمان لایا' اعمال اچھے کیے ان لوگوں کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں میں بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ حقیقی تائب وہ جو توبہ کے بعد نیک اعمال کرے۔"

حدیث: ایک بوڑھا ضعیف آدمی جس کے ابرو آنکھوں پر جھکے پڑے تھے' رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' عرض کیا میں ایک ایسا آدمی ہوں جس نے کوئی گناہ نہیں چھوڑا «لَوْ قُسِمَتْ خَطِيئَتُهُ بَيْنَ أَهْلِ الْأَرْضِ لاوبقتهم فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ». اتنے گناہ ہیں کہ اگر تمام زمین والوں پر تقسیم کر دیئے جائیں تو سب کے سب غضب الٰہی میں گرفتار ہو جائیں۔ اب بتایئے کیا ایسے شخص کے لیے توبہ کی گنجائش ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ تو کلمہ پڑھ لے۔" «أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ». اس نے کلمہ پڑھ لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: «فَإِنَّ اللّٰهَ غَافِرٌ لَّكَ مَا كُنْتَ كَذٰلِكَ وَمُبَدِّلٌ سَيِّاٰتِكَ حَسَنَاتٍ». بیشک اللہ تعالیٰ تیرے تمام گناہوں کو معاف کر دے گا' بلکہ توبہ کے باعث تیری برائیوں کو نیکیوں میں بدل دے گا۔ (تفسیر درمنثور ۶/۲۸۱' وابن کثیر' مذکورہ آیت کے تحت' اس کی سند میں ابوجابر مجہول راوی ہے۔)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اولیاء اللہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے:

﴿وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ﴾ ﴿۷۲﴾ ”رحمٰن کے بندے جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔“

دوسرا مقام: اللہ تعالیٰ نے جھوٹی گواہی سے بچنے کا حکم بھی دیا ہے:

﴿وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ﴾ ﴿۳۰﴾ (الحج) ”کہ جھوٹی گواہی سے بچو۔“

حدیث: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا:

«أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ». کیا میں تمہیں بڑے کبیرہ گناہ نہ بتاؤں؟

«اَلْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ. وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ: اَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ. قَالَ: فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ». (بخاری، کتاب الشهادات، باب ما قیل فی شهادة الزور، حدیث: ۲۶۵۴)

اللہ کے ساتھ شرک کرنا...... والدین کی نافرمانی کرنا۔ آپ ﷺ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، تو اٹھ بیٹھے پھر فرمایا، جھوٹی گواہی دینا، یہ لفظ آپ ﷺ بار بار دھراتے گئے حتیٰ کہ ہم نے کہا کہ کاش آپ خاموش ہو جائیں۔

نیک لوکاں دی مولا سچے صفت اک ہور سنائی
بندے میرے کدی نہ دیندے جھوٹو جھوٹ گواہی
جھوٹی گواہی دینا بھائیو گناہ صغیرہ ناہیں
گناہ کبیرہ شرک ورگا استوں بچ بچ جائیں

لغویات سے بچتے ہیں:

﴿وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا﴾ ﴿۷۲﴾ (الفرقان) ”اور جب کسی لغو مجلس سے گزرتے ہیں تو دامن بچا کر گزر جاتے ہیں۔“

دوسرا مقام:

﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ۝﴾ ”ایسے مومن کامیاب ہو گئے جو خشوع و خضوع سے نمازیں پڑھتے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ﴾ (المؤمنون) ''اور لغویات سے اعراض کرتے ہیں۔''

تیسرا مقام: ﴿وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ﴾ (القصص) ''اور جب لغویات سنتے ہیں تو اس سے اعراض کرتے ہیں' ذرا توجہ نہیں دیتے۔''

نیک لوکاں دی مولا سچے دسی ہور نشانی
بیہودہ محفلاں کولوں جسدم لنگھن مرد حقانی
وانگ بزرگاں لنگھن اوتھوں اپنا آپ بچاون
راگ تماشے بھنگڑیاں کارن ذرا نہ جھاتی پاون

قرآن سن کر بے خود نہیں ہوتے:

﴿وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا﴾ ''جب ان کے پاس آیات قرآنی ذکر کی جاتی ہیں تو وہ اندھے گونگے ہو کر نہیں گرتے۔''

یعنی بیخود نہیں ہوتے...... حال نہیں پڑھتے۔

ربدے بندے نال محبت سنن قرآنی آیتاں
دلوں بجانوں قبول کریندے وعظ نصیحت باتاں
سن قرآن نہیں حال پاندے نہ بے خود ہو جاندے
نچن ٹپن ہرگز نائیں نہ اپنا حال ونجاندے

بیوی بچوں کے لیے دعا کرتے ہیں:

﴿وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا﴾ ''اور وہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہماری بیوی بچوں کو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک' دل کا سکون بنا اور ہمیں متقی لوگوں کا امام بنا۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

عجز نیازوں مولا اگے کرن سوال دعائیں
بیوی بچے نیک بنائیں ساڈے خالق سائیں
ایسے نیک بناویں مولا اپنے فضل پیاروں
ٹھنڈ پچاون دکھ ہٹاون چنگے وصفاں پاروں
علم شرع مبارک والا دیکے کرم کمائیں
چنگے نیکاں لوکا دا ساہنوں امام بنائیں

ایسے اولیاء کی جزا:

﴿أُولَٰئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا ﴿٧٥﴾ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ﴿٧٦﴾﴾ (الفرقان)

''یہی لوگ ہیں جنہیں گناہوں سے بچنے' نیک اعمال کرنے کی وجہ سے جنت کے بالا خانے عطا کیے جائیں گے جہاں انہیں دعا سلام پہنچایا جائے گا' اس میں ہمیشہ رہیں گے یہ بہت ہی اچھا ٹھکانہ ہے۔''

حضرات! یہ تھی اولیاء الرحمٰن کی عملی حالت' اب سنیئے کہ اللہ اپنے اولیاء سے کیسے پیار کرتا ہے۔

اللہ کا اپنے اولیاء سے اظہار پیار: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہے: «مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ». جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اسے میری طرف سے اعلان جنگ ہے۔ (بخاری' کتاب الرقاق' باب التواضع' حدیث: ۶۵۰۲)

ولی کامل خباب بن ارت رضی اللہ عنہ: حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ تمیمی یا خزاعی ہیں' عربی النسل ہیں' دور جاہلیت میں مکہ میں فروخت کر دیئے گئے' ام انمارہ کے غلام بنے' جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت فرمایا تو ابھی پانچ آدمی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مسلمان ہوئے تھے کہ چھٹے مسلمان حضرت خباب ہوئے۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کو لوہے کی زرہ پہنا کر دھوپ میں ڈالا جاتا۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ لوہارا کام کرتے تھے' نبی علیہ السلام ان سے بڑی محبت کرتے' ان کے پاس تشریف لے جاتے' ایک دن جب ان کی مالکہ ام انمارہ کو پتہ چلا تو بطور سزا گرم گرم لوہا ان کے سر پر رکھا تو بڑی تکلیف محسوس ہوئی' تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو شکایت سنائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: «اَللّٰهُمَّ انْصُرْ خَبَّابًا». اے اللہ خباب کی مدد فرما......تو ام انمار کے سر میں ایک مرض آئی جس سے وہ کتے کی طرح بھونکتی رہتی' پس اس کو معالجوں نے علاج بتایا کہ گرم لوہے سے اس کے سر کو داغا جائے...... چنانچہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ اس کے حکم سے اس کے سر کو گرم لوہے سے داغتے۔

(اسد الغابہ ۲/۱۴۲' تذکرہ: ۱۴۰۷' خباب بن ارت)

حضرات! ام انمار نے اللہ کے ولی خباب بن ارت سے دشمنی کی تو اللہ نے اس سے کیسے بدلہ لیا' اور اپنے ولی کی حفاظت فرما کر دنیا و آخرت میں شان بلند فرمائی۔

چند اولیاء کی غار میں حفاظت: عیسیٰ علیہ السلام کے چند صدیاں بعد روم کے علاقہ میں دقیانوس مشرک بادشاہ کی حکومت تھی' وہ بڑا بت پرست تھا' ہر شہر میں جاتا اور لوگوں کو اپنے بت کی عبادت کا حکم دیتا جو مالی جانی اس کی عبادت کرتا اس سے خوش ہوتا اور جو انکار کرتا اسے قتل کر دیتا' جب شہر افسس میں آیا تو وہاں کچھ مواحد نوجوان تھے' انہوں نے مشرک کی دعوت کا صاف انکار کر دیا اور اپنا ایمان بچا کر وہاں سے نکلے اور پہاڑ کی ایک غار میں داخل ہوئے' قرآن پاک نے بیان کیا:

﴿اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ﴿٩﴾ اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى	''کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اصحاب کہف کا واقعہ انوکھا واقعہ ہے' جب ان نوجوانوں نے غار میں ٹھکانہ بنا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الْكَهْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا اٰتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً وَّهَيِّءْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ﴿١٠﴾ فَضَرَبْنَا عَلٰى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ﴿١١﴾ (الكهف)

کر دعا کی اے اللہ ہمیں اپنی خصوصی رحمت عطا فرما اور ہمارے معاملہ میں ہماری راہنمائی فرما' تو ہم نے ان کے کانوں پر پیار کی تھپکیاں دے دے کر کئی سال سلا دیا۔"

مفصل واقعہ:

﴿نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُمْ بِالْحَقِّ إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ﴿١٣﴾ وَرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوبِهِمْ اِذْ قَامُوا فَقَالُوا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَن نَّدْعُوَا مِن دُوْنِهٖ اِلٰـهًا لَّقَدْ قُلْنَا اِذًا شَطَطًا ﴿١٤﴾ هٰؤُلَاءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوا مِن دُوْنِهٖ اٰلِهَةً لَوْ لَا يَأْتُونَ عَلَيْهِم بِسُلْطٰنٍ بَيِّنٍ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴿١٥﴾ وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗا اِلَى الْكَهْفِ يَنشُرْ لَكُمْ رَبُّكُم مِّن رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّءْ لَكُم مِّنْ اَمْرِكُم مِّرْفَقًا ﴿١٦﴾ (كهف)

"ہم آپکے سامنے سچا واقعہ بیان کرتے ہیں وہ کچھ نوجوان تھے' اپنے رب پر ایمان لائے ہم نے انکی مزید راہنمائی کی۔ ...... انکے دلوں کو اسوقت مضبوط کر دیا جب انہوں نے کہا' ہمارا رب تو آسمانوں زمینوں کا رب ہے ہم اسکے علاوہ کسی اور الٰہ کو نہیں پکاریں گے اگر ایسا کریں تو انتہائی غلط بات ہے۔ ...... ہماری اس قوم نے اللہ کے علاوہ جو معبود بنائے ہیں اسکی کوئی دلیل کیوں نہیں پیش کرتے' اللہ پر جھوٹ بنانے والے سے بڑا ظالم کون ہے۔ ...... جب ان سے اور معبودان باطلہ سے علیحدہ ہو چکے ہو تو کسی غار میں جا بیٹھو تمہارا رب تم پر اپنی رحمت پھیلائے گا اور تمہارے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

معاملے تمہارے لیے آسان کر دے گا۔"

معاملے آسان ہو گئے:

﴿وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَتْ تَّزَاوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَإِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِي فَجْوَةٍ مِّنْهُ ذَٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ مَن يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَن يُضْلِلْ فَلَن تَجِدَ لَهُ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ﴿١٧﴾﴾ (کہف)

"وہ ایسی جگہ سو رہے ہیں جب سورج نکلتا تھا تو داہنی طرف سے نکلتا تھا' جب غروب ہوتا تو بائیں طرف سے ہوتا تھا' وہ اولیاء عظام غار کی وسیع جگہ میں لیٹے ہیں' یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے' ہدایت یافتہ وہی ہوتا ہے جسے اللہ ہدایت دے جسے اللہ گمراہ کرے تو آپ اس کا کوئی مرشد نہ پائیں گے۔"

غار کا محل وقوع: غار کا منہ شمال کی جانب تھا' دوسری طرف کچھ چھوٹے موٹے سوراخ تھے' جن سے ضرورت کے لیے تھوڑی بہت سورج کی روشنی اور دھوپ پہنچ جاتی' سانس کے لیے تازہ ہوا پہنچ جاتی۔

سوئے بھی جاگتے معلوم ہوتے:

﴿وَتَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظًا وَهُمْ رُقُودٌ وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ وَكَلْبُهُم بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿١٨﴾﴾

"دیکھنے والے تو گمان کرے گا کہ وہ جاگتے ہیں (کیونکہ ان کی آنکھیں سوتے میں بھی کھلی تھیں) حالانکہ وہ سوئے ہوئے ہیں...... (حضرات اولیاء کی شان سنیں لوگ سوتے ہیں اپنی کروٹیں خود بدلتے ہیں...... کسی کی کروٹ کسی کی ماں بدلتی ہے...... کسی کی کروٹ کسی کا باپ بدلتا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہے...... کسی کی کروٹ کسی کا بھائی بدلتا ہے...... کسی کی کروٹ اور کوئی عزیز بدلتا ہے...... قربان جاؤں اللہ کے ولی اصحاب کہف سو گئے تو اللہ فرماتے ہیں ﴿وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ﴾) ہم نے اپنے اولیاء اصحاب کہف کی دائیں بائیں کروٹیں خود بدلیں...... اور ان کا کتا غار کے منہ پر بازو پھیلائے آنکھیں کھولے بیٹھا ہے' اسے دیکھنے والے اگر تو ان کو جھانکے تو دہشت سے بھاگ نکلے۔''

﴿وَكَذَٰلِكَ بَعَثْنَاهُمْ لِيَتَسَاءَلُوا بَيْنَهُمْ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالُوا رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ فَابْعَثُوا أَحَدَكُم بِوَرِقِكُمْ هَٰذِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيَنظُرْ أَيُّهَا أَزْكَىٰ طَعَامًا فَلْيَأْتِكُم بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَدًا ﴿١٩﴾ إِنَّهُمْ إِن يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوكُمْ أَوْ يُعِيدُوكُمْ فِي مِلَّتِهِمْ وَلَن تُفْلِحُوا إِذًا أَبَدًا ﴿٢٠﴾﴾

''پھر ہم نے انکو جگایا تا کہ وہ آپس میں سوال جواب کریں' ایک نے کہا تم کتنی دیر سوئے' کچھ نے کہا' ایک دن یا دن کا ایک حصہ' کچھ نے کہا جھگڑا چھوڑو اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ ہم کتنی دیر سوئے...... اب کھانے کا اسطرح انتظام کرو کہ ایک آدمی کو چاندی کا سکہ دیکر شہر میں بھیجو تا کہ وہ تمہارے لیے صاف ستھرا کھانا لائے' اور وہ شہر میں بڑی احتیاط سے جائے اپنے معاملہ کو راز میں رکھے...... کیونکہ اگر لوگوں کو پتہ چل گیا تو وہ تمہیں سنگسار کر دیں گے یا پھر اپنے دین میں لوٹا لیں گے' پھر تم کبھی بھی ان سے خلاصی نہ پاؤ گے۔''

لوگوں میں ایک عجوبہ: جب ان کا ایک آدمی کھانا خریدنے شہر میں گیا تو وہاں کا نقشہ ہی بدلا ہوا پایا...... آبادی میں فرق...... بولی میں فرق...... تہذیب میں فرق...... جب لوگوں نے اس کی انوکھی بولی سنی تو اس کی طرف متوجہ ہوئے'

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پھر اس سے صدیاں پرانا سکہ دیکھ کر شک کرنے لگے کہ شاید اس آدمی کو کوئی پرانا دفینہ مل گیا...... جب یہ لوگ سوئے تھے تو حکومت بت پرست کی تھی' جب بیدار ہوئے تو حکومت مسلم تھی...... لوگوں کے پوچھنے پر اس نے اپنا کچھ واقعہ بتا دیا...... لوگوں میں بھی یہ بات تاریخی طور پر چلی آ رہی تھی کہ کچھ مواحد نوجوان اپنے ایمان کو بچاتے ہوئے لوگوں سے غائب ہو چکے ہیں۔

لوگوں میں یہ واقعہ ظاہر:

﴿وَكَذٰلِكَ اَعۡثَرۡنَا عَلَيۡهِمۡ لِيَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيۡبَ فِيۡهَا......﴾

"اس طریقہ سے ہم نے یہ واقعہ لوگوں پر ظاہر کر دیا تا کہ لوگ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور کہ قیامت کے قائم ہونے میں شک نہیں۔"

عقیدت مندوں کا اظہار: اس آدمی کے ساتھ لوگ غار کی طرف گئے' اصحاب کہف پہلے کی طرح لیٹ گئے' اللہ نے روحیں قبض فرما لیں۔ (لوگوں کی اصحاب کہف سے غار میں یا غار سے باہر ملاقات ہوئی یا نہیں اس کی وضاحت نہیں ملتی۔

عقیدت مند مشورہ کرنے لگے:

﴿اِذۡ يَتَنَازَعُوۡنَ بَيۡنَهُمۡ اَمۡرَهُمۡ فَقَالُوا ابۡنُوۡا عَلَيۡهِمۡ بُنۡيَانًا ؕ رَبُّهُمۡ اَعۡلَمُ بِهِمۡ ؕ قَالَ الَّذِيۡنَ غَلَبُوۡا عَلٰٓى اَمۡرِهِمۡ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيۡهِمۡ مَّسۡجِدًا ۝۲۱﴾

"اب عقیدت مندوں میں اختلاف پیدا ہو گیا' کچھ کہنے لگے اس غار پر ایک یادگار عمارت بنا دو۔ لیکن غالب لوگوں نے کہا' ہم تو یہاں مسجد بنائیں گے۔"

ایک غلط تاویل: بعض لوگ اس واقعہ کو اولیاء کی قبور پر مساجد بنانے کی دلیل بناتے ہیں' حالانکہ یہ عمل کرنے والے نہ نبی ہیں' نہ رسول بلکہ عام آدمی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور عام آدمی کا عمل کیسے دلیل بن سکتا ہے۔ اگر یہ عمل کسی نبی کا بھی ہوتا تو ہمارے لیے دلیل نہ تھا' کیونکہ پہلی شریعتیں منسوخ ہو چکی ہیں' جبکہ ہمارے نبی ﷺ کا فرمان ہے:

«لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَاءِهِمْ مَسَاجِدًا». (بخاری' کتاب الجنائز' حدیث:۱۳۳۰)

اللہ تعالیٰ یہود ونصاری پر لعنت کرے جنھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں پر مساجد بنا لیں۔

ثابت ہوا کہ شریعت محمدی میں قبروں پر مساجد بنانا جائز نہیں۔

اصحاب کہف کتنے تھے؟

﴿سَيَقُولُونَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ قُلْ رَّبِّىٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيلٌ فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا﴿۲۲﴾﴾

''بعض لوگ کہیں گے کہ وہ تین تھے چوتھا ان کا کتا تھا' بعض کہیں گے کہ پانچ تھے چھٹا انکا کتا' یہ سب اندازے سے ہی کہتے ہیں اور بعض کا بیان ہوگا کہ وہ سات تھے آٹھواں کتا' آپ کہہ دیجئے کہ انکی صحیح تعداد تو میرا رب ہی جانتا ہے جسے تھوڑے لوگ ہی جانتے ہیں، اس بارے میں زیادہ بحث نہ کیجئے کیونکہ ان کی تعداد میں کسی سے کچھ باز پرس نہ ہوگی۔''

ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں انہیں قلیل لوگوں میں سے ہوں جن کا ذکر اللہ نے کیا ہے' میں جانتا ہوں کہ وہ سات تھے' کیونکہ اللہ تین پانچ والے قول ذکر کر کے فرمایا ''رجما بالغیب'' یہ اندازے سے کہتے ہیں' سات کہنے والوں کو رجما بالغیب سے مستثنیٰ رکھا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صحیح تعداد کیوں نہ بتائی؟ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت مبارک ہے کہ جس بحث میں عمل مقصد نہیں ہوتا وہ بحث طویل نہیں کرتے۔ مثال کے طور پر جس درخت سے آدم علیہ السلام کو منع کیا وہ کونسا درخت ہے' کوئی وضاحت نہیں...... موسیٰ علیہ السلام کی والدہ محترمہ کا نام کیا تھا' بے مقصد بحث ہے...... حضرت آدم علیہ السلام کا نکاح کس نے پڑھایا' بے مقصد بحث ہے...... حضرات! بے مقصد بحثوں سے بچنا چاہیے۔

کتنی مدت سوئے:

﴿وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوا تِسْعًا ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوا لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ﴿۲۶﴾﴾

"کہنے والوں نے کہا کہ وہ غار میں تین سو نو سال ٹھہرے' اے پیغمبر علیہ السلام آپ کہہ دیجئے کہ میرا اللہ ہی زیادہ جانتا ہے کہ وہ کتنی دیر سوئے رہے کیونکہ وہ آسمانوں' زمینوں کے غیبوں کو جانتا ہے۔"

حضرات......! یہ ہے اولیاء کرام کی شان جو میں نے بڑے اختصار سے بیان کی' ان شاء اللہ آئندہ خطبہ میں کرامات اولیاء بیان کروں گا' اللہ تعالیٰ ہمیں اولیاء کرام کی شان کو سمجھنے اور ماننے کی توفیق بخشے۔

آخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

آدابِ دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۝۶۰﴾ (المؤمن) ”تمہارے رب نے کہا' مجھ سے مانگو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔“

حضرات......! دعا کا معنی ہے' پکارنا' مانگنا...... عبادت کی کئی اقسام ہیں' جیسا کہ قیام عبادت...... رکوع عبادت...... سجدہ عبادت...... زکوٰۃ عبادت...... حج عبادت...... صدقہ عبادت...... نذر ونیاز عبادت...... وغیرہ۔ اسی طرح دعا بھی عبادت ہے' جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے وضاحت فرمادی «اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ». کہ دعا عبادت ہے۔“ (ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ باب الدعا حدیث نمبر ۱۴۷۹ سندہ صحیح)

تو عبادت صرف اللہ ہی کا حق ہے: «اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبٰتُ». قولی...... بدنی...... اور مالی عبادتیں صرف اللہ ہی کے لیے ہیں...... اس لیے اللہ کا حق کسی اور کو دے کر ظالم نہ بنیے۔

صرف اللہ ہی سے دعا کیجئے...... غیر اللہ سے دعا کرنے کا ذرہ بھی فائدہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نہ ہوگا' بلکہ ایمان کا نقصان ہوگا۔

غیر اللہ سے دعا بیکار:

﴿لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُم بِشَيْءٍ إِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهِ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ۝١٤﴾ (الرعد)

"صرف اللہ ہی سے مانگنا صحیح ہے' اور جو لوگ غیر اللہ سے مانگتے ہیں' وہ ان کی کچھ بھی دعا قبول نہیں کرتے۔ بلکہ ان کی دعائیں ایسی فضول ہیں جیسے کوئی پیاسا پانی کی طرف اپنے ہاتھ پھیلائے کہ پانی منہ تک خود پہنچے' (جبکہ پانی بغیر پکڑنے کے خود منہ تک نہ پہنچے گا)...... جیسے اس پیاسے کی کوشش بیکار ہے' گمراہی ہے اسی طرح غیر اللہ سے مانگنے والوں کی دعائیں بیکار ہیں گمراہی ہیں۔"

غیر اللہ تمہاری مدد نہیں کر سکتے:

بعض لوگوں کی عقل سے میں حیران ہوں کہ وضو کر کے مسجد میں قیام کی حالت میں ہاتھ باندھ کر اللہ سے وعدہ کرتے ہیں:

﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾

"ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔"

ایک طرف اللہ سے وعدہ کرتا ہے اور سلام پھیرنے کے بعد یا رسول اللہ مدد...... یا مولا علی مدد...... یا پیر دستگیر وغیرہ...... غیر اللہ سے مانگنا شروع کر دیتا ہے حالانکہ قرآن نے بیان کیا ہے:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَكُمْ وَلَا أَنفُسَهُمْ يَنصُرُونَ ﴿١٩٧﴾﴾ (الاعراف)

”اور جو لوگ غیر اللہ سے دعا کرتے ہیں وہ ان کی مدد کرنے کی طاقت نہیں رکھتے وہ تو اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے۔“

کیونکہ سب نبی...... ولی...... اللہ سے ہی مدد مانگتے رہے۔

دوسرے مقام پر فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوا لَهُ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَن يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوِ اجْتَمَعُوا لَهُ وَإِن يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنقِذُوهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ ﴿٧٣﴾﴾ (الحج)

”اے لوگو! ایک مثال بیان کی گئی ہے، اسے غور سے سنو، بیشک جو لوگ اللہ کے علاوہ جن سے بھی مانگتے ہیں وہ تو سارے ملکر ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے، مکھی تو بنانا دور کی بات، اگر ان سے مکھی کوئی چیز لے اڑے وہ تو اس سے چھینی ہوئی چیز بھی نہیں چھڑا سکتے۔ مانگنے والا بھی کمزور اور دینے والا بھی کمزور۔“

ایک صاحب دل نے کیا خوب کہا:

اللہ کولوں ہور منگ، ہور منگ، ہور توں نہ منگ
کمزور عقل والیا، کمزور توں نہ منگ

بے مثل بے مثال اوہدی جناب اے — اپنی مرضی نال دیندا اوہ اولاد اے
غیراں کولوں منگدیاں کر کجھ سنگ — اللہ کولوں ہور منگ، ہور منگ، ہور منگ
کمزور عقل والیا کمزور توں نہ منگ

منگن والا ویکھو سارا جگ جے — دیون والا میرا کلا رب جے
ہر ویلے اوسے شاہزور کولوں منگ — اللہ کولوں ہور منگ، ہور منگ، ہور منگ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کمزور عقل والیا کمزور توں نہ منگ

جے رزق لبھنا چاہنا ایں رحمان ول آ رزق دیون والا ہے جے اکو ای اللہ
فوت شدہ ولی دی گور توں نہ منگ اللہ کولوں ہور منگ' ہور منگ' ہور منگ

کمزور عقل والیا کمزور توں نہ منگ

پیدا کیتی او ہنے تیری لئی کائنات اے بھل گئیوں اج اوتوں اعلیٰ ذات اے
تُو تھری' فائیو' فور توں نہ منگ اللہ کولوں ہور منگ' ہور منگ' ہور منگ

کمزور عقل والیا کمزور توں نہ منگ

غیر اللہ سے مراد کون ہیں؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ من دون اللہ سے صرف بت مراد ہیں' کہ بتوں سے نہ مانگنا چاہئے' نبیوں ولیوں سے مانگنا چاہئے کیونکہ وہ اللہ کے بنائے ہوئے ہیں۔

حضرات......! من دون اللہ کا معنٰی...... اللہ کے سوا کوئی بھی ہو......
نبی......ولی......فرشتہ......جن......حجر......شجر......سب من دون اللہ میں شامل ہیں

﴿إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ ﴿١٩٤﴾ (الاعراف) اللہ کے علاوہ جن سے تم دعائیں مانگتے ہو وہ تو تمہارے جیسے بندے ہیں۔

کفار جن بتوں کی پوجا کرتے تھے وہ انبیاء' اولیاء کے بت تھے...... جیسا کہ بخاری میں جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وَد...... سَواع......یغوث......یعوق......نسر...... یہ قوم نوح کے نیک آدمی تھے۔ جب یہ فوت ہو گئے تو قوم نے ان کے بت بنا کر ان کی پوجا شروع کر دی۔

(بخاری' کتاب التفسیر' باب تفسیر نوح)

اسی طرح لات......منات......عزی۔ یہ انسان تھے' ان کی وفات کے بعد ان کے بت بنا کر قوم نے ان کی پوجا شروع کر دی۔ لہٰذا جب یہ لوگ بتوں سے دعا کرتے تو وہ پتھروں سے نہیں مانگتے تھے' بلکہ اصل میں اولیاء سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مانگتے تھے جن کے وہ بت تھے۔

فوت شدہ سے مانگنا بیکار اور گناہ:

﴿وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ﴾ (الأحقاف)

''اور اس شخص سے بڑا گمراہ کون ہے جو اللہ کے علاوہ ایسوں سے مانگتا ہے جو قیامت تک اس کی دعا قبول نہیں کریں گے اور وہ تو ان کی دعا سے بالکل بے خبر ہیں۔''

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى ﴾ (الروم)

''اے میرے نبی! تو فوت شدہ کو اپنی کوئی بات نہیں سنا سکتا۔''

تیسرے مقام پر فرمایا:

﴿وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۝ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ۝ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ۝ وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝﴾ (الفاطر)

''جس طرح اندھا اور بینا برابر نہیں...... اندھیرا اور روشنی برابر نہیں...... دھوپ اور سایہ برابر نہیں...... اسی طرح زندہ اور مردے برابر نہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ جس کی چاہے کسی مردہ کو بات سنا دے (جیسا کہ بدری کافر مقتولوں کو آنحضرت ﷺ کی بات بطور معجزہ سنا دی) لیکن اللہ کی مرضی کے بغیر اے پیغمبر (ﷺ) آپ بھی کسی قبر والے کو کوئی بات نہیں سنا سکتے۔''

ثابت ہوا کہ اللہ کے علاوہ کسی سے بھی دعا جائز نہیں کیونکہ فوت شدہ کسی کی دعا نہیں سنتے...... اللہ ہی سے مانگو جو بھی مانگے' جب بھی مانگے' اللہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قبول فرمائے گا۔

دعائیں اللہ ہی قبول کرتا ہے:

﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿١٨٦﴾﴾ (البقرة)

''اور جب میرے بندے میرے بارے آپ سے سوال کریں، پس میں بالکل قریب ہوں، جب بھی دعا کرنے والا دعا کرتا ہے میں قبول کرتا ہوں...... اس لیے چاہیے کہ لوگ میری تعلیم قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت یافتہ ہو جائیں۔''

محبوب عمل:

نبی ﷺ نے فرمایا:

«لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللهِ مِنَ الدُّعَاءِ».

''اللہ کے نزدیک تمام اعمال سے بڑھکر عظمت والا عمل دعا ہے۔''

(ترمذی، کتاب الدعوات باب فی فضل الدعاء حدیث نمبر ۳۳۷۰ سندہ صحیح)

دعا مانگنے والوں کو اللہ مایوس نہیں کرتا:

﴿ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿٥٥﴾﴾ (الأعراف)

''اپنے رب سے گڑگڑا کر دعا کرو اور خفیہ بھی دعا کرو (حد سے نہ بڑھنا) کیونکہ اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔''

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا». (ابوداؤد کتاب الصلوۃ)

''یقیناً تمہارا رب بڑا حیا والا اور سخی ہے جب بندہ اس کے حضور ہاتھ اٹھاتا ہے تو انہیں خالی لوٹاتے شرم آتی ہے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب الدعا، نمبر ۱۴۸۸، ترمذی کتاب دعوات عن رسول اللہ باب فی دعاء النبی نمبر ۳۵۵۶ سندہ صحیح)

نہ مانگنے والوں سے ناراضگی:

﴿قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّی لَوْ لَا دُعَآؤُکُمْ ﴿۷۷﴾﴾ (الفرقان) ''اے پیغمبر کہہ دیجئے اگر تم دعائیں نہ کرتے تو میرا رب بھی تمہاری پرواہ نہ کرتا۔''

﴿وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِیْنَ ﴿۶۰﴾﴾ (مومن) ''تمہارے رب نے کہا مجھ سے مانگو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا' یقیناً جو لوگ میری عبادت (یعنی دعا) سے منہ موڑتے ہیں وہ دہکتی جہنم میں داخل ہوں گے۔''

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «اِنَّهٗ مَنْ لَّمْ یَسْئَلِ اللّٰهَ یَغْضَبْ عَلَیْهِ». ''جو اللہ سے نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے۔ (ترمذی کتاب الدعوات عن رسول باب فی دعاء النبی حدیث نمبر ۳۳۷۳ سندہ حسن)

دعاء کے فائدے:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا یَرُدُّ الْقَضَآءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ». (ابن ماجہ المقدمہ باب فی القدر نمبر ۸۷ سندہ حسن) تقدیر کو دعا کے علاوہ کوئی چیز نہیں بدلتی اور نیکیوں کی وجہ سے عمر زیادہ ہوتی ہے۔

دعا مانگنے کا طریقہ:

دعا میں جامع الفاظ کہو' یعنی ایسے الفاظ جن کے معانی بہت زیادہ ہوں' کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَآءِ وَیَدَعُ مَا سِوٰی ذٰلِكَ. دعا میں جامع کلمات کہتے اور غیر جامع الفاظ چھوڑ دیتے۔

(ابوداود کتاب الصلوۃ باب الدعاء نمبر ۱۴۸۲ سندہ صحیح)

یقین اور پختہ الفاظ سے دعا:

دعا پورے یقین سے مانگو کہ میں جو مانگ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رہا ہوں ابھی قبول ہوگی' فرمایا: «اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَآءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ» ''اللہ سے پورے یقین سے مانگو کیونکہ روایتی اور غیر یقینی دعا کو اللہ قبول نہیں کرتے۔ (ترمذی کتاب الصلوۃ باب فی جامع الدعوات نمبر ۳۴۷۹ سندہ حسن)

الفاظ پختہ یقین والے: نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں کوئی دعا کرے تو اس طرح نہ کہے «اَللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ فَاعْطِنِيْ» اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے عطا کر...... بلکہ پختہ الفاظ سے مانگے۔ یا اللہ مجھے یہ چیز عطا کر۔''

(بخاری' کتاب الدعاء' باب لیعزم المسئلۃ' حدیث نمبر ۶۳۳۸)

دعا میں درود وثنا: نبی ﷺ کے سامنے ایک شخص نے نماز پڑھی اور دعا کی یا اللہ مجھے بخش' مجھ پر رحم کر۔ آپ ﷺ نے فرمایا: «عَجِلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ». ''اے نمازی تو نے جلدی کی' جب تو نماز پڑھے تو اللہ کی کما حقہ حمد بیان کر اور مجھ پر درود پڑھ پھر دعا کر۔'' پھر آپ نے ایک آدمی کو ایسے ہی پڑھتے سنا تو فرمایا: «اُدْعُ تُجَبْ». ''اب جو تو مانگے گا قبول ہوگا۔'' (نسائی کتاب السھو باب التجید والصلوۃ علی النبی ۱۲۸۵، سندہ صحیح)

وسیلہ سے دعا: نیک اعمال کے وسیلہ یا کسی زندہ موجود نیک شخص کے وسیلہ دعا کرے قبول ہوگی۔

اسم اعظم سے: رسول اللہ ﷺ کی تعلیم سے ثابت ہوتا ہے کہ اسم اعظم سے جو دعا کی جائے قبول ہوگی۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی سے سنا......

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

«اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ».

"اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تو اللہ ہے' تیرے علاوہ کوئی الٰہ نہیں' تو اکیلا ہے صمد ہے کہ نہ اس نے کسی کو جنا نہ اس کو کسی نے جنا اور اس کے برابر کوئی نہیں۔"

نبی ﷺ نے فرمایا: «لَقَدْ سَاَلَ اللّٰهَ بِالْاِسْمِ الَّذِیْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰی وَاِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ».

"اس نے اسم اعظم کے وسیلے دعا کی' جو اسم اعظم کے وسیلے مانگے اللہ اس کو عطا فرماتا ہے۔ اور جو اس کے وسیلے دعا کی جاتی ہے وہ قبول فرماتا ہے۔ (ابوداؤد کتاب الصلوۃ باب الدعاء ۱۴۹۳ سندہ صحیح)

دوسری حدیث: نبی ﷺ نے ایک آدمی سے یہ سنا «اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ». آپ ﷺ نے فرمایا "اس نے اسم اعظم کے وسیلے جو مانگا وہ دیا گیا' جو دعا کی وہ قبول ہوئی۔" (ابن ماجہ کتاب الدعاء باب اسم اللہ الاعظم نمبر ۳۸۴۸ سندہ حسن)

تیسری حدیث: نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی رات کو جاگے اور یہ کلمات کہے: «لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ». فرمایا: پھر "رب اغفرلی" کہے' یا دعا کرے تو قبول ہو گی یا وضو کر کے نماز پڑھے قبول ہو گی۔ (بخاری کتاب الجمعہ باب فضل من تعار من اللیل فصلّی نمبر ۱۱۵۴)

اس طریقہ سے دعا مانگیں گے تو ان شاء اللہ یقیناً قبول ہو گی۔

قبولیت کی تین شکلیں: نبی ﷺ نے فرمایا: «مَا مِنْ مُّسْلِمٍ یَّدْعُوْ بِدَعْوَةٍ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لَیْسَ فِیْھَا اِثْمٌ وَلَا قَطِیْعَۃُ رَحِمٍ اِلَّا اَعْطَاہُ اللّٰہُ بِھَا اِحْدٰی ثَلَاثٍ اِمَّا اَنْ یُّعَجِّلَ لَہٗ دَعْوَتَہٗ وَاِمَّا اَنْ یَّدَّخِرَھَا لَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ وَاِمَّا اَنْ یَّصْرِفَ عَنْہُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَھَا»۔ جب کوئی مسلمان دعا کرتا ہے جس میں گناہ یا قطع رحمی کی بات نہ ہو تو اللہ تعالیٰ تین باتوں میں سے ایک ضرور عطا کرتا ہے جو مانگتا ہے وہ دے دیتا ہے...... یا اس کی دعا کو آخرت میں ذخیرہ اجر بنا دیتا ہے...... یا دعا کے برابر سے کوئی مصیبت ٹال دیتا ہے...... صحابہ نے عرض کیا' پھر تو ہم بہت دعائیں مانگیں گے' آپ نے فرمایا اللہ اکبر...... اللہ کے خزانے بہت زیادہ ہیں۔ (احمد جلد ۳ ص ۱۸ اسندہ صحیح)

دعا کی قبولیت کے مقامات: بیت اللہ کے اندر دعا: نبی ﷺ جب بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو دَعَا فِیْ نَوَاحِیْہِ' تو کونوں میں دعا کی۔

(بخاری: ج ۱' ص ۵۷۔ کتاب الصلوٰۃ باب اتخذوا من مقام ابراھیم. حدیث: ۳۹۸)

نوٹ: حطیم بھی بیت اللہ کا اندرونی حصہ ہے' لہٰذا حطیم بھی قبولیت کی جگہ ہے۔

پورا مکہ شہر: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ حرم شریف میں سجدہ میں گئے تو آپ ﷺ کی گردن پر قریش نے اونٹ کا اوجھر رکھ دیا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس کو اتارا تو نبی ﷺ نے قریش مکہ کے چند افراد کے نام لے کر بد دعا کی کیونکہ وَکَانُوْا یَرَوْنَ اَنَّ الدَّعْوَۃَ فِیْ ذٰلِكَ الْبَلَدِ مُسْتَجَابَۃٌ وہ جانتے تھے کہ اس شہر مکہ میں دعا قبول کی جاتی ہے۔ (بخاری: ص ۳۸' کتاب الوضوء' باب اذا ألقی علی ظھر المصلی. حدیث: ۲۴۰)

جمرات پر کنکر مارنے کے بعد: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمرات پر کنکر مارنے کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے تھے۔ (بخاری: ص ۲۳۶' کتاب المناسك' باب رفع الیدین عند الجمرۃ. حدیث ۱۷۵۳)

زم زم کا پانی: زم زم پیتے وقت جو مانگا جائے اللہ دیتا ہے' کیونکہ ابن

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عباس (کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ إِنْ شَرِبْتَهُ تَسْتَشْفِي بِهِ شَفَاكَ اللّٰهُ وَإِنْ شَرِبْتَهُ لِيَقْطَعَ ظَمَاكَ قَطَعَهُ اللّٰهُ». زم زم کا پانی جس مقصد کے لیے پیا جائے وہ مقصد پورا ہوتا ہے' اگر تو اسے حصول شفاء کے لیے پیئے گا تو اللہ تجھے شفا دے گا' اگر تو بھوک کو دور کرنے کے لیے پیئے گا تو اللہ تیری بھوک دور کرے گا اور اگر تو پیاس دور کرنے کے لیے پیئے گا تو اللہ تیری پیاس دور کر دے گا۔

(دارقطنی: ج۲' ص۲۸۹' کتاب الحج' باب المواقیت. حدیث: ۲۳۸)

صفا پہاڑی پر: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' آنحضرت ﷺ طواف بیت اللہ سے فارغ ہوئے تو صفا پہاڑی پر آئے يَنْظُرُ إِلَى الْبَيْتِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَذْكُرُ اللّٰهَ مَا شَاءَ أَنْ يَذْكُرَهُ وَيَدْعُوهُ اور آپ نے بیت اللہ کی طرف دیکھا اپنے ہاتھ اٹھائے اللہ کا ذکر کیا اور اللہ سے دعا کی۔

(ابوداود: ج۱' ص۲۵۸' کتاب المناسك' باب فی رفع اليدين إذا رأى البيت ۱۸۷۲ سنده صحيح)

دوران طواف: عبداللہ بن سائب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ طواف کرتے وقت جب رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان ہوتے تو دعا کرتے۔

(ابوداود: ج۱' ص۲۶۰' کتاب المناسك' باب الدعاء فی الطواف. حدیث: ۱۸۹۲، مسند احمد ج۳ ص۴۱۱ احمد کی سند صحیح ہے)

آیئے پھر اس طرح دُعا کریں۔

دعا ہر سال ہے میری کہ مولا دے گھر جاواں
کریں منظور توں اللہ حج کعبے دا کر آواں

کراں میں طواف بھج بھج کے تے پیواں زم زم رجھ رجھ کے
اوتھے میں رب دے گھر جا کے تمنا پوری کر آواں

دعا ہر سال ہے میری کہ مولا دے گھر جاواں
کریں منظور توں اللہ حج کعبے دا کر آواں

پھر صفا مروہ دے ول دوڑاں میں مائی ہاجرہ وانگوں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نہایت بے قراری وچ ادھر جاواں ادھر جاواں
دعا ہر سال ہے میری مولا دے گھر جاواں
کریں منظور توں اللہ حج کعبے دا کر آواں

۹ ذوالحجہ یعنی عرفہ کا دن: نبی ﷺ نے فرمایا: «خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ». ''سب سے بہترین دعا عرفات کے دن کی دعا ہے۔''
(ترمذی: ج ۲' ص ۱۹۸' ابواب الدعوات' باب فی دعاء یوم عرفہ نمبر ۳۵۸۵)

اوقات قبولیت:

رات کا آخری حصہ: نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہمارا رب رات کے پچھلے حصے آسمان دنیا پر اترتا ہے اور فرماتا ہے کہ کون مجھ سے دعا کرتا ہے میں قبول کروں' کون مجھ سے مانگتا ہے میں دوں اور کون مجھ سے گناہوں کی معافی مانگتا ہے میں معاف کروں۔
(بخاری: ص ۱۵۳' کتاب التہجد' باب الدعاء و الصلوۃ من آخر اللیل. حدیث ۱۱۴۵)

اذان اور جنگ کے وقت: نبی ﷺ نے فرمایا: «ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ؛ اَلدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَآءِ وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِيْنَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا». ''کہ دو وقتوں کی دعا رد نہیں کی جاتی' ایک اذان اور دوسری دشمن سے عین جنگ کے وقت۔'' (ابوداود: ص ۳۴۴' کتاب الجهاد' باب الدعاء عند اللقاء' حدیث ۲۵۴۰)

اذان اور اقامت کے درمیان: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «اَلدَّعْوَةُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ». ''کہ اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی' بلکہ یقیناً قبول کی جاتی ہے۔ (احمد جلد ۳ صفحہ ۲۲۵ سندہ حسن)

سجدہ میں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدُّعَآءَ». ''کہ اللہ کی قربت سب سے زیادہ سجدہ میں ہوتی ہے تو سجدہ میں زیادہ دعائیں کیا کرو۔'' (مسلم کتاب الصلوٰۃ باب ما یقال فی الرکوع والسجود نمبر ۴۸۲)

فرض نماز کے بعد: نبی ﷺ سے سوال کیا گیا کہ دعا کس وقت جلد

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قبول ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: «جَوْفَ اللَّيْلِ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَةِ». ’’آدھی رات کو اور فرض نمازوں کے بعد۔‘‘ (ترمذی: ابواب الدعوات، باب ۷۸، ینزل ربنا کل لیلة الی السماء الدنیا) شیخ البانی نے اسے صحیح ترمذی میں نقل کیا ہے

جمعہ کے دن مخصوص وقت: رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: «فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا». ’’کہ اس میں ایک چھوٹی سی گھڑی ہے اس میں جو بھی مسلمان نماز کی حالت میں اللہ سے مانگے‘ اللہ اسے ضرور عطا کر دیتا ہے۔‘‘

(بخاری: ص ۱۲۸ کتاب الجمعة‘ باب الساعة التی فی یوم الجمعة‘ حدیث ۹۳۵)

قرآن پڑھنے کے وقت: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْأَلِ اللهَ بِهِ فَإِنَّهُ سَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُونَ بِهِ النَّاسَ». (ترمذی: ج ۲‘ ص ۱۱۵‘ أبواب فضائل القرآن‘ باب من قراء القرآن فلیسال اللہ به حدیث نمبر ۲۹۱۷) الشیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔

’’جو کوئی قرآن پڑھے اسے چاہئے کہ تلاوت کے وسیلہ سے اللہ سے سوال کرے‘ عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن پڑھیں گے اور لوگوں سے مانگیں گے۔‘‘

روزہ افطار کرنے کے وقت: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

«ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ: الصَّائِمُ حِينَ يُفْطِرُ». (ترمذی: ج ۲‘ ص ۱۹۹‘ ابواب الدعاء‘ احادیث شتی الشیخ البانی رحمہ اللہ نے دوسری صحیح سند سے اسے نقل کیا ہے (سلسلہ احادیثہ صحیحہ جلد ۳ ص ۴۹۲))

’’تین دعائیں رد نہیں ہوتیں‘ ان میں سے ایک روزہ دار کی افطاری کے وقت کی دعا۔‘‘

مقبول دعا والے لوگ:

والدین...... مسافر...... مظلوم: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’تین قسم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے لوگوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں؛ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ». مظلوم کی دعا ظالم کے خلاف اور مسافر کی دعا اور والدین کی دعا اولاد کے حق میں۔" (ترمذی: ج ۲' ص ۱۸۲' باب الدعوات' باب ماذکر فی دعوة المسافر نمبر ۳۴۴۸ الشیخ البانی رحمہ اللہ نے سند کو حسن کہا۔)

مجاہد......حاجی......اور عمرہ کرنے والا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اَلْغَازِي فِي سَبِيلِ اللهِ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ وَفْدُ اللهِ دَعَاهُمْ فَأَجَابُوهُ وَسَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ». (ابن ماجہ۔ کتاب الحج' باب فضل دعاء الحاج: ص ۲۰۸) حدیث ۲۸۸۴ سندہ حسن

"مجاہد' حاجی' عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں' اللہ نے ان کو دعوت دی' انہوں نے اللہ کی دعوت کو قبول کیا' اور جو انہوں نے مانگا اللہ نے انہیں عطا کر دیا۔

غائبانہ دعا کرنے والا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ، عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُؤَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُؤَكَّلُ بِهِ اٰمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ». (مسلم: ج ۲' ص ۳۵۲ کتاب الذکر والدعاء' باب فضل الدعاء المسلمین بظهر الغیب حدیث نمبر ۲۷۳۳)

"مسلمان بندے کی اپنے بھائی کے لیے غائبانہ دعا قبول ہوتی ہے' اس کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے' جب بھی وہ اپنے بھائی کے لیے دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے آمین۔ تیرے لیے بھی ایسا ہی ہو۔"

اذان کا جواب دے کر مانگنے والا: ایک آدمی نے کہا' اے اللہ کے رسول! اذان دینے والے فضیلت لے گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

«قُلْ كَمَا يَقُولُونَ، فَإِذَا انْتَهَيْتَ فَسَلْ تُعْطَهْ». (ابوداود: ص ۷۸' کتاب الصلوة' باب ما یقول اذا سمع المؤذن ۵۲۴ سندہ صحیح)

"جو مؤذن کہتے ہیں' تو بھی کہہ فارغ ہو کر اللہ سے مانگ تو جو بھی مانگے گا دیا جائے گا۔"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جن کی دعا قبول نہیں ہوتی:

حرام کھانے والا: جن کی دعا قبول نہیں ہوتی' نبی ﷺ نے ایک آدمی کا ذکر کیا......:

«يُطِيلُ السَّفَرَ، أَشْعَثَ أَغْبَرَ. يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَآءِ يَا رَبِّ! يَارَبِّ. وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَأَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ». (مسلم: ج۱' ص۳۲۶' کتاب الزکوٰۃ' باب قبول الصدقة من الکسب الطیب و تربیتها نمبر ۱۰۱۵)

''کہ جس نے لمبا سفر کیا' غبار آلود پراگندہ بالوں کے ساتھ اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھایا اور کہنے لگا' اے رب! اے رب! حالانکہ اس کا کھانا اور پینا حرام اور پہننا حرام مال سے اور حرام مال سے ہی پرورش پایا گیا۔ ایسے شخص کی دعا کیسے قبول کی جائے گی۔''

تبلیغ کو چھوڑنے والا: نبی ﷺ نے فرمایا:

«وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَ لَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللّٰهُ أَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِّنْهُ فَتَدْعُونَهُ فَلَا يَسْتَجِيبُ لَكُمْ».

''اللہ کی قسم' جب تم تبلیغ کو چھوڑ دو گے' اللہ تم پر عذاب نازل کرے گا۔ اس حال میں تم دعا کرو گے تو اللہ تمہاری دعا بھی قبول نہیں کرے گا۔''

(ترمذی: ج۲ ص۳۹ ابواب الفتن' باب ما جاء فی الأمر بالمعروف عن المنکر نمبر ۲۱۶۹ سنده صحیح

رشتہ دار کو توڑنے والا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''مسلمان جب دعا کرتا ہے تو اللہ اس کی دعا کو قبول کرتا ہے' بشرطیکہ اس کی دعا میں گناہ اور رشتہ داری کو توڑنا نہ ہو۔'' (مسند احمد: ج۳' ص۱۸' عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سنده صحیح)

غافل دل سے دعا: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

«اُدْعُو اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِّنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ». (ترمذی: ج ۲، ص ۱۸۶، ابواب الدعوات، باب جامع الدعوات حدیث نمبر ۳۴۷۹ سندہ حسن)

"تم اللہ سے قبولیت کا یقین رکھتے ہوئے دعا کیا کرو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل اور بے دھیان دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔"

دعا میں جلد بازی کرنے والا: نبی ﷺ نے فرمایا:

«يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ، يَقُوْلُ: دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِيْ». (بخاری: ج ۸، ص ۹۳، کتاب الدعوات، باب یستجاب للعبد ما لم یعجل حدیث نمبر ۶۳۴۰)

"تم میں سے ہر اس آدمی کی دعا قبول کی جاتی ہے جو جلد بازی نہ کرے کہ وہ کہے کہ میں نے دعا کی اور قبول نہیں ہوئی۔"

آخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وسیلہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْۤا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۵﴾﴾ (المائدۃ)

”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کے قرب کا ذریعہ تلاش کرو اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو، یقیناً تم کامیاب ہو جاؤ گے۔“

حضرات! وسیلہ کا مسئلہ ایسا مسئلہ ہے جس سے سادہ دل لوگ غلط فہمی میں مبتلا ہو کر شرک کے جال میں پھنس جاتے ہیں۔

وسیلہ کا معنی وسیلہ اسم مصدر ہے۔ وَسَلَ يَسِلُ باب سے...... لغوی معنی ہے ذریعہ۔ علامہ راغب اصفہانی رحمہ اللہ نے مفردات القرآن میں کہا ہے کہ اگر لفظ وسیلہ حرف سین کے ساتھ ہو تو اس کا معنی ہوگا...... محبت سے کسی چیز تک رسائی کرنا...... اگر وصیلہ حرف صاد سے ہو تو اس کا معنی...... محبت اور رغبت کے بغیر کسی چیز تک رسائی کرنا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وسیلہ کی قسمیں اعمال کو قرب الٰہی کا وسیلہ بنانا جائز ہے...... زندہ آدمی موجود ہو اس کی دعا کو وسیلہ بنانا جائز ہے...... فوت شدہ کو وسیلہ بنانا جائز نہیں...... اسی طرح جو آدمی موجود نہ ہو اس کی ذات کو وسیلہ بنانا بھی جائز نہیں۔

اعمال کا وسیلہ اللہ نے قرآن حکیم میں حکماً فرمایا کہ اللہ کے قرب کا ذریعہ تلاش کرو...... اب قرآن حکیم سے سنیے کہ صالحین اور انبیاء علیہم السلام نے کیسا وسیلہ اختیار کیا۔

اتباع رسول وسیلہ ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (۳۱) (آل عمران)

''اے پیغمبر! کہہ دو اگر تم اللہ سے دوستی چاہتے تو میری اتباع کرو میری اتباع کے وسیلے اللہ تم سے دوستی کرے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف فرمائے گا کیونکہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

ایمان وسیلہ ﴿رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ﴾ (۱۹۳) (آل عمران)

''اے ہمارے رب ہم نے ایک منادی سے سنا وہ ایمان کی ندا دے رہا تھا کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم اپنے رب پر ایمان لے آئے تو ایمان کے وسیلے ہمارے سب گناہ اور غلطیاں معاف کر دے اور ہمیں نیک لوگوں میں فوت کرنا اور اٹھانا۔''

رکوع و سجود وسیلہ ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (۷۷) (الحج)

''اے ایمان والو! رکوع اور سجدے کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور نیک کام کرو ان اعمال کے وسیلے یقیناً تم کامیاب ہو جاؤ گے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نماز اور صبر وسیلہ ﴿يَآأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِينَ ﴿١٥٣﴾﴾ (البقرة)

''اے ایمان والو! نماز اور صبر کے وسیلے سے اللہ کی مدد مانگو یقیناً اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔''

توبہ بھی وسیلہ ﴿وَتُوبُوا إِلَى اللّٰهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٣١﴾﴾ (النور)

''اے مومنو! تم سب اللہ سے توبہ کرو اس کے وسیلہ تم کامیاب ہو جاؤ گے۔''

لا الہ الا اللہ وسیلہ نبی ﷺ نے فرمایا۔

«مَن مَّاتَ وَهُوَ يَعلَمُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ». (مسلم کتاب الایمان' باب الدلیل علی ان من مات علی التوحید حدیث نمبر ۲۶)

جس شخص کا لا الہ الا اللہ پر پختہ یقین ہو اور اسی عقیدہ پر فوت ہوا تو وہ اسی کلمہ کے وسیلے جنت میں داخل ہو گا۔

دوسری حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا اے اللہ کے رسول قیامت کے دن آپ کی شفاعت کا زیادہ مستحق کون ہو گا' فرمایا' ابو ہریرہ میں نے تیرا علمی شوق دیکھا' یہ سوال تجھ سے پہلے کسی نے نہیں کیا «أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَن قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِّنْ قَلْبِهِ أَوْ نَفْسِهِ». قیامت کے دن میری شفاعت کا حقدار زیادہ وہ ہو گا جس نے خالص دل وجان سے لا الہ الا اللہ کہا...... (بخاری' کتاب العلم' باب الحرص علی الحدیث' حدیث: ۹۹) یعنی لا الہ الا اللہ کے وسیلے شفاعت۔

والدین کی خدمت کا وسیلہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ پہلے زمانہ (بنی اسرائیل) کے تین آدمی سفر کر رہے تھے اچانک بارش آ گئی وہ ایک غار میں چلے گئے تو ایک بھاری پتھر غار کے منہ پر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آ گرا نکلنے کا راستہ بند ہو گیا۔ انہوں نے ایک دوسرے کو کہا «اُنْظُرُوا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا صَالِحَةً لِلّٰهِ فَادْعُو اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّ اللّٰهُ يَفْرُجُهَا عَنْكُمْ». اپنے نیک اعمال یاد کرو جو تم نے خالص اللہ کے لیے کیے ہیں' پس ان اعمال کے وسیلے اللہ سے دعا کرو تا کہ اللہ تمہیں اس مصیبت سے نجات عطا فرمائے' پھر ان میں سے ایک نے کہا۔ " اَللّٰهُمَّ كَانَ لِيْ وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَامْرَتِيْ وَلِيْ صِبْيَةٌ صِغَارٌ " اے اللہ میرے ماں باپ بوڑھے تھے' میری بیوی اور چھوٹے بچے بھی تھے، میں بکریاں چرایا کرتا تھا' گھر آتا بکریوں کا دودھ دھوتا پہلے ماں باپ کو پلاتا پھر بیوی بچوں کو پلاتا ایک دن میں بکریاں چرا کر دیر سے گھر آیا تو والدین سو چکے تھے' میں نے ان کو جگانا پسند نہ کیا......اور ان سے پہلے اپنے بچوں کو بھی دودھ پلانا پسند نہ کیا' حالانکہ وہ بھوک سے میرے قدموں کے پاس شور کر رہے تھے۔ میں ان کے سر کے پاس پیالہ لے کر کھڑا رہا حتی کہ وہ فجر کے قریب بیدار ہوئے۔ «فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً». یا اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام خالص تیری رضا کے لیے کیا ہے پس تو اس کے وسیلے ہمارے لیے اس پتھر کو کچھ ہٹا دے تا کہ ہم آسمان دیکھ سکیں' پس اللہ نے تھوڑا سا پتھر ہٹایا جس سے انہوں نے آسمان دیکھا۔ (مسلم' كتاب الذكر والدعاء' باب قصة أصحاب الغار: حديث:۲۷۴۳)

بکریاں ساں چارن جاندا جنگل وچ قدیموں
ماں پیو نوں دودھ پلاواں کر کے ادب تعظیموں

اِک دن بکریاں چاردا چاردا دور جنگل وچ دھایا
واپس آندیاں گھر وچ اُس دن بہت اندھیرا چھایا

کرن اڈیکاں ماں پے میرے نیند آئی سو جاون
بال ایانے بھکھ تھیں آون رورو شور مچاون

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پکڑ پیالہ بکریاں ہیٹھوں جلدی دودھ میں چویا
نال ادابوں ماپیو کارن حاضر خدمت ہویا
بھکھوں ڈگ کے میرے بچیاں دودھ سوال سنایا
ماں پے دی تعظیم دے پاروں کسے نہ گھٹ پلایا
وقت فجر دے نیندوں اٹھے میں پیش پیالہ کیتا
پڑھ بسم اللہ ماں پیو میرے دودھ پیالہ پیتا
ایس وسیلے مولا سچیا پتھر پچھاں ہٹا دے
کڈھ مصیبت وچوں مولا خیریں گھر پہنچا دے
ہو گئی عرض قبول جنابے کرم خدا فرمایا
کجھ کجھ اتوں ہٹیا پتھر آسمان نظریں آیا

خوف خدا سے برائی چھوڑنا اسی حدیث میں ہے کہ دوسرا شخص بولا «اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَتْ لِیَ ابْنَةُ عَمٍّ اَحْبَبْتُهَا كَاَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَآءِ» الٰہی تو جانتا ہے کہ میں اپنے چچا کی بیٹی پر سخت عاشقوں کی طرح فریفتہ ہوا اس کے سامنے محبت کا اظہار کیا۔ اس نے سو دینار کا مطالبہ کیا میں نے سو دینار دیا پھر میں نے جب اس سے برائی کے لیے خلوت اختیار کی تو لڑکی نے کہا «یَا عَبْدَ اللّٰهِ اِتَّقِ اللّٰهَ». اے اللہ کے بندے اللہ سے ڈر جا...... یا اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے تیرے ڈر سے برائی چھوڑ دی اور دینار بھی چھوڑ دیے «فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً». اے اللہ تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے خالص تیری رضا کے لیے کیا' پس تو اس کے وسیلے اس پتھر کو کچھ اور ہٹا دے تو اللہ نے کچھ پتھر اور ہٹا دیا لیکن نکلنے کی ابھی راہ نہ بنی۔ (حوالہ سابقہ)

چچا زادی تے عاشق ہویا شیطان غلبہ پایا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دلوں بجانوں عشق کمایا پیار اوہدے سنگ پایا
بھاری شرط لگائی اسنے تاں اجازت دیساں
سو دینار لیا کر دیویں تا ایہہ کار کریساں
کئی دیہاڑے محنت کر کے سو دینار کمایا
برائی خاطر دیکر اسنوں خلوت وچ لیایا
خلوت اندر آکھن لگی ہٹ جاویں اس کاروں
قہر خدا توں ڈر جا بندیا بچ جا دوزخ ناروں
سن کے گل کنب کھلوتا مولا قہروں تیرے
بدی چھڈی نکلیا اوتھوں خوف آیا دل میرے
تو جانے تیرے خوفوں چھڈی کار شیطانی
دور ہٹا دے ایسے عملوں ساڈی ایہہ پریشانی
عرض ہوئی منظور شتابی وچ جناب غفاری
کھسک پریرے پتھر ہویا کھل گئی اک باری
اے پر رستہ نکلن کارن پورا اجے نہ ہویا
تیجا عرض سناون کارن وچ درگاہے رویا

ادائیگی حق کا عمل وسیلہ

"اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ کُنْتُ اسْتَاْجَرْتُ اَجِیْرًا بِفَرَقِ اَرُزٍّ" اسی حدیث میں ہے کہ تیسرے نے کہا' یا اللہ میں نے ایک مزدور مزدوری پر رکھا' ایک فرق جسکا وزن تقریبا ساڑھے سات کلو ہے دھان (مونجی) مزدوری طے ہوئی۔ جب اس نے کام پورا کیا میں نے تقریبا ساڑھے سات کلو دھان مونجی اسے دی لیکن اس نے نہ لی چلا گیا۔ میں اس کو بوتا رہا حتی کہ اس سے اونٹ گائے اور غلام وغیرہ خریدے' پھر وہ کچھ عرصہ بعد میرے پاس آیا اور حق کا مطالبہ کیا میں نے کہا یہ سب اونٹ گائے غلام تیرے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ لے جا اس نے کہا «اِتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَسْتَهْزِئُ بِي». اللہ سے ڈر' مجھ سے مذاق نہ کر۔ میں نے کہا نہیں میں مذاق نہیں کرتا یہ سب کچھ تیرے ان دانوں سے کمایا ہے۔ وہ سب کچھ لے گیا۔ الٰہی تو جانتا ہے میں نے اسے یہ حق تیری رضا کے لیے دیا' لہٰذا اس کے وسیلے اس مصیبت کو دور کر دے......تو اللہ نے ان کا راستہ کھول دیا۔ (مسلم' کتاب الذکر والدعاء' باب ۲۱ قصة أصحاب الغار: حدیث:۲۷۴۳' وبخاری' کتاب أحادیث الانبیاء' باب حدیث الغار: حدیث:۳۴۶۵')

توجانے اک دن مولا میں مزدور لیایا
سولاں رِطل مقرر کر کے اسنوں کار لگایا
کم مکا کے منگی اس نے اپنی جو مزدوری
تول کے دانے دتے اس نوں اسدی اجرت پوری
تا پھر چھوڑ گیا مزدوری نہ اس پکڑ اٹھائی
تو ہی جانے کدھر گیا اوہ مینوں خبر نہ کائی
اوہی دانے زمین وچ بیجے نفع بہت اٹھایا
گائیں اونٹ غلام خریدے مولا تو رنگ لایا
سالاں بعد او مزدور آیا مونہوں سخن سنایا
رب تھیں ڈر کے دیہہ مزدوری میرا حق جو آیا
لے جا بھائی میں کہیا اگوں' مال تمامی تیرا
چھیتی لے جا مال تمامی' نہیں اس تے حق میرا
لے گیا مال تمامی مولا نقدی بھی جو آئی
تیرے خوفوں ڈر دیاں مولا دام نہ رکھیا کائی
تیرے خوفوں دتی مولا میں امانت ساری
ایس وسیلے ہٹا دے مولا جو آئی مصیبت بھاری
ہٹیا پتھر غار دے مونہوں باہر نکل سدھائے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کیسے اچھے وسیلے بن گئے جمیڑے عمل کمائے

درود شریف اور دعائے وسیلہ جناب عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب اذان سنو تو جو موذن کہتا ہے وہی تم کہو پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر اس عمل کے وسیلے دس رحمتیں نازل فرمائے گا...... پھر تم میرے لیے اللہ سے مقام وسیلہ مانگو۔ وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ تعالیٰ جنت میں صرف ایک بندہ کو دے گا میں امید رکھتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہوں...... جو شخص میرے لیے یہ دعا مانگے تو اس عمل کے وسیلے اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی۔'' (مسلم' کتاب الصلاۃ' باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ثم يصلى ۳۸۴' والترمذی' ابواب المناقب عن رسول الله' والنسائی' کتاب الاذان' وابوداود' کتاب الصلاۃ' واحمد)

ایک وظیفہ کا وسیلہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح اور شام تین تین مرتبہ پڑھے «رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا». کہ میں اس بات پر مکمل راضی ہوں کہ اللہ میرا رب اور اسلام میرا دین اور محمد ﷺ میرے نبی ہیں...... تو اس وظیفہ کے وسیلہ اللہ پر حق ہے کہ اللہ قیامت کو اسے راضی کر دے۔ (ترمذی' ابواب الدعوات' باب ما جاء فى الدعاء اذا اصبح واذا مسى' وابوداود' کتاب الصلاة' باب فى الاستغفار' وابن ماجہ' کتاب الدعاء' باب يدعو به الرجل اذا اصبح وامسى' سندہ صحیح احمد جلد ۴ ص ۳۳۷ سندہ صحیح)

بھائی کی عزت کا دفاع وسیلہ نبی ﷺ نے فرمایا: «مَا مِنْ اِمْرِءٍ مُّسْلِمٍ يَرُدُّ عَنْ عِرْضِ اَخِيهِ رَدَّ اللهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». جو مسلمان اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کرے گا تو اللہ اس عمل کے وسیلہ قیامت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے دن نار جہنم کو اس کے چہرہ سے دور کر دے گا۔ (ترمذی' ابواب البر والصلة' باب ما جاء في الذب عن عرض المسلم' واحمد ۶/۴۴۹۔ سندہ صحیح)

قرآن وسیلہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«تعَلَّمُوا الْقُرآنَ وَسَلُوا اللهَ بِهِ الْجَنَّةَ». (سلسلۃ احادیث صحیحہ للالبانی: ۲۵۸) کہ قرآن پاک کا علم سیکھو اور اس عمل کے وسیلے اللہ سے جنت مانگو۔

صالحین کی دعا بھی وسیلہ جعید بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو چورانویں (۹۴) سال کی عمر میں بھی بڑے صحتمند دیکھا۔ فرماتے ہیں اس عمر میں اپنی آنکھوں اور کانوں سے جو فائدہ اٹھا رہا ہوں...... یقین سے کہتا ہوں کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی دعا کے وسیلے سے ہی ہے۔ میری خالہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئی کہ یا رسول اللہ میرے اس بھانجے کے لیے دعا کیجئے تو آپ ﷺ نے میرے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ (بخاری' کتاب المناقب' باب ۲۱ کنية النبی: ۲۱' حدیث: ۳۵۴۰)

آپ ﷺ کی دعا کے وسیلے رزق حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تبوک کے سفر کے دوران صحابہ کو بہت بھوک لگی' صحابہ نے رسول اللہ ﷺ سے اونٹ نحر کرنے کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے اجازت دی اتنے میں جناب عمر رضی اللہ عنہ آئے عرض کی یا رسول اللہ اگر لوگ اونٹ ذبح کریں گے تو سواریاں کم ہو جائیں گی سفر مشکل ہو جائے گا۔...... آپ لوگوں کو حکم کریں کہ بچا ہوا راشن لیکر آئیں "اُدعُ اللهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ لَعَلَّ اللهَ ان تَجْعَلَ اللهَ فِي ذَالِكِ " اور آپ اس پر دعا فرمائیں تو آپ کی دعا کے وسیلے اللہ اس میں برکت ڈال دے گا...... پھر دستر خوان بچھایا گیا لوگ اس پر راشن لائے کوئی مٹھی بھر کھجور کوئی روٹی کا ٹکڑا وغیرہ لایا پھر آپ ﷺ نے اس پر برکت کی دعا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فرمائی پھر فرمایا اپنے اپنے برتنوں میں راشن بھرلو۔...... نبی ﷺ کی دعا کے وسیلے اتنی برکت ہوئی کہ لوگوں نے برتن بھرے' پھر سب نے سیر ہو کر کھایا...... کھانا پھر بھی بچ گیا۔ (مسلم' کتاب الایمان' باب الدلیل ۹ علی ان من مات علی التوحید دخل الجنۃ۲۷)

اور مسند احمد میں ہے کہ لوگوں سے بچا کھچا راشن جمع کیجئے' پھر اس پر برکت کی دعا کیجئے «فَإِنَّ اللهَ سَيُبَلِّغُنَا بِدَعْوَتِكَ أَوْ قَالَ سَيُبَارِكُ لَنَا فِي دَعْوَتِكَ». کہ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کی دعا کے وسیلے فائدہ پہنچائے گا یا یہ کہا کہ آپ کی دعا کے وسیلے اللہ ہمیں برکت دے گا۔ پھر آپ ﷺ نے دعا کی' اللہ نے برکت ڈالی۔ (مسند احمد ۳/ ۴۱۸۔ سندہ صحیح)

اس لیے زندہ صالحین کی دعاؤں کو وسیلہ بنانا جائز ہے خواہ رتبہ میں ادنی ہی کیوں نہ ہو' دعا کرانا جائز ہے جیسا کہ نبی ﷺ کے لیے امتی دعائیں کرتے ہیں۔

ادنی سے دعا نبی ﷺ پوری دنیا سے افضل واعلیٰ ہیں پھر بھی آپ اپنے سے ادنیٰ امتیوں کو فرماتے ہیں کہ میرے لیے مقام وسیلہ کی دعا کرو...... اس لیے کسی نیک آدمی کی دعا کو وسیلہ بنانا جائز ہے کیونکہ دعا عمل ہے۔ شخصیت نہیں...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب عمرہ کرنے کے لیے چلے تو آپ ﷺ نے فرمایا: «لَا تَنْسَانَا يَا أَخِي فِي دُعَائِكَ». کہ اپنی دعاؤں میں ہمیں نہ بھلانا' اے بھائی۔ (ابوداود' کتاب الصلاۃ' باب الدعاء' وابن ماجہ' کتاب المناسك' باب فضل الحاج' والترمذی' کتاب الدعوات عن رسول اللہ' باب فی دعاء النبی' واحمد ۲/ ۵۹۔ لیکن اس کی سند میں عاصم بن عبیداللہ بن عاصم راوی ضعیف ہے)

اگر یہ روایت اپنے ضعف کی وجہ سے دلیل نہ بھی بنے تو کئی صحیح احادیث ہیں کہ آپ ﷺ نے امت کو دعا کا کہا' جیسے دعا وسیلہ اور درود شریف وغیرہ ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

غرباء کے وسیلے رزق حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنے آپ کو کمزور اور غرباء لوگوں سے افضل جانا' آپ ﷺ نے فرمایا:«هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَآءِكُمْ». کہ تمہیں انہیں غرباء کے وسیلے سے مدد اور رزق دیا جاتا ہے۔ (بخاری' كتاب الجهاد' باب من استعان بالضعفاء والصالحين في الحرب: ۷۶ حدیث: ۲۸۹۶)

صالحین کے وسیلے مدد نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایک وقت آئے گا کہ ایک لشکر جہاد کرتا ہوگا لوگ پوچھیں گے کیا اس لشکر میں کوئی صحابی ہے تو جس میں صحابی ہوگا اس کے وسیلہ لشکر کو اللہ فتح دے گا۔ پھر کسی لشکر کو تابعی...... پھر تبع تابعی کے وسیلے فتح عطا فرمائے گا۔ (بخاری' باب مذکور' حدیث: ۲۸۹۷)

طلباء کے وسیلے رزق نبی ﷺ کے زمانہ مبارک میں دو بھائی تھے' ایک آپ ﷺ کے پاس دین سیکھنے اکثر آتا اور دوسرا کاروبار کرتا...... پھر اس نے شکایت کی کہ میرا بھائی کام نہیں کرتا وہ بس علم ہی سیکھتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا «لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهٖ». شاید تجھے اسی کے وسیلے سے رزق ملتا ہو۔ (ترمذی' ابواب الزهد' باب توكل على الله' حدیث: ۲۳۴۵' سندہ صحیح)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا وسیلہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب قحط پڑتا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے بارش کی دعا کراتے اور خود یہ کہتے: «اَللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِيْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا...... قَالَ فَيُسْقَوْنَ». اے اللہ پہلے ہم اپنے نبی ﷺ کو تیری طرف وسیلہ بناتے اور تو ہمارے نبی کے وسیلہ ہم پر بارش برساتا...... اب ہم اپنے نبی کے چچا کے وسیلہ بارش مانگتے ہیں' تو ہم پر بارش برسا...... پھر بارش ہو جاتی۔ (بخاری' كتاب المناقب' باب ۱۱ ذكر العباس:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حدیث: ۱۰۱۰ ۴۷؛ وکتاب الاستسقاء باب: ۳؛ حدیث: ۱۰۱۰)

نبی ﷺ کے وسیلہ بارش کیسے مانگتے؟ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے زمانہ میں قحط پڑا' آپ ﷺ خطبہ جمعہ پڑھا رہے تھے' ایک دیہاتی نے کہا یا رسول اللہ جانور مر گئے' اہل وعیال دانوں کو ترس گئے' بارش کی دعا کیجئے' آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی ابھی آپ دعا سے فارغ بھی نہ ہوئے تھے کہ بارش خوب برسی۔ (بخاری' کتاب الجمعۃ' باب: ۳۵' حدیث: ۹۳۳)

یہ تھا آپ کے وسیلہ بارش مانگنا' یعنی آپ سے بارش کی دعا کروانا۔

نابینا صحابی حاضر خدمت حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک نابینا آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' عرض کیا: «اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّعَافِيَنِيْ» قال: «اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَاِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قَالَ فَادْعُهُ قَالَ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّتَوَضَّاَ فَيُحْسِنَ وُضُوْءَهُ وَيَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِيِّ الرَّحْمَةِ اِنِّيْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهِ لِتُقْضٰى لِيْ اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ». (ترمذی' ابواب الدعوات' باب ۱۱۸ فی دعاء الضیف: حدیث: ۳۵۷۸)

لیکن مستدرک حاکم (۱/۳۱۳ اور ۵۱۹) میں اور مسند احمد (۴/۱۳۸) اور صحیح ابن خزیمہ (۲/۲۲۶' حدیث: ۱۲۱۹) اور ابن ماجہ' کتاب الاقامة' باب فی صلاة الحاجة میں نبی الرحمة کے بعد یہ لفظ ہیں «يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰى رَبِّكَ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهِ فَتُقْضٰى لِيْ».

دعا کریں کہ اللہ مجھے صحت دے' آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو دعا کر دیتا ہوں' اگر تو صبر کرے تو بہتر ہے عرض کیا' دعا کیجئے پھر آپ ﷺ نے اس کو حکم دیا کہ وہ اچھا سا وضو کرے (مستدرک حاکم کے مطابق دو رکعت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نماز پڑھے) پھر ان الفاظ سے دعا کرے اے اللہ میں تیرے نبی رحمت کی راہنمائی سے، تیری طرف متوجہ ہو کر سوال کرتا ہوں اور اے محمد ﷺ میں آپ کے ذریعہ آپ کے رب کی طرف اپنی اس حاجت کے بارے متوجہ ہوا ہوں تا کہ میری حاجت پوری کی جائے' اے اللہ میرے بارے میں آپ کی شفاعت قبول کر اور میری حاجت میں سفارش قبول فرما...... مسند احمد میں ہے اللہ نے اسے اس عمل سے شفا دے دی۔

اس حدیث سے واضح ہو رہا ہے کہ حاجت مند نے کہا اے اللہ میں تیرے نبی کے بتانے سے تیری طرف متوجہ ہو رہا ہوں' تو آپ ﷺ جو میرے لیے دعا کر رہے ہیں قبول کر...... لہٰذا زندہ موجود صالحین اولیاء اور علماء کے پاس جاؤ ان سے دعا کراؤ پھر ان کے دعا والے عمل کو وسیلہ بنا کر دعا مانگو جائز ہے۔

صالح شخص کی موجودگی بھی وسیلہ

﴿وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ﴿۳۲﴾﴾ (الانفال)

"جب کفار نے کہا اے اللہ اگر یہ قرآن تیرے نزدیک سچا ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا اور کوئی دردناک عذاب بھیج۔"

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ﴿۳۳﴾﴾ (الانفال)

"اے پیغمبر! جہاں آپ موجود ہوں وہاں اللہ تعالیٰ عذاب نازل نہیں کرتا۔"

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ جہاں موجود ہوں وہاں آپ ﷺ کی وجہ سے عذاب رکتا ہے برکات برستی ہیں۔

ناجائز وسیلہ کسی فوت شدہ بزرگ کے نام کی نذر و نیاز دینا یا کسی کی قبر پر جھکنا دست بستہ عرض کرنا کہ بزرگو آپ تو اللہ کے ہاں پہنچ چکے ہیں' آپ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ کو ہماری فلاں فلاں بات ضرور منوا دو...... یا پھر دعا میں کہنا کہ الٰہی فلاں نبی یا ولی کے وسیلے ہماری فلاں خواہش پوری فرما' یہ درست نہیں کیونکہ کفار کے ایسے عقیدہ کا اللہ نے قرآن میں رد فرمایا:

﴿وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ سُبْحٰنَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿١٨﴾﴾ (یونس)

”وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ ایسی ہستیوں کی عبادت کرتے ہیں جو ان کو نہ نفع نہ نقصان دے وہ کہتے ہیں کہ یہ ہمارے اللہ کے ہاں سفارشی ہیں' آپ کہہ دیجئے تم تو ایسی بات کرتے ہو جس کا اللہ کو علم ہی نہیں جو وہ شرک کرتے ہیں' اللہ اس سے پاک ہے۔“

دوسرا مقام

﴿وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهٖٓ أَوْلِيَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَآ إِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى إِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿٣﴾﴾ (الزمر)

”جن لوگوں نے اللہ کے علاوہ اور مددگار پکڑے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں تا کہ یہ ہمیں اللہ کے قریب کر دیں' قیامت کو اللہ تعالیٰ ان کے درمیان اس بات میں فیصلہ کرے گا جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔

ان کے معبود صلحاء کے بت تھے

بعض حضرات ان آیات کے بارے یہ کہہ کر ٹال دیتے ہیں کہ یہ بتوں کے بارے ہیں...... حالانکہ وہ بت فرضی یا خیالی تصویریں نہ تھیں بلکہ اولیاء اللہ کی تصویریں تھیں۔ جیسا کہ بخاری کتاب التفسیر میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وضاحت ہے کہ ”ود' سواع' یغوث' یعوق' نسر“ وغیرہ قوم نوح کے اولیاء اللہ تھے' وفات کے بعد لوگوں نے ان کے بت بنا لیے اسی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

طرح ''لات' عزیٰ' وغیرہ قرآن پاک نے مزید وضاحت فرمائی کہ:

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ عِبَادٌ اَمْثَالُکُمْ﴾ (الاعراف۱۹٤)

''اللہ کے علاوہ جن کو تم پکارتے ہو وہ تو تمہاری طرح کے بندے ہیں۔''

لہٰذا ثابت ہوا کہ فوت شدہ اولیاءٔ صالحین کو وسیلہ بنانا مشرکین کا عمل وفعل ہے

سفارشی نہیں ہیں

﴿وَلَا یَمْلِكُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾﴾ (الزخرف)

''اللہ کے علاوہ جن ہستیوں کو سفارشی سمجھ کر یہ پکارتے ہیں وہ سفارش کا اختیار نہیں رکھتے' ہاں جس نے حق قبول کیا اس کی قیامت کو سفارش کریں گے اور وہ جانتے ہیں۔''

حضرات! زندہ، زندہ کی تو سفارش کر سکتا ہے کیونکہ وہ زندہ کی بات کو سنتا ہے اور جو فوت ہو جائے نبی ہو...... ولی ہو...... نیک ہو...... یا گناہ گار وہ زندہ کی بات سنتا ہی نہیں تو سفارش کیسے کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے صاف فرما دیا:

﴿اِنَّ اللّٰہَ یُسْمِعُ مَنْ یَّشَآءُ وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ ﴿۲۲﴾﴾ (فاطر)

''اللہ تعالیٰ جس کو چاہے بات سنائے لیکن اے پیغمبر آپ بھی قبر والوں کو اپنی مرضی سے کچھ سنا نہیں سکتے۔''

دوسرا مقام

﴿اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا یَسْمَعُوْا دُعَآءَکُمْ ﴿۱۴﴾﴾ (الفاطر)

''اگر تم ان کو پکارو تو تمہاری دعا کو نہیں سنیں گے۔''

حضرات! جب فوت شدہ دنیا والوں کی سنتے ہی نہیں تو اللہ تک تمہاری فریادیں پہنچانے کا وسیلہ کیسے بنیں گے۔ تو اس لیے حضرات دعا جب بھی کرو تو نیک اعمال کے وسیلے کے ساتھ یا کسی نیک شخص کی دعا کے وسیلے دعا کرو۔

فوت شدہ کا وسیلہ شریعت سے ثابت نہیں' یعنی دعا میں کہنا الٰہی فلاں نبی یا ولی کی طفیل یا ان کے صدقے ہماری دعا قبول کر ایسا کہنا جائز نہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آدم علیہ السلام نے آپ کے وسیلہ دعا کی موضوع روایت اس روایت کو بڑے زور سے بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا کہ ''یَارَبِّ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لَمَا غَفَرْتَ لِی'' اے رب میں تجھ سے حضرت محمد ﷺ کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے بخش دے۔ تو اللہ نے فرمایا کہ اے آدم علیہ السلام تو محمد ﷺ کو کیسے جانتا ہے؟ حالانکہ میں نے اس کو ابھی پیدا بھی نہیں کیا۔ عرض کیا کہ عرش پر لکھا ہے کہ ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' تو میں نے جان لیا کہ تو نے جس شخص کے نام کو اپنے نا کے ساتھ لکھا ہے وہ ساری مخلوق سے تجھے زیادہ محبوب ہوگا۔ فرمایا...... ہاں یہی بات ہے...... اے آدم علیہ السلام تو نے مجھ سے اس کے وسیلے معافی مانگی ہے اس لئے میں نے تجھے معاف کر دیا اگر میں محمد ﷺ کو پیدا نہ کرتا تو تجھے پیدا ہی نہ کرتا۔ (مستدرک حاکم جلد ۲ ص ۶۱۵، ومعجم طبرانی اوسط جلد ۶ ص ۳۱۳ و مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۲۵۳)

حاکم کی سند میں عبداللہ بن مسلم فہری وضاع راوی ہے اور طبرانی کی سند میں کچھ راویوں کے بارے میں حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''لَمْ اَعْرِفْهُمْ'' کہ ان کو میں جان نہیں سکا۔ لہٰذا مجہول اور وضاع دونوں کی یہ روایت ضعیف ہے۔

اللہ ہمیں ہر قسم کے شرک سے بچائے اور پکا موحد بنائے۔

آخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شانِ ابراہیم علیہ السلام

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ، اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

﴿وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِیْمَ ﴿۶۹﴾ (الشعراء) "اے پیغمبر! ان کے سامنے ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ بیان کریں۔"

حضرات......! سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی حیات طیبہ بیان کرنے سے پہلے یہ تعارف کرادوں کہ ابراہیم علیہ السلام اللہ کے ہاں کس قدر برگزیدہ اور مقبول ومحبوب ہیں اور اللہ نے انہیں کیسی شان بخشی۔

صدیق اور خلیل: قرآن حکیم نے دوستی کی کئی قسمیں بیان کیں: قرین، ہمسر دوست...... رفیق، ہمدرد اورنرم دل دوست...... ولی، مددگار دوست...... حمیم، گرمجوشی دکھلانے والا دوست...... بطانہ، راز داں دوست...... خذول، صرف زبانی دوست...... خلیل، مخلص، گہرا دلی دوست......صدیق، سچا دیانت دار دوست۔

اللہ نے ابراہیم علیہ السلام سے تمام قسموں سے اعلیٰ دوستی کی، صدیق بنایا، خلیل بنایا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا﴾ (مریم) ''اس کتاب سے ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ بیان کرو' جو سچے دیانت دار دوست اور نبی تھے۔''

﴿وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا﴾ (النساء) ''اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا دلی دوست بنایا۔''

ابراہیم علیہ السلام نے اللہ سے دوستی نبھائی کہ اللہ نے جو بھی امتحان لیا' ابراہیم علیہ السلام نے پورا کر دکھایا۔

﴿وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ﴾ (البقرۃ) ''جب ابراہیم علیہ السلام کو اس کے رب نے کچھ احکام سے آزمایا تو ابراہیم علیہ السلام نے اسے پورا کر دیا۔''

پھر اللہ نے ابراہیم علیہ السلام سے دوستی نبھائی کہ انہیں بڑی عظمتیں عطا کر دیں۔ فرمایا:

﴿قَالَ اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا﴾ (البقرۃ) ''میں تجھے لوگوں کا پیشوا بناؤں گا۔''

دوسری شان: بیت اللہ کی تعمیر کے وقت ابراہیم علیہ السلام جس پتھر پر کھڑے ہوتے تھے' اس پتھر کو اللہ نے لوگوں کے لیے جائے نماز بنا دیا۔

﴿وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى﴾ (البقرۃ) ''اور جب ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لیے امن کی جگہ بنایا اور مقام ابراہیم کو جائے نماز بنا لو۔''

اساں بنایا لوکاں کارن کعبہ جگہ امن دی
مقام ابراہیم بناؤ جگہ نماز پڑھن دی
مقام ابراہیم تے آ کے بعد طوافوں بھائی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دو رکعاتاں نماز اداو لٹو رحمت الٰہی

تیسری شان: ابراہیم علیہ السلام کو ایسی قائدانہ صلاحیت بخشی کہ اکیلے ابراہیم علیہ السلام نے ایک امت جیسا کام کیا...... پھر قائدانہ صلاحیت اور اخلاص کی گواہی قرآن میں دی اور آخرالزماں پیغمبر علیہ السلام کو بھی طریقہ ابراہیمی اپنانے کی رغبت دی۔

﴿إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِلَّهِ حَنِيفًا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٢٠﴾ شَاكِرًا لِأَنْعُمِهِ اجْتَبَاهُ وَهَدَاهُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿١٢١﴾ وَآتَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ﴿١٢٢﴾ ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٢٣﴾﴾ (النحل)

”بیشک ابراہیم علیہ السلام اللہ کے مطیع قائد تھے، اور مخلص مواحد تھے، مشرک نہ تھے۔ اللہ کی نعمتوں کے شکر گزار تھے، اللہ نے ان کو پسند کیا اور صراط مستقیم پر چلایا۔ ہم نے انہیں دنیا میں بھلائی بخشی اور آخرت میں صالحین میں سے ہوں گے۔ پھر ہم نے آپ کی طرف وحی کی کہ آپ بھی مواحد ابراہیم کے طریقہ پر چلیں جو مشرک نہ تھے۔“

چوتھی شان: طریقہ ابراہیمی سے منہ پھیرنے والے کو بیوقوف کہا:

﴿وَمَنْ يَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ إِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهُ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ﴿١٣٠﴾ إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٣١﴾﴾ (البقرة)

”دین ابراہیمی سے اعراض کرنے والا بیوقوف ہے کیونکہ ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو دنیا میں پسند کیا اور آخرت میں صالحین میں سے ہوں گے۔ جب بھی اللہ نے کہا، مطیع ہو جا تو جواباً عرض کیا، میں رب العلمین کے لیے مطیع ہوا۔“

ابراہیمی طریقے ولوں منہ جیہڑا بھی موڑے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

احمق آکھے اللہ اس نو رشتہ توحیدوں توڑے
ابراہیم صدیق دے تائیں مولا خلیل بنایا
دنیا وچ فضیلت دے کے رتبہ شان ودھایا
حشر دیہاڑے ہوسن اسدے بخت اُچے چنگے
نیکاں دے وچ شامل ہوسی رحمت رنگو رنگے

پانچویں شان: آج اگر کوئی آدمی کسی دوست کی مشکل اور آسانی میں دوستی نبھائے' وفاداری کرے تو اس کی وفاداری کا دنیا میں چرچہ ہو جاتا ہے۔ اور یہی عمل اس کی شان بن جاتی ہے' لوگ اسے ایسے ہی یاد کرتے ہیں کہ فلاں بڑا وفادار دوست ہے...... سیدنا ابراہیم علیہ السلام اللہ کے اسقدر وفادار دوست تھے کہ اللہ تعالیٰ نے جب اور جس طرح اور جو حکم دیا' انہوں نے فوراً عمل کیا' اسی لیے اللہ نے سورۂ نجم میں ان کا نام ہی ابراہیم وفادار رکھا۔

﴿وَاِبْرَاهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰى ﴿۳۷﴾ (النجم) ''اور ابراہیم وہ ہے جو کہ وفادار ہے۔''

چھٹی شان: اللہ تعالیٰ کو ابراہیم علیہ السلام کا مواحدانہ انداز اسقدر پسند آیا کہ اللہ نے جناب ابراہیم علیہ السلام کے اس انداز کو لوگوں کے لیے نمونہ بنا دیا:

﴿قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْ اِبْرَاهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ ﴿۴﴾ (الممتحنة)

''اے مسلمانو! ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے ساتھیوں کا انداز توحید تمہارے لیے نمونہ ہے' جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ ہم تمہارے اور تمہارے معبودانِ باطلہ کے باغی ہیں' ہمارے تمہارے درمیان ہمیشہ دشمنی اور بغض رہے گا۔''

ساتویں شان: ابراہیم علیہ السلام نے جب اللہ کے ہر حکم پر سر تسلیم خم کیا'

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

امتحانوں میں کامیابی پائی تو اللہ نے انہیں فرشتوں سے سلام کروا کر عزت کو چار چاند لگا دیئے۔

﴿وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ﴿٦٩﴾ (هود)

"ابراہیم علیہ السلام کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے آئے انہوں نے ابراہیم کو بیٹے کی بشارت دی اور سلام کیا۔

آٹھویں شان: ابراہیم علیہ السلام کو پہلے فرشتوں سے سلام کروایا' پھر عزت بڑھانے کے لیے خود سلام بھیجا۔

﴿سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿١٠٩﴾ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١١٠﴾ (الصافات)

"ابراہیم پر سلامتی ہو' ہم محسنین کو اسی طرح جزاء دیتے ہیں۔"

نویں شان: جب کوئی آدمی فوت ہو جائے تو لوگ اس کی وفات کے صدیوں بعد تک اس کی اچھائیاں بیان کرتے ہیں' تو یہ اس کی عزت اور شان ہوتی ہے۔ اللہ نے یہ مثالی شان بھی ابراہیم علیہ السلام کو عطا فرمائی:

﴿وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٠٨﴾ (الصافات)

"ہم نے پچھلے لوگوں میں ابراہیم علیہ السلام کا ذکر خیر رکھا۔"

دسویں شان: ﴿اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ﴿١١٤﴾ (التوبة)

"ابراہیم علیہ السلام بڑے نرم دل اور بردبار آدمی تھی۔"

گیارہویں شان: آج ہم پر کوئی پریشانی آئے تو ہم دنیادار اور سیاسی لیڈروں کی طرف رجوع کرتے ہیں' آفیسروں کی طرف دوڑتے ہیں' لیکن!

﴿اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ﴿٧٥﴾ (هود)

"بیشک ابراہیم علیہ السلام بڑے بردبار اور ہر معاملہ میں اللہ کی طرف رجوع کرنے والے تھے۔"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بارہویں شان: یہود نے کہا کہ ابراہیم علیہ السلام یہودی تھے' جیسا کہ قرآن میں ہے:

﴿اَمۡ تَقُوۡلُوۡنَ اِنَّ اِبۡرٰهٖمَ وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِسۡحٰقَ وَيَعۡقُوۡبَ وَالۡاَسۡبَاطَ كَانُوۡا هُوۡدًا اَوۡ نَصٰرٰى قُلۡ ءَاَنۡتُمۡ اَعۡلَمُ اَمِ اللّٰهُ ﴾ (۱۴۰) (البقرۃ)

''کیا تم کہتے ہو کہ حضرت ابراہیم اسمٰعیل' اسحٰق' یعقوب علیہم السلام اور ان کی اولاد یہودی یا عیسائی تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کہیئے کہ تم زیادہ جانتے ہو یا کہ اللہ؟''

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوۡنَ فِىۡۤ اِبۡرٰهِيۡمَ وَمَاۤ اُنۡزِلَتِ التَّوۡرٰٮةُ وَالۡاِنۡجِيۡلُ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ (۶۵) هٰۤاَنۡتُمۡ هٰٓؤُلَاۤءِ حَاجَجۡتُمۡ فِيۡمَا لَـكُمۡ بِهٖ عِلۡمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوۡنَ فِيۡمَا لَـيۡسَ لَـكُمۡ بِهٖ عِلۡمٌ ؕ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ وَاَنۡـتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ (۶۶) مَا كَانَ اِبۡرٰهِيۡمُ يَهُوۡدِيًّا وَّلَا نَصۡرَانِيًّا وَّلٰكِنۡ كَانَ حَنِيۡفًا مُّسۡلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ﴾ (۶۷) (آل عمران)

''اے اہل کتاب! ابراہیم علیہ السلام کے بارے تم کیوں جھگڑتے ہو' حالانکہ تورات اور انجیل تو ان کے بعد نازل کی گئیں' تم پھر بھی نہیں سمجھتے۔ اے وہ لوگو! تم اس میں تو جھگڑو جس کا تمہیں علم ہے' مگر تم اس میں کیوں جھگڑتے ہو جس کا تمہیں علم ہی نہیں؟ اللہ خوب جانتا ہے' اور تم نہیں جانتے۔ ابراہیم علیہ السلام نہ یہودی تھے' نہ عیسائی' بلکہ وہ تو پکے خالص مسلمان تھے' وہ مشرک بھی نہ تھے۔''

تیرہویں شان: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور آپ کو کہنے لگا' یَا خَيۡرَ الۡبَرِيَّةِ! اے مخلوق سے بہتر جناب...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا «ذَاكَ اِبۡرَاهِيۡمُ» ساری مخلوق سے بہتر تو ابراہیم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

علیہ السلام ہیں۔ (مسلم کتاب الفضائل باب فضائل ابراھیم خلیل حدیث نمبر ۲۳۶۹)

چودھویں شان: ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ میں فرمایا:

«إِنَّكُمْ تُحْشَرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ الْخَلِيلُ». (بخاری کتاب الرقاق باب ۴۵ الحشر: حدیث:۶۵۲۶)

تم قیامت کے دن ننگے جسم ننگے پاؤں آؤ گے جیسا کہ ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا پھر ساری مخلوق سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا۔"

پندرھویں شان: جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت اللہ شریف میں داخل ہونے لگے تو حکم دیا کہ اس میں جتنی تصویریں ہیں سب کو مٹا دیا جائے آپ ابراہیم اور اسمٰعیل علیہ السلام کی تصویریں دیکھیں (جو کفار نے اپنے ہاتھوں سے خود بنائی تھیں) کہ ان کے ہاتھوں میں فال نکالنے کے تیر ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «قَاتَلَهُمُ اللهُ، وَاللهِ! إِنِ اسْتَقْسَمَا بِالْأَزْلَامِ قَطُّ». (بخاری کتاب الانبیاء باب قول اللہ: واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا حدیث نمبر ۳۳۵۲) اللہ ان کافروں کو تباہ و برباد کرے جنہوں نے ان کے ہاتھوں میں فال کے تیر رکھے حالانکہ انہوں نے کبھی بھی فالیں نہ نکالی تھیں۔

یہ ہیں ابراہیم علیہ السلام جن کی شان کے متعلق میں نے چند ایک گزارشات کیں تفصیل سے سیرت طیبہ آئندہ خطبات میں انشاء اللہ عرض کروں گا۔

آخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پیدائش تا جوانی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

﴿وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾﴾ (الشعراء) ''اے پیغمبر! ان کے سامنے ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ بیان کریں۔''

حضرات......! گزشتہ خطبہ میں' میں نے آپ کے سامنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تعارف کروایا' آج کے خطبہ میں ان کی سیرت مقدسہ کا آغاز ان کی پیدائش سے کرتا ہوں' حضرت ابراہیم...... حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے سام کی اولاد سے ہیں۔

شجرہ نسب: ابراہیم بن تارخ بن ناحور بن ساروغ بن راعو بن فالغ بن عابر بن شالخ بن ارفخشذ بن سام بن نوح علیہ السلام۔ (البدایہ والنہایہ: ج۱' ص ۱۳۹)

تورات میں ان ناموں کی قراءت میں اختلاف ہے:

تارخ ابرام کا باپ ۷۰ سال کی عمر میں تارخ کے ہاں ابرام پیدا ہوا پھر ناحور...... اور حاران پیدا ہوئے۔ تارخ کی کل عمر ۲۰۵ برس ہوئی' (باب: ۱۲' آیت: ۳۲) تارخ کے باپ نحور کی عمر ۱۴۸ برس ہوئی' انتیس برس کی عمر میں تارخ پیدا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہوا' نحور کا باپ سروج کل عمر ۲۳۰ برس...... تیس برس کی عمر میں نحور پیدا ہوا۔

سروج کا باپ رعو...... کل عمر ۲۳۹ برس۔ بتیس برس کی عمر میں سروج پیدا ہوا۔ رعو کا باپ فلج...... کل عمر ۴۳۹ برس...... تیس برس میں رعو پیدا ہوا۔

فلج کا باپ عبر...... کل عمر ۴۶۴ برس...... چونتیس برس میں فلج پیدا ہوا۔

عِبر کا باپ سلح...... کل عمر ۴۳۳ برس...... تیس برس میں عبر پیدا ہوا۔

سلح کا باپ ارفکسد...... کل عمر ۴۳۸ برس...... پینتیس برس میں سلح پیدا ہوا۔

ارفکسد کا باپ سم...... کل عمر ۶۰۰ برس...... سو برس میں افکسد پیدا ہوا۔

سم کا باپ نوح علیہ السلام...... کل عمر ایک ہزار برس۔

(کتاب پیدائش' باب: ۱۱' آیت: ۱۰ تا ۲۶)

باپ کے نام پر اختلاف: بعض لوگوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ کے نام پر بلا دلیل اختلاف کیا ہے کہ ابوابراہیم کا نام تارخ ہے' اور آزر چچا کا نام ہے' قرآن پاک نے چچا پر ''اب'' کا لفظ مجازی طور پر بولا ہے۔

قرآن وحدیث سے کوئی مثال نہیں ملتی کہ چچا پر اب کا لفظ مجازی طور پر بولا گیا ہو۔ بلکہ قرآن حکیم نے جناب یوسف علیہ السلام اینڈ برادران کے والد پر پچیس مرتبہ اب کا لفظ فرمایا' لہٰذا آزر ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام ہے...... چچا کا نہیں۔

﴿وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ﴾ (الانعام: ۷۴) ''جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ آزر کو کہا۔''

''آزر'' عبرانی زبان میں محبّ صنم کو کہتے ہیں' اور کالدی زبان میں بتوں کے پجاری کو کہتے ہیں۔ یعنی بتوں کی محبت اور پوجا کی وجہ سے تارخ کا نام آزر بھی رکھ دیا گیا اور آزر نام تارخ سے بھی زیادہ مشہور ہو گیا۔

قرآن حکیم اکثر جگہ شہرت کا لحاظ رکھتا ہے' جیسا کہ عبدالعزیٰ کا نام حسن

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کی وجہ سے ابولہب مشہور ہو گیا' قرآن پاک نے شہرت کا لحاظ رکھتے ہوئے ابولہب ہی کہا: ﴿تَبَّتۡ يَدَآ أَبِي لَهَبٍ﴾ حضرت یعقوب علیہ السلام کا دوسرا نام اسرائیل' زیادہ مشہور ہوا' قرآن حکیم نے زیادہ تر اسرائیل ہی بولا...... جناب عبداللہ کا نام ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ زیادہ مشہور ہوا۔ عبدالرحمٰن کا نام ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مشہور ہوا......وغیرہ۔

والدہ کا نام: حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے ابن عساکر کے حوالہ سے ام ابراہیم کا نام امیلہ لکھا' کلبی کے حوالہ سے بونا بنت کربنا بن کرثی لکھا۔ (البدایہ والنہایہ: ج ۱' ص ۱۴۰)

ابن سعد نے قراءت کے اختلاف سے نونا اور ابیونا بتایا۔

(طبقات ابن سعد: ج ۱' ص ۶۶)

الحاصل: ابراہیم علیہ السلام کی والدہ کا نام امیلہ بونا ہے۔

جائے پیدائش: عراق کے مشہور شہر بابل میں آپ کی اور آپ کے بھائی ناحور اور ہاران اور آپ کے بھتیجے لوط بن ہارن کی ولادت ہوئی اور ہاران کی وفات بھی اپنے باپ کی زندگی میں ہی اسی علاقہ میں ہوئی۔ (البدایہ والنہایہ: ج ۱' ص ۱۴۰)

بابل نام کی وجہ تسمیہ: تورات کے مطابق' بابل ایک میدان تھا' جسے نوح علیہ السلام کے بیٹوں نے آباد کیا' کچھ عرصہ بعد اللہ تعالیٰ نے ان کی بولیاں زبانیں مختلف کر دیں' پھر یہ مختلف علاقوں میں آباد ہوئے' زبانیں مختلف ہونے کے سبب اس کا نام بابل رکھ دیا گیا۔ (کتاب پیدائش' باب: ۱۱' آیت: ۷ تا ۹)

نمرود کا خواب' بچوں کا قتل موضوع روایت: نمرود پہلا بادشاہ ہے جس نے اپنے لیے تاج بنوایا اور اپنی عبادت کروائی، اسی نمرود بن کنعان حاکم عراق نے خواب میں دیکھا کہ ایک ستارہ طلوع ہوا جس کی روشنی نے چاند اور سورج کی روشنی ختم کر دی گھبرا کر کاہنوں اور نجومیوں سے اس کی تعبیر پوچھی انہوں نے کہا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اسی سال تیرے شہر میں ایک بچہ پیدا ہونے والا ہے جو تیری اور تیری سلطنت کی ہلاکت کا باعث بنے گا۔ یہ بات انہوں نے پہلے انبیاء کی کتب میں پڑھی تھی۔ نمرود نے حکم دیا کہ ہر نومولود کو قتل کر دیا جائے اور ہر آدمی اپنی عورت سے علیحدہ رہے تا کہ وہ بچہ پیدا نہ ہو۔ سدی نے بیان کیا ہے کہ نمرود نے اس سال ہر حاملہ عورت پر نگران مقرر کیا کہ اگر وہ لڑکا جنے تو اس کو مار دیا جائے۔ انہی ایام میں ام ابراہیم کو بچے کی امید لگی لیکن کم عمری کی وجہ سے ان کا حمل واضح نہ ہوا اسی لیے ان پر کوئی نگران مقرر نہ ہوا جب ام ابراہیم کو بچے کی ولادت کی حاجت ہوئی۔ تفسیر خازن میں ہے: «فَوَضَعَتْهُ فِي نَهْرٍ يَابِسٍ» کہ ایک خشک نہر میں ابراہیم علیہ السلام کو جنم دیا اور ایک کپڑے میں لپیٹ کر نہر کے کنارے حلفاء ایک بوٹی ہے جس کی شاخیں کھجور کی شاخوں کے مانند ہوتی ہیں اس بوٹی کے پیچھے چھپا دیا اور گھر آ کر خاوند آزر کو اطلاع دی آزر نے وہاں سے بچہ اٹھایا اور خشک نہر میں سُرنگ کھود کر اس میں رکھا اور اس کے منہ پر پتھر رکھ دیا۔ محمد بن اسحاق نے بیان کیا کہ ام ابراہیم بوقت ولادت ایک غار میں چلی گئی وہاں ابراہیم کو جنم دیا اور غار کے منہ کو ایک پتھر سے بند کر دیا اور موقع پا کر بچے کے پاس آتی جاتی اور بچے کو دودھ پلاتی اور دیکھتی کہ بچہ اپنی انگلیوں کو چوستا ہے ام ابراہیم کہتی ہے کہ ایک دن میں نے انگلیوں کو دیکھا ایک انگلی سے پانی دوسری سے دودھ تیسری سے گھی چوتھی سے شہد پانچویں سے کھجور آتی ہے۔ ابراہیم علیہ السلام ایک دن میں ایک مہینے کی طرح بڑھتے پھولتے اور مہینے میں سال کی طرح پندرہ ماہ غار میں رہے۔ (تفسیر خازن: ج ۲، ص ۱۲۴، ومعالم التنزیل: ج ۲، ص ۱۲۳، وقرطبی: ج ۷، ص ۲۴، وابن کثیر وتاریخ طبری: ج ۱، ص ۱۶۴)

وضاحت: مفسر خازن نے اس واقعہ کو بلا سند اہل سیر اور اصحاب الاخبار کا قول کہہ کر بیان کیا اور بغوی نے بھی معالم التنزیل میں بلا سند قال اہل التفسیر کہہ کر واقعہ بیان کیا۔ اور محمد بن احمد قرطبی نے بھی بلا سند قال ابن

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عباس کہہ کر اختصار سے واقعہ بیان کیا۔ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے بلا سند محمد بن اسحق سے واقعہ نقل کیا۔ مؤرخ طبری نے سند سے واقعہ بیان کیا' لیکن اس سند میں اسباط بن نصر ضعیف اور سدی کذاب راوی ہے۔

الحاصل: یہ واقعہ من گھڑت موضوع ہے۔

حلیہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں نے معراج کی رات «رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ وَأَنَا أَشْبَهُ وُلْدِهِ بِهِ». ''میں نے معراج کی رات ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا' میں اس کی تمام اولاد سے اس کے زیادہ مشابہ ہوں۔''

(بخاری' کتاب بدء الخلق' باب واذکر فی الکتاب مریم)

اعلان نبوت سے قبل ہدایت یافتہ:

﴿وَلَقَدْ آتَيْنَا إِبْرَاهِيمَ رُشْدَهُ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهِ عَالِمِينَ ﴿٥١﴾﴾ (الانبیاء)

''یقیناً ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو (اعلان نبوت فرمانے سے قبل ہی) ہدایت عطا کی' ہم اس کے حالات کو بخوبی جاننے والے تھے۔''

اعلان نبوت سے قبل تبلیغ:

﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ آزَرَ أَتَتَّخِذُ أَصْنَامًا آلِهَةً إِنِّي أَرَاكَ وَقَوْمَكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٧٤﴾﴾ (الانعام)

''جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ آزر سے کہا کہ کیا آپ ان بتوں کو معبود مانتے ہیں میں تو تجھے اور تیری قوم کو گمراہ سمجھتا ہوں۔''

ملکوت کا نظارہ:

﴿وَكَذَٰلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ ﴿٧٥﴾﴾ (الانعام)

''اور اسی طرح ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو آسمانوں' زمینوں کی بادشاہی دکھائی تاکہ وہ پختہ یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سدی کذاب کا قول: ابن جریر نے سدی کذاب راوی کا قول نقل کیا کہ اللہ نے آسمان کھولے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آسمانوں کے اندر اللہ کی بادشاہی دیکھی، حتی کہ جنت کا ایک مقام بھی دیکھا، اسی طرح زمینیں بھی کھولی گئیں تو آپ علیہ السلام نے نیچے کی زمین تک اللہ کی بادشاہی دیکھی۔

(تفسیر ابن جریر طبری: ج ۷، ص ۱۶۰، سورۃ الانعام، آیت: ۷۵ کی تفسیر میں)

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے اسرائیلی روایت: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ قبل از اسلام عیسائی مذہب میں رہے، اہل کتاب کے علماء سے علم بھی حاصل کیا...... ابن جریر طبری نے ان سے صحیح سند کے ساتھ نقل کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب آسمانوں اور زمینوں کی ملکوت دیکھی تو ایک آدمی کو بے حیائی کرتے دیکھا تو بد دعا کی وہ ہلاک ہو گیا، پھر دوسرا اور تیسرا بھی اسی طرح دیکھا بد دعا کی وہ بھی ہلاک ہو گئے تو اللہ نے ملائکہ سے فرمایا «أَنْزِلُوا عَبْدِيْ لَا يُهْلِكُ عِبَادِيْ». میرے بندے (ایک اونچی جگہ کھڑا کیا تھا) اس سے اتار دو کہیں یہ میرے بندوں کو ہلاک نہ کروا دے۔

(تفسیر ابن جریر طبری: ج ۱، ص ۱۶۱، سورۃ الانعام، آیت: ۷۵ کے تحت)

پوری زمین دا حال تمامی رب کریم وکھایا
خلقت والا حال عجیبہ کجھ انکھیں ڈٹھا پایا
نظر پیا اک شخص نبی نوں کردا پیا برائی
غصے اندر اس دے کارن بد دعا فرمائی
کیتا فنا رب اسنوں جلدی جیویں نبی فرمایا
ایسے طرح ہور اک بندہ وچ برائی پایا
اسدے کارن بد دعا کیتی دل وچ غیرت آئی
او بھی مر گیا اوسے ویلے دیر نہ لگی کائی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تیجے واسطے بددعا کارن جدوں خیال سی آیا
چھڈ دے میرے بندیاں تائیں حکم خدا فرمایا

ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول: ابن جریر نے کمزور سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا کہ ''نظارۂ ملکوت'' سے مراد سورج' چاند' ستاروں پر ملکیت الٰہی کی پہچان ہے۔ (حوالہ مذکورہ بالا) ....حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا کہ قوم کے کچھ لوگ ستاروں کی پرستش کرتے ہیں' اور کئی سورج اور بتوں کے پجاری ہیں' ابراہیم علیہ السلام نے قوم کے مشرکانہ عقائد کو واضح کرنے کے لیے ایسا انداز تبلیغ اپنایا کہ پہلے قوم کا عقیدہ نقل کرتے ہیں' پھر دلائل سے اس کی تردید کرتے ہیں۔

کمال انداز تبلیغ:

﴿فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ﴿٧٦﴾﴾ (الانعام)

''جب رات ہوئی' تو ایک ستارہ دیکھا' فرمایا یہ میرا رب ہے' جب وہ ڈوب گیا' کہا میں ڈوبنے والوں کو رب نہیں مانتا۔''

آیات کے مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ ان راتوں میں سے ایک رات ہے جن میں چاند ذرا دیر سے طلوع ہوتا ہے اور خوب چمکتا ہے' یعنی تقریباً اٹھارہ انیس تاریخ ...... بعض نے چودہ رات بھی لکھی ہے لیکن یہ درست نہیں' کیونکہ اگر چودہ کی رات ہوتی تو چاند شروع رات سے ہی طلوع ہو جاتا۔ اگر چاند موجود ہوتا تو ستارے کو ترجیح نہ دیتے۔

﴿فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ﴿٧٧﴾﴾ (الانعام)

''جب چمکتا ہوا چاند دیکھا' کہا یہ میرا رب ہے' جب وہ بھی ڈوب گیا' فرمایا (اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے گمراہی سے بچایا...... اگر میرا رب مجھے ہدایت نہ دیتا' (کہ ڈوبنے والا رب نہیں ہوتا) اس بات کی سمجھ نہ دیتا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تو میں بھی گمراہ ہو جاتا۔"

﴿فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّي هٰذَآ اَكْبَرُ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّي بَرِيٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ﴿۷۸﴾﴾ (الانعام)

"پھر جب سورج چمکتا نظر آیا' تو فرمایا' یہ میرا رب ہے کیونکہ یہ چاند ستاروں سے بڑا ہے۔ جب وہ بھی غروب ہو گیا تو فرمایا' اے میری قوم میں ان تمام چیزوں سے بری ہوں جنہیں تم اللہ کا شریک بناتے ہو۔"

جو سو جائے مشکل کشا نہیں: پیغمبروں کے واقعات میں ہمارے لیے بہت اسباق ہیں...... یہاں سے سبق سیکھئے کہ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ ڈوبنے والا رب نہیں...... کیونکہ جتنی دیر وہ غروب رہے گا اس کا پجاری اتنی دیر کس کی پوجا کرے گا' کس سے حاجات مانگے گا۔ اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مشکل کشا ماننے والو!...... الشیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو غوث اعظم کہنے والو! جناب علی ہجویری کو داتا کہنے والو! ...... اور دیگر اولیاء کرام کو حاجت روا کہنے والے بھائیو' سوچو یہ تو مخلوق ہیں' اور مخلوق کو نیند اور موت آتی ہے' جب یہ سو جائیں یا فوت ہو جائیں تو مانگنے والے ان سے کیسے مانگیں گے' لہٰذا جو سو جائے یا فوت ہو جائے وہ مشکل کشا' داتا' غوث اعظم نہیں۔

مولانا صمصام رحمۃ اللہ علیہ نے ابراہیم علیہ السلام کی تبلیغ کا ترجمہ اس طرح کیا:

جاں ہویا سیانا ابراہیم پیارا
نظر اٹھا کے ویکھیا اک ستارہ
ٹیکاں گا متھا ایہہ ہے رب ہمارا
ایسے نوں پوجاں عمراں تائیں
اوہ ڈب گیا تارا' بچہ اعلان سناوندا
ڈب جائے جھیڑا میں نہیں رب بناوندا
پھر چڑھ پیا چن' سوہنا چانن وکھاوندا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رات نوں دتی خوب روشنائی
آہ ہے رب میرا جو چمکے سوایا
ڈب گیا اوہ بھی بچے آکھ سنایا
جے راہ ہدایت تے نہ رب چلایا
میں ہوساں گمراہ شک نائیں
چڑھ پیا 'سورج' ہویا روشن جہان آں
ایہہ وڈا ہے سب توں ہوسی رب رحمان آں
چھپ گیا اوہ بھی بچے کیتا اعلان آں
میں مشرک تہاڈے ورگا نائیں
میری توجہ اس ذات ول آئی
جنہے سے آسمان تے زمین بنائی
میں کیتا کنارہ سب شرکاں توں بھائی
اللہ بچاوے میرے تائیں
نکی جہی عمر ویکھو عقل کمال سی
انداز تبلیغ کیسا بے مثال سی
چھڈیاں ریتاں منیاں جل جلال سی
پکا مواحد ویکھیں جائیں

میں پکا مواحد:

﴿إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿٧٩﴾﴾ (الانعام)

''میں تو صرف اسی ذات کی پوجا کروں گا جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا ہے' میں پکا مواحد ہوں' مشرک نہیں۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

غیر اللہ کی دھمکی کا جواب:

﴿وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ قَالَ اَتُحَآجُّوْنِّیْ فِی اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ رَبِّیْ شَیْـًٔا وَسِعَ رَبِّیْ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ﴿۸۰﴾﴾ (الانعام)

"قوم نے ابراہیم علیہ السلام سے جھگڑنا شروع کیا' تو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا' تم مجھ سے توحید الٰہی کے بارے جھگڑتے ہو (جتنا چاہو جھگڑو میں توحید سے نہیں ہٹوں گا) کیونکہ اللہ نے مجھے توحید کی سمجھ عطا کر دی ہے۔ (قوم نے غیر اللہ سے ڈرایا کہ ہمارے معبود تجھے نقصان پہنچائیں گے ان کی گستاخی نہ کر) فرمایا' مجھے تمہارے ان معبودوں کا کوئی خوف نہیں یہ کچھ نہیں کر سکتے' وہی ہو گا جو میرا رب چاہے گا' کیونکہ ہر چیز میرے رب کے علم میں ہے' تم کیوں نہیں سمجھتے۔"

﴿وَكَیْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ عَلَیْكُمْ سُلْطٰنًا فَاَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴿۸۱﴾﴾ (الانعام)

"میں تمہارے ان معبودوں سے کیوں ڈروں جو بے اختیار ہیں' جنہیں تم بغیر کسی دلیل کے مانتے ہو' اگر تم جانتے ہو تو بتاؤ اللہ کے عذاب سے امن پانے والا ہے یا مواحد مشرک۔"

﴿اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ﴿۸۲﴾﴾ (الانعام)

"اللہ کے عذاب سے امن والا اور ہدایت یافتہ وہی ہے جس نے ایمان لانے کے بعد شرک والا ظلم نہیں کیا۔"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ﴿۸۳﴾﴾ (الانعام)

"یہ ہمارے دلائل تھے جو ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو قوم کے مقابلہ میں دیے تھے' قوم ان کا جواب دینے سے عاجز ہوگئی' ہم جس کے چاہتے درجات بلند کرتے ہیں' بیشک تیرا رب حکمت والا جاننے والا ہے۔"

بت فروخت کرنیوالی ضعیف روایت: بیان کیا جاتا ہے کہ آزر بت تراشتا تھا' پھر وہ ابراہیم علیہ السلام سے کہتا کہ انہیں بیچ آؤ' وہ بتوں کو لے جاتے اور گلیوں میں گھسیٹتے اور کہتے کون ہے جو ایسی چیز کو خریدے جو نہ نفع دے نہ نقصان' پھر ان بتوں کو کوئی بھی نہ خریدتا۔ (تاریخ طبری، جلد۱، ص ۱۴۳ مطبوعہ مدینۃ النشر بیروت طبع اولیٰ) یہ محمد بن اسحاق کا قول ہے سند میں محمد بن حمید رازی ضعیف ہے۔

بقیہ عنوان انشاء اللہ آئندہ خطبہ میں بیان ہوگا۔

آخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آغازِ تبلیغ نبوت تا ہجرت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِیْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ یَّھْدِهِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَهٗ، وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

﴿وَاذْکُرْ فِی الْکِتٰبِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّهٗ کَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا ﴿۴۱﴾﴾ (مریم)

''اے میرے نبی ﷺ اس قرآن سے ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ کیجیے بیشک وہ بڑا مخلص نبی تھا۔''

حضرات......! گزشتہ خطبہ میں بتوفیقہٖ تعالیٰ میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش بچپن جوانی حقائق کے ساتھ بیان کیا۔

سوالیہ انداز میں تبلیغ

﴿وَاتْلُ عَلَیْھِمْ نَبَاَ اِبْرَاھِیْمَ ﴿۶۹﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۷۰﴾ قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَھَا عٰکِفِیْنَ ﴿۷۱﴾ قَالَ ھَلْ یَسْمَعُوْنَکُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ ﴿۷۲﴾ اَوْ یَنْفَعُوْنَکُمْ اَوْ یَضُرُّوْنَ ﴿۷۳﴾﴾ (الشعراء)

''اے میرے نبی ﷺ ان کے سامنے ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ بیان کرو' جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے پوچھا کہ تم کس کی عبادت کرتے ہو؟ انہوں نے کہا' ہم بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور اس پر ہم قائم ہیں اور ان کے مجاور بن کر بیٹھتے ہیں...... پھر پوچھا' جب تم ان سے مانگتے ہو کیا یہ تمہاری دعا سنتے ہیں؟ یا پھر عبادت کی وجہ سے تمہیں کچھ فائدہ دیتے ہیں؟ یا اگر تم ان کی عبادت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

چھوڑ دو تو وہ تمہیں کچھ نقصان پہنچاتے ہیں؟"

اندھی تقلید:

﴿قَالُوا بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا كَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ﴿٧٤﴾﴾

"(انہوں نے کہا' ہم تو اپنے باپ دادا کی تقلید کرتے ہیں' تیرے سوالوں کا ہمارے پاس جواب تو کوئی نہیں) جس طرح ہم نے اپنے باپ دادے کو کرتے دیکھا اسی طرح ہم کرتے ہیں۔"

سورۂ انبیاء میں اس طرح فرمایا:

﴿إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا هَٰذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنتُمْ لَهَا عَاكِفُونَ ﴿٥٢﴾ قَالُوا وَجَدْنَا آبَاءَنَا لَهَا عَابِدِينَ ﴿٥٣﴾ قَالَ لَقَدْ كُنتُمْ أَنتُمْ وَآبَاؤُكُمْ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٥٤﴾﴾ (الانبیآء)

"جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ اور قوم سے پوچھا یہ بت کیا ہیں جن کی تم مجاوری کرتے ہو؟ انہوں نے کہا' بس ہم نے تو اپنے آباؤ اجداد کو ان کی عبادت کرتے پایا' فرمایا' تم اور تمہارے آباؤ اجداد سب کھلی گمراہی میں ہو۔"

ابراہیم علیہ السلام کا اعلان براءت:

﴿قَالَ أَفَرَأَيْتُم مَّا كُنتُمْ تَعْبُدُونَ ﴿٧٥﴾ أَنتُمْ وَآبَاؤُكُمُ الْأَقْدَمُونَ ﴿٧٦﴾ فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّي إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ ﴿٧٧﴾ الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ ﴿٧٨﴾ وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ ﴿٧٩﴾ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ

"تمہارے یہ معبود اور تم اور تمہارے باپ دادا سب میرے دشمن ہیں' سوائے رب العلمین کے جس نے مجھے پیدا کیا اور مجھے ہدایت دی' وہی مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے' اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

يَشْفِيْنِ ﴿۸۰﴾ وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ﴿۸۱﴾ (الشعراء)

تو وہی مجھے شفا بھی دیتا ہے' وہی مجھے فوت کرے گا اور وہی مجھے دوبارہ زندہ کرے گا۔''

خلیل خدا دے قوم دے اگے ایہہ سوال ٹکایا
پوج پوج وڈاں بتاں تائیں تساں ڈاہڈا ظلم کمایا
پوجو کیوں تسی بتاں کارن کوئی وجہ بیان سناؤ
گھاٹے وادھے دے مالک ناہیں پھر متھا کیوں ٹکاؤ
نفع دیون نہ ضر پوچاون نہ آون کم تہاڈے
ربنوں چھڈ کے کیہڑی گلوں شرک تے ہوئے اوڈاھڈے
شرک دے مارے قسمت ہارے بتاں دے پجاری
دیون جواب پیغمبر تائیں مت شیطاناں ماری
پوجیئے اسی لمیسے پاروں پوجن وڈ وڈیرے
ابراہیماں چھڈ دے جھگڑا کیسے خیال نے تیرے
کہیا پیغمبر دشمن رکھاں تہاڈے معبوداں تائیں
میرا خالق اکو اللہ ہور کوئی دوجا ناہیں

قوم کا سوال:

﴿قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ﴿۵۵﴾ قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۵۶﴾ (الانبیاء)

''قوم نے پوچھا کہ ہمارے مذہب کو تو جھٹلاتا ہے' کیا تو کوئی سچا مذہب لایا ہے۔ یا ویسے ہی ہم سے مذاق کر رہا ہے...... فرمایا' سچا مذہب یہ ہے کہ یہ بت اور چاند ستارے تمہارے رب نہیں' بلکہ تمہارا رب آسمانوں' زمینوں کا رب ہے' جس نے ان کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پیدا کیا ہے اس کا میں گواہ ہوں۔"

﴿وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۷﴾ (الانبیاء)

"اللہ کی قسم! کسی دن تمہاری غیر موجودگی میں تمہارے معبودوں کا ضرور علاج کروں گا۔"

پھر ایک دن تبلیغ:

﴿وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ۚ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ۭ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۸﴾ (العنکبوت)

"جب ابراہیم علیہ السلام نے قوم سے کہا' اللہ سے ڈرو اور اس کی عبادت کرو' یہ تمہارے لیے بہتر ہے' اگر تم جانتے ہو اللہ کے علاوہ تم جن کی عبادت کرتے ہو وہ تو صرف بت ہیں بے اختیارے ہیں اور تم خود ہی ان کے نفع نقصان کے واقعات جھوٹے بنا لیتے ہو' اللہ کے علاوہ جن کی تم پوجا کرتے ہو وہ تمہارے رزق کا اختیار نہیں رکھتے' بلکہ رزق اللہ ہی کے پاس ہے' اسی سے ہی مانگو اسی کی عبادت کرو اسی کا شکریہ ادا کرو اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے' واضح دلائل کے باوجود اگر تم جھٹلاؤ گے تو تم سے پہلے کئی قوموں نے جھٹلایا' رسول کی ڈیوٹی تو یہی ہے کہ وہ قوم تک اللہ کے پیغام پہنچائے۔"

اپنے والد کو تبلیغ

﴿وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۬ اِنَّهٗ

"اس کتاب سے ابراہیم علیہ السلام

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا ﴿٤١﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْئًا ﴿٤٢﴾ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْٓ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿٤٣﴾ يٰٓاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ﴿٤٤﴾ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ﴿٤٥﴾ (مریم)

مخلص نبی کا تذکرہ کیجئے ...... جب اس نے اپنے باپ سے کہا' اے ابا جان! تم ایسی چیزوں کی پوجا کیوں کرتے ہو جو نہ سنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں اور نہ ہی آپ کے کچھ کام آ سکتے ہیں۔ اے ابا جان! میرے پاس اللہ کی طرف سے وہ علم آیا ہے جو آپ کے پاس نہیں' پس آپ میری اتباع کر لیجئے میں آپ کو سیدھا راستہ دکھاؤں گا...... اے ابا جان! بت پرستی تو شیطانی عبادت ہے لہٰذا شیطانی عبادت نہ کرو' کیونکہ شیطان تو رحمٰن کا نافرمان ہے...... اے ابا جان! میں ڈرتا ہوں کہ کہیں شرک کے سبب تم پر اللہ کا عذاب نہ آ جائے پھر تم شیطان کے ساتھی بن کر ابدی جہنمی ہو جاؤ گے۔"

باپ کا جواب

﴿قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ﴿٤٦﴾ قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ﴿٤٧﴾ وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّيْ عَسٰٓى اَلَّآ اَكُوْنَ

"باپ بڑی تلخی میں کہنے لگا' اے ابراہیم اگر تو ہمارے الٰھوں کی مخالفت سے باز نہ آیا (رغب کا معنی ہے شوق' لیکن جب رَغِبَ کے بعد عن آئے تو اس کا معنی بے پرواہی' روگردانی ہوگا) تو میں تجھے پتھروں سے ماروں گا' ایک لمبی مدت تک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بِدُعَآءِ رَبِّی شَقِیًّا﴿۴۸﴾ (مریم) میری آنکھوں سے دور ہو جا' میرے گھر سے نکل جا...... فرمایا لو ابا جان! تم خوش رہو' سلامت رہو' میں چلا جاتا ہوں' میں اپنے رب سے تمہارے لیے بخشش کی دعا کروں گا' میرا رب بڑا مہربان ہے...... میں تم سے اور تمہارے معبودان باطلہ سے علیحدگی اختیار کر چکا ہوں' میں تو صرف اپنے رب سے ہی مانگوں گا' مجھے امید ہے کہ میں اپنے رب سے مانگ کر محروم نہیں رہوں گا۔"

مجمع عام میں تبلیغ

﴿وَاِنَّ مِنْ شِیْعَتِہٖ لَاِبْرٰھِیْمَ﴿۸۳﴾ اِذْ جَآءَ رَبَّہٗ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ﴿۸۴﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِیْہِ وَقَوْمِہٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۸۵﴾ اَئِفْکًا اٰلِھَۃً دُوْنَ اللّٰہِ تُرِیْدُوْنَ ﴿۸۶﴾ فَمَا ظَنُّکُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۸۷﴾ فَنَظَرَ نَظْرَۃً فِی النُّجُوْمِ﴿۸۸﴾ فَقَالَ اِنِّیْ سَقِیْمٌ﴿۸۹﴾ فَتَوَلَّوْا عَنْہُ مُدْبِرِیْنَ ﴿۹۰﴾ فَرَاغَ اِلٰٓی اٰلِھَتِھِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْکُلُوْنَ﴿۹۱﴾ مَالَکُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿۹۲﴾ فَرَاغَ عَلَیْھِمْ ضَرْبًا بِالْیَمِیْنِ﴿۹۳﴾﴾ (الصافات)

حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی نوح علیہ السلام کی جماعت مواحدین میں سے تھے...... اپنے دل کو رب کا مطیع کر دیا' جب اپنے باپ اور قوم سے پوچھا تم کس کی عبادت کرتے ہو' کیا تم اللہ کے علاوہ جھوٹے الٰہ بنانا چاہتے ہو...... اگر یہ الٰہ ہیں تو پھر اللہ کے بارے تمہارا کیا خیال ہے۔ (قوم کہنے لگی' ابراہیم ان باتوں کو چھوڑو' آؤ ہم تجھے اپنا میلہ دکھائیں) تو آپ علیہ السلام نے ستاروں کو ایک نظر دیکھا

...... فرمایا میں بیمار ہوں۔ (اہل لغت نے بیماری کے تین درجے بیان کئے ہیں' جب شروع بیماری میں طبیعت کچھ خراب ہو اس کو کہتے ہیں علیل' جب بیماری تیز ہو جائے تو اسے سقیم کہتے ہیں' اور جب بیماری آخری اسٹیج پر پہنچ جائے تو اسے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہیں مریض) پس وہ ابراہیم علیہ السلام کو چھوڑ کر چلے گئے ...... تو ابراہیم علیہ السلام چپکے سے ان کے مندر میں چلے گئے اور بتوں سے کہنے لگے یہ چڑھاوے تمہارے سامنے ہیں، انہیں کھاتے کیوں نہیں؟ تمہیں کیا ہے، بولتے کیوں نہیں؟ پھر بڑے غصہ اور جوش سے دائیں ہاتھ سے انہیں مارنا شروع کیا۔"

بتوں کو توڑنا: سورۂ انبیاء میں مزید وضاحت فرمائی:

﴿فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ﴿٥٨﴾ قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٩﴾ قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ﴿٦٠﴾ قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ﴿٦١﴾ قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿٦٢﴾ قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٣﴾ فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾ ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ﴿٦٦﴾ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا

"ابراہیم علیہ السلام نے بڑے بت کے علاوہ تمام بتوں کو توڑ دیا، تاکہ جب وہ واپس آئیں تو بڑے سے پوچھ گچھ کریں، جب وہ میلہ سے واپس مندر میں آئے تو کہنے لگے، کسی ظالم نے ہمارے معبودوں کو توڑ دیا...... کچھ لوگوں نے کہا، ہم نے ابراہیم نامی جوان سے ایک مرتبہ سنا تھا کہ میں تمہارے بتوں کا علاج کروں گا...... پھر قوم نے کہا اس کو تمام لوگوں کے سامنے پیش کرو، تاکہ وہ جو بھی کہے تمام لوگ اس سے سن بھی لیں اور اسے دیکھ بھی لیں...... ابراہیم علیہ السلام لائے گئے، قوم نے پوچھا، اے ابراہیم! کیا ہمارے الٰہوں کو تو نے توڑا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا، اس بڑے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۷﴾ (الانبیاء)

بت کا کام ہوگا' اگر یہ بولتے ہیں تو ان سے ہی پوچھ لو وہ خود ہی بتائیں گے کہ انہیں کس نے مارا ہے...... پھر وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر کہنے لگے' کہ ظالم تو تم خود ہی ہو کہ بے حس اور بے اختیار بتوں کی پوجا کر رہے ہو۔ اعتراف کرنے کے باوجود پھر ضد میں آ گئے...... شرمندگی سے سر جھکائے ضد کی طرف لوٹے' اے ابراہیم تو بھی جانتا ہے یہ بولتے نہیں' ہم ان سے کیسے پوچھیں' ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اللہ کے علاوہ ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہو جو نہ تمہیں فائدہ دے اور نہ نقصان دے...... تم پر اور تمہارے معبود بتوں پر بڑا افسوس' تم عقل کیوں نہیں کرتے۔''

ابراہیم علیہ السلام کو جلانے کا منصوبہ:

﴿قَالُوۡا حَرِّقُوۡهُ وَانۡصُرُوۡۤا اٰلِهَتَكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ فٰعِلِيۡنَ ﴿۶۸﴾﴾ (الانبیاء)

''کہنے لگے اگر کچھ کرنا ہے تو ابراہیم کو جلا دو اور اپنے الٰہوں کی مدد کرو۔''

سورۃ الصافات میں فرمایا: جب ابراہیم علیہ السلام نے انہیں دلائل سے لاجواب کر دیا تو......

﴿قَالُوا ابۡنُوۡا لَهٗ بُنۡيَانًا فَاَلۡقُوۡهُ فِى الۡجَحِيۡمِ ﴿۹۷﴾﴾ (الصافات)

''کہنے لگے اس کے لیے ایک آتشکدہ بناؤ' پس دہکتی ہوئی آگ میں اسے ڈال دو۔''

چِتَہ کی لمبائی چوڑائی بعض من گھڑت روایتیں: سدی نے بیان کیا کہ نمرودیوں نے ابراہیم علیہ السلام کو ایک گھر میں قید کیا اور چتہ تیار کرنے لگے' لکڑیاں جمع کرنے لگے' حتی کہ اگر کوئی عورت بیمار ہو جاتی تو وہ نذر مانتی کہ اگر میں شفایاب ہو گئی تو میں چتہ ابراہیم میں اتنے من لکڑیاں ڈالوں گی' اتنی بڑی چتہ تیار ہوئی کہ شعلوں کی بلندی کے سبب اڑتے پرندے جل جاتے۔ (بعض نے بغیر دلیل کے چتہ کی لمبائی چوڑائی بارہ بارہ کوس' بعض نے تین تین کوس لکھی) پھر ابراہیم علیہ السلام کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

باندھ کر منجنیق کے پاس لائے آپ نے آسمان کی طرف منہ اٹھایا تو آسمان زمین پہاڑ اور ملائکہ نے کہا' یا اللہ ابراہیم تیری وجہ سے جلنے لگا' فرمایا میں جانتا ہوں...... اگر تم سے مدد مانگے تو تم مدد کرو...... آگ کو ٹھنڈی ہونے کی آواز جبریل نے دی...... اگر اللہ تعالیٰ آگ سلاماً فوراً نہ کہتا تو آگ اتنی ٹھنڈی ہو جاتی کہ ٹھنڈک سے ابراہیم علیہ السلام فوت ہو جاتے...... اس دن ساری زمین کی آگ بجھ گئی تھی...... جب آگ بجھ گئی تو لوگوں نے دیکھا کہ ابراہیم اور اس کے ساتھ ایک آدمی بیٹھا ہے' ابراہیم علیہ السلام کا سر اس کی گود میں ہے اور وہ آپ کی پیشانی سے پسینہ صاف کر رہا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام نے بتایا کہ وہ سایہ کا فرشتہ ہے۔ پھر انہوں نے ابراہیم علیہ السلام کو آگ سے نکال کر نمرود کے سامنے پیش کر دیا۔

(تفسیر ابن جریر طبری: ج ۱۷' ص ۴۳' سورۃ انبیاء' آیت: ۶۹ کی تفسیر میں)

یہ روایت جھوٹی ہے' کیونکہ اس میں اسباط بن نصر ضعیف ہے' اور یہ روایت نہ حدیث نہ صحابی کا قول بلکہ کذاب راوی سدی کا قول ہے۔

بے سند روایت: خازن اور بغوی نے بغیر سند کے لکھا ہے کہ منجنیق ابراہیمی کے لیے .... شہر میں ایک مہینہ لکڑیاں جمع کرتے رہے' پھر سات دن اسے جلاتے رہے' اسکے شعلے اتنے بلند ہوئے کہ اڑتے پرندے جل جاتے' پھر شیطان کے سکھانے سے ابراہیم کو منجنیق میں رکھا تو آسمان زمین اور جن وانس کے علاوہ تمام مخلوقات چیخے کہ اے اللہ! تیرا خلیل آگ میں جائیگا تو اس کے بعد تیری عبادت کرنے والا زمین پر کوئی نہ رہے گا...... فرمایا' وہ واحد میرا خلیل ہے میں واحد اس کا اللہ ہوں...... اگر تم سے مدد مانگے تو کرو' چنانچہ پانی کا فرشتہ آیا' عرض کیا' اے ابراہیم! کہو تو میں آگ بجھا دوں؟ پھر ہوا کا فرشتہ آیا' عرض کیا' کہو تو آگ کو ہوا سے اڑا دوں؟ فرمایا' مجھے میرا رب کافی ہے۔ تمہاری مدد کی ضرورت نہیں' پھر جبریل آئے' عرض کیا' کوئی مدد کی ضرورت ہے؟ فرمایا' تجھ سے نہیں' عرض کیا' پھر اپنے رب سے مانگ لو؟ فرمایا: وہ میرے حال کو جانتا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پھر جب ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو ایک فرشتہ نے بازو سے پکڑ کر زمین پر بٹھا دیا' آپ کے پاس میٹھے پانی کا چشمہ...... سرخ پھول...... ابراہیم سات دن وہاں رہے...... پھر اللہ نے سائے کا فرشتہ ابراہیم کی شکل میں بھیجا وہ آپ سے پیار کرتا رہا...... پھر جبریل جنت کی قمیص لائے ابراہیم علیہ السلام کو پہنائی اور جنتی چٹائی پر بٹھایا اور باتیں کرتے رہے...... نمرود نے ایک اونچی جگہ کھڑے ہو کر یہ منظر دیکھا تو ابراہیم کو اپنے پاس بلا کر کہا' اے ابراہیم میں تیرے اللہ کی قدرت دیکھ کر اس کے نام چار ہزار گائے قربان کرنا چاہتا ہوں' ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا' جب تک تو شرک چھوڑ کر میرے دین میں نہیں آئے گا اللہ تیری قربانی قبول نہیں کرے گا۔ نمرود نے دین نہ مانا البتہ ابراہیم علیہ السلام کو چھوڑ دیا۔ (تفسیر خازن: ج ۴' ص ۲۴۳' ۲۴۴' ومعالم التنزیل: ج ۴' ص ۲۴۳' بغیر سند کے بے بنیاد روایت تفسیر مظہری: ج ۷' ص ۴۸۶' میں بغیر سند کے سدی کذاب کا قول)

کسی صحیح حدیث یا موقوف روایت سے منجنیق کی لمبائی چوڑائی یا آپ کتنے دن منجنیق میں رہے' وغیرہ کی وضاحت نہیں...... بارہ کوس یا تین کوس عرض طول کی منجنیق' یہ مبالغہ آرائی ہے ایک آدمی کو جلانے کے لیے اتنے بڑے اہتمام کی کیا ضرورت تھی...... اس لیے مبالغہ سے بچنا چاہیے۔

آگ گلزار بن گئی: جب ابراہم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا جانے لگا تو ابراہیم علیہ السلام نے کہا:

«اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ فِي السَّمَآءِ وَاحِدٌ وَاَنَا فِي الْاَرْضِ وَاحِدٌ اَعْبُدُكَ». (البدایہ والنہایہ: ج ۱' ص ۱۴۶' سند صحیح)

"اے اللہ! تو آسمان میں اکیلا ہے اور میں زمین میں تیری عبادت کرنے والا اکیلا ہوں۔"

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام جب آگ میں ڈالے جانے لگے تو آپ کی زبان پر آخری کلمہ «حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ» نکلا۔

(بخاری' کتاب التفسیر' تفسیر سورۃ آل عمران' باب آیت ان الناس قد جمعوا لکم' حدیث: ۴۵۶۴)

پھر جب آگ میں چلے گئے تو اللہ تعالیٰ نے آگ سے فرمایا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿قُلْنَا یٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ ﴾ (الانبیاء ۶۹) ''ہم نے کہا' اے آگ! ابراہیم پر ٹھنڈی ہو جا' سلامتی والی ہو جا۔''

تمام جانور آگ بجھاتے رہے: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ''اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ لَمَّا اُلْقِیَ فِی النَّارِ لَمْ تَكُنْ فِی الْاَرْضِ دَآبَّةٌ اِلَّا اَطْفَاَتِ النَّارَ غَیْرَ الْوَزْغِ فَاِنَّهَا كَانَتْ تَنْفُخُ عَلَیْهِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِقَتْلِهٖ'' (ابن ماجہ، کتاب الصید باب قتل الوزغ نمبر ۳۲۲۲ سندہ صحیح)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو تمام جانور آگ کو بجھاتے تھے سوائے چھپکلی یا کِرلے کے، یہ پھونکے مار مار کر آگ کو تیز کرتا تھا اسی لئے آپ نے اس کے قتل کا حکم دیا۔

بخاری کی حدیث:- ام شریک بیان کرتی ہیں کہ ''اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزْغِ وَقَالَ یَنْفُخُ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ'' کہ رسول اللہ ﷺ نے چھپکلی یا کِرلے کو مارنے کا حکم دیا کیونکہ یہ ابراہیم علیہ السلام پر آگ کو بھڑکاتا تھا۔ (بخاری، کتاب احادیث الانبیاء باب قول اللہ واتخذ اللہ ابراھیم خلیلاً حدیث نمبر ۳۳۵۹)

چھپکلی مارنے کا ثواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ''مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِیْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَفِی الثَّانِیَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ وَفِی الثَّالِثَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ'' (مسلم، کتاب السلام باب استحباب قتل الوزغ نمبر ۲۲۴۰) جو چھپکلی کو پہلی ضرب میں مارے، اسے تو نیکی ملے گی، اور جو دوسری ضرب میں مارے اسے اس سے کم ثواب ملے گا اور جو تیسری ضرب پر مارے اُسے اس سے کم ثواب ملے گا۔

نوٹ:- چھپکلی مارنے پر غسل واجب نہیں ہوتا۔

سورۂ صافات میں فرمایا:

﴿فَاَرَادُوْا بِهٖ كَیْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِیْنَ ﴾ (الصافات ۹۸)

کفار نے ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ دھوکا کرنا چاہا' ہم نے کفار کو ذلیل کر دیا۔

بقیہ موضوع انشاء اللہ آئندہ خطبہ میں

آخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہجرت اور تاریخ زم زم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلاَ هَادِيَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۞ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

﴿فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ وَّقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٦﴾﴾ (العنکبوت)

”ابراہیم علیہ السلام پر جناب لوط علیہ السلام ایمان لائے تو آپ نے اعلان کر دیا میں اپنے رب کے حکم سے ہجرت کر رہا ہوں، وہ غالب حکمت والا ہے۔“

حضرات......! گزشتہ خطبہ میں ابراہیم علیہ السلام کا بانگ دھل توحید بیان کرنا، پھر توحید کی وجہ سے آگ میں جانا بیان ہوا، جب اللہ نے آگ سے نجات دی تو پھر توحید پر مبنی خطاب کیا اور ساتھ ہی ہجرت کا اعلان بھی کر دیا...... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَاَنْجٰهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ﴿٢٤﴾ عنکبوت

اللہ نے اس کو آگ سے نجات دی

جب آپ آگ سے باہر آئے تو پھر توحید پر خطاب کیا:

﴿وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ

”اللہ کے علاوہ تم نے جن بتوں کو معبود بنایا اسی شرک کی وجہ سے تم دنیا میں آپس میں دوست ہو، پھر قیامت کے دن ایک دوسرے کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بَعْضُكُم بَعْضًا وَّمَأْوٰكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن نّٰصِرِيْنَ ﴿٢٥﴾ (العنكبوت)

دشمن بن جاؤ گے' اور ایک دوسرے پر لعنت کرو گے اور تمہارا سب کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا اور تمارا کوئی مدد گار نہ ہوگا۔"

لوط علیہ السلام کے علاوہ بھی لوگ ایمان لائے:

﴿قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ إِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ إِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۡ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ أَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ إِلَّا قَوْلَ إِبْرٰهِيْمَ لِأَبِيْهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۖ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿٤﴾ (الممتحنة)

"اے مسلمانو! تمہارے لیے ابراہیم علیہ السلام اور اس کے ساتھیوں کا اعلان توحید تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے' جب انہوں نے قوم سے کہا کہ ہم اللہ کے علاوہ تمہارے معبودوں اور تم سے بری ہیں' ہم تمہارے ساتھ اعلان بغاوت کرتے ہیں' جب تک تم توحید پرست نہ بنو گے اس وقت تک ہمارے تمہارے درمیان دشمنی ہی دشمنی ہے۔ ہاں ابراہیم علیہ السلام نے صرف اپنے باپ کو کہا تھا کہ میں تیرے لیے اللہ سے بخشش مانگوں گا مگر تیرے لیے کوئی اختیار نہیں رکھتا' اے رب ہمارے ہمارا توکل بھروسہ صرف تجھ پر ہے' ہم تیری طرف رجوع کرتے ہیں' ہم نے تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔"

وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ...... جمع اسم موصول ہے' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر لوط علیہ السلام اور جنابہ سارہ کے علاوہ اور لوگ بھی ایمان لائے' لیکن ہجرت میں صرف ان دونوں کا ہی ذکر ملتا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بوقت ہجرت دعا:

﴿رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا فِتۡنَةً لِّلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَاغۡفِرۡ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ۝۵﴾ (الممتحنة)

"اے ہمارے رب! ہمیں کافروں کا تختہ مشق نہ بنا، ہمیں بخش لے یقیناً تو غالب حکمت والا ہے۔"

علاقہ عراق سے براستہ مصر شام کی طرف:

﴿وَقَالَ اِنِّىۡ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّىۡ سَيَهۡدِيۡنِ ۝۹۹﴾ (الصافات)

"فرمایا، جدھر میرا رب مجھے فرمائے گا میں ادھر جا رہا ہوں۔"

اللہ تعالیٰ ان کو براستہ مصر بابرکت زمین شام کی طرف لے گیا، فرمایا:

﴿وَنَجَّيۡنٰهُ وَلُوۡطًا اِلَى الۡاَرۡضِ الَّتِىۡ بٰرَكۡنَا فِيۡهَا لِلۡعٰلَمِيۡنَ ۝۷۱﴾ (الانبیاء)

"ہم نے ابراہیم علیہ السلام اور لوط علیہ السلام کو ایسے علاقہ میں پہنچا دیا جس میں اقوام عالم کے لیے برکات رکھی تھیں۔"

وہ بابرکت علاقہ شام میں مسجد اقصیٰ کا گرد و نواح ہے۔

﴿سُبۡحٰنَ الَّذِىۡۤ اَسۡرٰى بِعَبۡدِهٖ لَيۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَـرَامِ اِلَى الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِىۡ بٰرَكۡنَا حَوۡلَهٗ ۝۱﴾ (بنی اسرائیل)

"وہ پاک ذات بڑی قدرتوں والی ہے جس نے اپنے بندے کو رات کے کچھ حصہ میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی وہ مسجد اقصیٰ جس کے ارد گرد کو ہم نے بابرکت بنا دیا۔"

مصر میں پریشان کن واقعہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جناب ابراہیم علیہ السلام نے سارہ کو لے کر ہجرت کی، دوران سفر ایک ایسے شہر میں آئے جہاں ایک ظالم بادشاہ رہتا تھا، اسے اطلاع دی گئی کہ اس علاقہ میں ابراہیم نامی شخص ایک خوبصورت عورت لے کر آیا ہے اس ظالم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بادشاہ نے آدمی بھیج کر ابراہیم علیہ السلام کو بلوایا اور پوچھا کہ یہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا میری بہن۔ پھر آپ نے جلدی سے سارہ کو اطلاع دی کہ تم میری بات کی تردید نہ کرنا میں تمہیں اپنی بہن کہہ آیا ہوں۔ اللہ کی قسم آج زمین پر میرے تیرے علاوہ کوئی مومن نہیں' پھر ملازموں نے حضرت سارہ کو بادشاہ کے پاس بھیجا یا بادشاہ سارہ کے پاس برے ارادہ سے آیا' حضرت سارہ کھڑی ہوئیں وضو کر کے نماز پڑھی' پھر دعا کی:

«اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ اٰمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُوْلِكَ وَاَحْصَنْتُ فَرْجِيْ اِلَّا عَلٰى زَوْجِيْ فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ الْكَافِرَ».

"اے اللہ! بیشک میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی اور میں نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی تو تو مجھ پر اس کافر کو مسلط نہ کر۔"

وہ بادشاہ تھرتھرایا اور اس کا پاؤں زمین میں دھنس گیا۔

وہ بادشاہ گر گیا' حتی کہ اس کا پاؤں زمین پر رگڑنے لگا' حضرت سارہ رضی اللہ عنہا عرض کرتی ہیں' یاالٰہی اگر یہ مر گیا تو اس کی رعیت کہے گی اس عورت نے بادشاہ کو قتل کر دیا۔ ان کی دعا سے بادشاہ ہوش میں آ گیا' پھر حملہ کرنا چاہا' حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے پھر نماز پڑھی اور دعا کی بادشاہ کی پھر وہی حالت ہو گئی تین بار ایسا ہوا...... بادشاہ اپنے ملازموں کو کہنے لگا تم نے میرے پاس کوئی شیطان جن بھیج دیا تھا اس کو ہاجرہ دیکر ابراہیم کے پاس پہنچا دو...... حضرت سارہ رضی اللہ عنہا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس پہنچیں تو کہا' آپ نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے کافر کو ذلیل کر دیا اور ایک لڑکی بھی دلوا دی۔

(بخاری' كتاب البيوع' باب شراء المملوك من الحربي وهبته وعتقه' حديث: ۲۲۱۷)

تورات کا بیان: شاہ مصر نے سارہ کے سبب ابراہیم پر احسان کیا' بھیڑ بکریاں اونٹ غلام لونڈیاں اس کے پاس ہو گئے...... خداوند نے سارہ کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سبب فرعون کے خاندان پر بڑی بلائیں نازل کیں اس نے ابراہیم کو بلا کر کہا، تو نے مجھے پہلے کیوں نہ بتلا دیا کہ یہ تیری بیوی ہے، اس کو لیجا پھر ملازموں کو ہدایت کی وہ اسے اس کی بیوی اور مال سمیت روانہ کر آئے۔ (پیدائش، باب:۱۲، آیت:۱۴ تا ۲۰)

ہاجرہ بادشاہ کی لونڈی تھی یا بیٹی: مولانا محمد داود راز رحمہ اللہ نے شرح بخاری اردو میں نقل کیا ہے کہ یہود کی کتاب برشیث لیا میں ہے کہ ہاجرہ شاہ مصر کی بیٹی تھی ...... طبری ...... خمیس ...... قسطلانی نے بھی بادشاہ کی بیٹی ہی لکھا...... اور بخاری میں لفظ ہیں «وَأَخْدَمَ وَلِيدَةً» سارہ نے کہا، اللہ نے ایک لڑکی بھی دلوا دی، قرآن وحدیث کی اصطلاح میں لونڈی پر ملک یمین کے لفظ ہیں ﴿وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ ابواسحٰق سلومر یہودی عالم نے (پیدائش ۱۸۱۶) میں لکھا کہ جب شاہ مصر نے سارہ کے سبب ابراہیم علیہ السلام کی کرامتوں کے ظہور سے متاثر ہو کر اپنی بیٹی ہاجرہ بطور خادمہ پیش کر دی...... ولید کا معنی لڑکا اسی طرح ولیدہ کا معنی لونڈی نہیں بلکہ لڑکی خواہ بچی ہو یا جوان۔

ایک بے بنیاد بات: ابراہیم علیہ السلام کو ایک کمرہ میں بند کیا اور دوسرے کمرہ میں سارہ تھیں، دیوار شیشہ مانند ہو گئی، ابراہیم علیہ السلام نے سارا واقعہ خود مشاہدہ کیا...... یہ بے بنیاد من گھڑت بات ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں۔

بولی بدلنے والی من گھڑت روایت: جب ابراہیم علیہ السلام آگ سے بچ کر نکلے تو دریائے فرات کو عبور کیا تو ان کی زبان سریانی سے عبرانی ہو گئی، نمرود نے پکڑنے کے لیے آدمی بھیجے تو وہ عبرانی بولی سن کر واپس چلے گئے۔

(طبری، ج۱، ص ۲۱۸، اس میں ہشام بن محمد کذاب راوی ہے)

اسی برس میں ختنہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا: «اِخْتَتَنَ اِبْرَاهِيْمُ علیہ السلام وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً بِالْقَدُوْمِ». ”کہ ابراہیم علیہ السلام نے اسی برس کی عمر میں تیشہ کے ساتھ ختنہ کیا۔“

(مسلم، ج ۲، ص ۲۶۵، کتاب الفضائل، باب من فضائل ابراھیم)

سفر کے بارے ایک موضوع روایت: جب ابراہیم علیہ السلام نے بابل سے شام ہجرت کی تو حضرت سارہ ان کے پاس آئیں، شادی کی پیشکش کی، ابراہیم علیہ السلام نے ان سے شادی کر لی، پھر آپ حران آئے، پھر اردن پھر مصر پھر شام لوٹے، وہاں ایک مسجد بنائی، لوگوں نے ایذیت دی تو آپ رملہ اور ایلیا کے درمیان قیام پذیر ہوئے، وہاں آپ بہت مالدار ہوئے، تیسری بیوی کے لڑکوں کو مختلف شہروں میں آباد کیا، پھر چوتھی شادی حجور سے کی ان سے پانچ لڑکے پیدا ہوئے۔ (تاریخ طبری: ج ۱، ص ۱۹ تا ۲۱۸، یہ ہشام بن محمد کذاب راوی کا قول ہے)

اولاد کی تڑپ: اولاد کی تڑپ کا اظہار اس دعا کے ساتھ اپنے رب کے سامنے کرتے رہے:

﴿رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۱۰۰﴾ (الصافات) ”اے میرے رب! مجھے نیک بخت اولاد عطا فرما۔“

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پچاسی برس اور سارہ کی ۷۰ ستر برس ہو گئی تو آپ اولاد سے مایوس ہو رہے تھے، تو حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے خود کہا کہ ہاجرہ سے شادی کر لو شاید کہ اللہ انہیں سے تمہیں اولاد سے نواز دے، چنانچہ ابراہیم علیہ السلام نے ہاجرہ سے شادی کر لی۔

﴿فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ۝۱۰۱﴾ (الصافات) ”ہم نے اسے ایک بردبار تحمل مزاج بیٹے کی بشارت دی۔“

چھیاسی سال کی عمر میں اللہ نے ہاجرہ کے بطن سے بیٹا اسمٰعیل عطا فرمایا۔

اسمٰعیل کا نام: شماعیل رکھا، عبرانی میں شماع کا معنی سننا اور ایل کا معنی اللہ، یعنی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ نے دعا سن لی' یہی نام عربی میں اسمٰعیل ہوا۔

اسمٰعیل علیہ السلام بچپن میں کعبہ کے پاس:

﴿وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۲۴﴾﴾ (البقرۃ)

''جب ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے کچھ باتوں میں آزمایا تو ابراہیم علیہ السلام امتحانوں میں پاس ہوئے' فرمایا: اے میرے خلیل میں تجھے لوگوں کا امام بنانے والا ہوں' عرض کیا میری اولاد کو بھی، فرمایا: صرف صالحین کو بناؤں گا ظالموں کو نہیں۔''

اللہ نے ایک اور امتحانی پرچہ ڈال دیا کہ اپنے اکلوتے معصوم بیٹے اسماعیل علیہ السلام اور اس کی والدہ کو میرے گھر کے پاس چھوڑ آؤ تو ابراہیم علیہ السلام بُراق پر سوار ہوئے اپنے آگے اپنے دو سالہ بیٹے اسماعیل علیہ السلام اور پیچھے بیوی ہاجرہ کو بٹھایا اور جبریل علیہ السلام بیت اللہ کا مقام بتانے کے لیے آپ علیہ السلام کے ساتھ ساتھ تھے۔ (طبقات ابن سعد جلد ا/صفحہ ۰ ۷)

سارہ کا ہاجرہ پر رشک کا واقعہ:

واقدی اور ابن عسا کر نے بیان کیا ہے کہ حضرت سارہؓ کے ہاں ایک مدت تک اولاد نہ ہوئی تو انہوں نے ہاجرہ جو ان کو شاہ مصر سے ہدیۃً ملی تھی ابراہیم علیہ السلام کو جذبہ اولاد سے ہبہ کر دی کہ شاید اللہ آپ کو اس سے اولاد دے دے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے اسماعیل بیٹا عطا فرما دیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہاجرہ سے بیٹے کی وجہ سے زیادہ محبت کرنے لگے۔ حضرت سارہؓ کے دل میں ہاجرہ پر غصہ آیا اور قسم کھا لی کہ میں ہاجرہ کا ناک کان کاٹ دوں گی تا کہ صورت بگڑنے کے سبب ابراہیم علیہ السلام کی محبت کم ہو جائے۔ ابراہیم علیہ السلام نے سمجھایا تو عرض کی کہ میں قسم کیسے پوری کروں، ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اس کے کانوں میں سوراخ کر دو اور ختنہ کر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دو، حضرت ہاجرہؓ نے کان چھیدنے کے بعد کانوں میں بالیاں ڈال لیں جس سے ان کے حسن میں اور اضافہ ہو گیا۔ (تفسیر مظہری، سورۂ ابراہیم آیت ۳۷ کے تحت)

بحکم خدا ابراہیم علیہ السلام بیوی بچے کو لے کر نکلے ام اسمٰعیل علیہ السلام نے نطاق یعنی کمر بند باندھ لیا، بڑی چادر جو زمین پر رگڑتی جائے جس سے قدموں کے نشان مٹتے جائیں تاکہ سارہ کو معلوم نہ ہو۔

(بخاری' کتاب الانبیاء' باب یزفون النسلان' حدیث: ۳۳۶۴)

ہاجرہ اور اسمٰعیل علیہ السلام مقام زمزم پر: ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام ہاجرہ اور بچے اسمٰعیل کو لے کر مکہ پہنچے، زمزم کے پاس ایک بڑے درخت کے نیچے بٹھا دیا ان دنوں مکہ میں نہ کوئی آبادی نہ کوئی کھیتی نہ کوئی انسان نہ پانی کا انتظام تھا۔ ابراہیم علیہ السلام ان کے پاس کھجوروں کا تھیلا اور پانی کی مشک رکھ کر اپنے گھر کی طرف چلے، ام اسمٰعیل پیچھے آئیں، عرض کی اس خشک جنگل جہاں نہ پانی نہ آبادی نہ انسان آپ ہمیں چھوڑ کر کہاں جا رہے ہیں۔ پیچھے چلتی جا رہی ہیں اور یہی بار بار کہتی ہیں «یَا اِبْرَاهِیْمُ اَیْنَ تَذْهَبُ وَتَتْرُکُنَا بِهٰذَا الْوَادِی الَّذِیْ لَیْسَ فِیْهِ اِنْسٌ وَّلَا شَیْءٌ»۔ اس خشک جنگل میں چھوڑ کر کہاں جا رہے ہیں، جس میں کوئی انسان وغیرہ نہیں، آپ علیہ السلام خاموش ہیں۔ مولانا صمصامؒ نے اس طرح ترجمانی کی:

دوہاں نوں نال لیا ربدے خلیل نے
مکے دیاں حداں دسیاں جبرائیل نے
آن بٹھایا اوتھے اللہ کفیل نے
تیسرا اوتھے کوئی نائیں
اک پانی دی مشک تھوڑے ستو لیائے سی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تھیلا کھجوراں حضرت کول ٹکائے سی
گھر نوں ٹرے حضرت پچھاں سدھائے سی
مائی پکارے نبی تائیں
کیہدے حوالے کر کے ٹریا ایں پیاریا
درندیاں دے جنگل وچ ساہنوں اتاریا
کوئی ہوئی گستاخی دسیں ربدے پیاریا
نبی مڑ کے پچھاں ڈٹھا نائیں
ہاجرہ پچھے دوڑی روندی بے چاری
حضرت قصور دسو میں صدقے میں واری
میرے تے ہوئی کیہڑی گلوں قہاری
نبی دتا جواب اوہدے تائیں
حضرت فرمایا سن ہاجرہ پیاری
اینویں فرمایا مینوں ذات غفاری
جنگل دے وچ چھڈاں تینوں اکاری
ماں پت رہو اینہیں جائیں
جے حکم ہے اینویں تاں خوف نہ کوئی
رب حوالے جاؤ ساڈا وارث ہے اوئی
اللہ ہے کافی مائی آکھ کے روئی
اور کرے گا ضائع ساہنوں نائیں

حضرت ہاجرہ نے عرض کیا کہ کیا ہمیں اللہ کے حکم سے چھوڑ چلے ہو؟ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اللہ کے حکم سے، تو ہاجرہ نے کہا: «اِذًا لا یُضَیِّعُنَا»، پھر اللہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ حضرت ہاجرہ واپس اپنے بچے کے پاس آ گئیں تو ابراہیم علیہ السلام ثنیہ پہاڑی کے پاس پہنچ کر بیت اللہ کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

طرف رخ کر کے دعا کرنے لگے۔

﴿رَبَّنَآ اِنِّیٓ اَسۡکَنۡتُ مِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ بِوَادٍ غَیۡرِ ذِیۡ زَرۡعٍ عِنۡدَ بَیۡتِكَ الۡمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجۡعَلۡ اَفۡئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَہۡوِیۡۤ اِلَیۡہِمۡ وَارۡزُقۡہُمۡ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّہُمۡ یَشۡکُرُوۡنَ ﴿۳۷﴾﴾ (ابراھیم)

”اے اللہ! میں نے تیرے گھر کے نزدیک بے آب ودانہ میدان میں اپنی اولاد کو بسایا ہے، اللہ تو ان کو پکا نمازی بنا اور لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مانوس کر دے اور انہیں پھلوں کا رزق عطا فرما...... تاکہ وہ تیرا شکریہ ادا کریں۔“

ان تینوں دعاؤں کی قبولیت کا تذکرہ میں (خلیل اللہ کی دعائیں) عنوان میں عرض کر چکا ہوں حضرت ہاجرہؓ بچے کو دودھ پلاتی ہیں، کھجوریں کھاتیں اور پانی پیتی رہیں جب کھانا پانی ختم ہو گیا تو خود بھی اور بچہ بھی پیاسا ہوا جب بچہ ان کے سامنے شدت پیاس سے تڑپنے لگا تو بچے کی تڑپتی حالت کو دیکھنا برداشت نہ کر سکیں تو اُٹھ کر صفا پہاڑی پر آئیں وادی کی طرف دیکھا شاید کوئی انسان نظر آئے جب کوئی نظر نہ آیا تو وادی (پہاڑوں کے درمیان نیچی جگہ) پہنچیں پریشانی کے عالم میں یہاں سے مروہ کی طرف دوڑ لگائی مروہ پر چڑھ کر اطراف کو دیکھا کوئی انسان نظر نہ آیا اسی طرح انہوں نے سات چکر لگائے جب ساتویں مرتبہ مروہ پر آئیں تو کانوں میں ایک آواز پڑی دوڑنے کی وجہ سے سانس چڑھا ہوا تھا آواز کی سمجھ نہ آئی خود کو کہنے لگیں «صَهٍ تُرِیْدُ نَفْسَهَا» خاموش، پھر دوبارہ آواز سنی تو فرمایا میں نے تیری آواز تو سن لی ہے «اِنْ کَانَ عِنْدَكَ غَوَاثٌ»، اگر تو کسی ذریعہ سے ہماری مدد کر سکتا ہے تو کر، تو زمزم کی جگہ فرشتہ نمودار ہوا «فَبَحَثَ بِعَقِبِهٖ اَوْ قَالَ بِجَنَاحِهٖ حَتّٰی ظَهَرَ الْمَآءُ»، فرشتے نے اپنی ایڑی یا اپنا پر زمین پر مارا جس سے زمزم کا چشمہ جاری ہو گیا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(بخاری جلد ۱ صفحہ ۴۷۵، کتاب الانبیاء باب یزفون النسلان نمبر ۳۳۶۴)

ہتھ پیر چھڑیاں مارے بچہ پیارا
ڈٹھا نہ جاوے آخر کردی کنارہ
اکھاں تو لانبھے مکے مرنے ہارا
نہ تڑفدا ویکھاں لاڈلے تائیں
صفا پہاڑی لاگے اوہدے ول آئی
چڑھ گئی اتے نظر دور تک پائی
پانی دسیاوے یا کوئی قافلہ راہی
پر نظر کوئی آوے نائیں
صفا توں اتر ول مروہ دے آوندی
چار چوفیرے پئی نظراں دوڑاوندی
کوئی بھی چیز جدوں نظر نہ آوندی
پھر دوڑی صفا اتے آئی
ستویں وار جدوں مروہ تے آوندی
غیبی آواز سن ایہہ فرماوندی
جے کریں امداد کچھ پین تے کھان دی
لوڑ اسانوں شک نائیں
ملک نورانی اڈی زمین تے ماری
زمزم دا چشمہ اوتھے ہو گیا جاری
پی لیا پانی رب دی شکر گزاری
نالے پیایا اے بچے تائیں
ہن کہندا فرشتہ تسی خوف نہ کھاویو
ضائع نہیں کردا رب نا ہی گھبراویو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اے اللہ دا گھر ایتھے برکتاں پادیو
کرسی امداد اللہ سائیں

زمزم کا معنی: ۱- وہ پانی جس کے نکلنے کی آواز دور سے سنائی دے۔

۲- سریانی زبان میں ٹھہرنا، چونکہ چشمہ کے نکلتے وقت ہاجرہ کی زبان سے بے ساختہ زم زم نکلا کہ پانی ٹھہر جا۔

۳- حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا بہت مقدار میں جمع پانی کو زمزم کہتے ہیں۔ (فتح الباری جلد۳/صفحہ۳۹۴) اسی معنی کے مطابق اس کنویں میں اتنا پانی جمع ہے کہ آج تک ختم نہیں ہوا۔

زمزم پینے سے ہر غرض پوری: ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَآءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهٗ اِنْ شَرِبْتَهٗ تَسْتَشْفِي بِهٖ شَفَاكَ اللّٰهُ وَاِنْ شَرِبْتَهٗ لِشِبْعِكَ اَشْبَعَكَ اللّٰهُ بِهٖ وَاِنْ شَرِبْتَهٗ لِيَقْطَعَ ظَمَاكَ قَطَعَهُ اللّٰهُ وَهِيَ هَزْمَةُ جِبْرِيلَ وَسُقْيَا اللّٰهِ اِسْمَاعِيلَ». (سنن دارقطنی ج۲ص۲۸۹ کتاب الحج)

زمزم کا پانی جس مقصد کے لیے پیا جائے وہی مقصد پورا ہوتا ہے اگر تو اس کو بیماری سے شفاء کے لیے پئے گا تو اللہ تجھے شفا دے گا' اگر تو اس لیے پئے گا کہ وہ تیری پیاس بجھائے تو اللہ تیری پیاس بجھائے گا اور یہ جبریل کا کنواں ہے جو اللہ نے اسمٰعیل کو پلایا تھا۔

www.KitaboSunnat.com

امام شوکانی نے نیل الاوطار (ج۵ صف۹۳) میں دارقطنی کے حوالہ سے یہ الفاظ بھی نقل کئے ہیں «وَاِذَا شَرِبْتَهٗ مُسْتَعِيذًا بِاللّٰهِ اَعَاذَكَ اللّٰهُ». اگر تو اللہ کی پناہ لینے کے لیے پئے گا تو اللہ تجھے اپنی پناہ دے گا۔ لیکن یہ الفاظ مجھے دارقطنی سے نہیں ملے البتہ مستدرک حاکم (ج۱ص۴۷۳ کتاب المناسک، باب ماء

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

زمزم) میں یہ الفاظ ہیں۔

منافق زمزم تھوڑا پیتا ہے: ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص آیا آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا «مِنْ أَيْنَ أَنْتَ؟» تو کہاں سے آیا ہے؟ اس نے کہا میں زمزم پی کر آیا ہوں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تو نے زمزم کے آداب بھی ملحوظ رکھے۔ اس نے کہا وہ کیا ہے؟ فرمایا قبلہ کی طرف منہ کر کے بسم اللہ پڑھ کر پھر تین سانس لے، پھر خوب پیٹ بھر کر پی، پھر آخر پر الحمد للہ کہہ کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے: «آيَةُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُنَافِقِينَ إِنَّهُمْ لَا يَتَضَلَّعُونَ مِنْ زَمْزَمَ». ہمارے اور منافقوں کے درمیان یہ نشانی ہے کہ وہ زمزم پیٹ بھر کر نہیں پیتے۔ (دار قطنی ج ۲' ص ۲۸۸' کتاب الحج)

زمزم طعام بھی ہے: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: «خَيْرُ مَاءٍ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ مَاءُ زَمْزَمَ فِيهِ طَعَامُ الطُّعْمِ وَشِفَاءُ السُّقْمِ». زمین پر سب سے بہتر پانی زمزم ہے جو بھوکے کا کھانا اور بیمار کی شفاء ہے۔ (طبرانی صغیر' رجالہ صحیح' و مجمع الزوائد ج ۳' ص ۲۸۶)

ابوذر رضی اللہ عنہ اور زمزم: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی ملاقات سے تین سال قبل ہی میں اللہ کی نماز پڑھتا تھا، اور اپنی قوم کے شرک وجہالت سے تنگ آ کر علیحدہ ہو چکا تھا، میرا بھائی انیس کسی کام کے لیے مکہ آیا نبی ﷺ سے کلام سنکر میرے پاس آیا مجھے کہنے لگا کہ مجھے مکہ میں ایک شخص ملا جو تیرے دین والا ہے، اس کا دعویٰ ہے کہ میں اللہ کا نبی ہوں لوگ اسے شاعر...... کاہن...... ساحر وغیرہ کہتے ہیں، لیکن میں نے اس کا کلام سنا...... میں خود بہت بڑا شاعر ہوں...... میں نے اشعار سے اس کا موازنہ کیا ایسا موازنہ کیا کہ میرے علاوہ کوئی نہیں کر سکے گا۔ اور میں نے کاہنوں کا کلام بھی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سنا ہے اس کا کلام شاعروں اور کاہنوں کا کلام نہیں ''وَاللّٰہِ اِنَّہٗ لَصَادِقٌ'' اللہ کی قسم وہ سچا ہے۔ میں نے بھائی انیس سے کہا تم یہاں رہو میں اس شخص کو جا کر دیکھتا ہوں، چنانچہ میں مکہ آیا ایک کمزور جسم آدمی سے پوچھا تم میں صابی کون ہے۔ (وہ لوگ آپ ﷺ کو صابی کہتے تھے) اس نے مجھے کہا تو ہی صابی ہے کیونکہ تو اس کا مذہبی بننے کے لیے پوچھتا ہے، پھر انہوں نے مجھے مار مار کر لہو لہان کر دیا۔ کچھ دیر بعد مجھے ہوش آیا میں زمزم کے پاس آیا اور جسم سے خون وغیرہ دھویا۔ پھر میں ایک مہینہ وہاں رہا رسول اکرم ﷺ کی تلاش میں......

میرے پاس کھانے کے لیے کچھ نہ تھا میں مہینہ بھر صرف زمزم پیتا رہا حتی کہ میں موٹا ہو گیا۔ ایک بار چاندنی رات میں مکہ والے سب سو گئے صرف دو عورتیں اساف اور نائلہ بتوں کو پکار رہی تھیں میں نے انہیں طنزاً کہا ان دونوں کا نکاح کر دو لیکن ان دونوں نے میری بات کی پرواہ نہ کی لیکن مجھے انتہائی غصہ آ رہا تھا کہ یہ اللہ کے گھر میں توحید کے مرکز میں شرک کر رہی ہیں میں نے ان کے سامنے ان کے بتوں کو گندی گالی دی۔ وہ سن کر چلانے لگیں کہ کاش ہمارا کوئی آدمی ہو جو اس شخص کو بے ادبی کی سزا دے وہ عورتیں شور ڈالتی گھروں کو چلیں تو راستہ میں نبی ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ملے پوچھا کیا ہوا؟ انہوں نے ساری بات بتائی کہ وہ صابی جو کعبہ کے پردے میں چھپا ہمارے معبودوں کو گالیاں دیتا ہے۔ نبی ﷺ نے آتے ہیں حجر اسود کو بوسہ دیا طواف کیا نماز پڑھی میں نے ان نشانیوں سے پہچان لیا کہ یہی اللہ کے سچے نبی ﷺ ہیں میں نے قریب آ کر سلام کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا «مَنْ اَنْتَ؟» تو کون ہے میں نے عرض کیا ابوذر غفاری۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ پیشانی پر رکھا میں نے سوچا شاید آپ ﷺ کو غفار قبیلے سے میری نسبت اچھی نہیں لگی۔ میں آپ ﷺ کا ہاتھ پیشانی سے ہٹانے کے لیے آپ ﷺ کی طرف لپکا لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے روک دیا، کچھ دیر بعد آپ ﷺ نے فرمایا «مَتٰی کُنْتَ ھٰھُنَا؟» تو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کب سے یہاں آیا ہے؟ میں نے عرض کیا تیس دنوں سے آپ ﷺ نے فرمایا کھانا کہاں سے کھاتا رہا؟ میں نے عرض کیا، صرف زمزم کا پانی پیتا رہا اور پہلے سے موٹا ہو گیا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: «فَإِنَّهَا مُبَارَكَةٌ، إِنَّهَا طَعَامُ طُعْمٍ». یہ بابرکت پانی پیٹ بھرنے والا کھانا بھی ہے۔ (مسلم ج ۲، صفحہ ۲۹۵

کتاب فضائل الصحابۃ، باب نمبر ۲۹ فضائل ابی ذر ۲۴۷۳)

رسول اللہ ﷺ اور زمزم: نبی ﷺ نے فرمایا مکہ میں میرے گھر کی چھت کھول دی گئی، جبریل علیہ السلام اترے فَفَرَّجَ صَدْرِي انہوں نے میرا سینہ چاک کیا، پھر اسے زمزم کے پانی سے دھویا، ایک سونے کا طشت جو ایمان وحکمت سے بھرا تھا وہ ایمان وحکمت میرے سینہ میں بھر دیا اور سینہ جوڑ دیا۔

(بخاری ج ۱ صفحہ ۵۰ کتاب الصلوٰۃ کا پہلا باب)

نبی ﷺ زمزم کا پانی ڈول اور مشکیزے بھر بھر کے مدینہ لے جاتے۔ (ترمذی

کتاب الحج باب ماجاء فی الحجر الاسود حدیث نمبر ۹۶۳)

زمزم پینے کے آداب: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پیا۔ (بخاری: کتاب الاشربہ باب الشرب قائما نمبر ۵۶۱۷) حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے زمزم کھڑے ہو کر پینے کا جواز ملتا ہے وجوب نہیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کی دارقطنی والی روایت میں قبلہ رخ ہونا بھی ہے پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما زمزم پیتے وقت یہ پڑھتے تھے: «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ». ''اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم اور وسیع رزق اور ہر بیماری کی شفا کا سوال کرتا ہوں۔'' (سنن دارقطنی جلد ۲ ص ۲۸۸)

زمزم کی مختصر تاریخ: یہ تو میں عرض کر چکا ہوں کہ یہ چشمہ حضرت اسمٰعیل اور ام اسمٰعیل کے لیے اللہ نے جبریل کی ایڑی یا پر لگنے سے چلایا تھا، تقریباً یہ چشمہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

چھ صدی تک چلتا رہا پھر جب بنو جرہم پر بنوخزاعہ غالب آئے تو بنو جرہم نے مکہ سے بھاگتے وقت (بقول ابن خلدون) دوسونے کے ہرن جو ایرانی زائروں نے کعبہ پر چڑھائے تھے یہ ہرن اور کچھ تلواریں وغیرہ سامان اس کنویں میں ڈال کر بند کر دیا، پھر یہ صدیوں بند رہا حتی کہ نبی ﷺ کے دادا سردار عبدالمطلب نے تین رات خواب دیکھا۔ (تاریخ ابن خلدون: ج ۲ ص ۳۵۲ اردو)

زمزم کی کھدائی: ابن اسحاق حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ سردار عبدالمطلب نے کہا کہ میں حجر میں سو رہا تھا کہ ایک کہنے والے نے کہا طیبہ کھودو، پھر دوسری رات اس نے کہا "بَرَّہ" کھودو، پھر تیسری رات اس نے کہا "مَضْنُونَہ" کھودو اسی طرح میں چوتھی رات اپنی آرام گاہ سویا ہوا تھا تو اس نے کہا زمزم کھودو میں نے گزشتہ راتوں کی طرح پوچھا زمزم کیا ہے؟ اس نے کہا ایسا کنواں جو کبھی نہ سوکھے گا اور وہ کنواں حاجیوں کے بڑے بڑے گروپوں کو سیراب کرے گا وہ زمزم کا کنواں لید اور خون کے درمیان چیونٹیوں کے سوراخ میں ہے۔ وہاں کل کوا چونچ مارے گا، صبح عبدالمطلب نے کدال لی اور اپنے بڑے لڑکے حارث کو ساتھ لیا۔ دورِ جاہلیت میں بتوں کے نام قربان گاہ پر خون اور لید کے مقام پر چیونٹیوں کے سوراخ پر کوا چونچ مار رہا تھا اس جگہ پہنچے اور زمزم کھودنا شروع کیا جب کنویں کی کچھ چیزیں ظاہر ہوئیں تو عبدالمطلب نے تکبیر بلند کی تو قریش نے کہا یہ کنواں ہمارے باپ اسمٰعیل کی نشانی ہے ہم بھی اس میں برابر کے شریک ہیں، عبدالمطلب نے کہا ایسا نہیں ہو سکتا انہوں نے لڑائی کی دھمکی دی تو سردار صاحب نے فرمایا فیصلہ کے لیے کوئی ثالث مقرر کر لو۔

چنانچہ انہوں نے بنو سعد ہذیم کی ایک کاہنہ جو شام میں رہتی تھی کو منتخب کیا۔ چنانچہ قریش کے تمام خاندانوں کا ایک ایک فرد سوار ہوا اور سردار صاحب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ شام کی طرف روانہ سفر ہوئے راستہ میں کئی خشک میدانوں سے گزر ہوا ایک خشک میدان میں تھے کہ سردار صاحب اور ان کے ساتھیوں سے پانی ختم ہو گیا باقی قریش کے لوگوں کے پاس کچھ پانی تھا، سردار صاحب نے ان سے پانی مانگا انہوں نے انکار کر دیا، آخر کوشش کے باوجود سردار صاحب پانی سے مایوس ہوئے تو زندگی کا خاتمہ نظر آنے لگا تو ساتھیوں سے کہا کہ گڑھے کھودو تا کہ جب کوئی ساتھی فوت ہوتا جائے دوسرے ساتھی اسے دفناتے جائیں جب گڑھے کھود لیے تو ساتھیوں سے کہا جب تک زندگی باقی ہے ہمیں پانی کی تلاش کی کوشش تو کرنی چاہیے۔ پانی کی تلاش میں اونٹنی پر سوار ہوئے اونٹنی انہیں لے کر اٹھی تو پاؤں کے نیچے سے اللہ نے میٹھے پانی کا چشمہ جاری کر دیا۔ اب قریش نے یہ معاملہ دیکھا تو کہنے لگے کہ اللہ نے یہ ہمارے مابین فیصلہ فرما دیا ہے کہ زمزم کے بارے ہم آپ سے جھگڑا نہیں کریں گے۔ چنانچہ سردار صاحب نے زمزم کھودا تو اس سے بنو جرہم کی مدفون کچھ تلواریں اور دو سونے کے ہرن نکلے، جو فارس کے بادشاہ نے بطور ہدیہ کعبہ بھیجے تھے، عبدالمطلب نے تلواروں کا دروازہ بنوایا اور ہرن توڑ کر سونے سے دروازے کو مزین کر دیا اور یہ دروازہ بیت اللہ شریف کو لگا یا دیا۔ (تاریخ ابن خلدون: ج ۲، ص ۳۰۲، وابن ہشام: ج ۱، ص ۱۷۳) زمزم کا کنواں کئی مرتبہ پانی کم ہونے کی وجہ سے کھودا گیا۔

۱۴۵ھ میں ابو جعفر منصور نے اس پر قبضہ بنایا اور سنگ مرمر کا فرش کیا، پھر مامون الرشید نے جاہِ زمزم کی مٹی نکلوا کر اس کو گہرہ کیا۔

ایک مرتبہ کوئی دیوانہ شخص کنویں کے اندر کود پڑا اس کے نکالنے کے لیے جدہ سے غواص یعنی غوطہ خور بلائے گئے، بمشکل اس کی نعش ملی اور کنویں کو پاک کرنے کے لیے بہت پانی نکالا گیا۔ ۲۲۳ھ میں اس کی دیواریں گر گئیں اور اندر ملبہ جمع ہو گیا، طائف کے بشر نامی شخص نے یہ ملبہ نکالا اور اس کی مرمت کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تو پانی بھرپور آنے لگا۔

پھر اس کی حفاظت کے لیے ۱۰۳۰ھ میں سلطان احمد خاں کے حکم سے چاہ زمزم کے اندر پانی کی سطح سے سوا تین فٹ نیچے لوہے کا جال ڈال دیا گیا۔ پھر ۱۰۳۹ھ میں سلطان مراد خاں نے جب کعبہ شریف کو از سر نو تعمیر کیا تو چاہ زمزم کی بھی تعمیر نو کی پانی کی تہہ سے اوپر تک سنگ مرمر لگایا زمین سے ایک گز اونچی اور دو گز چوڑی منڈھیر بنوا دی چاروں طرف دو دو گز تک سنگ مرمر کا فرش بنا کر اس پر دیواریں اٹھائیں اوپر چھت ڈال کر کمرہ بنا دیا۔ (شرح بخاری از مولانا داود راز: ج ۲' ص ۶۲۰' کتاب الحج) یہ تھی زمزم کی مختصر تاریخ اور تاریخ کعبہ کا بقیہ موضوع ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ کسی خطبہ میں عرض کروں گا۔

آخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ورود مکہ تا وفات

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

﴿رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ۝۳۷﴾ (ابراھیم)

''اے میرے پروردگار! میں نے اپنی اولاد کو غیر آباد علاقہ میں تیرے حرمت والے گھر کے پاس چھوڑا' میرے پروردگار! یہ اس لیے کہ وہ نماز قائم کریں' تو لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے' اور ان کو پھلوں کا رزق عطا فرما' تا کہ وہ شکر گزار بن جائیں۔''

حضرات......! آج میں انشاء اللہ العزیز حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا بچپنا اور جوانی کا مکہ میں گزارنا اور ابراہیم علیہ السلام کا کئی مرتبہ ان کی ملاقات کے لیے شام سے مکہ آنا اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا اللہ کی راہ میں قربان ہونے کے لیے تیار ہونا (تاریخ قربانی میں عرض کر چکا ہوں' اسی طرح بیت اللہ کی تعمیر کا تذکرہ تاریخ کعبہ میں عرض کر چکا ہوں) ابراہیم علیہ السلام کی وفات تک کے حالات آج عرض کروں گا۔

جب ابراہیم علیہ السلام ام اسمٰعیل اور اسمٰعیل علیہ السلام کو بیت اللہ کی جگہ چھوڑ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

گئے تو زمزم کا چشمہ جاری ہوا' فرشتے نے کہا:

«لَا تَخَافُوا الضَّيْعَةَ فَإِنَّ هٰهُنَا بَيْتُ اللّٰهِ يَبْنِي هٰذَا الْغُلَامُ وَأَبُوهُ وَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَهْلَهُ».

''اپنے ضائع ہونے کا خوف نہ کرو' یہاں اللہ کا گھر ہوگا جسے یہ بچہ اور اس کا باپ تعمیر کریں گے' اللہ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا۔''

بنو جرہم کی آمد: بیت اللہ کی جگہ ایک ٹیلہ نما تھا۔ سیلاب آتا اور دائیں بائیں زمین کاٹ کر لے جاتا' کچھ وقت بعد بنو جرہم (جو کہ یمنی باشندے تھے) کا قافلہ مقام کداء یعنی مکہ کے بالائی حصہ سے گزرا اور مکہ کے نشیبی حصہ میں پڑاؤ ڈالا' قریب ہی انہوں نے منڈلاتے ہوئے پرندے دیکھے کہنے لگے یہ پرندے پانی پر منڈلا رہے ہیں۔ حالانکہ اس سے قبل جب بھی ہم یہاں سے گزرے پانی نہ دیکھا' آخر انہوں نے پتہ لینے کے لیے اپنے آدمی بھیجے......انہوں نے پانی دیکھا واپس آ کر اطلاع دی' اب یہ قافلہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور یہاں رہنے کی اجازت مانگی' ام اسمٰعیل سلام اللہ علیہما نے فرمایا' تم یہاں رہو' لیکن پانی پر قبضہ ہمارا ہوگا۔ انہوں نے تسلیم کر لیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا' اب ان کو پڑوس مل گئے' اب ان کا بھی یہاں اچھا دل لگ گیا۔ بنو جرہم نے اپنے دوسرے لوگوں کو بھی بُلا لیا' ان کے کئی گھرانے یہاں آباد ہو گئے۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام انہیں میں جوان ہوئے اور ان سے عربی زبان سیکھ لی۔

ناشکری بہو کے بارے حکم: جوانی میں اسمٰعیل علیہ السلام ایسے خوبصورت تھے کہ آپ پر سب کی نظریں اٹھتی تھیں' چنانچہ بنو جرہم نے رشتہ دیا' آپ کی شادی ہو گئی' پھر حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا وفات پا گئیں' ایک دفعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام شام سے مکہ میں اولاد کو ملنے آئے' لیکن اسمٰعیل گھر نہ تھے' ان کی بیوی سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پوچھا اسمٰعیل کہاں ہیں' اس نے کہا' روزی کی تلاش میں نکلے ہیں' آپ نے پوچھا تمہارے حالات اور گزراوقات کیسی ہے؟

قَالَتْ نَحْنُ بِشَرٍّ نَحْنُ بِضِيقٍ وَّشِدَّةٍ فَشَكَتْ اِلَيْهِ. کہنے لگی' ہم بڑی تنگی میں گزراوقات کر رہے ہیں۔

اس طرح کی ناشکری کے کلمات کہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا:

فَاِذَا جَآءَ زَوْجُكِ فَاقْرَئِي عَلَيْهِ السَّلَامَ وَقُوْلِي لَهٗ يُغَيِّرُ عَتَبَةَ بَابِهٖ. کہ جب تیرا خاوند آ جائے تو اسے میرا سلام کہنا اور کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل دے۔

فَلَمَّا جَآءَ اِسْمٰعِيْلُ كَاَنَّهٗ آنَسَ شَيْئًا. حضرت اسمٰعیل علیہ السلام گھر تشریف لائے تو کچھ انس سی محسوس کی تو پوچھا' کیا کوئی آیا تھا؟

بیوی نے کہا' جی ہاں! اس شکل کے ایک بزرگ آئے تھے' انہوں نے مجھ سے حالات پوچھے تو میں نے تنگی حالات کا شکوہ کیا' آپ نے فرمایا' کیا کچھ نصیحت بھی کر گئے' بیوی نے کہا جی ہاں آپ کو سلام کہتے تھے اور کہتے تھے کہ اپنے دروازہ کی چوکھٹ بدل دیں۔ آپ نے فرمایا' وہ میرے والد تھے اور وہ مجھے حکم دے گئے ہیں کہ میں تجھے طلاق دے دوں...... تو چلی جا میں نے تجھے طلاق دے دی۔

حضرت خلیل کدھرے سال چھ مائیں
ویکھدے آ کے پتر دے تائیں
اک واری آئے اسمٰعیل گھر ناہیں
ماری آواز پتر تائیں
اوہ نہیں گا گھر اگوں آیا جواب سی
تا حضرت خلیل اگوں کیتا خطاب سی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

گئے نے کدھر دل ہویا بیتاب سی
اوہ دیندی جواب حضرت تائیں
روزی کمان گھروں باہر گیا اے
اگوں نہیں پتہ کدھر پھردا اوہ پیا اے
تاں حضرت فرمایا حال تساں دا کہیا اے
سوکھے کہ اوکھے دسی جائیں
نونہہ نے کہیا بابا حال نہیں چجدا
نت کنالے نال ٹھوٹا ہے وجدا
کدے مل جائے رزق، ساڈا پیٹ ہے رجدا
کدے فاقہ تے فاقہ ساڈے تائیں
مڑدیاں واپس حضرت پاک فرمایا
میرا دیویں سلام اسمٰعیل جاں آیا
ردی چوگاٹھ بوہا ونگا کیوں لایا
بدلے چوگاٹھ اپنی تائیں
شام دے ویلے آئے حضرت ذبیح سی
گھروں خوشبو آوے دماغ صحیح سی
پچھیا حضرت اج آیا کوئی جی سی
بیوی نے آہو کہیا چائیں
بڈھا جہیا بابا واہڑی لال حنا تھیں
مارے آواز باہروں اچی صدا تھیں
میں کہیا گھر نائیں بولی حیا تھیں
آکھے ہے گیا کہیڑی جائیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

باہر ہے گیا میں آکھ سنایا سی
گھر دا بھی حال اونے پچھیا پچھایا سی
جاندی واری اس آکھ سنایا سی
بدلیں چوگاٹھ چنگی نائیں
تاں فرمایا پیغمبر اسمٰعیل پیارے سی
بے نصیبے او میرے ابو سوہارے سی
ربدے خلیل رتبے اچے تے بھارے سی
تیری زبان چنگی نائیں
ونگی چوگاٹھ کہہ کے حکم لگا گئے
بوہا خراب ہے جے بدلو فرما گئے
توں ایں چوگاٹھ تینوں گھروں کڈھا گئے
نکل جا اکھیں دسی نائیں

انبیاء کی دانائی پر قربان جاؤں کہ ابراہیم علیہ السلام نے بیٹے کے گھر ناشکری عورت کو پسند نہ کیا' کیونکہ جس گھر میں اللہ کی ناشکری کی جائے اس گھر میں غربت وذلالت چھا جاتی ہے۔

دوسری شادی: پھر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے بنو جرہم میں ہی دوسری شادی کر لی' پھر کچھ وقت کے بعد ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے اور اسمٰعیل علیہ السلام گھر پر نہ تھے' آپ نے ان کی بیوی سے پوچھا' تمہارے کیا حالات ہیں' اس نے کہا:

نَحْنُ بِخَيْرٍ وَّسَعَةٍ وَاَثْنَتْ عَلَى اللّٰهِ. بہت اچھے حالات ہیں' الحمد للہ بہت اچھی گزراوقات ہے۔

آپ نے فرمایا' کیا کھاتے ہو' اس نے کہا گوشت کھاتے ہیں' پانی پیتے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہیں' آپ اپنی بہو کے کلمات شکر پر بڑے خوش ہوئے اور دعا فرمائی:

«اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي اللَّحْمِ وَالْمَآءِ». ''اللہ ان کے لیے گوشت اور پانی میں برکت دے۔''

دعا مقبول: ابراہیم علیہ السلام کی دعا ایسی قبول فرمائی کہ وہاں آج تک گوشت بھی وافر ہے اور پانی بھی وافر ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ يَوْمَئِذٍ حَبٌّ لَوْ كَانَ لَهُمْ دَعَا لَهُمْ فِيهِ». ''ان دنوں ان کے پاس اناج' یعنی گندم نہ تھی' اگر ہوتی تو آپ ان کے لیے اس میں بھی برکت کی دعا کرتے۔''

ابراہیم علیہ السلام نے واپسی پر فرمایا' جب تمہارا شوہر آئے تو انہیں میرا سلام کہنا اور یہ بھی کہنا کہ دروازے کی چوکھٹ اب نہ بدلے' جب اسمٰعیل علیہ السلام تشریف لائے فرمایا: هَلْ اَتَاكُمْ مِنْ اَحَدٍ؟ کیا تمہارے پاس کوئی آیا تھا؟ عرض کیا' جی ہاں! ایک خوبصورت بزرگ آئے تھے' انہوں نے ہمارے حالات پوچھے میں نے اللہ کا شکریہ ادا کیا' وہ آپ کو سلام کہہ گئے اور فرما گئے کہ دروازے کی چوکھٹ نہ بدلنا۔ فرمایا وہ میرے ابو تھے وہ مجھے کہہ گئے ہیں کہ یہ تیری بیوی اچھی ہے اسے نہ چھوڑنا۔

تاں ہور نکاح کیتا ربدے پیارے
اک مدت توں بعد پھیرے بابے بھی مارے

جا کے ویکھاں پوتے پت پیارے
ماری آواز بیٹے تائیں

بوہے کھلو کے بیٹا بیٹا پکاریا
آواز محبت گھر پہنچی پیاریا

شکارنوں گئے حضرت بیوی پکاریا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تسی رکھو تشریف آون تائیں
گھر دا حال جدوں حضرت پچھایا
بڑا ہے چنگا بی بی آکھ سنایا
ربدا شکر اوہدا کرم سوایا
کوئی تکلیف ساہنوں نائیں
لوکی کھاون اناج اسی گوشت اڑاوندے
ربدے احسان وچ گنتی نہیں اوندے
پڑھدے نمازاں سجدے سیس جھکاوندے
بڑا احسان اللہ سائیں
گلاں باتاں کر کے لگا ٹرن پراہونا
میرا سلام اسمٰعیل نوں پوچاونا
آکھنا ہن نہ چوگاٹھ ہلاونا
چنگا ہے بوہا ونگا ناہیں

یہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پہلے بیٹے اسمٰعیل علیہ السلام کا تذکرہ تھا' دوسری اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے بھی بیٹے اسحٰق کی بشارت سنا دی۔

اسحٰق بیٹے کی بشارت جب حضرت سارہ سلام اللہ علیہا نے خاوند کی ہمدردی کے جذبہ سے اپنی خادمہ ہاجرہ ابراہیم علیہ السلام کو ہبہ کر دی کہ اللہ اس سے ہی انہیں اولاد عطا کر دے۔

﴿هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ﴾ ''نیکی کا بدلہ نیکی۔''

اللہ نے انہیں نیکی کا بدلہ یہ دیا کہ انہیں بڑھاپے میں اولاد عطا کر دی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ﴿۵۱﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿۵۳﴾ قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰٓى اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ﴿۵۴﴾ قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ﴿۵۵﴾ قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ﴿۵۶﴾﴾ (الحجر)

"اے میرے نبی! ان کو ابراہیم علیہ السلام کے مہمانوں کا واقعہ سناؤ' جب وہ اس کے پاس آئے تو سلام کہا' تو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا' ہمیں تم سے ڈر لگتا ہے' انہوں نے کہا' ہم سے نہ ڈرو ہم تو آپ کو ایک عالم بیٹے کی بشارت دینے آئے ہیں۔ فرمایا کیا تم مجھے بڑھاپے میں بیٹے کی بشارت دیتے ہو' ہم بالکل سچی بشارت دیتے ہیں' آپ اللہ کی رحمت سے ناامیدی نہ کیجئے' فرمایا نہیں، میں مایوس تو نہیں کیونکہ اللہ کی رحمت سے مایوسی تو گمراہ لوگ کرتے ہیں۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ﴿۶۹﴾ فَلَمَّا رَآٰ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ﴿۷۰﴾ وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ﴿۷۱﴾ قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ

"ابراہیم علیہ السلام کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے (انسانی شکل) میں بیٹے کی بشارت سنانے آئے' سب سے پہلے انہوں نے سلام کہا' ابراہیم علیہ السلام نے سلام کا جواب دیا اور ان کی ضیافت کا انتظام کرنے لگے کہ بچھڑے کا بھنا ہوا گوشت لائے' پھر ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا کہ وہ کھانا نہیں کھاتے' (سورۂ ذاریات میں ہے کہ آپ نے فرمایا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَهٰذَا بَعْلِي شَيْخًا اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيْبٌ ﴿٧٢﴾ قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ﴿٧٣﴾ (هود)

﴿اَلَا تَأْكُلُوْنَ﴾ تم کیوں نہیں کھاتے؟) پھر آپ ان سے ڈرے کہ کہیں یہ میرے دشمن ہی نہ ہوں' فرشتوں نے جب ابراہیم علیہ السلام پر خوف محسوس کیا تو کہا' نہ ڈرو ہم تو قوم لوط کو تباہ کرنے کے لیے بھیجے گئے ہیں...... قوم لوط کی تباہی کا سن کر حضرت سارہ بڑی خوش ہوئیں' پھر ہم نے سارہ کو بیٹے اسحٰق اور پوتے یعقوب کی بشارت سنائی...... بڑی حیرانگی سے فرماتی ہیں کہ بیٹا کیسے ہوگا' جبکہ میں بوڑھی بانجھ ہوں اور میرا خاوند بھی بوڑھا ہو چکا ہے...... (سورۂ ذاریات میں ہے ﴿فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ﴿٢٩﴾﴾ ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ آگے بڑھی اور حیرت میں اپنے منہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا کہ میں تو بوڑھی بانجھ ہوں) فرشتوں نے کہا' کیا آپ اللہ کے حکم سے تعجب کرتی ہیں' اے ابراہیم کے اہل بیت تم پر اللہ کی رحمتیں برکتیں نازل ہوں۔"

ایک ضعیف روایت: کہ جب ابراہیم علیہ السلام نے فرشتوں کے سامنے کھانا رکھا' انہوں نے نہ کھایا' آپ نے پوچھا' کیوں نہیں کھاتے؟ انہوں نے کہا' ہم قیمت ادا کیے بغیر نہیں کھائیں گے۔ آپ نے فرمایا' اس کی قیمت یہ ہے کہ شروع میں بسم اللہ اور آخر میں الحمد للہ کہو' تو جبریل نے میکائیل کی طرف دیکھا تو کہا «حَقٌّ لِهٰذَا اَنْ يَّتَّخِذَهٗ رَبُّهٗ خَلِيْلًا» "یہ سچ ہے' یہ آدمی اس لائق ہے کہ اسے اس کا رب اپنا خلیل بنائے۔" (ابن کثیر: ج ۲' ص ۵۹۳' تفسیر سورۂ ہود' آیت: ۷۳)

یہ نہ تو حدیث ہے نہ صحابی کا قول' بلکہ امام سدی کا قول ہے' اور اس کی سند بھی ضعیف ہے' کیونکہ اس میں اسباط بن نصر ضعیف ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مُردوں کی حیاتی کا منظر:

﴿وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۶۰﴾﴾ (البقرة)

''ایک دن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا' اے میرے رب مجھے بھی دکھا کہ تو مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا' کیا تو مانتا نہیں کہ میں مردوں کو زندہ کر سکتا ہوں۔ عرض کیا' یارب میں مانتا ہوں لیکن میں اطمینان قلب کے لیے منظر آنکھوں سے دیکھنا چاہتا ہوں' فرمایا' پھر چار پرندے پکڑو' انہیں اپنی طرف سے بولیاں سکھاؤ' پھر انہیں ذبح کر کے گوشت کے ٹکڑے کر دو پھر مختلف پہاڑوں پر گوشت ایک ایک ٹکڑا رکھ دو' ایک ایک کو اپنی طرف بلاتے جاؤ گے تو وہ اللہ کے حکم سے زندہ ہو کر آپ کے پاس دوڑتے آئیں گے' پھر جان لینا کہ اللہ غالب حکمت والا ہے۔''

ابراہیم علیہ السلام پر صحیفوں کا نزول:

﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿۱۵﴾ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۱۶﴾ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۱۷﴾ اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۸﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ﴿۱۹﴾﴾ (الاعلىٰ)

''جس شخص نے تزکیہ نفس کیا وہ کامیاب ہوا' اور اللہ کا نام یاد کیا' نماز بھی پڑھی لیکن تم دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو' حالانکہ آخرت بہتر اور بقا والی ہے، یہ باتیں پہلی کتابوں میں بھی ہیں' یعنی ابراہیم اور موسیٰ علیہما السلام کے صحیفوں میں۔''

وفات ابراہیم علیہ السلام:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴿۱۳۲﴾﴾ (البقرۃ)

ابراہیم علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی اولاد کو وصیت کی کہ اللہ نے تمہارے لیے دین کو پسند کیا ہے' لٰہذا تم آخر دم تک مسلمان بنے رہنا

ایک ضعیف روایت: بیان کیا جاتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے ایک بوڑھے کو گرمی میں چلتا دیکھا' آپ نے اسے ایک گدھا بھیجا وہ اس پر بیٹھ کر آیا' آپ نے اسے کھانا کھلایا وہ لقمہ منہ میں ڈالتا لیکن لقمہ آنکھ یا کان میں چلا جاتا۔ (آپ نے دعا کی تھی کہ مجھے میری چاہت کے بغیر موت نہ آئے) آپ نے پوچھا یہ کیوں اس نے کہا بڑھاپے کے سبب تو ابراہیم علیہ السلام نے فوراً دعا کی کہ یا اللہ مجھے بڑھاپے سے پہلے موت آ جائے وہ بوڑھا ملک الموت ہی تھا اس نے فوراً آپ کی روح قبض کر لی' پھر سارہ کی قبر کے قریب دفن کئے گئے۔ (طبری: ج۱' ص۲۱۹) اس میں اسباط بن نصر اور سدی ضعیف ہیں۔

یہ تھی ابراہیم علیہ السلام کی سیرت طیبہ میں نے خداداد توفیق سے اپنی پوری کوشش کی کہ خرافات اور مبالغہ سے بچ کر بیان کروں۔ اگر بتقاضائے بشریت کمزوری ہوئی ہو تو اللہ مجھے معاف فرمائے۔

آخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خلیل اللہ علیہ السلام کی دعائیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَن لَّا نَبِيَّ بَعْدَهٗ،
اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؀﴾ (مؤمن) ”تمہارے رب نے کہا کہ مجھ سے مانگو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔“

حضرات!...... کوئی نبی ہو یا غیر نبی...... نیک ہو یا بد...... مسلم ہو یا غیر مسلم، سب کو اللہ تعالیٰ نے جمع مذکر حاضر کی ضمیر ”کُمْ“ بول کر فرمایا کہ تم مجھ سے مانگو میں دوں گا دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ؀﴾ (فاطر) ”اے لوگو! تم سب اللہ کے مانگت ہو، اللہ ہی دولت مند تعریف کیا گیا ہے۔“

ان آیات سے پتہ چلا کہ تمام لوگ اللہ کے مانگت اور فقیر ہیں، مانگنا صرف اللہ ہی سے چاہیے تمام انبیاء علیہم السلام اللہ سے ہی مانگتے رہے، رئیس الموحّدین حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بڑے بڑے مشکل اوقات آئے لیکن انہوں نے ایک لمحہ بھر بھی اللہ کے در کو نہیں چھوڑا۔

آیئے غور فرمائیں ابراہیم علیہ السلام نے کیسی کیسی اور کس کس طرح اللہ سے دعائیں مانگیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٣﴾﴾ (الشعراء)

''اے میرے اللہ مجھے فیصلہ کی قوت دانائی عطا فرما کر اور مجھے نیک لوگوں میں شامل کر۔''

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک دعا میں دو جملے بولے پہلا جملہ کہ مجھے ایسا علم اور ایسی حکمت ودانائی عطا فرما جس سے میں لوگوں میں حق سچ کے فیصلے کروں، جس کے سبب لوگوں میں فساد ختم ہو جائے اور امن قائم ہو جائے، دوسرا جملہ کہ مجھے نیک لوگوں کی سوسائٹی نصیب فرما۔

اچھی سوسائٹی: مفسر قرطبی نے لکھا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام نے جنتیوں کا ساتھ مانگا لیکن عام معنٰی تو اس کا یہ ہے کہ نیک لوگوں کا ساتھ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے ثاران کو عام نصیحتوں میں یہ بھی نصیحت کی تھی کہ اے بیٹا علماءاور حکما کی سوسائٹی اختیار کر علماء کرام میں بیٹھنے سے ایمان روشن ہوتا ہے اور حکما یعنی دانا لوگوں میں بیٹھنے سے عقل بڑھتی ہے۔ (الترغیب والترہیب)

عقلمنداں دے پتر ہندے عقلمنداں وچ بھائی
جاہلاں دے وچ جاہل ہندے ہندا نیک نہ کائی

جاہلاں دے وچ بیٹھن کارن چڑھدا کچا رنگ گلابی
ہوراں نوں بھی اوہ لے کر گالے پاندا اے نت خرابی

نوح دا پتر مندیاں دے سنگ رل کے مندا ہویا
حق پیغام نہ منیاں اسنے نال انہاندے مویا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اے بھائی تو نیکاں دے سنگ رل کے نیک ہو جائیں
روز قیامت نال انہاندے رل کے جنت جائیں

اللہ نے اپنے آخر الزمان پیغمبر ﷺ کو فرمایا:

﴿وَاِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖ وَاِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ﴿۶۸﴾﴾ (الانعام)

''اے نبی ﷺ! آپ ایسے لوگوں سے اعراض کر لیجئے جو ہماری آیات میں نکتہ چینی کرتے ہیں جب نکتہ چینی چھوڑ کر کسی اور بات میں لگ جائیں تو پھر ان کے پاس بیٹھ جاؤ اگر کبھی آپ کو شیطان بھلا دے تو جس وقت تعلیم الٰہی یاد آئے فوراً ان ظالموں کی مجلس چھوڑ دو۔''

یعنی اللہ نے بری سوسائٹی سے بچنے کی تعلیم اور اچھی سوسائٹی کے اختیار کرنے کی اس طرح تعلیم دی ہے:

﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ﴿۲۸﴾﴾ (الکهف)

''اے نبی ﷺ! ان لوگوں کی سوسائٹی اختیار کیجئے جو صبح شام اللہ کی رضا کے لیے اسے پکارتے ہیں۔''

سوسائٹی کا مفصل موضوع پھر عرض کروں گا حضرت ابراہیم علیہ السلام اچھی سوسائٹی کا سوال کرتے ہیں ﴿وَاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ﴾۔

<u>دوسری دعا:</u> ﴿وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ﴿۸۴﴾﴾ (الشعراء)

''اور میرا ذکر پچھلے لوگوں میں باقی رکھ۔''

فوت ہونے کے بعد دنیا میں ذکر خیر اچھی تعریف کا ہونا بھی نیکیوں کی جزا ہے جو اللہ نیکوں کو عطا کرتا ہے۔ قرطبی نے عربی کا ایک مقولہ لکھا ہے: ''قَدْ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مَاتَ قَوْمٌ وَّهُمْ فِي النَّاسِ اَحْيَاءٌ"۔ کہ ایک قوم وفات کے بعد بھی لوگوں میں زندہ ہے۔ یعنی ان نیک اعمال کی وجہ سے دنیا میں بھی ان کا ذکر خیر ہوتا رہتا ہے اور بعض اعمال کا قبر میں بھی ثواب ملتا رہتا ہے جیسا کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهٗ"۔ (مسلم جلد ۲/صفحہ ۴۱، کتاب الوصیۃ، باب وصول الصدقات الی المیت)

جب آدمی فوت ہو جاتا ہے تو اس کے اعمال کا دارو مدار ختم ہو جاتا ہے مگر تین اعمال کا ثواب جاری رہتا ہے، صدقہ جاریہ...... علم پڑھانا...... نیک اولاد کی دعا۔

یعنی ان اعمال کا ثواب مرنے کے بعد بھی ایسا ہی ملتا ہے جیسا کہ زندگی میں کسی عمل کے کرنے سے ملتا تھا، گویا کہ ایسے اعمال والا شخص فوت ہونے کے باوجود نیکیوں کے ثواب اور ذکر خیر کے لحاظ سے زندہ ہے۔

تیسری دعا: ﴿وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ الْجَنَّةِ النَّعِيْمِ﴿۸۵﴾﴾ (الشعراء)

"مجھے نعمتوں والی جنت کا وارث بنا۔"

چوتھی دعا: ﴿وَاغْفِرْ لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ﴿۸۶﴾﴾ (الشعراء)

"میرے باپ کو بخش دے کیونکہ وہ گمراہ ہو چکا ہے۔"

یاد رہے کہ یہ دعا ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے اس حکم سے پہلے کی تھی جو کہ اللہ نے مشرک کے لیے بخشش مانگنا منع کر دیا۔

﴿وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ فَلَمَّا

"ابراہیم علیہ السلام کی اپنے باپ کے لیے دعاء استغفار صرف وعدے کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تَبَيَّنَ لَهٗۤ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ﴿۱۱۴﴾ (التوبة)

مطابق تھی جب واضح ہو گیا کہ اس کا باپ اللہ کا دشمن ہے تو ابراہیم علیہ السلام اس سے بالکل علیحدہ ہو گئے۔"

وہ وعدہ سورۂ مریم میں:

﴿سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا﴿۴۷﴾﴾ (مریم)

"ابا جان میں اپنے رب سے آپ کے لیے بخشش مانگوں گا کیونکہ میرا رب مجھ سے بڑا مہربان ہے۔"

پانچویں دعا: ﴿وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ﴿۸۷﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ﴿۸۸﴾ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ﴿۸۹﴾﴾ (الشعراء)

"مجھے قیامت کے دن رُسوا مت کرنا، اس دن مال اور بیٹے کام نہیں آئیں گے، مگر اس شخص کے کام آئیں گے جو قلب سلیم لے کر اللہ کے پاس آیا۔"

قیامت کی عزت اور رسوائی: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے طواف کعبہ کے

دوران صفوان بن محرز نے پوچھا کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سرگوشی کے بارے میں کچھ سنا ہے جو اللہ قیامت کے دن بندے سے کرے گا، انہوں نے کہا میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا:

"اِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ لِيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهٗ وَيَسْتُرُهٗ فَيَقُوْلُ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ، اَيْ رَبِّ حَتّٰى اِذَا قَرَّرَهٗ بِذُنُوْبِهٖ وَرَاَى فِيْ نَفْسِهٖ اَنَّهٗ هَلَكَ قَالَ

اللہ تعالیٰ مومن کو اپنے قریب کر لے گا حتی کہ اس پر اپنا پردہ ڈال دے گا پھر فرمائے گا اے میرے بندے کیا تو نے فلاں فلاں گناہ کیا ہے بندہ اعتراف کر لے گا، پھر مومن کو گناہوں کی وجہ سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَاَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ...... الخ"۔ (بخاری، کتاب المظالم، باب قول الله الا لعنة الله علی الظلمین) حدیث ۲۴۴۱	اپنی ہلاکت کا یقین ہو جائے گا، پھر اللہ فرمائے گا میں نے دنیا میں تیرے گناہوں پر پردہ ڈالا تھا آج میں تیرے گناہ معاف کر دیتا ہوں۔

پھر اس کو عملنامہ دائیں ہاتھ میں دے دیا جائیگا لیکن دوسرے مجرم یا کافر لوگ ان کے بارے محشر میں پکار کر کہا جائے گا:

﴿هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٨﴾﴾ (هود)	"یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولے، خبردار کافروں پر اللہ کی لعنت ہے۔"

اسی طرح مؤمن کی عزت اور کافر کی رسوائی ہوگی قیامت کے دن کسی کا مال اور بیٹے کام نہیں آئیں گے۔

﴿يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۭ بِبَنِيْهِ ﴿١١﴾ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ﴿١٢﴾ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ﴿١٣﴾ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِ ﴿١٤﴾ كَلَّا ۭ اِنَّهَا لَظٰى ﴿١٥﴾﴾ (المعارج)	"اس دن مجرم چاہے گا کہ عذاب کے بدلے فدیے میں اپنے بیٹے کو، اپنی بیوی اپنے بھائی اور کنبے کو اور تمام لوگوں کو دے کر نجات حاصل کرے، لیکن ایسا ہرگز نہیں ہوگا، بیشک اس کی سزا شعلے والی آگ ہے۔"

ہاں مگر جس نے قلب سلیم، یعنی دلی اطاعت کرتے ہوئے مال اللہ کی راہ میں دیا اور بیٹوں کی اسلامی تربیت کی، اس کی اولاد کی صالحیت اور مال کام آئے گا۔...... ان آیات کا ترجمہ میری زبان میں:

ہولناک او منظر ہووے اسوچ شک نہ کائی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

گربل گربل کرے لوکائی ہووے قہر الٰہی

کوئی نہ یار ساتھی بنسی اندر روز جزائیں
اکھیں ویکھ نہ پچھن اسدن یار یاراں دے تائیں
خواہش کرے گا مجرم کافر اندر اوس دیہاڑے
سخت عذابوں فدیہ دیواں اپنے خاص پیارے

حشر عذابوں بچنے کارن دیواں اولاد تمامی
بیوی بھائی کنبہ سارا خاص پیارے تے عامی
خواہش نہ اسدی پوری ہوسی خبر قرآن سناوے
سخت عذاب جہنم اندر او بیٹھک سٹیا جاوے

ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کی مقبولیت: **پہلی دعا:** مجھے علم وحکمت عطا فرما، اللہ نے عطا کر دیا، پھر کہا مجھے صالحین کا ساتھ نصیب کر دے۔ اللہ نے انبیاء کے ساتھ کر دیا۔

دوسری دعا مقبول: مؤخرین میں میرا ذکر خیر رکھ، یعنی میں ایسے کام کروں جو بعد والوں کے لیے نمونہ بن جائیں دنیا میں فائدہ یہ ہوگا لوگ ان اعمال کو مثال بنا کر سبق حاصل کریں گے اور آخرت میں فائدہ یہ ہوگا کہ آدمی کی چھوڑی ہوئی نیک مثال سے جتنے لوگوں کو ہدایت نصیب ہوگی ان کا ثواب نیک مثال چھوڑنے والے شخص کو بھی ملے گا۔

اللہ نے دعا کا ثمرہ دنیا میں یہ دیا کہ آپ کے ذکر خیر کو دنیا کے کونے کونے میں رکھا...... حج کے موقعہ پر دوران طواف ابراہیم علیہ السلام کی یاد...... قربانی کے وقت ابراہیم علیہ السلام کی یاد...... مقام ابراہیم علیہ السلام پر دو نفل پڑھتے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ابراہیم علیہ السلام کی یاد۔ ﴿وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾...... نماز یا بغیر نماز کے درود شریف پڑھتے وقت ابراہیم علیہ السلام کی یاد "كَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ ...... كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ"۔

تیسری دعا مقبول: جنت کا وارث بنا دیا............

چوتھی دعا مقبول: قیامت کے دن رسوائی نہیں بلکہ عزت...... نبی ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ﴾ ثُمَّ إِنَّ أَوَّلَ مَن يُكْسَىٰ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ"۔

تم قیامت کے دن اللہ کے پاس ننگے بدن ننگے پاؤں بے ختنہ اکٹھے کئے جاؤ گے، اللہ نے سورۂ انبیاء میں فرمایا: "جیسا کہ ہم نے پہلی مرتبہ پیدا کیا اسی طرح ہم دوبارہ لوٹائیں گے بیشک ہم یہ کام کرنے والے ہیں۔" پھر سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائیگا۔ (بخاری، کتاب التفسیر سورۂ انبیاء، حدیث ۴۷۴۰)

قیامت کے دن لباس پہنایا جانا یہ بڑی عزت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا:

"يَلْقَىٰ إِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ آزَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَىٰ وَجْهِ آزَرَ قَتَرَةٌ وَغَبَرَةٌ فَيَقُولُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ لَا تَعْصِنِي فَيَقُولُ: أَبُوهُ فَالْيَوْمَ لَا أَعْصِيكَ۔

قیامت کے دن ابراہیم اپنے باپ آزر کو ملیں گے اور آزر کا چہرہ سیاہ گرد آلود ہوگا، ابراہیم علیہ السلام کہیں گے اے ابا جان کیا میں نے آپ کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ: يَا رَبِّ! اِنَّكَ وَعَدْتَنِيْ اَنْ لَّا تُخْزِيَنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ فَاَيُّ خِزْيٍ اَخْزٰى مِنْ اَبِيْ الْاَبْعَدِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: اِنِّيْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِيْنَ ثُمَّ يُقَالُ يَا اِبْرَاهِيْمُ مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ فَيَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ بِذِيْخٍ مُلْتَطِخٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهٖ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ"۔ (بخاری، کتاب الانبیاء، باب واتخذ اللہ ابراھیم خلیلا) حدیث ۳۳۵۰

کہا نہیں تھا کہ میری نافرمانی نہ کرنا، باپ کہے گا آج میں تیری نافرمانی نہیں کروں گا، پھر ابراہیم عرض کریں گے یا اللہ کیا آپ نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ میں تجھے رسوا نہیں کروں گا، اس سے بڑی رسوائی کیا ہے کہ میرا باپ تیری رحمت سے دور ہو چکا ہے۔ اللہ فرمائیں گے میں نے جنت کفار پر حرام کر دی ہے پھر کہا جائے گا اے ابراہیم اپنے پاؤں کی طرف دیکھو، ابراہیم علیہ السلام دیکھیں گے کہ آزر گندگی میں لتھڑا ہوا بجو بن گیا ہے۔ اسے پاؤں سے پکڑ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

اس حدیث میں "اِنَّكَ وَعَدْتَنِيْ اَنْ لَّا تُخْزِنِيْ" الفاظ بتاتے ہیں کہ اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کی دعا قبول فرمالی کہ میں تجھے قیامت کو رسوا نہیں کروں گا، باپ آزر کی حالت اس کے عقیدے کی وجہ سے ہے اس میں پیغمبر ابراہیم علیہ السلام کی کوئی ہتک نہیں۔

چھٹی دعا: ﴿وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا ﴿۱۲۶﴾﴾ (البقرۃ)

"جب ابراہیم علیہ السلام نے کہا اے میرے رب اس مکہ شہر کو امن والا بنا دے۔"

اللہ پاک نے ابراہیم علیہ السلام کی اس دعا کو اس قدر ثمر آور کیا، فرمایا:

﴿اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ

"سب سے پہلا گھر جو کہ برکت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٦﴾ فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ﴿٩٧﴾ (آل عمران)

والے شہر مکہ میں لوگوں کے لیے بنایا گیا یہ جہان والوں کے لیے باعث ہدایت ہے۔ اس میں واضح نشانیاں ہیں مقام ابراہیم ہے جو کوئی اس میں داخل ہوا وہ ہر طرح کے خطرات سے مامون ہوگا۔“

﴿اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ. وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ﴿٦٧﴾ (العنکبوت)

”کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ہم نے حرم شریف کو امن والا بنا دیا ہے حالانکہ حدود حرم کے باہر لوگ لوٹے جاتے ہیں، (افسوس) یہ باطل کو تو مانتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں کا انکار کرتے ہیں۔“

ساتویں دعا: ﴿وَارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿١٢٦﴾ (البقرۃ)

”مکہ شہر کے باشندوں کو پھلوں کا رزق دے جو ان میں سے اللہ اور قیامت پر ایمان رکھے، اللہ نے فرمایا: میں کافر کو بھی دنیا میں فائدہ دوں گا پھر قیامت کو آگ کا عذاب دوں گا اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔“

سورۂ ابراہیم میں بھی یہی دعا مذکور ہے:

﴿وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ﴿٣٧﴾ (ابراھیم)

”اے اللہ! انہیں پھلوں کا رزق عطا فرما تاکہ یہ شکر گزار بندے بن جائیں۔“

اللہ تعالیٰ نے یہ دعا اس طرح قبول فرمائی کہ:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰىٓ اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ﴿۵۷﴾﴾ (القصص)

”کیا ہم نے ان کو امن والے حرم میں جگہ نہیں دی جہاں ہر طرح کے پھل کھنچے چلے آتے ہیں، جو ہماری طرف سے رزق ہے لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے“

یہ ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا ثمرہ ہے کہ ہر وقت ہر طرح کے پھل مکہ میں موجود ہوتے ہیں۔

آٹھویں دعا: ﴿رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ﴿۱۲۸﴾﴾ (البقرۃ)

”اے رب ہمارے ہمیں اپنا مطیع بنا اور ہماری اولاد میں سے ایک جماعت اپنی مطیع بنا اور ہمیں اپنی عبادت کے طریقے سمجھا اور ہماری توبہ مقبول فرما کیونکہ تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔“

مسلمین سے اسلام پر ثابت قدمی کی دعا ہے، یہ بھی اللہ نے قبول فرمائی بڑے بڑے امتحانوں میں کامیابی عطا فرمائی۔

ناویں دعا: ﴿رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴿۱۲۹﴾﴾ (البقرۃ)

”اے رب ہمارے ان مکہ والوں میں ہی سے ان میں ایک رسول بھیج جو ان پر تیری آیات تلاوت کرے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور انہیں کفر و شرک سے پاک کرے بیشک تو غالب حکمت والا ہے۔“

یہ بھی دعا اللہ نے قبول فرمائی، نبی ﷺ نے فرمایا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"دَعْوَةُ اَبِیْ اِبْرَاهِیْمَ وَبَشَارَةُ عِیْسٰی بِیْ وَرُؤْیَا اُمِّیَ الَّتِیْ رَاَتْ"۔ (مسند احمد جلد ۴/صفحہ ۱۲۷)

میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں، اور عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور اپنی امی کا خواب ہوں جو انہوں نے دیکھا۔

دسویں دعا: ﴿وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ﴿۳۵﴾ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۶﴾﴾ (ابراهیم)

"جب ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ اے رب اس شہر کو امن والا بنا اور مجھے اور میری اولاد کو بتوں کی پوجا سے بچا اے میرے رب ان بتوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے پس جو کوئی میری اتباع کرے وہ مجھ سے ہے اور جو کوئی میری نافرمانی کرے پس تو بخشنے والا مہربان ہے۔"

یہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ آباد ہونے کے بعد کی ہے کیونکہ بلد پر لام تعریف کا داخل ہونا بتاتا ہے کہ مکہ آباد ہو چکا تھا، اللہ نے یہ دعا بھی قبول فرمائی کہ ابراہیم علیہ السلام اسماعیل علیہ السلام اسحٰق علیہ السلام یعقوب علیہ السلام کو اپنے پکے مواحد بنایا۔

گیارہویں دعا: جب اسماعیل علیہ السلام کو بچپن میں ان کی والدہ سمیت بیت اللہ کے پاس مکہ کی آبادی سے پہلے چھوڑا تو دعا کی۔

﴿رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ

"اے میرے رب میں اپنی اولاد کو تیرے گھر کے قریب غیر آباد اور غیر زرعی جگہ پر چھوڑ چلا ہوں، اے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْٓ اِلَیْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ یَشْكُرُوْنَ ﴿٣٧﴾﴾ (ابراھیم)

میرے رب ان کو توفیق دینا کہ یہ نماز قائم کریں اور لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مانوس کر دے ان کو پھلوں کا رزق عطا فرما تا کہ یہ شکر گزار بن جائیں۔"

بارھویں دعا: ﴿رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿٤٠﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿٤١﴾﴾ (ابراھیم)

"اے رب مجھے اور میری اولاد کو نمازی بنا، اے رب ہماری دعا قبول فرما، اے ہمارے رب میرے والدین کو اور مومنوں کو قیامت کے دن بخش دینا۔"

اللہ نے یہ دعا بھی قبول فرمائی کہ ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کو نمازی بنایا۔ والدین کے بارے میں وضاحت کر چکا ہوں۔

﴿وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ اِسْمٰعِیْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِیًّا ﴿٥٤﴾ وَكَانَ یَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِیًّا ﴿٥٥﴾﴾ (مریم)

"اس قرآن سے اسماعیل علیہ السلام کا تذکرہ کیجئے وہ وعدے کے سچے اور اس کے نبی اور رسول تھے، اپنے اہل وعیال کو نماز اور زکوۃ کا حکم دیتے، اپنے رب کے ہاں پسندیدہ تھے۔"

تیرھویں دعا: ﴿رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿١٠٠﴾﴾ (الصّٰفّٰت)

"اے میرے رب مجھے نیک اولاد نصیب فرما۔"

اللہ نے یہ بھی دعا قبول فرمائی:

﴿فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِیْمٍ ﴿١٠١﴾﴾ (الصّٰفّٰت)

"ہم نے اسے بردبار بچے کی بشارت دی۔"

خود حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زبان سے قبولیت دعا کا اظہار ہوا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ وَهَبَ لِیۡ عَلَى الۡكِبَرِ اِسۡمٰعِیۡلَ وَاِسۡحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّیۡ لَسَمِیۡعُ الدُّعَآءِ ۝۳۹﴾ (ابراھیم)

"اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے بڑھاپے میں اسماعیل، اسحٰق جیسے بیٹے عطا فرمائے، یقیناً میرا رب دعائیں سنتا اور قبول کرتا ہے۔"

اب ترجمہ میری زبان میں:

منگی ربدے نبی دعا بھکے پتر نیک کریں عطا مینوں
رب ھب لی من الصالحین کہیا ایس گل داوڈا اے چا مینوں

دیویں نیک ہووے بھاویں ایک ربا تو سمیع الدعا مولا
بڈھڑی عمرے منگناں واں مٹھا میوہ کر میرے تو پورے چا مولا

کیتی قبول دعا سچے آپ خدا دو ہیرے کر عطا چھڈے
اسماعیل اسحٰق پیغمبر دونویں بڑے کرم نے مولا کما چھڈے

یہ ابراہیم علیہ السلام کی دعائیں تھیں جو انہوں نے اللہ سے مانگیں اور اللہ نے قبول فرمائیں، اللہ ہمیں بھی زیادہ سے زیادہ اپنا مانگت بنائے۔ آمین!

آخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تاریخ کعبہ (حصہ اول)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

﴿اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۶﴾ فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ﴿۹۷﴾﴾ (آل عمران)

اللہ تعالیٰ کا پہلا گھر جو لوگوں کے لیے بنایا گیا ہے وہ مکہ مکرمہ میں ہے جہان والوں کے لیے برکت اور ہدایت کا سبب ہے اس میں واضح نشانیاں موجود ہیں، جیسا کہ مقام ابراہیم

حضرات!:...... قرآن پاک نے بڑی وضاحت سے فرمادیا ہے کہ زمین پر اللہ کی عبادت کے لیے سب سے پہلا گھر بیت اللہ...... کعبہ شریف ہے۔

دنیا میں پہلی مسجد: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے پوچھا:

«اَیُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِی الْاَرْضِ اَوَّلًا؟ قَالَ اَلْمَسْجِدُ الْحَرَامُ، قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ اَیٌّ؟ قَالَ اَلْمَسْجِدُ الْاَقْصٰی قُلْتُ: كَمْ بَیْنَهُمَا؟ قَالَ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً».

(بخاری صفحہ ۴۷۷، کتاب الانبیاء، باب یزفون النسلان)

زمین میں سب سے پہلے کونسی مسجد بنائی گئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا مسجد حرام، عرض کیا اس کے بعد کونسی؟ فرمایا: مسجد اقصیٰ، عرض کیا ان دونوں کے مابین کتنا فاصلہ ہے؟ فرمایا: چالیس سال۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کعبے کے نام

۱- کعبہ: ﴿جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ ﴿٩٧﴾﴾ (المائدة) ''اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو احترام والا گھر بنایا ہے۔''

معانی:

(ا) اُبھری ہوئی چیز...... کیونکہ کعبہ شریف پہاڑوں میں نیچی جگہ میں سے ابھری ہوئی جگہ پر تھا۔

(ب) بلند اور مربع چیز...... کعبہ شریف چاروں طرف سے تقریباً مربع اور اونچا ہے۔

(ج) کعبہ کا معنی درمیان بھی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ زمین بننے سے ایک ہزار سال پہلے ہر طرف پانی ہی پانی تھا صرف مکہ مکرمہ کی جگہ پانی پر سفید جھاگ بلند تھی اس کے نیچے تھوڑی سی زمین پانی کے اندر تھی اور یہاں سے ہی چاروں طرف زمین پھیلائی گئی، یہ جگہ زمین کے سنٹر کے لحاظ سے بھی کعبہ ہے۔

(مجمع الزوائد جلد ۳/صفحہ ۲۸۸، کتاب الحج، باب فی الکعبۃ۔ رجالہ صحیح)

۲- البیت: مخصوص گھر ﴿وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ ﴿١٢٥﴾﴾ (البقرة) ''جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لیے ثواب اور اجتماع کی جگہ بنایا۔''

۳- بیت العتیق: قدیمی گھر ﴿وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ﴿٢٩﴾﴾ (الحج) ''انہیں چاہیے کہ بیت عتیق کا طواف کریں۔''

۴- حرم: اس کا احترام فرض ہے ﴿أَوَلَمْ نُمَكِّن لَّهُمْ حَرَمًا آمِنًا ﴿٥٧﴾﴾ (القصص) ''کیا ہم نے ان کے لیے امن والے حرم کو ٹھکانہ نہیں بنایا۔''

۵- بیت الحرام: احترام والا گھر ﴿وَلَا آمِّينَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ ﴿٢﴾﴾ (المائدة) ''اور نہ ہی وہ بیت الحرام کی طرف قصد کرنے والے ہیں۔''

۶- بیت المحرم: ادب والا گھر ﴿عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ﴿٣٧﴾﴾ (ابراھیم) ''میں نے اپنی اولاد کو تیرے گھر کے نزدیک بسایا ہے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

۷- **مسجد الحرام:** ﴿مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصٰى﴾ ﴿١﴾
(بنی اسرائیل) ''مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی۔''

حضرت آدم علیہ السلام اور کعبہ: طبرانی کبیر میں ابن عمر کی موقوف روایت میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا تو فرمایا میں تیرے ساتھ ایک گھر بھی اتاروں گا اس کا طواف میرے عرش کے طواف کی طرح کیا جائیگا، میرے عرش کی طرح اس کے پاس نمازیں پڑھی جائیں گی۔

جب طوفان نوح علیہ السلام کا وقت آیا تو یہ کعبہ اٹھا لیا گیا اس کے بعد انبیاء علیہم السلام اندازہ سے اس کا حج کیا کرتے تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی بنیادیں اور پوری جگہ ابراہیم علیہ السلام کو بتا دی۔

(طبرانی کبیر، مجمع الزوائد جلد ۳/صفحہ ۲۸۸، ورجالہ رجال الصحیح)

امام بیہقی نے محمد بن اسحاق کی سند سے عروۃ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ ہود علیہ السلام اور صالح علیہ السلام کے علاوہ تمام انبیاء علیہم السلام نے حج کیا، حضرت صالح علیہ السلام اور ھود علیہ السلام کو تبلیغی مصروفیت کے سبب موقع نہ مل سکا، طوفان نوح علیہ السلام کے بعد سرخ ٹیلہ رہ گیا، پھر ابراہیم علیہ السلام نے اس کی تعمیر کی۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی جلد ۲/صفحہ ۴۶)

تعمیر بیت اللہ بدست ابراہیم علیہ السلام: ایک مرتبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام شام سے مکہ تشریف لائے' اور اسمٰعیل علیہ السلام زمزم کے قریب ایک بڑے درخت کے نیچے اپنے تیر تراش رہے تھے' حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے والد گرامی کو دیکھا قام الیہ تو ان کی طرف چلے' جس طرح ایک باپ اپنے بیٹے اور بیٹا اپنے باپ سے محبت کرتا ہے اسی طرح باپ بیٹے نے محبت کا اظہار کیا۔

پھر جناب ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا' اے بیٹا اسمٰعیل! اللہ نے مجھے یہاں اپنا گھر بنانے کا حکم دیا ہے۔اور تو میری معاونت کر۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿وَاِذْ بَوَّأْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ﴾ (الحج ۲۶)

''جب ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو بیت اللہ کی جگہ بتا دی۔''

پھر ایک اونچے ٹیلے پر بیت اللہ کی بنیاد تعمیر کی، تعمیر کے ساتھ ساتھ دعائیں بھی کرتے تھے۔

﴿وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۲۷﴾ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۸﴾ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۲۹﴾ (البقرة)

''جب ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام بیت اللہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے تو دعا کرتے تھے' اے ہمارے رب ہماری محنت قبول فرما' تو سننے اور جاننے والا ہے۔ اے ہمارے رب! ہم کو اپنا مطیع بنا اور ہماری اولاد کو ایک مطیع امت بنا اور تو ہم پر اپنی نظر عنایت رکھ' اے ہمارے رب! ان مکہ والوں میں سے ان کی نسل سے ہی ایک رسول بھیج جو ان کو تیری آیات سنائے اور انہیں قرآن سکھائے اور حکمت ودانائی سکھائے اور انہیں شرک سے پاک رکھے تو غالب حکمت والا ہے۔

اب ترجمہ میرے قلم سے:

ابراہیم تے بیٹا اسدا جدوں کعبہ لگے بناون
عجز نیازوں مولا اے دعاواں پئے فرماون
ساڈے مولا ساڈی طرفوں کر قبول کمائی
راز دلاں دے جانن والی توہیں ذات الٰہی
نے اولاداں ساہنوں مولا تابعدار بنائیں
نیکاں اندر شامل رکھیں آخر مردیاں تائیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عبادت طریقے حج سلیقے ساہنوں دسیں سارے
نظر عنایت ہمیشہ رکھیں ساڈے معبود پیارے
مکیاں اندر ایہناندی نسلوں بھیج رسول گرامی
انہاں تائیں قرآن سنائے دسے دین تمامی
وعظ توحید سنا کر مولا شرکوں پاک بنائے
سیانف دانائی حکمت مولا انہاں تائیں سکھائے

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پتھر اٹھا کر لاتے' ابراہیم علیہ السلام دیواریں بناتے' پھر جب دیواریں اونچی ہو گئیں تو اسمٰعیل علیہ السلام ایک پتھر لائے جس پر ابراہیم علیہ السلام کھڑے ہو کر بیت اللہ تعمیر کرنے لگے۔

(بخاری' کتاب الانبیاء' باب: ۹ یزفون النسلان' حدیث: ۳۳۶۴)

مقام ابراہیم علیہ السلام' جنتی پتھر: یہ ایک پتھر ہے' عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اِنَّ الرُّکْنَ وَالْمَقَامَ یَاقُوْتَتَانِ مِنْ یَاقُوْتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللّٰهُ نُوْرَهُمَا وَلَوْ لَمْ یَطْمِسْ نُوْرَهُمَا لَاَضَاءَتَا مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ». (ترمذی' ابواب الحج' باب: ۴۹' سندہ صحیح)

''حجر اسود اور مقام ابراہیم جنت کے موتی تھے' اللہ نے ان کی روشنی کو بجھا دیا اگر اللہ ان کی روشنی نہ بجھاتا تو یہ مشرق اور مغرب کے درمیان کو روشن کر دیتے۔''

اس پر کھڑے ہو کر ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ تعمیر کیا' جس دیوار کی طرف ضرورت ہوتی ادھر سرکا کر لے جاتے اور اوپر کھڑے ہو جاتے' اللہ کو پتھر بھی بڑا پسند آیا جو اللہ کا گھر بنانے میں معاون بنا...... پھر اللہ نے اس کو ایسی شان دی ...... فرمایا میں کسی عمرہ کرنے والے کا عمرہ...... کسی حاجی کا حج

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس وقت تک قبول نہیں کروں گا جب تک اس کے پاس دو رکعت ادا نہیں کرے گا۔ فرمایا:

﴿وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ﴿١٢٥﴾ (البقرة)

”جب کہ ہم نے بیت اللہ کو ثواب اور امن کی جگہ بنایا' اور مقام ابراہیم کو جائے نماز بناؤ۔“

پھر اللہ نے اسے ایک نشانی قرار دیا:

﴿فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ﴾

”حرم شریف میں واضح نشانیاں ہیں' جیسا کہ مقام ابراہیم۔“

عمر رضی اللہ عنہ کی خواہش اور مقام ابراہیم: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

وَافَقْتُ اللهَ فِي ثَلَاثٍ، أَوْ وَافَقَنِي رَبِّي فِي ثَلَاثٍ.

کہ میں نے تین باتوں میں نازل ہونے والے اللہ کے احکامات کی موافقت کی...... یا اللہ نے میری رائے پر احکام نازل کیے۔

ان میں سے ایک یہ ہے کہ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا ہی اچھا تھا کہ آپ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناتے...... تو اللہ نے یہ حکم نازل کر دیا...... کہ طواف کعبہ کے بعد مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت پڑھو۔

اس پتھر پر ابراہیم علیہ السلام کے پاؤں کے نشان تھے' جس کا تذکرہ جناب ابو طالب نے اپنے قصیدہ میں کیا۔

وَمَوْطِئُ إِبْرَاهِيمَ فِي الصَّخْرِ رَطْبَةً عَلَى قَدَمَيْهِ حَافِيًا غَيْرَ نَاعِلِ

اس پتھر پر ابراہیم علیہ السلام کے نشان پاؤں تازہ بتازہ ہیں جن میں جوتی نہیں۔ (ابن کثیر' مذکورہ آیت کی تفسیر میں)

حجر اسود: ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ هٰذَا الْحَجَرَ لِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ يَشْهَدُ لِمَنِ اسْتَلَمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.
(مسند احمد: ج۱، ص۲۶۶، وصحیح ابن خزیمہ: ج۴، ص۲۲۱، کتاب المناسک، حدیث: ۲۷۳۶، سندہ صحیح)

"بیشک یہ حجر اسود قیامت کے دن اس کی زبان ہو گی، دو ہونٹ ہوں گے، منہ یا ہاتھ سے چھونے والوں کے حق میں گواہی دے گا۔"

حجر اسود کی آنکھیں، زبان: ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ هٰذَا الرُّكْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانًا يَنْطِقُ بِهِ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ.
(صحیح ابن خزیمہ: ج۴، ص۲۲۰، حدیث: ۲۷۳۵، والترمذی، ابواب الحج، باب: ۱۱۳، ما جاء فی الحجر الاسودنمبر ۹۶۱، سندہ حسن)

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حجر اسود کو اٹھائے گا اس کی دو آنکھیں ہوں گی، جس سے یہ دیکھے گا اور زبان ہو گی جس سے یہ بولے گا، بوسہ دینے اور چھونے والوں کے حق میں گواہی دے گا۔"

حجر اسود، جنتی پتھر: ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ. "حجر اسود جنت سے اترا تھا، اسی وقت وہ دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا، بنو آدم کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا۔" (ترمذی، ابواب الحج، باب: ۴۹، ما جاء فی فضل الحجر الأسود نمبر ۸۷۷، ونسائی: کتاب الحج، باب ذکر الحجر الأسود، واحمد: ج۱، ص۳۰۷، سندہ حسن)

ایک ضعیف روایت: کہ قیامت کے دن حجر اسود ابوقبیس پہاڑ سے بڑا ہو کر آئے گا، اس کی زبان اور ہونٹ ہوں گے، چھونے والوں کے بارے کلام کرے گا اور یہ اللہ کی دائیں طرف ہو گا اور اللہ کی مخلوق سے مصافحہ کرے گا۔ (مستدرک حاکم، ج۱، ص۴۵۷، وابن خزیمہ، حدیث: ۲۷۳۴) اس کی سند میں عبداللہ بن مؤمل ضعیف ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حجر اسود دیوار کعبہ پر: حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ابراہیم علیہ السلام اور اسمٰعیل علیہ السلام اللہ کے حکم سے کعبہ بنا رہے تھے تو حجر اسود کی جگہ پہنچے تو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا' اے اسمٰعیل! ایک اچھا سا پتھر لاؤ تاکہ ہم طواف کے لیے بطور نشانی نصب کر دیں' تو اسمٰعیل علیہ السلام جب پتھر لے کر آئے تو حجر اسود اس وقت سفید تھا' نصب ہو چکا تھا' پوچھا' ابو جان! یہ پتھر کون لایا؟ فرمایا' بحکم الٰہی یہ پتھر جبریل علیہ السلام لے کر آئے ہیں۔

(مستدرک حاکم: ج ۱' ص ۴۵۸' کتاب المناسک' باب: ۶۴۵' حدیث: ۱۷۲۷' سندہ حسن)

صفائی کا حکم: ﴿وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ﴾ (البقرة ۱۲۵)

ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام سے وعدہ لیا کہ طواف...... اعتکاف...... رکوع اور سجود کرنے والوں کے لیے میرے گھر کو پاک صاف رکھیں

اعلانِ حج: جب صاف ستھرا بیت اللہ بن گیا' اب اللہ تعالیٰ نے فرمایا' میرے ابراہیم! اب لوگوں کو اس گھر کے حج کا اعلان کر دو۔

﴿وَاَذِّنْ فِى النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ﴾ (الحج ۲۷)

''اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دو' پھر تو لوگ آپ کے پاس یعنی کعبۃ اللہ میں پیدل بھی آئیں گے' دبلے پتلے اونٹوں پر بھی آئیں گے' قریب سے بھی اور دور سے بھی آئیں گے۔''

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب ابراہیم علیہ السلام کعبہ شریف کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب لوگوں کو کہہ کہ اس کا حج کریں' عرض کیا الٰہی! «وَمَا يَبْلُغُ صَوْتِىْ؟» میری آواز کہاں جائے گی۔ فرمایا: «اَذِّنْ وَعَلَىَّ الْبَلَاغُ». اعلان آپ کر دیں' میرا کام ہے آواز کو ہر جگہ پہنچانا تو ابراہیم علیہ السلام بلند جگہ کھڑے ہو کر اعلان کیا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

«أَيُّهَا النَّاسُ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ فَحُجُّوا». ''لوگو! اللہ نے تم پر بیت العتیق کا حج فرض کر دیا ہے' لہٰذا اس کا حج کرو۔''

فَسَمِعَهُ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ. ''آسمانوں' زمینوں کے مابین جو بھی چیزیں ہیں سب نے اعلان سن لیا۔''

یہی وجہ ہے کہ لوگ زمین کے دور دراز علاقوں سے تلبیہ پکارتے آتے ہیں۔ (تفسیر ابن جریر طبری: ج ۱۸' ص ۱۰۶' سورۂ حج' آیت: ۲۷' کے تحت سندۂ حسن)

اس گھر کے گرد گھومنا بھی عبادت:

﴿وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ﴿٢٩﴾﴾ (الحج) ''چاہئے کہ لوگ بیت العتیق کا طواف کریں۔''

طواف کعبہ عبادت ہے' اسی لیے طواف وضوء کے ساتھ ہے۔

پہلی حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی جب مکہ تشریف لائے تو تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ آپ ﷺ نے وضو کیا' اور بیت اللہ کا طواف کیا۔ (بخاری' کتاب الحج' باب: ۷۸' الطواف علی وضوء' حدیث: ۱۶۴۱)

حالانکہ یہ طواف نفلی تھا' حج عمرہ کا نہ تھا۔

دوسری حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: «اَلطَّوَافُ بِالْبَيْتِ صَلٰوةٌ إِلَّا أَنَّ اللهَ أَبَاحَ فِي الْمَنْطِقِ فَمَنْ نَطَقَ فِيهِ فَلَا يَنْطِقُ إِلَّا بِخَيْرٍ». ''کہ بیت اللہ کا طواف نماز ہے' لیکن اس میں اللہ نے گفتگو کو جائز رکھا' پس طواف کے دوران گفتگو کرو تو اچھی کرو۔'' (سنن دارمی' کتاب المناسک' باب: ۳۲' الکلام فی الطواف' سندہ صحیح' اختصار سے بخاری اور مسلم میں بھی ہے)

تیسری حدیث: نبی ﷺ نے فرمایا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

«مَنْ طَافَ سَبْعًا فَهُوَ كَعَدْلِ رَقَبَةٍ». (نسائی' کتاب المناسک' باب:۱۳۴' حدیث:۲۹۲۲)

"جس نے بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کیا' اسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے۔"

ایک ضعیف روایت: جو بیت اللہ کے پچاس طواف کرے وہ گناہوں سے اس طرح پاک جیسے آج ہی اس کی ماں نے جنا۔

(ترمذی' ابواب الحج' باب:۴۱' ابواسحٰق اور یحییٰ بن یمان ضعیف راوی ہیں)

عرض کر رہا تھا' تاریخ بیت اللہ ...... اسمٰعیل علیہ السلام کی زندگی تک حرم شریف کے انتظامات انہیں کے کنٹرول میں رہے' پھر ان کی وفات کے بعد ان کے بڑے بیٹے جناب حارث متولی بنے' امام محمد بن اسحٰق رحمہ اللہ نے اہل کتاب کی کتب سے بیان کیا کہ جب حارث فوت ہوئے تو بنو جرہم زبردستی مکہ پر قابض ہو گئے' بنو اسمٰعیل نے ایک تو ننھیال کا لحاظ کیا اور دوسرا حرم شریف کی حرمت کا لحاظ رکھتے ہوئے قتل وجدال نہ کیا۔

چنانچہ مکہ میں بنو جرہم کے سردار بنے' بالائی علاقہ قعیقعان پہاڑ کا حاکم مضاض بن عمرو بن سعد ...... اور نچلے علاقہ عمالیق کا سردار سمیدع بنا۔ مکہ سے گزرنے والے ہر مسافر سے یہ دونوں ٹیکس لیا کرتے تھے...... اور ان دونوں میں بھی اختلاف تھا' حتی کہ ایک لڑائی میں بنو جرہم نے سمیدع کو قتل کر دیا' پھر سارے مکہ پر بنو جرہم کی حکومت ہو گئی۔ پھر مضاض نے اپنے بیٹے حارث کو حاکم بنایا اس کے بعد اس کا بیٹا عمرو حاکم بنا۔

کعبہ کی بے ادبی کی سزا: پھر بنو جرہم واضح طور پر اللہ کی بغاوت کرنے لگے حتی کہ اصاف نامی مرد...... اور نائلہ عورت کے آپس میں غلط تعلق قائم ہوئے ان دونوں نے بیت اللہ شریف میں داخل ہو کر بدکاری کی...... اللہ تعالیٰ کا ان پر غضب نازل ہوا کہ اللہ نے ان دونوں کو پتھر بنا دیا...... لوگوں نے ان بتوں کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نکالا اور عبرت کے لیے باب کعبہ کے دائیں بائیں رکھ دیا' چند صدیوں کے بعد بنو جرہم نے ہی انہیں معبود بنا لیا...... بنو جرہم بھی یمن سے آئے تھے...... بنو خزاعہ' یہ عمرو بن عامر کی اولاد تھی' سیل عرم' سیلاب کی وجہ سے یمن سے نکلے اور مکہ کے اطراف میں آباد ہوئے...... پھر خزاعہ نے جو کہ بنو بکر تھے' بنو جرہم سے لڑائی کر کے غلبہ حاصل کیا اور جرہم کو بیت اللہ سے نکال دیا......تو عمرو بن حارث بن مضاض جرہمی نے (سونے کے دو ہرن جو شاہ فارس نے بیت اللہ ہدیۃً بھیجے تھے) اور کچھ تلواریں اور کئی چیزیں زمزم میں ڈال کر زمزم کا کنواں بند کر دیا' اور واپس یمن چلے گئے۔ (البدایہ والنہایہ: ج ۲' ص ۱۸۵)

لیکن مسعودی نے لکھا کہ بنو جرہم سے بنو نزار نے قبضہ لیا' پھر نزار کے قبیلے مضر اور ایاد کے مابین جھگڑا ہوا' بنو مضر بنو ایاد پر غالب آئے اور بنو ایاد شکست خوردہ ہو کر عراق جانے لگے اور بنو مضر کو حجر اسود سے محروم کرنے کے لیے بیت اللہ سے اکھاڑ کر ایک پہاڑ کے دامن میں دبا دیا...... بنو خزاعہ کی ایک عورت چپکے سے حجر اسود کا دبانا دیکھ رہی تھی اس نے اپنے قبیلہ کو اطلاع کی' پھر بنو خزاعہ کے لوگ بنو مضر کے سرداروں سے ملے اور کہا کہ ہم تمہیں ایک شرط پر حجر اسود مہیا کریں گے کہ تم ہمیں کعبہ شریف کا متولی بنا دو' انہوں نے شرط مان لی' پھر خزاعہ نے اپنا سردار عمرو بن لحی کو بنا لیا۔ (مسعودی' مروج الذہب: ج ۲' ص ۲۹)

عمرو بن لحی جہنمی: نبی ﷺ نے فرمایا:

«رَأَيْتُ عَمْرَوا بْنَ عَامِرِ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ كَانَ أَوَّلُ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ».

(بخاری' کتاب التفسیر' باب: ۱۳ سورۂ مائدۂ حدیث: ۴۶۲۳)

"کہ میں نے (معراج کی رات) عمرو بن عامر لحی کو دیکھا کہ وہ دوزخ میں اپنی آنتیں کھینچ رہا ہے' اور یہ وہی شخص ہے جس نے بتوں کے نام جانور آزاد کرنے کا طریقہ ایجاد کیا۔"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عمرو بن لحی دولت مند: حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے محمد بن اسحٰق کے حوالہ سے نقل کیا کہ عمرو بن عامر لحی نے بیس اونٹوں کی آنکھیں پھوڑی تھیں' عرب جاہلوں کا یہ عقیدہ تھا کہ جس کے پاس ایک ہزار اونٹ ہو جائے وہ ایک اونٹ کی آنکھیں پھوڑ دے تا کہ ہزار اونٹ کو نظر بد نہ لگے...... اس نے بیس اونٹوں کی آنکھیں پھوڑ کر بتایا کہ یہ بیس ہزار اونٹ کا مالک ہے...... پھر ارزقی اور السہیلی کے حوالہ سے لکھا کہ یہ بعض دفعہ ایام حج میں دس ہزار اونٹ ذبح کرتا' ہر سال دس ہزار جوڑے تقسیم کرتا اور حاجیوں کو گھی، ستو اور شہد کے بنائے ہوئے کھانے کھلاتا...... ستو گھول کر پلاتا...... اسی وجہ سے اتنی شہرت وعزت ملی کہ اس کے قول وفعل کو لوگ شریعت سمجھنے لگے۔ (البدایہ والنہایہ: ج ۲' ص ۱۸۷' قصہ خزاعہ وعمرو بن لحی ...... الخ)

پھر ابن ہشام کے حوالہ سے لکھا کہ عمرو شام میں کسی کام گیا تو بلقاء شہر میں عمالیق کو بتوں کی پوجا کرتے دیکھا...... ان سے ان کی وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا یہ بت ہمارے کام آتے ہیں' ہم بارش مانگتے ہیں تو بارش دیتے ہیں' مشکل وقت میں مدد مانگتے ہیں تو ہماری مدد کرتے ہیں' پھر اس نے بھی ان سے ایک بت مانگا تو انہوں نے ہبل بت دے دیا' اسے مکہ میں نصب کیا اور لوگوں کو اس کی تعظیم اور عبادت کا حکم دیا۔ (البدایہ والنہایہ: ج ۲' ص ۱۸۸)

بقیہ موضوع انشاء اللہ آئندہ خطبہ میں

آخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تاریخ کعبہ (دوئم)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

حضرات......! گزشتہ خطبہ میں خداداد توفیق سے میں نے جناب آدم علیہ السلام سے لے کر بنوخزاعہ کے آخری دور تک کعبۃ اللہ کے تاریخی حالات عرض کئے' آج انشاء اللہ قصی بن کلاب سے تاریخ عرض کروں گا۔

تعارف قصی بن کلاب: کلاب کا نکاح فاطمہ بنت سعد بن سہیل سے ہوا جو کہ قبیلہ ازدشنوہ سے تھیں' ان سے دو بیٹے پیدا ہوئے زُہرہ اور زید...... زید ابھی پیدا ہی ہوا تھا کہ ان کا باپ کلاب فوت ہو گیا' پھر ان کی والدہ فاطمہ نے ربیعہ بن حرام قضاعی سے نکاح کر لیا۔ بڑے بیٹے زہرہ کو مکہ چھوڑا اور چھوٹے زید کو ساتھ لیا۔ اپنے خاوند کے ہمراہ شام چلی گئی' پھر فاطمہ سے ربیعہ کا ایک بیٹا رزاح نامی پیدا ہوا اور ربیعہ کے دوسری بیوی سے بھی تین بیٹے تھے۔ حُن...... محمود...... جُلہمہ۔ چنانچہ زید وہاں بنوقضاعہ میں جوانی چڑھے ربیعہ نے ان کا نام قصی رکھ دیا...... قصی ربیعہ کو ہی اپنا باپ سمجھتے تھے۔ ایک دن قصی بنو قضاعہ کے ایک شخص سے لڑے' اس نے طعنہ دیا کہ اپنی قوم میں جاؤ تم قضاعی نہیں...... قصی نے اپنی والدہ سے یہ معاملہ پوچھا تو ماں نے کہا تم بڑے اعلیٰ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خاندان سے ہو' تمہارا والد کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی ہے۔ اور تمہارا کنبہ مکہ میں ہے...... پھر حج کے مہینوں میں بنو قضاعہ کے ساتھ مل کر قصی مکہ آیا اور اپنے بڑے بھائی زہرہ (جو کہ بوڑھے اور نابینا ہو چکے تھے) سے ملا اور مکہ میں رہنے سہنے لگا۔ قصی چونکہ بڑے خوبصورت اور ہوشیار جوان تھے' جلیل بن حبشہ سے اس کی بیٹی حبی کا رشتہ مانگا حلیل نے نکاح کر دیا' اس سے اس کے چار بیٹے پیدا ہوئے۔ عبدالدار...... عبدمناف ...... عبدالعزیٰ...... عبدشمس...... حلیل نے قصی سے کہا کہ تیری اولاد میری ہی اولاد ہے اور تو سارے خزاعہ سے مکہ کی ولایت یعنی سرداری کا زیادہ حقدار ہے' لہٰذا میں تجھے سردار بناتا ہوں...... خزاعہ نے برا منایا...... تو قصی نے اپنے اخیافی بھائی رزاح کو مدد کے لیے بلایا' رزاح اپنے تین علاتی بھائی جن محمود جُلہُمہ کو ساتھ لے کر آیا...... قصی نے اپنے بھائی اور قریش کی مدد سے بنو خزاعہ اور بنو بکر کو مکہ سے نکال دیا...... اب مکہ کی سرداری بنو اسمٰعیل علیہ السلام کے ہاں آ گئی' قصی نے بکھرے ہوئے قریش کو مکہ میں جمع کر دیا۔ (تاریخ دبری: ج ۲' ص ۲۶۰' اور کچھ حصہ البدایہ والنہایہ: ج ۲' ص ۲۰۵)

عبدالدار پر قصی کی توجہ خاص: قصی نے دیکھا کہ عبدالدار کے علاوہ اس کے تینوں بیٹے سرداری میں چھا گئے ہیں' لیکن عبدالدار بھولا بھالا آدمی ہے اس کو بلند کرنے کے لیے کچھ منصب انہیں سونپے...... کعبہ کی چابی...... لڑائی کا جھنڈا...... حجاج کے کھانے پینے کا افتتاح...... تمہارے گھر قریش کے متنازع فیصلوں کی پنچائت۔ (تاریخ طبری: ج ۲' ص ۲۰۵)

کعبہ کی چابی برداری کا منصب ان ہی کے ہاتھ رہا' عبدالدار کے بعد ان کے بیٹے عثمان...... ان کے بعد ابوطلحہ عبداللہ بن عبدالعزیٰ بن عثمان بن عبدالدار...... ان کے بعد عثمان بن طلحہ کے ہاتھ رہا...... آٹھ ہجری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا تو عثمان بن طلحہ سے چابی لی' کعبہ شریف کو کھولا'

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

داخل ہوئے' جب باہر تشریف لائے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا' یہ چابی ہمیں عنایت کر دو تو اللہ نے آیت نازل فرما دی:

﴿إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمٰنٰتِ إِلٰٓى أَهْلِهَا ﴿٥٨﴾﴾ (النساء) "اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانت انہیں واپس کر دو۔"

(ابن کثیر: ج۱' ص۶۸۶' عربی مطبوعہ دارالسلام' تفسیر سورۂ نساء' آیت: ۵۸)

پھر آپ ﷺ نے فرمایا' ابوطلحہ کے بیٹو! یہ امانت سنبھالے رکھو' یہ ہمیشہ کے لیے تمہارے پاس امانت ہے' تم سے یہ امانت وہی چھینے گا جو ظالم ہو گا۔

(الاستیعاب: ج۲' ص۴۵۱)

عبد مناف اور عبد الدار کا جھگڑا: عبد الدار کو جب قصی نے کلید کعبہ...... پرچم جنگ...... رفادہ...... سقایہ...... پنچایت' گھر وغیرہ جیسے منصب عطا کئے تو عبد الدار اور عبد مناف کی اولادوں میں منصب پر جھگڑا ہو گیا' پھر عہدوں کی تقسیم پر صلح ہوئی...... سقایہ اور رفادہ کے منصب ہاشم بن عبد مناف کو مل گئے۔ ہاشم کا اصلی نام عمرو تھا...... جب ان کو سقایہ اور رفادہ کے منصب ملے تو ہاشم حجاج کو روٹی توڑ کر شوربے میں ملا کر کھلاتے...... تو ان کا نام ہاشم مشہور ہو گیا۔ هَشَمَ يَهْشِمُ هَشْمًا کا معنی ہے' توڑنا' ہاشم اسم فاعل ہے' معنی ہے توڑنے والا۔

ہاشم کی وفات' عبد المطلب کی پیدائش: ہاشم ایک دفعہ تجارت کی غرض سے شام کی طرف نکلے' راستے میں مدینہ (یثرب) ٹھہرے' بنو نجار کی خاتون سلمٰی سے نکاح کیا...... نکاح کے بعد کچھ دن بیوی کے پاس ٹھہرے' بیوی کو وہیں حالت حمل میں چھوڑا اور شام چلے گئے۔ فلسطین کے شہر غزہ میں انتقال کر گئے...... ادھر ۴۹۷ء میں سلمٰی کے ہاں بچہ پیدا ہوا' جس کے سر کے بالوں میں کچھ سفیدی تھی' تو ماں نے اس کا نام ہی شیبہ رکھ دیا...... شیبہ کا معنی ہے سفید بالوں والا۔ ہاشم کی وفات کے بعد سقایہ اور رفادہ کا منصب ان کے بھائی مطلب بن عبد

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مناف کو ملا' شیبہ جب بارہ برس کے ہوئے تو ان کے خاندان کو معلوم ہوا کہ ان کے متوفی ہاشم کا مدینہ میں ایک بیٹا ہے' چنانچہ مطلب مدینہ آئے اور بھتیجے کو اس کی ماں کی اجازت سے اونٹ پر بٹھا کر مکہ لے آئے...... لوگوں نے دیکھا تو کہا یہ تو عبدالمطلب یعنی مطلب کا غلام ہے' بعد میں لوگوں کو پتہ چلا کہ وہ تو مطلب کا بھتیجا ہے لیکن یہ نام عبدالمطلب مشہور ہو چکا تھا۔ (سیرت ابن ہشام)

واقعہ فیل اور کعبۃ اللہ: قبیلہ حمیر کا آخری بادشاہ ذونواس جو مشرک تھا' جس نے اپنے زمانے میں تقریباً بیس ہزار سچے نصرانیوں کو خندقوں میں جلا دیا تھا صرف ایک آدمی ذوثعلبان بچ نکلا اور قیصر روم سے فریاد رسی چاہی' کیونکہ وہ بھی عیسائی تھا' اس نے یمن کے قریبی ملک حبشہ کے بادشاہ نجاشی کو امدادی حکم دیا کہ اپنی پوری فوج اس کے ساتھ بھیج دو' نجاشی نے ارباط اور ابویکسوم ابرہہ بن صباح کو امیر لشکر بنا کر مشرک کی سرکوبی کے لیے بھیجا...... پھر انہوں نے یمن پر چڑھائی کی حتی کہ غالب آئے' ذونواس بھاگا اور دریا میں ڈوب کر مر گیا' اب سارے یمن پر نجاشی کا قبضہ ہو گیا' اب دونوں سردار یہاں رہنے لگے' کچھ مدت کے بعد ان میں ناچاکی پیدا ہو گئی' دونوں کی فوجیں لڑنے کے لیے سامنے آ گئیں' پھر دونوں سرداروں نے آپس میں طے کیا کہ لوگوں کو مروانے کی بجائے ہم دونوں میدان میں نکلیں جو زندہ بچے وہ حکومت کرے' ارباط نے پہلے حملہ میں ہی ابرہہ کا ناک ہونٹ منہ کاٹ دیا۔ ابرہہ کے غلام عتودہ نے اچانک حملہ کیا کہ ارباط کو قتل کر دیا' اب ابرہہ یمن کا مستقل بادشاہ بن بیٹھا نجاشی کو اطلاع ملی تو وہ بڑے غضب میں بھر گیا' اور قاصد کے ہاتھ خط بھیجا کہ میں تیرے شہروں کو پامال کروں گا اور تیری چوٹی کاٹوں گا...... ابرہہ نے قاصد کو بہت تحفے دیے اور ایک تھیلی میں یمن کی مٹی اور اپنی پیشانی کے بال رکھے اور بڑی عاجزی سے جواب دیا...... یمن کی مٹی اور چوٹی کے بال حاضر ہیں آپ اپنی قسم پوری کیجئے' نجاشی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خوش ہو گیا اور یمن کی سرداری اسی کے نام کر دی۔

ابرہہ۔ نے نجاشی کو لکھا میں آپ کے لیے یہاں ایک ایسا گرجا گھر بنوا رہا ہوں کہ اب تک دنیا میں ایسا نہ بنا ہو۔ چنانچہ اس نے صنعاء شہر میں بہت بڑا کلیسا بنوایا پھر اعلان کر دیا کہ لوگ کعبۃ اللہ کی بجائے اس کا حج کریں...... عدنانیہ اور قحطانیہ عرب اور قریش کو اس پر بہت غصہ آیا......کوئی آدمی رات کے وقت اس میں گھس کر پائخانہ کر گیا' کہنے لگا کسی عربی نے کعبہ کی غیرت میں یہ کام کیا' اب میں بیت اللہ کی اینٹ سے اینٹ بجا کے رہوں گا......ساٹھ ہزار کا لشکر تیار کیا' تقریباً تیرہ ہاتھی تھے' ایک موٹا ہاتھی اپنے لیے منتخب کیا......یمن میں کئی عربی قبائل آباد تھے ان میں ذونفر سردار نے آس پاس کے عربوں کو جمع کیا اور اس کا مقابلہ کیا' لیکن عربوں کو شکست ہوئی' اور ذونفر اس کے ہاتھ قید ہوا۔ اس نے اسے ساتھ لیا اور چلا' جب قبیلہ خثعم میں پہنچا تو نفیل بن حبیب خثعمی نے اپنے لشکروں سے اس کا مقابلہ کیا لیکن یہ بھی مغلوب ہو گئے۔ نفیل بھی قید ہو گئے اس کو بھی راستہ کی راہنمائی کے لیے ساتھ لے لیا...... جب مکہ کے قریب مُغَمّس مقام پر پہنچے تو یہاں پڑاؤ کیا اس کے لشکر نے آس پاس چرنے والے جانوروں کو پکڑ لیا جس میں سردار عبدالمطلب کے بھی دو سو اونٹ تھے۔

ابراہہ نے ضاطہ حمیری کو بطور قاصد مکہ والوں کو بھیجا کہ مکہ کے سب سے بڑے سردار کو میرے پاس لاؤ اور انہیں پیغام سناؤ کہ ہم تمہارے ساتھ لڑنے نہیں آئے' ہم تو صرف بیت اللہ گرانے آئے ہیں۔ ہاں اگر کوئی مزاحمت کرے گا تو اس سے لڑیں گے۔...... چنانچہ ضاطہ حمیری سردار عبدالمطلب کو ساتھ لے کر آیا' سردار صاحب بڑے حسین بارعب قوی جوان تھے' ابرہہ پر ان کی ہیبت طاری ہو گئی۔ دیکھتے ہی تخت سے اترا فرش پر آپ کے سامنے بیٹھ گیا......ترجمان سے کہا ان سے پوچھو کیا کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا' میرے دو سو اونٹ واپس کر دو...... ابرہہ نے کہا' آپ کا چہرہ تو اس قدر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بارعب ہے کہ میں دہشت سے تخت سے اتر آیا اور بات اس قدر ہلکی کہ آپ کو اپنے اونٹوں کی تو فکر لگ گئی' مگر اپنے عبادت خانہ کی کوئی فکر نہ ہوئی جسے میں گرانے آیا ہوں...... سردار صاحب نے کہا' ابرہہ اونٹ میرے ہیں' اس کی فکر مجھے ہے' بیت اللہ اللہ کا گھر ہے' لہٰذا گھر والا جانے۔ سردار صاحب نے اپنے اونٹ لیے اور واپس چل دیئے۔ اور قریش سے کہا کہ مکہ خالی کر دو' پہاڑوں میں چلے جاؤ۔

پھر سردار صاحب چیدہ چیدہ لوگوں کو لے کر بیت اللہ آئے اور بیت اللہ کے دروازہ کا کنڈہ پکڑ کر رو رو کر دعا کی...... الٰہی ہم میں طاقت نہیں' تو طاقتور ہے۔ ابرہہ ظالم سے اپنے گھر کی حفاظت فرما' پھر خود بھی پہاڑوں پر چلے گئے...... ابرہہ تیاری کے ساتھ جب مزدلفہ اور منیٰ کے درمیان وادی محسر میں پہنچا...... تو نفیل نے ابرہہ کے ہاتھی کے کان میں کہا کہ یہ اللہ کا محترم شہر ہے آگے نہ بڑھ' یہی بیٹھ جا...... یا جہاں سے تو آیا ہے وہیں خیریت سے چلا جا۔ یہ کہہ کر خود بھی پہاڑ پر چلا گیا اب ہاتھی بیٹھ گیا' تمام کوششیں کیں لیکن ناکام' ہاتھی مکہ کی طرف نہ چلا' شام...... یمن...... دمشق کی طرف جدھر چلائیں ہاتھی چلے' بس مکہ کی جانب نہ چلے' ابھی ہاتھی کو چلانے میں لگے تھے' اچانک سمندر کی طرف سے بادلوں کی طرح جانوروں کا ایک لشکر آتا دیکھا...... اس نے فوراً لشکر کو گھیرے میں لے لیا۔ ہر ایک کی چونچ اور پنجوں میں مسور یا ماش کے دانہ برابر کنکر تھے...... ان پر کنکر برسانے شروع کیے' جس پر کنکر پڑتا وہ وہیں ہلاک ہو جاتا' لشکر میں بھگدڑ مچ گئی۔ ہر کوئی نفیل نفیل پکارنے لگا کہ نفیل راستہ بتا کدھر جائیں' اس طرح اللہ نے انہیں ہلاک کیا۔ اسی واقعہ کے بارے اللہ نے ارشاد فرمایا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ① اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ② وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ③ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ④ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ⑤﴾ (الفیل)

''کیا آپ نے غور نہیں کیا کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں سے کیا سلوک کیا' کہ ان کے منصوبے کو ناکام کر دیا کہ ان پر پرندوں کے لشکر بھیجے جنہوں نے ان پر مٹی پتھر کے کنکر برسائے' پس انہیں کھائے ہوئے بھوس کی مانند کر دیا۔''

سبق حاصل کرنا چاہئے کعبہ شریف کے بارے جو بھی برا ارادہ رکھے گا اسے ایسی ہی سزا ملے گی۔

اے پیغمبر اس واقعہ نوں تو سنیا ڈٹھا نائیں
جس وچ شان عجیب وکھالی تیرے اللہ سائیں
نال لشکر ابرہہ دے کیتا ایہہ ورتاوا
جس دم کعبہ اتے آیا' اُچی بول کے دھاوا
وچ محسر جو جو کیتے حیلے تے تدبیراں
اندر خاک ملائے سارے کیتا مثل اسیراں
پرندے بھیجے اوپر انہاندے ڈاراں اتے ڈاراں
اوپر انہاندے سٹن لگے' پتھر بے شماراں
روڑیاں نال خدا نے کیتا غارت انہاں تائیں
کھادے ہوئے بھوہ وانگوں ہو گئے سب اتھائیں

کعبہ کے بارے برے ارادہ کی سزا:

﴿وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَنِ الْعَاكِفُ

''اور مسجد حرام جس کو ہم نے تم لوگوں کے لیے ایک جیسی بنایا ہے'

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فِيهِ وَالْبَادِ وَمَن يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٢٥﴾ (الحج)

خواہ مکہ والے ہوں یا باہر سے آنے والے ہوں' ہاں جو کوئی اس میں ظلم سے بربادی کا ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔"

تعمیر کعبہ میں آپ ﷺ کی شرکت: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں نقل کیا کہ قصی بن کلاب نے بھی ایک دفعہ کعبۃ اللہ شریف کی تعمیر کی' آنحضرت ﷺ کے قبل از نبوت میں سیلاب کی وجہ سے کعبہ شریف کی دیواریں خراب ہوگئیں تو قریش نے کعبہ کی تعمیر شروع کی...... تو نبی ﷺ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما دونوں کندھوں پر پتھر اٹھا اٹھا کر لا رہے تھے۔ آپ ﷺ کے کندھے پر خراشیں آ گئیں تو جناب عباس رضی اللہ عنہما نے کہا' اپنا تہبند اتار کر کندھے پر رکھ لو تا کہ خراشیں نہ آئیں' آپ نے جب ایسا کیا تو آپ بے ہوش ہو کر زمین پر جا گرے' آنکھیں آسمان کی طرف لگ گئیں' آپ فرمانے لگے اَرِنِی اِزَارِیْ مجھے میرا تہبند دے دو' پھر آپ نے اسے مضبوط باندھ لیا۔

(بخاری' کتاب الحج' باب فضل مکہ وبنیانها: ۴۲' حدیث: ۱۵۸۲)

ضرورت کیوں پیش آئی؟ ایک عورت کعبہ شریف کو معطر کرنے کی خاطر آگ پر خوشبو ڈال کر لائی' اتفاقاً آگ کا ایک چنگارہ اڑا جس سے بیت اللہ کے غلاف کو آگ لگ گئی اور اسی وجہ سے کعبہ شریف کی عمارت کمزور ہوگئی...... سیلابوں کی وجہ سے بھی عمارت کمزور ہوگئی تھی۔

(سالنامہ دعوت حق' مضمون تعمیرات کعبہ للشیخ عبدالغفور عطار: ص ۹۸)

دوسرا سبب۔ قریش نے کعبہ کی تعمیر نو کا ارادہ کیا' کیونکہ بیت اللہ کی دیواریں چھوٹی تھیں' چھت نہ تھی۔

تیسرا سبب: رومی تاجروں کی کشتی طوفان سے خراب ہوئی اور جدہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے کنارے آ لگی' بیت اللہ کی چھت کے لیے قریش نے اس کشتی کی لکڑی خریدی' مکہ کے ایک قبطی بڑھئی (ترکھان) کے ذمہ چھت کا کام لگایا۔

چوتھا سبب: بیت اللہ شریف میں ایک بہت بڑا اژدھا رہتا تھا' دن کو دیواروں پر آ بیٹھتا تھا' جب کوئی اس کے قریب جاتا تو وہ منہ پھاڑ کر اس کی طرف لپکتا' یہ پریشانی اللہ تعالیٰ نے اس طرح دور فرمائی کہ ایک دن بہت بڑا پرندہ آیا اور اسے اٹھا کر لے گیا۔ اب قریش مکہ مطمئن ہو رہے ہیں کہ اللہ کو کعبۃ اللہ کی تعمیر منظور ہے' تبھی تو اللہ تعالیٰ اس کے اسباب پیدا کر رہا ہے۔

اب تعمیر نو کے لیے بیت اللہ کی دیواروں کو گرانے لگے' ابن وہب نے ایک پتھر اکھاڑا جو اس کے ہاتھ سے نکل کر پھر وہیں لگ گیا' اس نے اعلان کیا حضرات بیت اللہ کی تعمیر میں خالص پاک کمائی لگاؤ...... زنا...... سود...... رشوت...... ظلم...... وغیرہ کی کمائی کوئی نہ لگائے۔

کدال والا پہلا شخص: اب سارے سابقہ واقعات کے سبب ڈرتے تھے کہ بیت اللہ گرانے سے کوئی عذاب نہ آجائے...... سب سے پہلے ولید بن مغیرہ نے ہمت کی' کدال لے کر اوپر چڑھے اور کہا' الٰہی تجھے معلوم ہے کہ ہم تیرے گھر کی بربادی نہیں' بلکہ آبادی چاہتے ہیں' پھر دونوں رکنوں کے کناروں کا کچھ حصہ گرایا...... پھر تمام نے کہا' بس یہی چھوڑ دو اگر رات کو اس پر کوئی وبال آجائے تو یہ پتھر اسی جگہ پر لگا دینا' اگر یہ سلامت رہا تو سمجھ لینا کہ بیت اللہ کو گرا کر تعمیر کرنا اللہ کو پسند ہے۔ صبح تک وہ آدمی خیریت سے رہا۔

ابراہیمی بنیادیں: اب سب نے مل کر بیت اللہ کی دیواروں کو گرانا شروع کیا' ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں تک پہنچ گئے' بنیادوں کے پتھر ایک دوسرے میں پیوست تھے' ایک آدمی نے دو پتھروں کو کدال سے الگ کرنا چاہا' پتھر ہلے تو تمام مکہ کی زمین ہلنے لگی اب انہوں نے سمجھ لیا کہ بنیادیں اکھاڑنا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ کو پسند نہیں، اب اس کی تعمیر شروع ہوئی۔ لوگ بڑے شوق سے بیت اللہ بنانے لگے، پیسے کم ہونے کی وجہ سے حطیم کا حصہ عمارت سے باہر نکال دیا۔

حجر اسود کے نصب پر جھگڑا: جب عمارت بنتی بنتی حجر اسود کی جگہ پر پہنچی تو اختلاف شروع ہو گیا، ہر قبیلہ کی چاہت تھی کہ یہ سعادت ہمیں نصیب ہو، اختلاف جنگ کی صورت اختیار کرنے لگا، بنو عبدالدار اور بنو عدی نے ایک پیالے میں خون بھرا اور اس میں ہاتھ ڈبو کر حلف اٹھایا کہ سب کٹ مریں گے لیکن حجر اسود کسی کو رکھنے نہیں دیں گے اسی کشمکش میں چار پانچ دن گزر گئے۔

(ابن کثیر، تفسیر سورۂ بقرہ، آیت: ۱۲۸)

فیصلہ کی میٹنگ: حضرت عبداللہ بن سائب بیان کرتے ہیں کہ قریش مسجد میں جمع ہوئے تا کہ باہمی مشورہ سے جھگڑے کا فیصلہ کریں، ابو امیہ بن مغیرہ (جو کہ قریش میں معمر اور دانا آدمی تھا) نے کہا کہ تم جھگڑا نہ کرو، بلکہ اپنا ایک منصف بناؤ جو وہ فیصلہ کرے وہ سب کو منظور ہو، پھر منصف بنانے میں بھی اختلاف ہوگا۔ بہتر یہ ہے کہ تم گھروں کو چلے جاؤ جو آدمی سب سے پہلے مسجد میں اس دروازہ سے آئے اسے منصف بناؤ، سب نے یہ تسلیم کر لیا۔

(مستدرک حاکم: ج۱، ص ۴۵۸)

حجر اسود آپ ﷺ کے ہاتھوں نصب: سب سے پہلے آنحضرت ﷺ مسجد میں تشریف لائے، اب تو سب نے کہا: هٰذَا الْاَمِيْنُ رَضِيْنَا، هٰذَا مُحَمَّدٌ ﷺ ہم اس امین محمد ﷺ کے فیصلہ پر راضی جو یہ فیصلہ کرے...... آپ ﷺ نے فرمایا، ایک چادر لاؤ آپ نے اپنے دست مبارک سے حجر اسود اٹھا کر اس میں رکھا، پھر فرمایا تمام قبائل سردار آئیں اور چادر کے کناروں، اور کونوں سے پکڑ لیں، چنانچہ تمام سرداروں کی شرکت سے تمام قبائل حصہ دار بن گئے سب نے مل کر حجر اسود اٹھایا، نصب کی جگہ پر پہنچے تو آپ ﷺ نے اپنے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ سے اٹھا کر نصب کر دیا..... فضا میں آواز گونجی ...... (مستدرک حاکم: ۱/ ص ۴۵۸)

ہم تو سمجھتے تھے محمد کو بھولے بھالے
مگر یہ تو نکلے جہاں سے نرالے

کعبہ کے بارے آپ ﷺ کی تمنا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا' کہ اگر تمہاری قوم نے نیا نیا کفر نہ چھوڑا ہوتا تو میں ابراہیمی بنیادوں پر کعبہ کی تعمیر کر دیتا' کیونکہ قریش نے کعبہ چھوٹا کر دیا...... میں اس میں ایک دروازہ پیچھے بھی بناتا۔

(مسلم' کتاب الحج' باب نقض الکعبۃ وبنائہا' حدیث: ۱۳۳۳)

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی تعمیر: حضرت عطا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یزید بن معاویہ کے زمانہ میں شامی لوگ مکہ میں ابن زبیر کے ساتھیوں سے لڑے تو کعبہ شریف جل گیا' عمارت کمزور ہوگئی' عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے موسم حج تک اسی طرح رہنے دیا تاکہ حجاج آنکھوں سے دیکھ کر شامیوں کے خلاف ہو جائیں' پھر حج کے موقعہ پر لوگوں سے مشورہ لیا کہ اسے نئے سرے سے بناؤں یا مرمتیں لگا دوں...... ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ صرف مرمت ہی کرو' عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم میں سے اگر کسی کا گھر جل جائے تو وہ چاہے گا کہ اسے نئے سرے سے بنایا جائے' اللہ کا گھر تمہارے گھروں سے کہیں زیادہ افضل ہے میں اپنے رب سے تین بار استخارہ کر کے عزم کے ساتھ کام کروں گا۔ چنانچہ بعد از استخارہ بیت اللہ کو گرا دیا' پھر چند ستون کھڑے کر کے ان پر پردہ ڈال دیا تاکہ لوگ اس کی طرف نماز پڑھیں' اب تعمیر کے لیے حدیث رسول ﷺ کو سامنے رکھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا' اگر لوگ نئے نئے کفر نہ چھوڑے ہوتے اور میرے پاس اتنا خرچ بھی نہیں کہ کعبہ کی تعمیر کر سکوں ورنہ میں پانچ گز حطیم کو کعبہ میں داخل کر دیتا اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایک دروازہ لوگوں کے داخلے اور دوسرا نکلنے کے لیے بناتا۔

پھر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا' اب تو ہمارے پاس خرچ بھی ہے اور ہمیں کسی کا خوف بھی نہیں' پھر ابن زبیر نے حطیم کی جانب پانچ ہاتھ دیواریں زیادہ کیں' کھدائی سے ابراہیمی بنیادیں نظر آئیں' لوگوں نے یہ بنیادیں خوب دیکھیں' پھر انہیں بنیادوں پر کعبہ بنایا' دروازے رکھے۔

(مسلم' کتاب الحج' باب نقض الکعبة وبنیانها' حدیث: ۱۳۳۳)

عبدالملک کی تعمیر: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حجاج بن یوسف نے عبدالملک بن مروان کو خط لکھا کہ ابن زبیر نے ابراہیمی بنیادوں پر بیت اللہ بنایا اور ان بنیادوں کو مکہ کے معتبر لوگ دیکھ چکے ہیں' عبدالملک نے جواب دیا کہ ہمیں ابن زبیر کے اضافے کی ضرورت نہیں حطیم کی طرف جتنا اضافہ ہے اسے ختم کر کے پہلی حالت پر کعبہ بنا دو۔ اور دروازہ بھی بند کر دو۔

(مسلم' کتاب الحج' باب نقض الکعبة' حدیث: ۱۳۳۳)

عبدالملک کی ندامت: حضرت حارث بن عبداللہ' عبدالملک بن مروان کے پاس وفد کی شکل میں گئے تو عبدالملک نے کہا میرا خیال ہے کہ ابن زبیر کا دعویٰ سچا نہیں کہ انہوں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بنائے کعبہ کی حدیث سنی ہو...... حارث نے کہا' یہ تو میں نے بھی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حدیث سنی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمہاری قوم نے کعبہ چھوٹا کر دیا ہے اگر تمہاری قوم نے نیا نیا شرک نہ چھوڑا ہوتا تو میں ان کا چھوڑا ہوا بھی بنا دیتا۔ اگر میرے بعد تمہاری قوم ویسا ہی بنانا چاہے تو آؤ میں تمہیں دکھاؤں جو انہوں نے چھوڑا ہے' پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دکھایا وہ حطیم کی طرف تقریباً سات ہاتھ تھا' اور ولید بن عطاء نے یہ زیادہ بیان کیا کہ میں اس میں دو دروازے زمین سے ملے ہوئے رکھتا' ایک مشرق' دوسرا مغرب کی سمت' تم جانتی ہو کہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تمہاری قوم نے اس کا دروازہ اونچا کیوں رکھا؟ عرض کیا نہیں' فرمایا' تکبر کی وجہ سے اور اس لیے کہ کوئی اندر نہ جا سکے' مگر جسے وہ چاہیں جب کوئی آدمی داخلے کا ارادہ کرتا تو اوپر چڑھتا' پھر یہ اسے دھکا دیتے جس سے وہ آدمی گر پڑتا...... عبدالملک نے کہا' اے حارث کیا تو یہ حدیث عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے خود سنی ہے' انہوں نے کہا ہاں...... عبدالملک شرمندگی سے اپنی چھڑی سے زمین کریدنے لگا...... پھر کہنے لگا کاش میں اسی حالت پر چھوڑ دیتا...... اس کے بعد والی روایت میں ہے عبدالملک نے کہا اگر میں کعبہ گرانے سے قبل حدیث سنتا تو ابن زبیر کی بناء کو قائم رکھتا۔

(مسلم' کتاب الحج' باب نقض الکعبة وبنیانها' باب حدیث:۴-۳-۲۰۲، مسلم کی حدیث ۱۳۳۳)

اللہ تعالیٰ کعبہ شریف کی شرافت و بزرگی کو بڑھائے' ہر مومن کے دل میں اس کی عقیدت پیدا فرمائے۔

آخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حج بیت اللہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ، اَمَّا بَعْدُ:

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

﴿وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ﴾ (۹۷) (آل عمران)

"صاحب حیثیت لوگوں پر بیت اللہ کا حج فرض ہے اور جو کوئی انکار کرے گا تو اللہ جہان والوں سے بے پرواہ ہے۔"

حضرات!...... ہر کلمہ گو پر جس طرح نماز...... روزہ فرض ہے، اسی طرح زادراہ رکھنے والے پر حج بھی فرض ہے۔

زندگی میں ایک مرتبہ حج فرض: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ

www.KitaboSunnat.com

نے ہمیں خطبہ کے دوران فرمایا:

"اَیُّھَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَیْکُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا"۔ فَقَالَ رَجُلٌ: اَکُلَّ عَامٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! فَسَکَتَ حَتّٰی قَالَھَا ثَلَاثًا۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ:

اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے تم حج کرو۔ ایک آدمی نے تین مرتبہ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہر سال فرض ہے؟ آپ ﷺ تین مرتبہ ہی

"لَوْ قُلْتُ ...... خاموش رہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اسْتَطَعْتُمْ"۔ (مسلم جلد۱/صفحہ۴۳۲، کتاب الحج، باب فرض الحج مرۃ فی العمر ۱۳۳۷)

اگر میں ہاں کہتا تو ہر سال فرض ہو جاتا، تو تم اس کی طاقت نہ رکھتے۔

ابوداود میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"اَلْحَجُّ مَرَّةً وَّاحِدَةً فَمَنْ زَادَ فَهُوَ تَطَوُّعٌ"۔

"ایک مرتبہ حج فرض ہے، لیکن ایک سے زیادہ نفل ہے۔ (ابوداود صفحہ۲۴۱، کتاب المناسک باب اول، پہلا باب پہلی حدیث)

چار سال بعد حج: حدیث قدسی:

اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ اِنَّ عَبْدًا اَصْحَحْتُ لَهٗ بَدْنَهٗ وَاَوْسَعْتُ عَلَيْهِ فِي الرِّزْقِ لَمْ يَغْدِ اِلَيَّ فِي كُلِّ اَرْبَعَةِ اَعْوَامٍ لَمَحْرُوْمٌ۔ (معجم طبرانی اوسط جلد۱ صفحہ۳۰۰ حدیث ۴۹۰، مجمع الزوائد جلد۳/صفحہ۲۰۶ رجالہ صحیح)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک بندے کو میں جسمانی صحت بخشوں اور مالی وسعت بخشوں پھر وہ ہر چار سال بعد حج نہ کرے تو وہ محروم شخص ہے۔

حج اور عمرہ کا ثواب: نبی ﷺ سے سوال کیا گیا:

اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟

کونسا عمل افضل ہے؟ تو فرمایا:

"اَلْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ"۔ قِيْلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: "اَلْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ"۔ قِيْلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: "حَجٌّ مَبْرُوْرٌ"۔ (بخاری صفحہ۲۰۶، کتاب الحج، باب فضل

اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانا۔ کہا گیا اس کے بعد کونسا عمل؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد۔ کہا گیا اس کے بعد؟ فرمایا: حج

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الحج المبرور حدیث نمبر ۱۵۱۹) مبرور۔

مبرور کا معنی، جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت میں ہو۔

دوسری حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں نبی ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ"۔ (بخاری صفحہ ۲۰۶، کتاب الحج باب حج المبرور) نمبر ۱۵۲۱

جس نے اللہ کے لیے حج کیا اس میں کوئی فحش کام اور کوئی برا کام نہ کیا تو وہ گناہوں سے اس دن کی طرح پاک صاف ہو جاتا ہے جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

تیسری حدیث: نبی ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ خَرَجَ حَاجًّا فَمَاتَ كُتِبَ لَهُ أَجْرُ الْحَاجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فَمَاتَ كُتِبَ لَهُ أَجْرُ الْمُعْتَمِرِ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ خَرَجَ غَازِيًا فَمَاتَ كُتِبَ لَهُ أَجْرُ الْغَازِي إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ"۔ مسند ابی یعلیٰ جلد ۱۱ ص ۲۳۸ مجمع الزوائد جلد ۳/صفحہ ۲۰۹، رواتہ ثقات)

جو حج کے لیے نکلے راستہ میں فوت ہو جائے تو اس کے لیے قیامت تک حج کا ثواب لکھا جاتا ہے، اسی طرح جو عمرہ کے لیے نکلے راستہ میں فوت ہو جائے تو قیامت تک عمرہ کا ثواب لکھا جاتا ہے، اور جو غزوہ کے لیے نکلے اور فوت ہو جائے تو قیامت تک غازی لکھا جاتا ہے۔

چوتھی حدیث: نبی ﷺ نے فرمایا:

"اَلْعُمْرَةُ إِلَى عُمْرَةٍ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَآءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ"۔ (بخاری صفحہ ۲۳۸، ابواب العمرة، باب وجوب العمرة وفضلها) حدیث نمبر ۱۷۷۳

ایک عمرہ دوسرے عمرے کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کا بدلہ جنت ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رمضان میں عمرہ حج کے برابر: ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إِنَّ عُمْرَةً فِيْ رَمَضَانَ تَقْضِيْ حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعِيَ"۔ (بخاری	رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

صفحہ۲۵۱، ابواب العمرۃ باب حج النساء نمبر۱۷۶۳

حج کی تین قسمیں: اِفْرَاد ...... قِرَان ...... تَمَتُّع

حج افراد: اِفراد کا لغوی معنٰی اکیلا ہے، اصطلاحی معنٰی یہ ہے کہ حاجی میقات سے صرف حج کی نیت سے احرام باندھے اور ایک بار "اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ" کہے۔ (بخاری صفحہ۲۱۳، کتاب الحج)

پھر بیت اللہ کا طواف قدوم کرے، (افراد اور قران کے لیے جانے والا جو پہلا طواف کرے گا اسے طواف قدوم کہتے ہیں اور حج تمتع کا پہلا طواف یہ طواف قدوم بھی ہوگا اور عمرہ کا طواف بھی یہی ہوگا) پھر صفا مروہ کی سعی کرے، پھر حالت احرام میں ہی رہے، حتی کہ آٹھ ذوالحجہ کو منٰی کی طرف حج کی ادائیگی کے لیے جائے، حج افراد پر قربانی فرض نہیں اگر کرے تو ثواب ملے گا۔

حج قِران: قِران کا لغوی معنٰی ملانا ہے، اصطلاحی معنٰی حج اور عمرہ کی نیت سے میقات سے احرام باندھنا، ایک مرتبہ "اللهم لبيك بالحج والعمرة" کہے، پھر عمرہ ادا کر کے حالت احرام میں ہی رہے اور آٹھ ذوالحجہ کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

منٰی میں جائے، رسول اللہ ﷺ نے حج قران ہی کیا تھا۔ (ابوداود کتاب الحج باب فی القِران نمبر ۱۷۹۵)

نوٹ: حج قران والے پر صفا مروہ کی سعی ایک ہی ہے، اگر وہ طواف عمرہ کے بعد سعی کر لے تو دوبارہ ضرورت نہیں قربانی واجب ہے اگر نہ ہو تو دس روزے رکھے، تین حج کے ایام میں اور سات گھر آ کر۔ (البقرہ:۱۹۶)

حج تمتع: لغوی معنٰی فائدہ اٹھانا، اصطلاحی معنٰی یہ کہ حاجی صرف عمرہ کی نیت سے احرام باندھے اور "اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ بِالْعُمْرَةِ" کہے، پھر عمرہ سے فارغ ہو کر حجامت بنوائے، احرام کھولے پھر آٹھ ذوالحجہ کو اپنی رہائش سے حج کا احرام باندھے اور ایک مرتبہ "اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ بِالْحَجِّ" کہے، اور منٰی میدان پہنچے۔

نوٹ: حج تمتع پر قربانی واجب ہے، اگر قربانی میسر نہیں ہوئی تو دس روزے تین ایام حج میں اور سات واپس آ کر۔ (البقرہ:۱۹۶)

افضل قسم: جو شخص قربانی ساتھ لے کر جائے تو اس کے لیے قران بہتر ہے، لیکن جو شخص قربانی ساتھ لے کر نہ جائے اس کے لیے تمتع بہتر ہے۔ (بخاری کتاب الحج باب ساق البدن معہ ۱۶۹۲، مسلم جلد ۱/صفحہ ۳۹۰، کتاب الحج، باب وجوب الاحرام وانہ یجوز افراد الحج والتمتع والقران......الخ حدیث نمبر ۱۲۱۱)

میقات: جہاں سے حج یا عمرہ کے لیے احرام باندھا جاتا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۱- ذُوالحُلَیفہ ...... المعروف بئر علی، مدینہ سے سات میل مدینہ اور اس طرف کے تمام علاقہ کا میقات۔

۲- ذات العرق ...... عراق کی ایک بستی کے قریب ایک پہاڑ، عراق، ایران، اور اس طرف کے علاقہ کا میقات۔

۳- جُحفہ ...... یہود کی ویان بستی، مصر شام، مغربی لوگوں کا میقات۔

۴- قرنُ المنازل ...... المعروف السیل، نجد کے لیے۔

۵- یَلَمْلَم ...... اب نیا نام السعدیہ، ایک پہاڑی کا نام ہے یمن، پاکستان، بنگلہ دیش، چین، ہندوستان وغیرہ کا میقات۔ (تمام میقاتوں کا حوالہ بخاری کتاب الحج، باب مهل اهل مكة للحج نمبر ۱۵۲۳)

نوٹ: اگر سواری پر بیٹھے میقات پر احرام باندھنے کا مناسب انتظام نہ ہو تو گھر سے یا سواری جہاز وغیرہ پر بیٹھنے سے پہلے احرام باندھ لو اور تلبیہ میقات پر بولو یہ طریقہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔ (بخاری صفحہ ۲۱۰، کتاب الحج، باب الاھلال مستقبل القبلہ ...... الخ حدیث نمبر ۱۵۵۴)

نوٹ: جو ان میقاتوں کے اندر ہوں وہ اپنی رہائشوں سے احرام باندھیں۔ (بخاری، حج، مهل اهل مكة للحج والعمرة)

سفر حج: نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص گھر سے نکلتے وقت یہ پڑھے اللہ کی طرف سے کہا جاتا ہے تو ہدایت دیا گیا تو کفایت کیا گیا اور تو ہر شر سے بچایا گیا، شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے، دعا یہ ہے: "بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ". (ابوداود صفحہ ۶۹۵، کتاب الادب، باب ما يقول اذا خرج من بيته، و احمد جلد ۶ ص ۳۰۶، ومعجم طبرانی کبیر جلد ۹ ص ۱۸۰

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سندہ حسن)

حاجی کو الوداع کیسے کرو؟ نبی ﷺ مسافر کو رخصت کرتے وقت دعا دیتے "اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ"۔ تیرا دین، تیرا اہل وعیال، تیرا انجام کار اللہ کی سپرد کرتا ہوں۔ (ابوداود صفحہ ۳۵۰، کتاب الجہاد، باب الدعاء عند الوداع ۲۶۰۱ سندہ صحیح)

احرام: ہمارے ان ممالک سے لوگ حج تمتع ہی کرتے ہیں، کیونکہ یہاں سے قربانی ساتھ لے جانے کی سہولت نہیں نبی ﷺ نے فرمایا:

"تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خُبْثَ الْحَدِيْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةُ"۔

حج اور عمرہ کو ایک ہی سفر میں کرو کیونکہ یہ دونوں گناہ اور غریبی کو اس طرح دور کرتے ہیں جیسے بھٹی لوہے، سونا اور چاندی کی میل کچیل کو دور کر دیتی ہے، اور حج مبرور کا بدلہ صرف جنت ہے۔ (ترمذی ابواب الحج باب ثواب الحج والعمرة سندہ حسن، مسند احمد جلد ا/صفحہ ۳۸۷، المناسک الحج باب فضل المتابعة بین الحج والعمرۃ نمبر ۲۶۳۰، احمد اور نسائی کی اسناد صحیح ہیں)

احرام سے پہلے زیر ناف بال یا حجامت کی حاجت ہو تو پوری کرو۔

خوشبو لگائیں: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ "كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِاِحْرَامِهِ حِيْنَ يُحْرِمُ"۔ میں نبی ﷺ کو احرام کے وقت خوشبو لگاتی، جب آپ ﷺ احرام باندھتے۔ (بخاری ج صفحہ ۲۰۹، باب الطیب عند الاحرام نمبر ۱۵۳۰) مسلم میں ہے کہ میں نے آپ کو "قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ" احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگائی۔ (کتاب الحج باب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الطیب للمحرم حدیث نمبر ۱۱۸۹)

کنگھی کریں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ“۔ حالت احرام میں نبی ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھتی۔ (بخاری صفحہ ۲۰۸، کتاب الحج باب الطیب عند الاحرام وما یلبس حدیث نمبر ۱۵۳۸) **عورت خوشبو استعمال نہ کرے۔**

احرام کے وقت نماز: احرام کے لیے مروجہ دو رکعت کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں، البتہ نبی نے ذوالحلیفہ میں ظہر کی نماز کے بعد احرام باندھا۔ (مسلم جلد ۱/صفحہ ۴۰۷، کتاب الحج، باب اشعار البدن وتقلیده عند الاحرام حدیث نمبر ۱۲۴۳ ......الخ) لہٰذا کوشش کریں فرضی نماز کے بعد احرام باندھیں۔

احرام کے کپڑے اور طریقہ: مرد کے لیے دو سفید ستھری چادریں ایک چادر کو تہبند بنائے دوسری کو اوپر اوڑھ لے، سر اور چہرہ ننگا رکھے جوتا ہوائی چپل ضروری نہیں، جیسا بھی جوتا ملے پہن لے لیکن ٹخنے ننگے رکھے یہ حکم مردوں کے لیے ہے عورتوں کے لیے نہیں۔ حج یا عمرہ کی تکمیل سے پہلے قمیص جبہ شلوار پگڑی ٹوپی موزے وغیرہ نہ پہنے۔ اگر موزے پہنے تو ٹخنوں سے اوپر کاٹ دے۔ (بخاری صفحہ ۲۰۹، کتاب الحج باب ما لا یلبس المحرم من الثیاب حدیث نمبر ۱۵۴۲)

عورت کا احرام: معمول کے مطابق سادہ اور ستھرا لباس رنگت کی کوئی پابندی نہیں پورے جسم پر موٹی چادر استعمال کرے، نظر نیچی رکھے غیر محرم سے سامنے کے وقت گھونگٹ سے چہرہ کا پردہ کرے، چہرہ مکمل ڈھکنا نہیں، حضرت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم سفر حج میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ احرام کی حالت میں تھی جب سوار ہمارے سامنے آتے تو ہم چہروں پر پردہ ڈال دیتیں اور مرد گزر جاتے تو پردہ اٹھا دیتیں۔ (ابوداود، کتاب الحج، ابواب العمرہ باب فی المحرمة تغطی وجهها حدیث ۱۸۳۳)

حالت احرام میں ممنوع کام:

۱- حالت احرام میں خوشبو استعمال نہ کرے۔ (بخاری صفحہ ۲۴۸، باب ما ینهی عن الطیب للمحرم حدیث نمبر ۱۸۳۸)

۲- دستانے استعمال نہ کرے۔ (بخاری صفحہ ۲۴۸، کتاب الحج ابواب العمرة، باب ما ینهی من الطیب للمحرم والمحرمة حدیث نمبر ۱۸۳۸)

۳- نہ اپنا نکاح یا منگنی اور نہ کسی کا نکاح پڑھائے ...... نبی ﷺ نے فرمایا: "لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكَحُ وَلَا يَخْطِبُ"۔ محرم نہ اپنا نکاح کرے نہ کسی دوسرے کا اور نہ منگنی کرے۔ (مسلم جلد ۱/صفحہ ۴۵۳، کتاب النکاح، باب تحریم نکاح المحرم وكراهة خطبته ...... الخ حدیث نمبر ۱۴۰۹)

۴- ﴿اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ﴾ (البقرة ۱۹۷) "حج کے مہینے مقرر ہیں جو کوئی ان میں حج کے لیے چلے وہ اپنی بیوی سے مباشرت اور گناہ والے کاموں اور لڑائی سے بچے۔"

۵- محرم یا غیر محرم کا حدود حرم سے شکار کو بھگانا یا درخت گھاس سوائے اذخر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے کاٹنا منع ہے۔ (بخاری صفحہ ۲۴۷، کتاب العمرة، باب لا ینفر الصید الحرم ۱۸۳۳)

۶۔ محرمہ عورت برقعہ اور نقاب منہ پر نہ کرے۔ (بخاری صفحہ ۲۴۸، کتاب الحج ابواب العمرہ، ما ینهی من الطیب للمحرم حدیث نمبر ۱۸۳۸)

۷۔ ناخن نہ تراشے ...... حجامت نہ کرائے، اگر بیمار ہو جائے یا سر میں تکلیف ہو تو حجامت کرالے پھر فدیہ ادا کرے۔ (بقرہ ۱۹۶)

۸۔ فدیہ، تین روزے ...... یا چھ مسکینوں کا کھانا ...... یا قربانی کے لائق جانور کی قربانی۔ (مسلم صفحہ ۳۸۲، کتاب الحج، باب جواز حلق الراس للمحرم ۱۲۰۱)

حالت احرام میں جو کام جائز ہیں: غسل کرنا۔ (بخاری صفحہ ۲۴۸، العمرة، باب الاغتسال للمحرم) کپڑے دھونا ...... سانپ، بچھو، چوہا، چیل، پاگل کتا، کوا مارنا۔ (بخاری صفحہ ۲۴۶، ما یقتل المحرم من الدواب حدیث نمبر ۱۸۲۹)

تلبیہ: حج تمتع والے احرام باندھ کر "اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ بِالْعُمْرَةِ" کہیں، پھر کلمات تلبیہ بلند آواز سے پڑھیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

"اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اٰمُرَ اَصْحَابِیْ وَمَنْ مَّعِیْ اَنْ یَّرْفَعُوْا اَصْوَاتَھُمْ بِالْاِھْلَالِ اَوْ بِالتَّلْبِیَةِ"۔ جبریل نے ابھی مجھے کہا ہے کہ میں اپنے ساتھیوں کو کہوں کہ وہ تلبیہ اونچی آواز میں کہیں۔

(ابوداود کتاب المناسک حج، باب کیف التلبیة حدیث نمبر ۱۸۱۴ سندہ صحیح)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کلمات تلبیہ: "لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ"۔ (بخاری کتاب الحج باب التلبیہ نمبر ۱۵۴۹)

تلبیہ کب تک: عمرہ کا تلبیہ حجر اسود کے بوسے یا اشارے تک۔ (ابوداود، حج، باب متی یقطع المعتمر التلبیة حدیث نمبر ۱۸۱۷ و مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۱۸۰) حج کا تلبیہ احرام حج سے دس ذوالحجہ کو جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک۔ (صحیح ابن خزیمہ جلد ۴ ص ۲۸۱ کتاب الحج باب قطع التلبیہ اذا رمی الحاج جمرہ العقبہ یوم النحر نمبر ۲۸۸۵)

تلبیہ کا ثواب: سہل بن سعد سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُلَبِّيْ اِلَّا لَبّٰى عَنْ يَمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ مِنْ حَجَرٍ اَوْ شَجَرٍ اَوْ مَدَرٍ حَتّٰى يَنْقَطِعَ الْاَرْضُ مِنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا"۔

جب کوئی مسلم تلبیہ کہتا ہے تو اس کے دائیں بائیں زمین کے آخری کناروں تک تمام پتھر، درخت، اور کنکر بھی تلبیہ کہتے ہیں۔

(ترمذی ابواب الحج، باب فضل التلبیة والنحر حدیث نمبر ۸۲۸ سندہ صحیح)

حرم شریف میں داخلہ: سنت طریقہ یہ ہے کہ باوضو باب بنی شیبہ یعنی باب السلام سے مسجد میں "اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ" پڑھتے ہوئے دایاں پاؤں اندر رکھیں پھر داخل ہو جائیں۔

طواف کی قسمیں: ۱- طواف کی چھ قسمیں ہیں، طواف قدوم جو آتے ہی سب سے پہلے کیا جاتا ہے، اس کو طواف الورود اور طواف اللقاء اور طواف

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

التحیہ بھی کہا جاتا ہے۔

۲- طواف الزیارۃ۔ جو دس ذوالحجہ کو کیا جاتا ہے، اس کو طواف حج اور طواف افاضہ بھی کہتے ہیں، یہ حج کا ایک رکن ہے۔

۳- طواف الصدر، یہ بیت اللہ سے واپسی پر کیا جاتا ہے، اس کو طواف الوداع بھی کہتے ہیں۔

۴- طواف العمرۃ، یہ عمرہ کا رکن ہے۔

۵- طواف نذر، جو نذر ماننے والے پر ضروری ہے۔

۶- طواف النفل، جو نفلی طور پر ہر وقت کیا جاتا ہے۔

طواف قدوم کی ترکیب: طواف شروع کرنے کے وقت احرام کی اوپر والی چادر دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالیں تاکہ دایاں کندھا بالکل ننگا ہو جائے، اس کو عربی میں اضطباع کہتے ہیں۔ (ابوداود، حج، باب الاضطباع فی الطواف نمبر ۱۸۸۴) یاد رکھیں صرف طواف قدوم اور طواف زیارۃ میں دایاں کندھا ننگا ہوگا، باقی ہر جگہ کندھا ڈھکنا ہے۔

حجر اسود کا استلام: استلام کی چار صورتیں ہیں:

۱- حجر اسود کو اللہ اکبر کہہ کر بوسہ دیں۔ (بخاری ص ۲۱۸، باب استلام الحجر الاسود ۱۶۰۳)

۲- اگر بوسہ ممکن نہ ہو تو اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ لگا کر ہاتھ چوم لیں۔ (مسلم جلد ۱/صفحہ ۴۱۲، کتاب الحج، باب استحباب استلام الرکنین......الخ)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۳۔ اگر رش کی وجہ سے ایسا بھی ممکن نہ ہو تو اللہ اکبر کہہ کر چھڑی حجر اسود کو لگا کر چوم لیں۔ (مسلم جلد۱/صفحہ۴۱۳، باب جواز الطواف علی بعیر وغیرہ والستلام الحجر بمحجین......الخ حدیث نمبر ۱۲۷۵)

۴۔ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ کا اشارہ کریں، لیکن اب چومنا نہیں، کیونکہ چومنا اس چیز کو ہے جو چیز ہجر اسود کو لگے۔ (بخاری صفحہ۲۱۹، باب التکبیر عند الرکن حدیث نمبر ۱۶۱۳)

رمل: رمل کا لغوی معنیٰ ہے کندھے ہلا کر تھوڑا تھوڑا دوڑنا، نبی ﷺ حجر اسود کا استلام کر کے تین رملی چکر لگاتے ہر دفع حجر اسود کے سامنے آتے تو اللہ اکبر کہہ کر استلام کرتے، باقی چار چکر عام پیدل رفتار میں کرتے۔ (بخاری صفحہ۲۱۸، باب الرمل فی الحج والعمرۃ ۱۶۰۴ مجمع الزوائد جلد۳/صفحہ۲۳۹، باب فی الطواف والرمل والاستلام)

رکن یمانی: طواف کے ہر چکر میں رکن یمانی کو چھوئیں اگر کسی وجہ سے ہاتھ نہ لگے تو بوسہ دینا یا اشارہ کرنا نبی ﷺ سے ثابت نہیں، رکن یمانی سے حجر اسود تک یہ دعا پڑھیں: "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ"۔ (ابوداود، کتاب الحج، الدعاء فی الطواف نمبر۱۸۹۲ و احمد جلد۳ صفحہ ۴۱۱، احمد کی سند صحیح ہے)

مقام ابراہیم پر دو فرض:

﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى ﴿١٢٥﴾﴾ (البقرۃ) "مقام ابراہیم کو جائے نماز بناؤ۔"

یہاں نماز پڑھنا اللہ کا حکم ہے نبی ﷺ جب طواف سے فارغ ہوئے تو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مقام ابراہیم اور بیت اللہ کے درمیان دو رکعت پڑھی، پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری میں اخلاص پڑھی۔ (یاد رکھیں اگر مقام ابراہیم اور بیت اللہ کے درمیان جگہ نہ ملے تو جہاں جگہ ملے وہاں دو رکعت پڑھ لیں) پھر آپ ﷺ نے حجر اسود کا استلام کیا، پھر صفا مروہ کی سعی کی طرف نکلے۔ (مسلم صفحہ ۳۹۵، کتاب الحج، باب حجة النبی ﷺ ۱۲۱۸)

تو میں نے یہ مختصر نقشہ خداداد توفیق سے اس طرح کھینچا:

حج دی توفیق مولا ساہنوں عطا توں
تسیاں دے تائیں اپنا گھر وکھا توں

حاجی دی شان دسی نبی الٰہی گناہاں تھیں صاف جیویں جمیاں اج مائی
حج دے راہ کدھرے موت جے آئی جنت پیغام مولا دتا سنا توں

حج دی توفیق مولا ساہنوں عطا توں
تسیاں دے تائیں اپنا گھر وکھا توں

سن کے شان میرا لوں لوں پھڑکدا کعبے دی دید اندر انگ انگ ترسدا
مل جائے سکون چھندا دل پیا تڑفدا اپنے گھر مولا لویں بلا توں

حج دی توفیق مولا ساہنوں عطا توں
تسیاں دے تائیں اپنا گھر وکھا توں

کعبے دی شان اعلیٰ برکتاں والے دی حجر مقام زم زم آلے دوالے دی
وسدی اے رحمت اوتھے رب تعالیٰ دی چھیتی توں چھیتی مولا اوتھے پہنچا توں

حج دی توفیق مولا ساہنوں عطا توں
تسیاں دے تائیں اپنا گھر وکھا توں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حج دی سعادت پاروں ترسے دل میرا فضل تھیں پوا مولا بندے دا پھیرا
کرے منظور نہیں گھٹنا کجھ تیرا حاضری شرف مولا کر عطا توں

حج دی توفیق مولا ساہنوں عطا توں
تسیاں دے تائیں اپنا گھر وکھا توں

پہناں احرام مولا میقات جا کے اللھم لبیک بالعمرہ سنا کے
ذکر کثیر کراں سواری تے آ کے تیری سپرد مولا حفاظت فرما توں

حج دی توفیق مولا ساہنوں عطا توں
تسیاں دے تائیں اپنا گھر وکھا توں

پہنچاں مطاف جدوں پھیریاں پاواں گا لبیک لبیک اپنی حاضری لواواں گا
لا شریک لک گیت پیا گاواں گا کیتا احسان میرے سچے اللہ توں

حج دی توفیق مولا ساہنوں عطا توں
تسیاں دے تائیں اپنا گھر وکھا توں

دوڑ کے چکر تن رملی لگاواں باقی دے چکراں اندر پیدل چل آواں
حجر نوں چماں گھٹ گھٹ جپھیاں پاواں کیتے نی پورے مولا میرے چا توں

حج دی توفیق مولا ساہنوں عطا توں
تسیاں دے تائیں اپنا گھر وکھا توں

بن کے ملنگ آیاں بوہے میں تیرے سچیا مولا رکھیں لنگ توں میرے
کریں قبول مولا ڈھنگ توں میرے موماناں والے وصف میرے بنا توں

حج دی توفیق مولا ساہنوں عطا توں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تسیاں دے تائیں اپنا گھر وکھا توں

بعد طواف مقام ابراہیم تے آواں — پڑھ دو رکعت مولا تینوں مناواں

پھر زمزم پیواں خوب پیاس بجھاواں — پھر صف تے مروہ ول مولا چلا توں

حج دی توفیق مولا ساہنوں عطا توں

تسیاں دے تائیں اپنا گھر وکھا توں

صفا توں مروہ ول چکر لگاواں — مروہ تے قبلے ول نظراں اٹھاواں

رحمت دیاں منگاں تیتھوں خوب دعاواں — ستے ای چکر ایداں پورے کرا توں

حج دی توفیق مولا ساہنوں عطا توں

تسیاں دے تائیں اپنا گھر وکھا توں

بیت اللہ کو دیکھ کر دعا: ”اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَكَ ھٰذَا تَشْرِیْفًا وَّتَعْظِیْمًا وَّتَكْرِیْمًا“۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر، اس حدیث کی سند میں عاصم بن سلیمان الکوزی متروک راوی ہے۔مجمع الزوائد جلد۳/صفحہ ۲۳۸)

صفا مروہ کی سعی: سنت مصطفیٰ ﷺ سے سعی سیکھیے، مسلم میں ہے کہ جب آپ ﷺ مقام ابراہیم سے فارغ ہوئے تو صفا، مروہ کی سعی کا اختتامی استلام کیا، پھر آپ ﷺ صفا کی طرف: ”اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ، اَبْدَأُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ“ پڑھتے ہوئے چلے اور صفا پر چڑھے، آپ ﷺ کو کعبہ نظر آنے لگا قبلہ کی طرف منہ کر کے اس کی توحید اور کبریائی ان الفاظ میں بیان کی: ”لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ"۔ پھر آپ ﷺ نے دعا کی پھر یہ کلمات کہے، پھر دعا کی پھر کلمات کہے، پھر دعا کی یعنی تین مرتبہ پھر مروہ کی طرف چلے مروہ پر چڑھ کر بھی اسی طرح کیا، اسی طرح آپ ﷺ نے سات چکر لگائے۔ (مسلم جلد ا/صفحہ ۳۹۵، باب حجۃ النبی ﷺ ۱۲۱۸) یہی مذکورہ حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے حج تمتع کرنے والوں کو حجامت اور احرام کھولنے کا حکم دیا کیونکہ ان کا عمرہ مکمل ہو گیا تھا۔

نوٹ: حج تمتع کرنے والوں کو حج کے لیے طواف زیارہ اور اس کے ساتھ صفا، مروہ کی سعی کرنی پڑے گی، لیکن افراد اور قران کرنے والوں کو حج کے لیے یہی طواف اور سعی کافی ہے، وہ احرام نہیں کھولیں گے۔

حجامت: بال کٹانے اور منڈوانے دونوں طرح جائز ہیں، لیکن منڈوانے والوں کے لیے آپ ﷺ نے تین مرتبہ دعا فرمائی: "اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ، قَالُوْا: وَالْمُقَصِّرِيْنَ؟ قَالَ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ، قَالُوْا: وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: وَالْمُقَصِّرِيْنَ"۔ (مسلم صفحہ ۴۲۰، الحج، باب تفضیل الحلق علی التقصیر ۱۳۰۱، بخاری الحج باب الحلق و التقصیر عند الاحلال نمبر ۱۷۲۷)

احرام حج: حج تمتع والے آٹھ ذوالحجہ کو صبح کی نماز کے بعد منیٰ میں جانے کے لیے اپنی اپنی قیام گاہوں سے غسل کر کے خوشبو لگا کے احرام باندھیں "اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ" کہیں اور منیٰ کی طرف چلیں۔ (بخاری صفحہ ۲۲۴)

منیٰ میں زوال سے پہلے پہنچیں، ظہر، عصر، عشاء قصر کریں، مغرب اور اگلے دن فجر کی نماز یہ پانچوں نمازیں اپنے اپنے وقت پر ادا کریں۔ (بخاری صفحہ ۲۲۵، باب این یصلی الظہر یوم الترویۃ حدیث نمبر ۱۶۵۳)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۹ ذوالحجہ عرفات کی طرف: نبی ﷺ ۹ ذوالحجہ طلوع آفتاب کے بعد منیٰ سے عرفات کی طرف تلبیہ تسبیح و تکبیر کہتے ہوئے نکلتے۔ (بخاری صفحہ ۲۲۵، باب ۲۸۶ التلبیۃ التکبیر راذا غدا من منی رالی عرفۃ حدیث نمبر ۱۶۵۹)

میدان عرفات سے پہلے آپ ﷺ نے مقام نمرہ خیمہ میں آرام کیا، پھر سورج ڈھل گیا تو مقام عُرنہ (عرفات سے باہر) خطبہ ارشاد فرمایا، ایک اذان ہوئی اور الگ الگ تکبیروں کے ساتھ ظہر، عصر دو دو رکعتیں پڑھائیں۔ (مسلم جلد ا صفحہ ۳۹۵، کتاب الحج، باب حجۃ النبی ﷺ حدیث نمبر ۱۲۱۸)

میدان عرفات میں ٹھہرنا: پھر آپ ﷺ سواری پر سوار ہو کر عرفات میں آئے غروب آفتاب تک جبل رحمت کے قریب ٹھہرے رہے، ذکر و اذکار میں مشغول رہے۔ (مسلم جلد ا/صفحہ ۳۹۸، باب حجۃ النبی ﷺ) حدیث نمبر ۱۲۱۸

نوٹ: جو ۹ ذوالحجہ کو عرفات میں داخل نہ ہو تو اس کا حج نہیں۔

مزدلفہ کی طرف: پھر جب سورج غروب ہو گیا تو آپ ﷺ نے اپنے پیچھے سواری پر اسامہ رضی اللہ عنہ کو بٹھایا اور مزدلفہ کی طرف چلے، وہاں ایک اذان اور علیحدہ علیحدہ اقامت سے مغرب کے صرف تین فرض اور عشاء کے صرف دو فرض پڑھائے، رات یہاں ہی گزاری پھر فجر کی نماز پڑھ کر چلے۔ (حوالہ مذکور)

مشعر الحرام: مشعر الحرام پہنچے، وہاں قبلہ رخ ہو کر دعا کی "اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہا پھر طلوع آفتاب سے پہلے منیٰ کی طرف چلے راستے میں وادی محسر کو تلبیہ کہتے ہوئے سواری کو تیز کر کے عبور کیا اور منیٰ میں جمرہ عقبہ کے پاس پہنچے۔ (مسلم حوالہ مذکور)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یاد رہے کہ کمزور لوگوں کو نبی ﷺ نے مزدلفہ سے رات کو منیٰ بھیج دیا تھا، لیکن حکم دیا تھا کہ کنکریاں طلوع آفتاب کے بعد ہی ماریں۔ (بخاری کتاب الحج باب من قدم ضعفة اهله حديث نمبر ۱۲۶۸)

جمرہ عقبہ کو کنکریاں: پھر آپ ﷺ نے جمرہ عقبہ پر سات کنکریاں ماریں، ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے ہوئے کنکریاں مارتے وقت آپ ﷺ وادی میں کھڑے ہوئے عرفات مزدلفہ منیٰ آپ ﷺ کے داہنی طرف اور مکہ بائیں طرف رہا۔ (مسلم ۱۲۱۸ باب سابقہ)

قربانی: پھر آپ ﷺ نحر کی جگہ آئے اور اپنے ہاتھ سے تریسٹھ اونٹ نحر کیئے باقی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نحر کیئے۔

حجامت: قرآن پاک نے بیان کیا:

﴿ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ ﴿٢٩﴾﴾ (الحج) ''پھر چاہئے کہ وہ اپنی میل کچیل دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں۔''

احرام کب اتاریں: اگر دس ذوالحجہ کو ہی طواف زیارہ کا ارادہ ہے تو احرام اتار دیں اگر دس کو طواف افاضہ کا ارادہ نہیں تو طواف زیارہ تک احرام قائم رکھیں۔

طواف افاضہ: یہ طواف رکن حج ہے:

﴿وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ﴿٢٩﴾﴾ (الحج) ''اور حجاج کو چاہئے کہ بیت اللہ کا طواف زیارہ کریں۔''

نوٹ: اس طواف میں نہ رمل ہے نہ کندھا ننگا رکھنا ہے اور طواف زیارہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کسی وجہ سے ۱۳ ذوالحجہ تک مؤخر ہوسکتا ہے، طواف زیارہ کے بعد حاجی مکمل حلال ہوجاتا ہے۔

صفا، مروہ کی سعی: تمتع کرنے والا تو ضرور سعی کرے گا، قران اور افراد کرنے والے نے اگر پہلے طواف قدوم کے وقت سعی نہیں کی تو وہ اب کر لیں۔

منیٰ میں گیاراں بارہ اور تیرہ کا قیام: طواف زیارہ کی فراغت کے بعد جلد از جلد چاہئے کہ منیٰ میں پہنچ جائیں ان تینوں دنوں میں زوال کے بعد رمی جمار کرنا ہے۔

دعاء: آپ ﷺ سات سات کنکریاں مارنے کے بعد قبلہ رخ طویل دعا کرتے تھے۔ (بخاری ابواب رفع الیدین عند الجمرۃ الدنیا و اسطیٰ ۱۷۵۳)

کنکریاں مارنے کی ترتیب: تین جمرے ہیں، جمرہ اولیٰ جو مسجد خیف کے قریب ہے، دوسرا جمرہ وسطیٰ جو جمرہ اولیٰ اور کبریٰ کے درمیان ہے، تیسرا جمرہ جو مکہ کی طرف ہے اس کو جمرہ عقبہ، جمرہ کبریٰ، جمرہ اخری کہتے ہیں۔ گیارہ ذوالحجہ کو بعد از زوال جمرہ اولیٰ کو سات کنکر اللہ اکبر اللہ اکبر کہہ کر مارتے ہیں، ایک جمرہ کے کنکر مارنے کے فوراً بعد قبلہ رخ ہوکر ہاتھ اٹھا کر دعا کریں، یہ قبولیت کا مقام اور وقت ہے اسی طرح جمرہ وسطیٰ اور جمرہ عقبہ پر رمی کریں۔ ۱۲ ذوالحجہ کو بھی اسی طرح رمی کریں۔ ۱۳ ذوالحجہ کو بھی اسی طرح رمی کریں۔

نوٹ: عورتوں اور کمزوروں کی طرف سے دوسرا رمی جمار کرسکتا ہے۔

طواف وداع مکہ سے نکلتے وقت نبی ﷺ نے فرمایا کوئی شخص حج عمرہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کر کے اس وقت تک واپس نہ جائے جب تک طواف وداع نہ کرے۔
(بخاری صفحہ ۲۳۶ باب طواف الوداع حدیث نمبر ۱۷۵۵)

اپنے گھر آ کر دعوت کرنا: جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ جب سفر حج سے مدینہ واپس آئے تو آپ ﷺ نے لوگوں کی دعوت کی اور دعوت میں اونٹ یا گائے ذبح کی۔ (بخاری صفحہ ۴۳۴ کتاب الجہاد باب الطعام عند القدوم حدیث نمبر ۳۰۸۹)

آج کل الٹا رواج ہے کہ حج کو جاتے وقت تو دعوتیں کرتے ہیں جسکا ثبوت نہیں اور آتے وقت جسکا ثبوت ہے وہ کرتے ہی نہیں۔ اللہ ہم سب کو حج کی سعادت نصیب فرمائے۔

آخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فضائل مکہ مکرمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ، اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

﴿وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا﴿۳۵﴾﴾ (ابراھیم) "اور جب ابراہیم نے دعا کی کہ اے میرے رب اس شہر کو امن والا بنا دے۔"

برادرانِ اسلام!...... اللہ کا لاکھ، لاکھ شکر ہے کہ جس نے ہمیں مکہ جیسا عظیم الشان شہر مرکز عنائت فرمایا۔

مکہ مکرمہ کے نام: قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کے چار نام بتائے ہیں:

پہلا نام: بکۃ:

﴿اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّةَ مُبٰرَکًا وَّهُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ﴿۹۶﴾﴾ (آل عمران) بیشک سب سے پہلا گھر بکہ شہر لوگوں کے لیے بنایا گیا ہے جو جہاں والوں کے لیے برکت الٰہی اور ہدایت کا ذریعہ ہے۔

معنٰی اول: بَكَّ يَبُكُّ بَكًّا وَبَكَّةً: باب سے بَكَّةً اسم مصدر ہے پھاڑنا، توڑنا، اس شہر کو بکہ اس لیے کہتے ہیں کہ اس پر جو بھی جابر سے جابر شخص ارادہ بد سے آیا تو اللہ نے اس کی گردن توڑ دی، جیسا کہ ابرہہ وغیرہ۔

معنٰی دوم: ہجوم۔ کیونکہ یہاں ہر وقت عقیدت مندوں کا ہجوم رہتا ہے۔

معنٰی سوم: حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے (خلط ملط) معنی بھی کیا ہے کیونکہ یہاں مرد عورتیں اکٹھے نماز پڑھتے اور طواف کرتے ہیں۔

معنٰی چہارم: کہ جب یہاں زم زم کا چشمہ جاری ہوا تو بنو جرھم ام اسماعیل کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اجازت سے یہاں آباد ہوئے، جرہم کے سردار کا نام بکہ تھا، اسی لیے اس شہر کا نام اس کے نام پر مشہور ہو گیا۔

معنیٰ پنجم: نبی ﷺ کی عمر مبارک جب پینتیس برس کی ہوئی تو قریش نے کعبہ شریف کی تعمیر نو کا پروگرام بنایا اور کعبہ شریف کے اندر بنائے ابراہیم میں سے زبور کی عبارتوں سے منقوش کچھ پتھر ملے، قریش نے یمن سے ایک یہودی اور ایک نصرانی راہب کو بلوا کر وہ عبارتیں پڑھوائیں جن پر لکھا تھا: "اَنَا اللّٰهُ ذُوْ بَكَّةِ" میں اللہ بکہ شہر کا حاکم ہوں۔ "حَفِظْتُهَا بِسَبْعَةِ اَمْلَاكٍ حُنَفَآءَ" میں نے اس شہر کی حفاظت سات خدا پرست فرشتوں سے کی ہے۔ "بَارَكْتُ لِاَهْلِهَا فِي الْمَآءِ وَاللَّحْمِ" میں نے اس شہر کے باشندوں کے لیے پانی اور گوشت میں برکت دی۔ (شرح بخاری مولانا داود رازؒ جلد۳/صفحہ۱۳۴)

دوسرا نام: مکہ یہ اسم جامد ہے، معنیٰ: ناف...... درمیان...... جناب عبداللہ بن عمرو بن عاص بیان کرتے ہیں کہ زمین بننے سے ایک ہزار سال قبل ہر طرف پانی ہی پانی تھا، صرف مکہ شریف کی جگہ پانی پر سفید جھاگ تھی اس کے نیچے پانی کے اندر تھوڑی سی زمین تھی یہاں سے چاروں طرف زمین پھیلائی گئی، یہ جگہ ساری زمین کی درمیان، سنٹر ہوئی۔ اسی لیے اس کو مکہ کہتے ہیں، یعنی زمین کی ناف۔

(مجمع الزوائد جلد۳/صفحہ۲۸۸، کتاب الحج، باب فی الکعبۃ، رجالہ رجال الصحیح، ومستدرک حاکم جلد۲/صفحہ۵۱۸)

قرآن پاک میں مکہ کا ذکر:

﴿وَهُوَ الَّذِیْ كَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَیْهِمْ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا ﴿۲۴﴾﴾ (الفتح)

"وہی ذات ہے جس نے خاص مکہ میں کفار کے ہاتھوں کو تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے روک لیا اس کے بعد کہ اس نے تم کو ان پر غلبہ دیا تھا، تم جو کرتے ہو اللہ دیکھ رہا ہے۔"

تیسرا نام: ام القریٰ۔ بستیوں کی ماں، یہ شان اور مقام کے اعتبار

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے ہے، جیسے فاتحہ کو ام الکتاب کہا، اللہ تعالیٰ نے اس طرح ذکر فرمایا:

﴿وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی وَمَنْ حَوْلَهَا وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰی صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ﴿٩٢﴾﴾ (الانعام)

''اور یہ بابرکت کتاب ہم نے اس کو نازل فرمایا، جو پہلی کتب سماوی کی تصدیق کرتی ہے تا کہ آپ مکہ اور اس کے قرب وجوار کے لوگوں کو ڈرائیں جو لوگ آخرت پر یقین رکھتے ہیں وہ اس پر ایمان لائیں گے اور نمازوں کی حفاظت کریں گے۔''

دوسرا مقام: ﴿وَكَذٰلِكَ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی وَمَنْ حَوْلَهَا ﴿٧﴾﴾ (الشوری)

''اسی طرح ہم نے آپ کی طرف عربی قرآن وحی کیا، تا کہ آپ مکہ اور اس کے قرب وجوار کو ڈرائیں۔''

چوتھا نام: بلد امین۔ امن والا شہر، قرآن حکیم میں ہے:

﴿وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ ﴿٣﴾﴾ (التین) ''اور قسم ہے اس امن والے شہر کی''۔

یہ ہیں چار نام اور ان کے معانی اور وجہ تسمیہ میں نے کتاب وسنت اور لغت سے عرض کر دیئے۔

مکہ کی حرمت: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ وَلَمْ یُحَرِّمْهَا النَّاسُ''۔

بیشک اللہ تعالیٰ نے آسمانوں زمینوں کی پیدائش کے دن سے لے کر قیامت تک مکہ مکرمہ کو حرمت والا شہر قرار دیا ہے کسی آدمی نے اس کی حرمت نہیں بنائی۔

بلکہ اللہ نے بنائی ہے اور اس میں لڑائی کرنا مجھ سے قبل کسی کے لیے حلال نہ ہوا میرے لیے بھی اس میں لڑائی دن کی ایک گھڑی تک حلال ہوئی، پس جو شخص اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے وہ مکہ میں خون ریزی نہ کرے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور حرم کا کوئی درخت نہ کاٹا جائے اور اس کا شکار بھی نہ بھگایا جائے اور یہاں کی گری ہوئی چیز بھی نہ اٹھائی جائے، ہاں البتہ اس شخص کو اجازت ہے جو اس کی شناخت کرا کے مالک تک پہنچانا چاہتا ہو، اور اذخر گھاس کے علاوہ کوئی اس کی گھاس بھی نہ کاٹی جائے۔ (بخاری، کتاب العلم، باب ۳۷ لِيُبَلِّغِ العِلمَ الشاهِدُ الغائبَ ۱۰۴، ومسلم کتاب الحج صفحہ ۴۳۹، باب تحریم مکة وتحریم صیدها نمبر ۱۳۵۳)

چھ کا قتل حرم میں بھی جائز ہیں: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتی ہیں کہ ”خَمسٌ فَوَاسِقُ يُقتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْحُدَيَّا وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ“ پانچ نقصان دہ جانوروں کا قتل حرم میں بھی جائز ہے۔ چوہا......بچھو......چیل......کوا......کاٹنے والا کتا۔ مسلم میں ہے کہ سانپ بھی (بخاری، کتاب بدء الخلق باب خمس من الدواب فواسق يقتلن في الحرم نمبر ۳۳۱۴ ومسلم کتاب الحج باب ماینلب للمحرم نمبر ۱۱۹۸)

چھپکلی: چھپکلی بھی حرم میں مارنی جائز ہے، کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حرم مدینہ میں اسے مارتی تھیں۔ (مسلم، کتاب السلام باب استحباب قتل الوزغ حدیث ۲۲۴۰)

مکہ مکرمہ کا مختصر نقشہ: سطح سمندر سے مکہ مکرمہ کی بلندی تقریبا ساڑے تین سو فٹ ہے سمندر سے پانچ کلو میٹر مشرق میں پہاڑوں کے درمیان تنگ اور پتھریلی وادی میں واقع ہے پہاڑوں کے درمیان نیچی جگہ کو وادی کہتے ہیں اور وادی مکہ کو بطحاء اور ابطح بھی کہتے ہیں، بطحاء......سیلاب کی ہر اس گزر گاہ کو کہتے ہیں جو پہاڑی ہو اور جس میں سیلاب کے بعد ریت اور سنگریزے چھوٹ جائیں، شہر میں پانی کا مین چشمہ زمزم ہی ہے اس کے علاوہ کوئی خاص انتظام نہیں تھا پھر بعد میں دو نہریں باہر سے مکہ لائی گئیں ایک نہر تو عباسی دور میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عباسی خلیفہ امین کی والدہ زبیدہ نے بنوائی تھی، پھر بعد میں اس کو ترقی دی جاتی رہی اب تو ماشاء اللہ شہر میں پانی پہنچانے کے کئی ذرائع اختیار کیے گئے ہیں، جن سے اب پانی کی قلت نہیں رہی۔ مکہ مکرمہ چونکہ ایک وادی میں ہے، کئی مرتبہ سیلابی پانی وادی میں بھر جاتا، اب حکومت نے معلاۃ سے پہلے ایک بندھ بنا دیا ہے اس کے علاوہ حرم اور اس کے آگے بھی زمین دوز نالہ بنایا گیا ہے جس میں شہر کا گندا اور سیلابی پانی بہہ کر شہر کے نشیبی حصہ مسفلہ کی طرف نکل جاتا ہے۔

اللہ نے مکہ کی قسم اٹھائی: مکہ معظّمہ کی شان اور عظمت اس بات سے کس قدر اجاگر ہوتی ہے کہ اللہ قرآن پاک میں اس کی قسمیں اٹھاتا ہے:

﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ① وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ② وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ③﴾ (التین)

مجھے انجیر اور زیتوں کے پیدائشی علاقہ بیت المقدس کی قسم، اور مجھے طور سینا پہاڑ (جہاں موسی علیہ السلام کو نبوت ملی) کی قسم اور مجھے جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے امن والے پیدائشی شہر مکہ مکرمہ کی قسم۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ① وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ②﴾ (البلد)

”میں اس شہر مکہ کی قسم کھاتا ہوں، کیونکہ آپ ﷺ اس شہر میں موجود ہیں۔“

مکہ اللہ کو پسند: عبداللہ بن عدی کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو مقام خزورہ پر کھڑے ہوئے فرماتے سنا:

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"وَاللّٰهِ اِنَّكِ لَخَيْرُ اَرْضِ اللّٰهِ وَاَحَبُّ اَرْضِ اللّٰهِ اِلَى اللّٰهِ وَلَوْ لَا اَنِّیْ اُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ"۔ (ترمذی جلد ۲/صفحہ ۲۳۲، ابواب المناقب، باب فضل مكة نمبر ۳۹۲۵ سندہ صحیح)

اے مکہ تو اللہ کی زمین میں سے بہتر ہے، اور اللہ کو ساری زمین سے زیادہ پسند ہے، اگر میں یہاں سے نکالا نہ جاتا تو میں تجھ سے کبھی نہ نکلتا۔

مکہ مکرمہ سے نبی ﷺ کی محبت: ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ فتح مکہ کے بعد جب مدینہ واپس جانے لگے و مکہ شریف کو مخاطب کر کے فرمانے لگے

"مَا اَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَاَحَبَّكِ اِلَيَّ وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمِيْ اَخْرَجُوْنِيْ مِنْكَ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ"۔ (ترمذی، صفحہ ۲۳۲، ابواب المناقب، فضل مكة حديث نمبر ۳۹۲۶ سندہ حسن)

اے مکہ مکرمہ! تو تمام شہروں سے بہت ہی اچھا شہر ہے اور مجھے تو بہت ہی پیارا لگتا ہے، اگر میری قوم مجھے تجھ سے نہ نکالتی تو میں تیرے علاوہ کہیں بھی نہ رہتا۔

مکہ کی جدائی میں آنسو: جب اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا:

﴿وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝۳۰﴾ (الانفال)

"اور اس موقعہ کو یاد کیجئے جب کفار نے آپ کو گرفتار کرنے یا آپ کو قتل کرنے یا آپ کو مکہ سے نکال دینے کا پروگرام بنایا، کافر بھی مکر وفریب کر رہے تھے، اللہ نے بھی تدبیر کی تھی جو کہ سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔"

رسول اللہ ﷺ جب مکہ سے نکلنے لگے تو بیت اللہ کی جدائی اور برکتوں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

والے شہر مکہ کی جدائی میں آنکھوں سے آنسو جاری فرماتے ہیں۔ مولانا صمصامؒ نے اس طرح نقشہ کھینچا:

کعبے ول ڈٹھا ہجروں نبی ربانے نے　　لے ربدیا گھرا میرے کوچ چلانے نے
ایتھے زنانیاں تے بال ایانے نے　　کافراں دے کفر پیتی رِب سر یر دی
جھوک وسیندی ڈٹھی جگاں دے پیر دی

چاہندا سی دل ایتھے پڑھدا نمازاں میں　　پاک خدا دے اگے کردا نیازاں میں
لوکاں دے کنیں پاندا نیک آوازاں میں　　پر تیری اولاد نائیں نیک خمیر دی
جھوک وسیندی ڈٹھی جگاں دے پیر دی

مڑ مڑ پئے ویکھن نالے ہنجوئی کیریاں　　چک لیاں اللہ ایتھوں رزق دیا ڈھیریاں
میں کرساں نہ کرساں پھر زیارتاں تیریاں　　اللہ نوں معلم ساری بات تقدیر دی
جھوک وسیندی ڈٹھی جگاں دے پیر دی

رو رو کے وِدیا ہویا نبی حقانی جے　　چمدا اصدیق مڑ مڑ سوہنی پیشانی جے
میں قربان صدقے کیوں لائی حیرانی جے　　ہنداا ے کویلا ہن نہیں ساعت تاخیر دی
جھوک وسیندی ڈٹھی جگاں دے پیر دی

مکہ کو ابراہیم علیہ السلام کی دعائیں: سیدنا ابراہیم علیہ السلام جب بیت اللہ کی تعمیر فرما رہے تھے تو مکہ مکرمہ کی آبادی اور مکہ مکرمہ کی خیر و برکات کی دعائیں کرتے رہے:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۲۶﴾﴾ (البقرة)

"اے اللہ اس شہر کو امن والا بنا دے اور اس کے باشندوں کو پھلوں کا رزق عطا فرما، لیکن جو ان میں سے اللہ اور آخری دن پر ایمان لائے، اللہ نے فرمایا: میرے ابراہیم رزق تو میں سب کو دونگا لیکن کفار کو فائدہ صرف دنیوی زندگی میں ہی ہوگا آخرت کو ان کے لیے عذاب ہی عذاب ہے۔"

ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ سورۂ قصص میں دیکھیں:

﴿اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰى اِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾﴾ (القصص)

"کیا ہم نے ان کو امن والے حرم میں ٹھکانا نہیں دیا، ہماری طرف سے ہر قسم کے پھل ہر طرف سے مکہ مکرمہ کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔"

مصر میں بڑا بڑا کیلا ہوتا ہے، لیکن ﴿يُّجْبٰى اِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا﴾ مکہ کی طرف کھنچا آتا ہے، شام میں انجیر اور زیتون ہوتے ہیں لیکن ﴿يُّجْبٰى اِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا﴾ مکہ کی طرف کھنچے آتے ہیں، پاکستان میں اعلیٰ قسم کے آم ہوتے ہیں لیکن: ﴿يُّجْبٰى اِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا﴾ مکہ کی طرف کھنچے آتے ہیں۔ افغانستان میں کئی قسم کے پھل ہوتے ہیں لیکن: ﴿يُّجْبٰى اِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا﴾ مکہ کی طرف کھنچے آتے ہیں۔ یہ مکہ کی برکات ہیں ﴿لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾۔

مکہ کا ادب واحترام: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سنا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

"لَا يَحِلُّ لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَّحْمِلَ بِمَكَّةَ السَّلَاحَ"۔ تم میں سے کسی کو جائز نہیں کہ وہ مکہ شہر میں ہتھیار لے کر جائے۔

(مسلم جلد ۱/صفحہ ۴۳۹، کتاب الحج، باب النھی عن حمل السلاح بمكة نمبر ۱۳۵۶)

دوسری حدیث: نبی ﷺ نے فرمایا:

"لَا تَزَالُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ بِخَيْرٍ مَّا عَظَّمُوْا هٰذِهِ الْحُرْمَةَ حَقَّ تَعْظِيْمِهَا فَاِذَا ضَيَّعُوْا ذٰلِكَ هَلَكُوْا"۔ (ابن ماجه ابواب المناسك، باب فضل مكة)

میری امت اس وقت تک بھلائی میں رہے گی جب تک اس مکہ معظّمہ کی کما حقہ عزت واحترام کرے گی، اور جب وہ اس کی تعظیم ختم کریں گے تو ہلاک ہو جائیں گے۔

تیسری حدیث: رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ کا اس قدر احترام کرتے کہ جب آپ ﷺ حج کے لیے گئے تو مکہ سے باہر ذی طویٰ مقام پر رات وہاں گزاری، پھر صبح کی نماز پڑھی پھر غسل کیا۔ پھر دن کو مکہ مکرمہ کے بالائی علاقہ معلّٰی کے راستے داخل ہوئے۔ (بخاری صفحہ ۲۱۴ کتاب المناسك باب الاغرسال عند دخلو مكة حديث نمبر ۱۸۷۳)

مکہ میں روزہ: نبی ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ اَدْرَكَ رَمَضَانَ بِمَكَّةَ فَصَامَهٗ وَقَامَ مِنْهُ مَا تَيَسَّرَ لَهٗ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ مِائَةَ اَلْفِ شَهْرِ رَمَضَانَ فِيْمَا سِوَاهَا"۔

جو شخص مکہ شریف میں رمضان پائے اور وہاں روزے رکھے اور راتوں کا قیام کرے، تو اللہ اس کو ایک لاکھ رمضان کا ثواب عطا فرمائے گا۔

(ابن ماجہ، ابواب المناسك، باب صوم شهر رمضان بمكة) اس کی سند میں عبدالرحیم بن زید العما متروک اور زید بن الجواری ضعیف ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مکہ میں نماز کسی وقت بھی ممنوع نہیں: حضرت جبیر بن مطعم سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى أَيَّةَ سَاعَةٍ شَآءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ"۔ (نسائی کتاب المواقیت باب اباحۃ الصلوٰۃ فی الساعات کلھا بمکۃ نمبر ۵۸٦ سندہ صحیح)

اے عبد مناف کی اولاد تم اس گھر کا طواف کرنے والے کو دن رات کی کسی گھڑی میں نماز پڑھنے والے کو نہ روکو۔

خصوصیت: یہ صرف حرم شریف کی خصوصیت ہے کہ ہر وقت نماز جائز ہے، اس کے علاوہ ہر جگہ غروب شمس تک اور بعد صبح طلوع آفتاب تک کوئی نفلی نماز جائز نہیں۔

مکہ میں دجال کا داخلہ بند: نبی ﷺ اکثر فتنہ دجال سے "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ" کہہ کر اللہ سے پناہ مانگتے تھے، قرب قیامت دجال ظاہر ہوگا، کئی لوگوں کے ایمان لوٹ لے گا یہ ہر علاقہ اور ہر شہر میں جائے گا، لیکن مکہ اور مدینہ میں یہ داخل نہیں ہو سکے گا، نبی ﷺ نے فرمایا:

"لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ لَيْسَ لَهُ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ صَآفِّيْنَ يَحْرُسُوْنَهَا"۔ (بخاری کتاب الحج ابواب فضل المدینۃ باب لا یدخل الدجال المدینۃ نمبر ۱۸۸۱)

مکہ اور مدینہ کے علاوہ ہر شہر میں دجال جائیگا، کیونکہ مکہ مدینہ کے ہر راستے پر فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے جو ان کی حفاظت کریں گے۔

حرمین میں طاعون نہیں آئے گا: نبی ﷺ نے فرمایا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"اَلْمَدِيْنَةُ وَمَكَّةُ مَحْفُوْظَتَانِ بِالْمَلٰٓئِكَةِ عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِّنْهَا مَلَكٌ لَا يَدْخُلُهَا الدَّجَّالُ وَالطَّاعُوْنُ"۔

مسند احمد جلد۲ صفحہ ۴۸۳ مسلم کتاب الفتن وشراط الساعة باب قصة الجساسة نمبر ۲۹۴۲

مدینہ اور مکہ ...... زاد اللہ تعظیمهما وتشریفهما...... فرشتوں کے ذریعہ یہ دونوں شہر محفوظ ہیں، ہر راستے پر ایک فرشتہ کھڑا ہے کہ دجال اور طاعون ان میں داخل نہیں ہوگا۔

اسی مکہ مکرمہ کی عقیدت کا اظہار میں نے اس طرح کیا:

مدینہ ہے جان ساڈی مکہ ایمان ایں — مرکز مبارک دونویں ساڈی او شان نے
وسدے نے دل وچ ہر دم ساڈی او آن نے — آوے سکون اوتھے پہنچ جان نوں

اللہ نے اچیاں کیتا مکے دی شان نوں
کوئی نہیں جے شہر ایسا پھر لوو جہان نوں

اُرے تے پرے لے شہر کئیاں نے ملے نے — کرن تعریفاں آکھن بلے او بلے نے
پر مکے مدینے نالوں تھلے ای او تھلے نے — پہنچ نہیں سکدا کوئی انہاندی شان نوں

اللہ نے اچیاں کیتا مکے دی شان نوں
کوئی نہیں جے شہر ایسا پھر لوو جہان نوں

ہندا اے نزول ہر دم رحمت خدا دا — برکت دا چشمہ نالے مرکز ہدیٰ دا
جیہڑا اے اکھیاں اندر گھر خدا دا — اوتھے پوچاوے آکھاں مولا رحمٰن نوں

اللہ نے اچیاں کیتا مکے دی شان نوں
کوئی نہیں جے شہر ایسا پھر لوو جہان نوں

پہاڑاں دے وچ گھریا مکہ عظیم ایں — جنم ہے پایا جتھے ہادی کریم نے
ہین موجود اوتھے آیات مبین نے — پڑھ کے تے ویکھو ذرا قرآنی بیان نوں

اللہ نے اچیاں کیتا مکے دی شان نوں
کوئی نہیں جے شہر ایسا پھر لوو جہان نوں

اللہ تعالیٰ ہم سب کو مکہ و مدینہ کی سچی عقیدت نصیب فرمائے۔ آمین!

آخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تاریخ مدینہ منورہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی نِعَمِہِ الظَّاھِرَۃِ وَالْبَاطِنَۃِ قَدِیْمًا وَّحدِیْثًا، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الَّذِیْنَ سَارُوْا فِی نُصْرَۃِ دِیْنِہٖ سَیْرًا حَثِیْثًا، اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

﴿مَا کَانَ لِاَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ وَمَنْ حَوْلَھُمْ مِنَ الْاَعْرَابِ اَنْ یَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ﴾ (التوبة: ۱۲۰)

”مدینہ اور قرب وجوار والوں کو میدان تبوک سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جانے سے پیچھے ہٹنا مناسب نہ تھا۔“

حضرات!...... دنیا میں بڑے بڑے بلند وبالا وسیع وعریض شہر ہوں گے، ہمارے دنیاوی زینتوں سے مزین شہر بھی ہوں گے۔ لیکن ہمارے دل میں سب سے زیادہ بجتے ہیں...... پیارے لگتے ہیں تو صرف مکہ اور مدینہ۔ کیونکہ مکہ میں ہمارے دلوں کی بہار بیت اللہ ہے اور مدینہ میں ہمارا سردار محمد رسول اللہ ہے۔

آیئے آج میں ان شاء اللہ العزیز پیارے شہر مدینہ منورہ کی تاریخ اور اس کے فضائل خدا داد توفیق سے عرض کروں گا۔

مدینہ شریف کا پہلا نام: یثرب تھا، قرآن پاک میں ہے:

﴿وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَۃٌ مِّنْھُمْ یٰٓاَھْلَ

”منافقوں کے ایک گروہ نے میدان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا (۱۳) (الاحزاب) احزاب میں کہا، اے یثرب والو! تمہارے لیے کوئی ٹھکانہ نہیں واپس چلے جاؤ

احزاب: حِزْبٌ کی جمع ہے، یعنی زیادہ جماعتیں جب نبی ﷺ نے بنونضیر یہود قبیلے کو ان کی شرارتوں کے باعث مدینہ سے نکالا تو وہ خیبر میں آباد ہو کر قریش مکہ اور مختلف قبائل کو آپ ﷺ کے خلاف بھڑکانے لگے تو احزاب کفر نے تقریباً دس ہزار کی تعداد میں مل کر مدینہ شریف پر حملہ کرنا چاہا، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے مدینہ کے گرد دفاعی خندق کھودی گئی اور تمام مسلم خواتین کو ایک دو بڑے مکانوں میں جمع کر دیا گیا، مسلمانوں کی تعداد تین ہزار تھی اور کفار کی مجموعی تعداد دس ہزار، تو منافقین نے یہ صورت حال دیکھ کر آواز لگائی کہ یثرب والو سارے عرب تو ہمارے دشمن ہو گئے ہیں ہم کہاں رہیں گے؟ بہتر ہے کہ لشکر اسلام سے علیحدگی اختیار کر لو۔

یثرب کا معنی اور وجہ تسمیہ: ثَرَبَ يَثْرِبُ ثَرْباً یا ثَرَّبَ يُثَرِّبُ تَثْرِيباً. مضارع کا صیغہ بطور اسم استعمال ہوا ہے۔ ثرب کا معنی ہے فساد کرنا، تثریب کا معنی مواخذہ کرنا۔ مفسر قرطبی نے ابوعبیدہ سے نقل کیا ہے کہ سارے علاقہ کا نام یثرب تھا۔ اس لیے کہ کسی زمانہ میں عمالیق میں سے ایک شخص یثرب بن عمیل بن مہلائیل بن عوض بن عملاق بن لاوذ بن ارم بن سام بن نوح علیہ السلام آباد ہوا تو اسی یثرب شخص کے نام پر اس سارے علاقہ کا نام یثرب ہو گیا۔ (قرطبی جلد۱۴/صفحہ ۱۴۸، سورۂ احزاب، آیت ۱۴ کے تحت) لیکن چونکہ یثرب کا معنی غلط تھا اس لیے رسول اللہ ﷺ نے باذن الٰہی اس کا نام بدلا، آپ ﷺ نے فرمایا: "أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرٰى يَقُولُونَ يَثْرِبَ وَهِيَ الْمَدِينَةُ"۔ مجھے ایسے شہر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں ہجرت کا حکم دیا گیا ہے (مکہ کے علاوہ) جو دوسرے شہروں کو کھا جائیگا۔ (فضیلت اور آبادی کے لحاظ سے) منافقین اسے یثرب کہیں گے لیکن اس کا نام مدینہ ہے۔ (بخاری جلد ۱/صفحہ ۲۵۲، کتاب فضائل المدینہ، باب فضل المدینة وانها تنفی الناس حدیث نمبر ۱۸۷۱)

یثرب میں اولاد یثرب آبادی ہوئی کچھ عرصہ کے بعد یہ شہر قبائل یہود بنو نضیر و بنو قریظہ اور بنو قینقاع کے ہاتھ آ گیا۔ ۳۰۰ء میں یثرب کی سرحد میں بنو ازد کے دو قبائل اوس اور خزرج نے سکونت اختیار کی اور ۴۹۲ء میں اس پر قابض ہو گئے۔ (شرح بخاری از مولانا داود راز جلد ۳/صفحہ ۱۵۲)

قرآن میں تبع کا نام:

﴿وَأَصْحَٰبُ الْأَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيدِ ﴿١٤﴾﴾ (ق)

”قوم شعیب علیہ السلام اور قوم تبع نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا پھر ان پر بھی عذاب آیا“

دوسرا مقام:

﴿أَهُمْ خَيْرٌ أَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ أَهْلَكْنَٰهُمْ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ﴿٣٧﴾﴾ (الدخان)

”کیا کفار مکہ قوم تبع اور پہلی اقوام سے زیادہ طاقتور اور بہتر ہیں، ہم نے ان کو ہلاک کر دیا، یقیناً وہ مجرم لوگ تھے۔“

مدینہ پر چڑھائی: ملک یمن کے بادشاہ کو تبع کہا جاتا تھا، تبع کا معنیٰ پیچھے آنا

ملک یمن میں پے درپے کئی بادشاہ بنے اس کا نام اسعد بن ابوکرب بن ملیک بن یکرب علاقے فتح کرتا کرتا سمرقند تک پہنچا، واپسی پر مدینہ منورہ ...... سابقہ نام یثرب ...... پر اپنے بیٹے کو اپنا قائم مقام بنا کر چلا گیا، بیٹے کو کسی نے قتل کر دیا اسعد یہ خبر سنتے ہی آگ بگولا ہو گیا اور مدینہ کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ارادہ سے مدینہ پر چڑھائی کی اور قبائل انصار دن کو اس کے لشکر سے لڑتے اور رات کو ان کی مہمان نوازی کرتے، اسعد کو اس پر بڑا تعجب ہوا۔ انہی ایام میں بنو قریظہ کے دو یہودی عالم کعب اور اسد تبع کے پاس آئے مشورہ دیا کہ بادشاہ سلامت اپنا ارادہ ترک کر دو کیونکہ آپ اپنا ارادہ قطعا پورا نہیں کر سکتے۔ اس لیے کہ یہ مدینہ آخر الزمان پیغمبر کی ہجرت گاہ ہے جو قبیلہ قریش میں ہوگا اس کا نام محمد ﷺ ہوگا مکہ میں پیدا ہوگا مدینہ میں ہجرت کر کے آئے گا یہاں اس جگہ اس کی اس کے دشمنوں کے ساتھ لڑائی ہوگی تبع نے کہا جب وہ نبی ہوگا تو اس سے لڑے گا کون، علماء یہود نے کہا اس کی قوم یہاں آ کر لڑے گی اس خبر کو سنتے ہیں تبع نے لڑائی کا ارادہ ترک کر دیا اور علماء یہود کی دعوت پر اس وقت کا سچا یہودی مذہب اختیار کر لیا اور ان علماء سمیت کچھ یہودیوں کو ساتھ لے کر یمن کو روانہ ہوا تو راستہ میں قبیلہ ہذیل کے کچھ آدمی ملے انہوں نے اس کو غضب الٰہی کی لپیٹ میں لانے کے لیے کہا کہ مکہ میں ایک گھر ہے اس میں قیمتی خزانہ موجود ہے اس نے یہودی علماء سے مشورہ کیا انہوں نے کہا بادشاہ سلامت اس گھر کے بارے میں برا ارادہ کرنے والے کو اللہ تباہ کر دیتا ہے آپ اس گھر کا خزانہ لوٹنے کی بجائے وہاں اللہ کی عبادت کریں اس کا حج کریں اور وہاں قربانی کریں تبع نے غلط مشورہ دینے والے ہذیلیوں کو پکڑ کر ہاتھ پاؤں کٹوائے، آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیرا کر سولی چڑھا دیئے اور مکہ میں پہنچ کر کعبۃ اللہ کو غلاف چڑھایا چھ ہزار اونٹوں کی قربانی کی، طواف کیا، سر منڈوایا اور واپس یمن چلا گیا۔

(تفسیر خازن جلد ۶/صفحہ ۱۲۳، سورۂ دخان، آیت نمبر ۳۷ کے تحت)

اسماء مدینہ اور مختصر نقشہ: حافظ ابن کثیرؒ نے تورات کے حوالہ سے مدینہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شریف کے گیارہ نام لکھے ہیں۔ مدینہ...... طیبہ...... طابہ...... مسکینہ...... جابرہ...... محبہ...... محبوبہ...... قاصمہ...... مجبورہ...... عذراء...... مرحومہ، کتب تفاسیر وتواریخ میں یہ بھی ہیں دارالایمان...... دارالہجرۃ...... مظلۃ الاسلام...... دارالسنۃ...... ارض اللہ۔

ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک سے واپسی پر مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ھذہ طابۃ" یہ طابہ ہے۔ (بخاری، فضائل المدینۃ باب المدینۃ طابۃ حدیث ۱۸۷۲) حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ یثرب یا مدینہ کہتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اِنَّ اللہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی سَمَّاھَا طَیْبَۃً" کہ اللہ نے اس کا نام طیبہ رکھا ہے۔ (مسند احمد جلد ۳/صفحہ ۹۶ سندہ حسن)

نقشہ: مکہ مکرمہ سے شمال کی جانب چار سو پچپن کلومیٹر پر مدینہ شہر ہے اور جانب مغرب ایک سو تیس میل کے فاصلہ پر سمندر اور علاقہ کی مشہور بندرگاہ ینبع ہے، اور سطح سمندر سے مدینہ منورہ کی بلندی ۶۱۹ میٹر ہے۔

قبل از اسلام مدینہ کے حالات: مدینے میں دو قبیلے اوس اور خزرج عروج پر تھے،

اوس اور خزرج یہ دونوں حقیقی بھائی تھے ان کا باپ حارثہ بن عمرو بن عامر اور ماں قیلہ ہے۔ (فتح الباری جلد ۷/صفحہ ۸۵) یہ قبیلے جب مسلمان ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کی نصرت کا عہد کیا تو اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے ان کا نام انصار رکھا، (انصار ناصرہ کی جمع ہے، معنی مددگار) بخاری میں ہے غیلان بن جریر نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ: "اَرَاَیْتَ اِسْمَ الْاَنْصَارِ کُنْتُمْ تَسَمَّوْنَ بِہٖ اَمْ سَمَّاکُمُ اللہُ؟ قَالَ بَلْ سَمَّانَا اللہُ"۔ یہ انصار نام تم نے خود رکھا ہے یا کہ اللہ نے تمہارا نام رکھا ہے؟

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ نے ہمارا نام انصار رکھا ہے۔ (بخاری صفحہ ۵۳۳، کتاب مناقب الانصار روایت نمبر ۳۷۷۶)

قرآن میں ہے: ﴿وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ (التوبة ۱۰۰)

"مہاجرین اور انصار میں سے جو ایمان میں سبقت کرنے والے ہیں اور ان کے مخلص تابع لوگ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی ان کے لیے اللہ نے نہروں والی جنتیں تیار کی ہیں، جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ ان کی بہت بڑی کامیابی ہے۔"

رسول اللہ ﷺ کی مدینہ تشریف آوری سے چار یا پانچ سال پہلے مدینہ سے دو میل بعاث مقام پر ان دو قبیلوں کی زبردست لڑائی ہوئی، حضرت اسید رضی اللہ عنہ کے والد حُضیر اوس کے سردار تھے، اور عمرو بن عمان بیاضی خزرج کے سردار تھے، یہ دونوں سردار اس لڑائی میں مارے گئے۔ یہ دونوں قبائل آپس میں ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے۔ (فتح الباری جلد ۷/ صفحہ ۸۵)

حضرت عائشہ کی روایت کے مطابق بعاث کی جنگ میں کچھ سرداروں کا قتل اور بعضوں کا مجروح ہونا اللہ نے رسول اللہ سے مقدم رکھا تاکہ آپ ﷺ کے تشریف لاتے ہی یہ لوگ مسلمان ہو جائیں۔ (بخاری، فضائل الانصار روایت نمبر ۳۷۷۷)

کیوں کہ وہ لوگ لڑائی اور بدامنی سے اکتائے ہوئے تھے، تو متلاشیانِ امن نے داعی امن کی دعوت کو بہت جلد قبول کر لیا۔

مدینہ میں اسلام: ۱۱ نبوی میں خزرج کے چھ آدمی حج کے لیے مکہ آئے،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

منٰی میں عقبہ کے پاس رات کے وقت رسول اللہ ﷺ انہیں ملے، پوچھا تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے کہا خزرجی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اَفَلا تَجْلِسُوْنَ اُکَلِّمُکُمْ؟" کیا تھوڑی دیر کے لیے بیٹھو گے نہیں کہ میں تم سے کلام کروں۔ کہنے لگے کیوں نہیں، ضرور بیٹھیں گے، آپ ﷺ نے انہیں قرآن سنایا اسلام کے اوصاف سنائے آپس میں کہنے لگے یہ تو وہی نبی معلوم ہوتے ہیں جن کی ہمیں یہود دھمکی دیتے ہیں۔ (یہود کی جب ان سے لڑائی ہوتی تو وہ ان کو کہتے کہ عنقریب ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے ہم اس کی معیت میں تم کو نیست و نابود کر دیں گے۔) پھر انہوں نے آپ ﷺ کی دعوت کو قبول کر لیا۔ (ابن ہشام جلد ا/صفحہ ۴۷۹)

آئندہ سال: آئندہ سال اسی قافلہ کے پانچ آدمی سات اور مدنی افراد کو لے کر اسی مقام پر ملے رسول اکرم ﷺ کی بیعت کی (ابن ہشام) جب بیعت مکمل ہوئی تو نبی ﷺ نے انہیں اسلام کی تعلیمات دینے کے لیے اپنا نمائندہ مصعب رضی اللہ عنہ بن عمیر ان کے ہمراہ روانہ کیا، اسعد رضی اللہ عنہ بن زُرارہ کے گھر کو مرکز بنایا، وہاں تعلیمی سلسلہ جاری کیا، اسعد رضی اللہ عنہ اور مصعب رضی اللہ عنہ نے بڑے جوش سے تبلیغی کام جاری کیا۔ ایک دن حضرت اسعد رضی اللہ عنہ بن زُرارہ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کو لے کر بنی عبدالاشہل اور بنی ظفر کے محلے میں گئے اور بنی ظفر کے باغ میں مرق کنویں پر چند مسلمانوں کے ساتھ بیٹھے تو قبیلہ کے سردار حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن معاذ نے اسی قبیلہ کے دوسرے سردار اُسید رضی اللہ عنہ بن حُضیر کو کہا کہ اسعد میرا خالہ زاد ہے، اس لیے تم ان کو ڈانٹو کہ ہمارے کمزوروں کو بیوقوف بنانے کے لیے ہمارے محلہ میں نہ آیا کریں۔ اسید نے اپنا حربہ اٹھایا اور ان کے پاس آ کر ان کو ڈانٹا اسعد رضی اللہ عنہ بن زرارہ نے کہا جناب بیٹھ کر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بات سنو اگر اچھی ہو تو قبول کرو اگر اچھی نہ لگے تو چھوڑ دو۔ حضرت اسید رضی اللہ عنہ نے بیٹھ کر مصعب رضی اللہ عنہ سے قرآن سنا اور اسلام قبول کر لیا۔ واپس قوم کے پاس گئے تو سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ بھی مجلس میں تھے۔ انہوں نے کہا ان دونوں کی بات میں مجھے کوئی حرج تو نظر نہیں آیا ویسے میں نے ان کو منع کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہم وہی کریں گے جو آپ چاہیں گے۔ اسید نے سعد کو ان کے پاس بھیجنے کے لیے یہ بات بنائی کہ اے سعد رضی اللہ عنہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ بنو حارثہ آپ کا عہد توڑ کر آپ کے خالہ زاد کو قتل کرنے کے لیے گئے ہیں، سعد رضی اللہ عنہ یہ سنکر جلدی اسعد رضی اللہ عنہ کے پاس گئے وہاں بالکل امن وامان تھا سمجھ گئے کہ اسید نے مجھے یہاں بھیجنے کا یہ بہانہ بنایا تھا۔ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نے ان کو قرآن سنایا یہ بھی مسلمان ہو گئے اب ان دونوں سرداروں کی دعوت پر ایک دن میں ہی ایک آدمی کے علاوہ سارا قبیلہ مسلمان ہو گیا۔ (ابن ہشام جلد ا/صفحہ ۴۸۵)

مصنف عبدالرزاق میں ہے کہ جمعہ کے دن کو پہلے یوم عروبہ کہتے تھے لیکن جب انصار عروبہ کے دن اسعد بن زُرارہ کے گھر جمع ہوتے اور اسعد ان کو وعظ کرتے اور جمعہ کی نماز پڑھاتے تو اس دن سے اس کا نام جمعہ رکھ دیا۔ (تفسیر خازن)

آنحضرت ﷺ کی مدینہ تشریف آوری: جب رسول اللہ ﷺ بحکم الٰہی مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لائے اور سب سے پہلے آپ ﷺ نے مسجد نبوی کی تعمیر کی۔

مسجد نبوی کی تعمیر: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے مدینہ کے بلند حصے قباء کے ایک محلہ میں چودہ دن اور بخاری کتاب الصلوۃ میں ”اَرْبَعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً“ کے مطابق چوبیس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رات ٹھہرے، پھر آپ ﷺ نے انصار بنونجار کو بلایا وہ مسلح ہو کر آئے آپ ﷺ نے اپنی سواری پر پیچھے ابوبکر کو بٹھایا اور مسلح لوگوں کے ساتھ ابوایوب انصاری کے گھر اترے، آپ ﷺ نے بنونجار سے فرمایا اس باغ (جس میں کچھ جگہ ویران بھی تھی) کی قیمت لے لو، انہوں نے کہا ہم اس کی قیمت صرف اللہ سے لینا چاہتے ہیں، اس میں کچھ مشرکین کی قبریں تھیں وہ اکھاڑ دی گئیں اور درخت کاٹ کر مسجد کی قبلہ جانب بطور دیوار ٹکا دیئے گئے، بقیہ دیواریں پتھروں کی بنائی گئیں، آنحضرت ﷺ اور صحابہ جب پتھر ڈھوتے تو یہ شعر پڑھتے جاتے:

اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَةَ اِلَّا خَيْرَ الْاٰخِرَةِ
فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةِ

آخرت کے فائدہ کے علاوہ کوئی فائدہ نہیں اے اللہ انصار اور مہاجرین کو بخش دے۔ (بخاری، کتاب المناقب و بنیا الکعبۃ، صفحہ ۵۶۰، باب مقدم النبی واصحابہ الی المدینۃ) اور بخاری صفحہ ۵۵۵ میں ہے آپ ﷺ پتھر ڈھوتے اور یہ شعر پڑھتے:

هٰذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالَ خَيْبَرَ
هٰذَا اَبَرُّ رَبَّنَا وَاَطْهَرَ

یہ بوجھ خیبر کا بوجھ نہیں۔ بلکہ اس کا اجر اللہ کے ہاں باقی رہنے والا ہے، اور بہت پاک ہے۔ پھر عبداللہ بن رواحہ کا یہ شعر بھی پڑھا:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْاَجْرَ اَجْرُ الْاٰخِرَةِ
فَارْحَمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

اے اللہ اجر ہے تو آخرت کا ہی اجر ہے۔ اے اللہ انصار اور مہاجرین پر رحم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فرما۔ (بخاری کتاب المناقب باب ہجرۃ النبی واصحابہ الی المدینۃ حدیث نمبر ۳۹۰۶)

مسجد نبوی میں نماز کا ثواب: نبی ﷺ نے فرمایا: "صَلٰوۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوۃٍ فِیْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ"۔ مسجد حرام کے علاوہ تمام مسجدوں سے میری مسجد میں نماز پڑھنا ہزار درجہ زیادہ ثواب ہے۔ (بخاری صفحہ ۱۵۹، کتاب الجمعه، باب فضل الصلوة فی مسجد مكة والمدينة ۱۱۹۰)

مسجد نبوی میں چالیس نمازیں: آپ ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ صَلّٰی فِیْ مَسْجِدِیْ اَرْبَعِیْنَ صَلٰوۃً لَا تَفُوْتُهٗ صَلٰوۃٌ کُتِبَ لَهٗ بَرَآءَۃٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَآءَۃٌ مِّنَ الْعَذَابِ وَبَرَآءَۃٌ مِّنَ النِّفَاقِ"۔ (مسند احمد جلد ۳/صفحہ ۱۵۵، رجالہ ثقات)

جو مومن مواحد میری اس مسجد میں چالیس نمازیں پے درپے پڑھے کوئی ایک نماز کا ناغہ نہ کرے تو وہ جہنم کی آگ اور ہر عذاب سے بری ہو جاتا ہے۔

مسجد نبوی میں جنت کا ٹکڑا: نبی ﷺ نے فرمایا:

"مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ"۔ (کتاب المناقب بخاری، کتاب الجمعہ باب فضل مابین القبر والمنبر ۱۱۹۶)

میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کا باغ ہے اور میرا منبر حوض کوثر پر ہے۔

مدینہ کے لیے دعا: جب مہاجرین مدینہ آئے تو حضرات ابوبکر رضی اللہ عنہ و بلال رضی اللہ عنہ وغیرہ کو بخار آنے لگا تو وہ اشعاری انداز میں مکہ کو یاد کرنے لگے تو نبی ﷺ نے دعا کی:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَفِيْ مُدِّنَا .وَصَحِّحْهَا لَنَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا اِلَى الْجُحْفَةِ"۔

اے اللہ مکہ کی طرح یا اس سے بھی زیادہ ہمیں مدینہ کی محبت نصیب فرما، اے اللہ ہمارے پیمانے صاع اور مد میں برکت فرما، مدینہ کی آب وہوا کو ہمارے لیے صحت والی بنا اور مدینہ کے بخار کو جُحفہ بھیج دے۔ (بخاری، صفحہ ۲۵۴، کتاب فضائل المدینۃ و کتاب الحج باب کراہیۃ النبی ان تعرالمدینۃ نمبر ۱۸۸۹)

دعا کی قبولیت: آپ ﷺ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک سیاہ رنگ عورت بکھرے بالوں والی مدینہ سے نکلی اور جحفہ میں چلی گئی میں نے اس کی تعبیر یہ سمجھی ہے کہ مدینہ کی وبا جحفہ میں چلی گئی۔ (بخاری صفحہ ۱۰۴۲، کتاب التعبیر، باب المرأۃ السوداء حدیث نمبر ۷۰۳۹)

مدینہ کے لیے برکت کی دعا: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دعا کی:

"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ"۔

اے اللہ مکہ سے مدینہ کو دوگنی برکت عطا فرما۔ (بخاری کتاب الحج باب فضائل المدینۃ صفحہ ۲۵۳ حدیث نمبر ۱۸۸۵)

مدینہ کی حرمت: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب کوئی نیا پھل ہوتا تو نبی ﷺ کے پاس لاتے آپ ﷺ اسے پکڑ کر دعا کرتے:

"اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ

اے اللہ ہمارے پھلوں اور ہمارے شہر اور ہمارے پیمانے صاع اور مد میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا"۔ برکت فرما۔

"اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنِّي عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَاَدْعُوكَ لِلْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهِ مَعَهُ ثُمَّ يَدْعُو اَصْغَرَ وَلِيْدٍ لَهُ فَيُعْطِيهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ"۔ (مسلم جلدا/صفحہ۴۴۲، کتاب الحج باب فضل المدينة ودعاء النبی فيها بالبركة حديث نمبر ۱۳۷۳)

اے اللہ! ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے تیرے خلیل تیرے نبی تھے، میں بھی تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں، ابراہیم علیہ السلام نے تجھ سے مکہ کے لیے دعا کی اور میں تجھ سے مدینہ کے لیے دعا کرتا ہوں، پھر آپ ﷺ کسی چھوٹے بچے کو بلا کر یہ پھل دے دیتے۔

دوسری حدیث: حضرت ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا میں مدینہ کو حرم قرار دیتا ہوں مَا بَيْنَ مَازِمَيْهَا اَنْ لَّا يُهْرَاقَ فِيْهَا دَمٌ وَلَا يُحْمَلَ فِيْهَا سَلَاحٌ لِقِتَالٍ وَّلَا يُخْبَطَ فِيْهَا شَجَرَةٌ اِلَّا لِعَلَفٍ دو پہاڑوں کے درمیان کی جگہ (ایک روایت میں بارہ میل کی جگہ) میں نہ ناجائز قتل کیا جائے نہ لڑائی کے لیے ہتھیار اٹھایا جائے نہ کسی درخت کے پتے جھاڑے جائیں، ہاں البتہ جانوروں کے لیے اجازت ہے"۔ (مسلم، جلدا/صفحہ۴۴۳ کتاب الحج، باب فضل المدينة ودعاء النبی فيها بالبركة حديث نمبر ۱۳۷۴)

مدینہ میں دجال اور طاعون نہیں آئے گا: نبی ﷺ نے فرمایا: "عَلٰی اَنْقَابِ الْمَدِيْنَةِ مَلٰٓئِكَةٌ لَّا يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ"۔ مدینہ کے ہر راستہ پر فرشتے مقرر ہیں یہاں طاعون مرض اور دجال داخل نہیں ہو سکتے۔ (مسلم جلدا/صفحہ۴۴۴، کتاب الحج، باب صيانة المدينة من دخول الطاعون حديث نمبر ۱۳۷۹، و بخاری کتاب الحج باب لا يدخل الدجال المدينه حديث نمبر ۱۸۸۰)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جو مدینہ والوں کو ستائے: آپ ﷺ نے فرمایا: "لَا یَکِیْدُ اَھْلَ الْمَدِیْنَۃِ اَحَدٌ اِلَّا انْمَاعَ کَمَا یَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ"۔ اہل مدینہ سے جو بھی فریب کرے وہ اس طرح گھل جائے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

(بخاری کتاب الحج باب اثم من کاد اہل المدینہ حدیث نمبر ۱۸۷۷، بخاری، فضائل المدینہ صفحہ ۲۵۲)

مدینہ کی محبت: حضرت انس ﷺ کہتے ہیں کہ:

اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ اِلٰی جُدُرَانِ الْمَدِیْنَۃِ اَوْضَعَ رَاحِلَتَہٗ وَاِنْ کَانَ عَلٰی دَابَّۃٍ حَرَّکَھَا مِنْ حُبِّھَا۔ (بخاری کتاب الحج فضائل المدینہ صفحہ ۲۵۲ حدیث ۱۸۸۶)

نبی ﷺ جب سفر سے واپس آتے تو مدینے کی دیواروں کو دیکھ کر سواری کو تیز کرتے اور جانور پر ہوتے تو مدینہ کی محبت میں اسے ایڑ لگاتے۔

رسول اللہ ﷺ کی دعا مبارک کا نتیجہ کہ دنیا کے اطراف میں ہر مخلص مومن کے دل میں مدینہ منورہ طابہ طیبہ کی محبت سمائی ہوئی ہے...... میری قلم وزباں سے محبت مدینہ کا اظہار:

نہ کرو مجبور مجھے اور طرف ۔۔۔ میں ہوں دیوانہ مدینے کا
لاکھوں شہر ہیں دنیا میں ۔۔۔ میں ہوں مستانہ مدینے کا

....

کئی گاتے ہیں گیت درباروں کے ۔۔۔ کئی شہروں کئی مزاروں کے
ہر دم رہتا زباں پہ میری ۔۔۔ کیا خوب ترانہ مدینے کا

....

آن مدینہ شان مدینہ ۔۔۔ سچ کہوں میری جان مدینہ
مدینے پہ ہو جاؤں میں قربان ۔۔۔ میں پروانہ مدینے کا

....

جب زباں پہ آتا ہے نام مدینہ ۔۔۔ تسکین ہے پاتا قلب وسینہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہوتا معطر دماغ ہے میرا جب پڑھتا ہوں نامہ مدینے کا

....

کوئی حنفی مالکی کو جاتا ہے کوئی جھگڑا شافعی کا پاتا ہے
مجھے غرض نہیں کوئی فرقوں سے میں نے مذہب مانا مدینے کا
مل جائے مسکن جس کو مدینہ مل گیا رحمت بھرا خزینہ
بھلے ہیں اس کے بھاگ یارو مل گیا دفنانا مدینے کا

....

حسرت دل کی میرے مولا اپنے راہ شہادت دے
موت بھی آئے مدینے میں ملے مدفن سہانا مدینے کا

مدینے میں سکونت اور موت: نبی ﷺ نے فرمایا: "مَنْ صَبَرَ عَلٰى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا كُنْتُ شَهِيْدًا اَوْ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ"۔ جو شخص مدینہ شریف میں بھوک پیاس اور مشقت پر صبر کر کے مدینہ میں رہے گا میں قیامت کے دن اس کا سفارشی یا گواہ بنوں گا۔ (مسلم، جلد۱/صفحہ۴۴۴، کتاب الحج، باب ترغیب فی سکنی المدینة وفضل الصبر علی لأوائها حدیث نمبر ۱۳۷۷ سندہ صحیح)

دوسری حدیث: نبی ﷺ نے فرمایا:

"مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَاِنِّيْ اَشْفَعُ لِمَنْ يَّمُوْتُ بِهَا"۔ (ترمذی جلد۲، ابواب المناقب، باب فضل المدینة)

جو شخص مدینہ میں مرنے کی طاقت رکھے تو وہ مدینہ میں ہی فوت ہو تو میں اس کی ضرور سفارش کروں گا جو مدینہ میں فوت ہوا ایمان کی حالت میں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دعا: اسی لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ سے یہ دعا کی:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ"۔ (بخاری جلد۱/صفحہ۲۵۳، کتاب الحج باب کراھیۃ النبی ان تعرا المدینہ فضل المدینۃ حدیث نمبر ۱۸۹۰)

اے اللہ! مجھے اپنی راہ میں شہادت نصیب فرما اور اپنے نبی ﷺ کے شہر مدینہ میں موت دے۔

مدینہ میں بدعتی پر لعنت: نبی ﷺ نے فرمایا:

"اَلْمَدِیْنَۃُ حَرَمٌ مَّا بَیْنَ غَیْرَ اِلٰی ثَوْرٍ کَذَا مَنْ اَحْدَثَ فِیْھَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِكَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْہُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ"۔

جو شخص حرم مدینہ میں کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعتی کو پناہ دے تو اس پر اللہ کی تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو اس کی کوئی فرضی یا نفلی عبادت قبول نہ کی جائے گی۔

(بخاری جلد۱/صفحہ۲۵۱، کتاب فضل المدینۃ و کتاب ابوا ء والھبہ باب ضمن تولی خیر موالیہ..... الخ حدیث نمبر ۳۱۲۷)

مدینہ بھٹی ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: "اَلْمَدِیْنَۃُ تُنْفِی النَّاسَ کَمَا یُنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ"۔ مدینہ برے لوگوں کو اس طرح نکال دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کی میل کچیل کو نکال دیتی ہے۔ (بخاری، جلد۱/صفحہ۲۵۱، کتاب فضل المدینۃ ۱۴۷۱)

ایمان مدینہ میں سمٹ آئے گا: آپ ﷺ نے فرمایا: "اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَأْرِزُ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ کَمَا تَأْرِزُ الْحَیَّۃُ اِلٰی جُحْرِھَا"۔ قرب قیامت میں ایمان مدینہ کی طرف اس طرح سمٹ آئے گا جس طرح سانپ اپنی بل میں آتا ہے، یعنی مسلمان مدینہ کی طرف ہجرت کریں گے۔ (بخاری کتاب الحج، باب الایمان مارز الی المدینۃ ۱۸۸۶)

آخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۝

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فضائل عشرۂ ذوالحجہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ، وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

﴿وَالْفَجْرِ ① وَلَیَالٍ عَشْرٍ ②﴾ (الفجر) ''فجر کے وقت کی قسم! اور (عشرہ ذوالحجہ) کی راتوں کی قسم!''

حضرات......! سورۂ فجر کی دوسری آیت کے متعلق اکثر مفسرین کا کہنا ہے ﴿وَلَیَالٍ عَشْرٍ﴾ سے مراد عشرۂ ذوالحجہ کی راتیں ہیں اور عشرۂ ذوالحجہ کے لیل ونہار اللہ کو بڑے محبوب ہیں' اور ان میں کیے گئے اعمال صالحہ عام دنوں کے اعمال سے زیادہ پسند ہیں۔

محبوب ایام: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«مَا الْعَمَلُ فِیْ اَیَّامِ الْعَشْرِ اَفْضَلُ مِنْھَا فِیْ ھٰذِہٖ». قَالُوْا وَلَا الْجِھَادُ؟ قَالَ: «وَلَا الْجِھَادُ، اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ یُخَاطِرُ بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ فَلَمْ یَرْجِعْ بِشَیْءٍ».

(بخاری' کتاب العیدین' باب فضل العمل فی ایام التشریق: ۱۱' حدیث: ۹۶۹)

''عام دنوں سے عشرہ ذوالحجہ میں اعمال فضیلت والے ہیں' صحابہ نے پوچھا کہ عام دنوں کا جہاد بھی اس عشرہ میں اعمال صالحہ سے افضل نہیں' فرمایا جہاد بھی نہیں' ہاں جو آدمی اپنا مال اور جان خطرہ میں ڈال کر نکلا اور مال جان اللہ کی راہ میں قربان کر دیا۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دوسری حدیث: نبی ﷺ نے فرمایا:

«مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهِنَّ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشْرِ». (ترمذی، ابواب الصوم، باب صیام العشر: ۵۱، حدیث: ۷۵۷، سندہ صحیح)

''تمام دنوں سے عشرہ ذوالحجہ کے دنوں میں اللہ تعالیٰ کو نیک اعمال زیادہ پسند ہیں، صحابہ نے پوچھا عام دنوں کا جہاد بھی ان دنوں کے اعمال صالحہ سے افضل نہیں، فرمایا، نہیں ہاں جو عام دنوں میں مال جان کی قربانی دے وہ بہتر ہے۔''

عشرہ ذوالحجہ کے روزے: نبی ﷺ کی بعض ازواج نے بیان کیا کہ نبی ﷺ «كَانَ يَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَتِسْعًا مِنْ ذِي الْحَجَّةِ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ أَوَّلَ اثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ وَالْخَمِيسَيْنِ». عاشوراء کا روزہ رکھتے اور ذوالحجہ کے نو دنوں کے روزے رکھتے اور ہر مہینے میں تین ایک پہلے سوموار کا اور دو جمعراتوں کے روزے رکھتے تھے۔ (نسائی، کتاب الصیام، باب صوم النبی بابی هو وامي......الخ: ۷۰، حدیث: ۲۳۷۴، سندہ صحیح، وابوداؤد، کتاب الصیام، باب فی صوم العشر: ۶۱، حدیث: ۲۴۳۷، واحمد: ج ۲، ص ۲۸۸)

ایک ضعیف روایت: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ عشرہ ذوالحجہ کے ایام کی عبادت اللہ کو تمام دنوں سے محبوب ہے، اس میں ایک دن کا روزہ سال کے روزوں کے برابر اور اس کی ہر رات کا ثواب لیلۃ القدر کے برابر ہے۔ (ترمذی، ابواب الصیام، باب ما جاء فی العمل فی أيام العشر: ۵۲، حدیث: ۷۵۸، سندہ ضعیف) کیونکہ اس میں مسعود بن واصل لین الحدیث اور نہاس بن فہم ضعیف ہے۔

الحاصل: اس عشرہ کی بہت فضیلت ہے کہ ان دنوں کے اعمال صالحہ اللہ کو عام دنوں سے زیادہ پسند ہیں اسی لیے آپ ان دنوں میں روزے رکھتے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لیکن ایک دن کا روزہ سال کے برابر نہیں' نہ ہی رات لیلۃ القدر کے برابر ہے۔...... اس لیے حضرات ان دنوں میں زیادہ سے زیادہ اعمال صالحہ کرو...... روزے رکھو...... قرآن پڑھو...... صدقہ کرو...... تکبیرات کہو۔

پورے عشرہ میں تکبیرات: بخاری میں ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں' ﴿ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللهِ فِيْ أَيَّامٍ مَّعْلُوْمَاتٍ ﴾ (الحج) سے مراد عشرہ ذوالحجہ ہے۔ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ يَخْرُجَانِ إِلَى السُّوْقِ فِيْ أَيَّامِ الْعَشْرِ يُكَبِّرَانِ وَيُكَبِّرُ النَّاسُ بِتَكْبِيْرِهِمَا». ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ عشرہ ذوالحجہ میں بازار کی طرف نکلتے تو تکبیرات کہتے' تو لوگ بھی ان کی تکبیریں سن کر تکبیرات کہتے۔

(بخاری' کتاب العیدین' بابفضل العمل فی ایام التشریق: ۱۱)

نو ذوالحجہ کی فضیلت: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُّعْتِقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهِ عَبْدًا مِّنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَإِنَّهُ لَيَدْنُوْا ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ فَيَقُوْلُ مَا أَرَادَ هٰٓؤُلَآءِ». (مسلم' کتاب الحج' باب فضل یوم عرفۃ: ۹۳' حدیث: ۴۳۶)

کسی دن بھی اللہ تعالیٰ اتنے بندوں کو جہنم سے آزاد نہیں کرتا' جتنے عرفہ یعنی نو ذوالحجہ کو آزاد کرتا ہے۔ کیونکہ اس دن اللہ اپنے بندوں کے قریب ہوتا ہے' پھر فرشتوں کے سامنے اپنے بندوں کا فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے ''بتاؤ میرے بندے کس لیے جمع ہوئے ہیں۔''

نو ذوالحجہ کے روزے کی فضیلت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللهِ أَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهُ». نو ذوالحجہ کا روزہ ایسا ہے میں امید کرتا ہوں کہ اس کی وجہ سے ایک سال پہلے کے اور ایک سال بعد کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا۔ (مسلم' کتاب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الصیام' باب فضل صیام ثلاثة أیام من کل شهر: ۴۷' حدیث:۱۹۶' لمبی حدیث کا ایک حصہ)

عرفات کے حاضرین کے لیے روزہ نہیں: نبی ﷺ جب عرفات میں تھے' بعض صحابہ رضی اللہ عنہم یہ کہنے لگے' آپ کا روزہ ہے' اور بعض کہنے لگے' آپ ﷺ نے روزہ نہیں رکھا۔ پھر آپ ﷺ کو دودھ کا پیالہ پیش کیا گیا' آپ اپنی اونٹنی پر تھے' آپ ﷺ نے سب کے سامنے پی لیا۔

(مسلم' کتاب الصیام' باب استحباب الفطر یوم عرفة' حدیث:۱۱۰)

الحاصل: جو حاجی عرفات میں موجود ہوں' وہ روزہ نہ رکھیں اور جو حج میں شامل نہیں وہ روزہ رکھ لیں۔

عیدین کی رات بیداری کی فضیلت' ضعیف روایات: جو شخص ثواب کی نیت سے عیدین کی رات قیام کرے گا تو اس کا دل اس دن مردہ نہ ہوگا' جس دن اور لوگوں کے دل مردہ ہو جائیں گے۔ (ابن ماجہ' کتاب الصیام کا آخری باب' حدیث: ۱۷۸۲' اس کی سند میں بقیہ بن ولید تدلیس کی وجہ سے سخت ضعیف ہے)

دوسری ضعیف روایت: کہ جو شخص پانچ' آٹھ' نو' دس ذوالحجہ اور عیدالفطر اور پندرہ شعبان کی راتوں کو قیام کرے گا' اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔ (رواہ ابونعیم الاصبھانی' الترغیب والترہیب: ج ۲' ص ۱۵۲) امام منذری نے اس روایت کو صیغہ مجہول سے رُوی سے نقل کیا' اور مقدمہ میں کہا کہ جو روایت صیغہ مجہول سے ہو وہ سخت ضعیف ہوگی...... لہٰذا یہ روایت سخت ضعیف ہے۔

تیسری ضعیف روایت: جو آدمی عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی رات عبادت کرے تو اس کا دل اس دن زندہ رہے جس دن لوگوں کے دل مردہ ہوں گے۔ (طبرانی' اوسط کبیر' والترغیب والترہیب: ج ۲' ص ۱۵۳' ومجمع الزوائد: ج ۳' ص ۱۹۸' اس کی سند میں عمر بن ہارون بلخی سخت ضعیف ہے)

اللہ تعالیٰ ہمیں حق سچ سنانے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

احکامِ قربانی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝۲﴾ (الکوثر) ”اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔“

حضرات!

گزشتہ خطبہ میں بفضلہٖ تعالیٰ میں نے قربانی کی تاریخ بیان کی آج کے اس خطبہ میں ان شاء اللہ العزیز قربانی کے احکام عرض کروں گا۔

قربانی فرض: کیونکہ اللہ نے حکماً فرمایا ہے: ﴿وَانْحَرْ﴾ کہ: ”قربانی کر“...... حدیث میں بھی وجوب کا حکم ہے۔اس لئے طاقت والے پر قربانی فرض ہے۔

پہلی حدیث: آپ ﷺ نے فرمایا: «مَنْ وَجَدَ سَعَةً فَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا» کہ جو قربانی کی طاقت ہونے کے باوجود قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ میں نہ آئے۔ (احمد جلد۲/صفحہ۳۲۱، ومستدرک حاکم جلد۴/صفحہ۲۳۱، وابن ماجہ صفحہ ۲۲۶ حدیث: ۳۱۲۳ سندہ صحیح)

دوسری حدیث: حضرت ابو بردہ بن نیاز رضی اللہ عنہ نے نماز عید سے قبل

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قربانی کا جانور ذبح کیا، آپ ﷺ کو پتہ چلا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ فَلْیُعِدْ". جس نے نماز سے پہلے جانور ذبح کیا اس کو چاہیئے کہ دوبارہ قربانی کرے۔ **فَلْیُعِدْ** امر کا صیغہ ہے۔ اس لیے اگر قربانی فرض نہ ہوتی تو آپ ابو بردہ کو قربانی کا دوبارہ حکم نہ دیتے۔

قربانی کو سنت کہنے والوں کے دلائل:

ابن عمر کا قول سنداً ضعیف: ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا قربانی واجب ہے؟ آپ نے فرمایا: ...... نبی علیہ السلام اور مسلمان قربانی کرتے رہے دو مرتبہ یہ سوال جواب ہوا۔ (ترمذی، کتاب الاضاحی، باب الدلیل علی ان الاضحیۃ سنۃ، حدیث نمبر ۱۵۰۶) اس کی سند میں حجاج بن ارطاۃ راوی مدلس ہے، جس نے عن کے ساتھ یہ روایت کی ہے، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہوئی۔

امام ترمذی کا فیصلہ: امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اہل علم کے نزدیک قربانی واجب نہیں بلکہ نبی ﷺ کی سنتوں میں سے ایک سنت ہے...... الخ۔

یہ امام ترمذی نے کسی حدیث سے دلیل نہیں دی بلکہ اہل علم کی رائے پیش کی ہے اور حدیث رسول کے سامنے اہل علم کی رائے کی کیا حیثیت؟

ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ کا عمل: حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ اپنے اہل کی طرف سے قربانی نہ کرتے تھے، اس بات سے ڈرتے کہ کہیں لوگ ان کا طریقہ سمجھ کر قربانیاں نہ دینے لگ جائیں۔ (سنن الکبریٰ، جلد۹/صفحہ۲۶۵)

اتباع کس کی فرض؟ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کا یہ ذاتی عمل تھا، ان کی اتباع ہم پر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فرض نہیں، ہم پر رسول اللہ ﷺ کی اطاعت واتباع فرض ہے اور آپ ﷺ نے قربانی کا حکم دیا ہے۔

سنة ابیکم روایت ضعیف: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: «سُنَّةُ اَبِیْكُمْ اِبْرَاهِیْمَ». تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے، ان کے ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے۔
(مسند احمد جلد ۴/صفحہ ۳۶۸، وابن ماجہ صفحہ ۲۲۶، حدیث: ۳۱۲۷)

اس روایت کی سند میں عائذ اللہ المجاشی اور ابوداؤد نفیع بن حارث سخت ضعیف ہیں، لہٰذا یہ انتہائی ضعیف روایت قربانی سنت ہونے کی دلیل نہیں بن سکتی بعض لوگ اس سنت لفظ سے قربانی کو نفل قرار دیتے ہیں...... حضرات قربانی نفل نہیں بلکہ فرض ہے۔

پورے گھر پر ایک قربانی: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: «كَانَ الرَّجُلُ يُضَحِّيْ بِالشَّاةِ عَنْهُ وَعَنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ فَيَأْكُلُوْنَ وَيُطْعِمُوْنَ». کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں آدمی اپنی اور اپنے گھر والوں کی طرف سے ایک قربانی کرتا تھا۔ (سنن ترمذی، ابواب الاضاحی، باب نمبر ۱۰، ان الشاة الواحدة تجزی عن اهل بيت، واحمد جلد ۴/صفحہ ۲۴۳ سندہ صحیح)

گھر کے افراد کی طرف سے قربانی: پورے گھر پر ایک قربانی واجب ہے اگر کوئی اس سے زیادہ نفلی قربانی گھر کے ایک ایک فرد کی طرف سے دینا چاہے تو جائز ہے، کیونکہ: «ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ عَنْ نِسَآئِهٖ بِالْبَقَرِ». رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کی طرف سے گائے قربان کی تھی۔ (صحیح بخاری، کتاب الحیض،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

باب ۲ الامر بالنفساء اذ نفسن، حدیث: ۲۹۴، و کتاب الحج، باب ذبح الرجل البقر عن نسائه)............ اگر کوئی گھریلو افراد کے نام لیے بغیر نفلی قربانی کرے تو پھر بھی سب گھر والوں کو ثواب ملے گا کیونکہ گھر کے سربراہ کی قربانی سب گھر والوں کی طرف سے ہوتی ہے۔ جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ «اَهْدَی النَّبِیُّ مِائَةَ بَدَنَةٍ»۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو اونٹ قربانی دیئے۔ (صحیح بخاری، کتاب الحج، باب یتصدق بجلال البدن حدیث نمبر ۱۷۱۸)

قربانی کرنے والا بال نہ کٹائے: ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «مَنْ کَانَ لَهٗ ذِبْحٌ یَذْبَحُهٗ فَاِذَا اُهِلَّ هِلَالُ ذِی الْحَجَّةِ فَلَا یَاْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ شَیْئًا حَتّٰی یُضَحِّیَ»۔ جو شخص قربانی کرنا چاہتا ہے وہ ذوالحجہ کے طلوع چاند سے قربانی کرنے تک نہ حجامت کرائے نہ ناخن کٹائے۔ (صحیح مسلم جلد ۲/صفحہ ۱۶۰، کتاب الاضاحی، باب نهی من دخل علیه عشر ذی الحجة ۱۹۷۷)

گھر کے تمام افراد یہ پابندی کریں: جیسا قربانی میں تمام گھر والے شریک ہوتے ہیں اسی طرح وہ پابندی میں بھی شریک ہوں...... بچے...... بوڑھے...... جوان...... مرد...... عورتیں تمام یہ پابندی کریں۔

ذبیحہ کے بغیر قربانی کا ثواب: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی طرف سے مجھے قربانی کے دن کو عید بنانے کا حکم ملا ہے اس کو اللہ نے اس امت کے لیے عید بنایا ہے۔ ایک آدمی نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس ایک دودھ دینے والی اونٹنی یا میرے گھر والوں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کی ایک دودھ کے لیے بکری ہے کیا وہ میں ذبح کر دوں آپ نے فرمایا: «لَا وَلٰكِنْ تَأْخُذُ مِنْ شَعْرِكَ وَاَظْفَارِكَ وَتَقُصُّ شَارِبَكَ وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ فَتِلْكَ تَمَامُ اُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللهِ». فرمایا: نہیں بلکہ تو (نماز عید کے بعد) اپنی حجامت کرا...... ناخن کٹا...... اپنی مونچھیں کٹا...... زیر ناف بال اتار، یہ تیرا عمل اللہ کے ہاں قربانی کا ثواب ہے۔ (ابوداود، کتاب الضحایا، پہلا باب، حدیث نمبر ۲۷۸۹، وسنن نسائی، کتاب الضحایا، جلد۲/صفحہ۱۹۵، ومسند احمد جلد۲/صفحہ۱۶۹، ومستدرک حاکم جلد۴/صفحہ۲۲۳) اس پر دس دن حجامت نہ کروانے کی پابندی نہیں، البتہ بعد عید حجامت میں شریک ہو جائے۔

علامہ ناصر الدین البانی صاحب رحمہ اللہ نے اس کی سند میں عیسیٰ بن ہلال صدفی کو مجہول کہا ہے، لیکن خلاصہ تذہیب التہذیب میں ہے کہ ابن حبان نے اسے ثقات میں بیان کیا ہے۔ (خلاصہ تذہیب التہذیب جلد۲/صفحہ۳۲۲) اور حافظ ابن حجر نے اسے صدوق، من الرابعۃ کہا۔ (تقریب التہذیب صفحہ۲۷۳) امام ترمذی نے اس کی روایت کو حسن صحیح کہا، (ترمذی، ابواب صفة جهنم، باب ٦ ما جاء في قصر جهنم حدیث ۲۵۸۸) امام ترمذی کے ہاں بھی یہ راوی مجہول نہیں بلکہ مقبول ہے۔ لہٰذا یہ روایت حسن ہے۔

قربانی کا جانور کیسا: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ: «لَا يُضَحّٰى بِالْعَرْجَاءِ بَيِّنٌ ظَلْعُهَا وَلَا بِالْعَوْرَاءِ بَيِّنٌ عَوَرُهَا وَلَا بِالْمَرِيْضَةِ بَيِّنٌ مَرَضُهَا وَلَا بِالْعَجْفَاءِ الَّتِي لَا تُنْقِي». وہ جانور قربانی کے لائق نہیں، ① جو لنگڑا کر چلے، ② جو واضح طور پر کانا ہو، ③ جس کی بیماری ظاہر ہو، ④ جو اتنا کمزور ہو کہ ہڈیوں میں گودا یعنی مغز نہ ہو۔ (ترمذی، ابواب الاضاحی، باب: ۵، سنن نسائی، کتاب الضحایا، باب نهي من الاضحی، ومسند احمد جلد۴/صفحہ۲۸۴)

کان کے عیوب: حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ: «اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَاَنْ لَّا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ۔ کہ ہم آنکھ اور کان کو اچھی طرح دیکھ لیں اور اس جانور کو قربان نہ کریں جس کا کان اگلی طرف سے پھٹا ہو یا پچھلی طرف سے چرا ہوا اور جس کے کان میں گول سوراخ ہو۔ (ابوداود جلد۲/صفحہ۳۸۸، کتاب الضحایا، باب ما یکرہ من الضحایا) اس روایت کی سند میں ''ابواسحاق'' جس کا نام عمرو بن عبداللہ السبیعی ہے، اس کو آخری عمر میں اختلاط ہو گیا تھا اور زہیر بن معاویہ نے اس سے اختلاط کی حالت میں یہ روایت کی ہے اس وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے۔

(تہذیب التہذیب جلد۴/صفحہ۳۵۶، ترجمہ عمرو بن عبداللہ ابواسحاق، وجلد۲/صفحہ۲۰۷، ترجمہ زہیر بن معاویہ)

امام شوکانی رحمہ اللہ نے اسی روایت کے بارے کہا: ''وَاَعَلَّهُ الدَّارُقُطْنِيُّ'' کہ دارقطنی نے اس کو معلول کہا۔ (نیل الاوطار جلد۵/صفحہ۱۲۶، باب ما لا یضحی به لعیبه)

ایک اور روایت: یزید ذُومصر نے حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھے قربانی کے لیے ایک بکری پسند آئی ہے لیکن اس کا دانت جڑ سے ٹوٹا ہوا ہے۔ حضرت عتبہ نے فرمایا: وہ مجھے لا دینا۔ اس نے کہا: سبحان اللہ آپ کو جائز مجھے کیوں نہیں جائز...... فرمایا: اس لیے کہ تو شک کرتا ہے اور میں شک نہیں کرتا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف کان کٹے...... جڑ سے سینگ ٹوٹے...... آنکھ سے کانے...... ضعیف کمزور...... لنگڑے جانور کی قربانی سے منع کیا ہے۔ (ابوداود صفحہ۳۸۸، کتاب الضحایا، باب ما یکرہ من الضحایا) اس کی سند میں ابوحُمید رَعینی مجہول ہے۔

(تہذیب التہذیب جلد۶/صفحہ۳۴۱، تقریب التہذیب صفحہ۴۰۲، میزان الاعتدال جلد۴/صفحہ۵۱۷)

سینگ کے بارے روایت اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى اَنْ يُّضَحِّيَ بِعَضْبَاءِ الْاُذُنِ وَالْقَرْنِ. کہ کان اور سینگ کاٹے جانور کی قربانی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فرمایا۔ (ابوداود، کتاب الضحایا، باب ما یکرہ من الضحایا، حدیث: ۲۸۰۵، وابن ماجہ، کتاب الضحایا، باب ما یکرہ ان یضحی، حدیث: ۳۱۴۵، سنن نسائی حدیث: ۴۳۷۷ اس کی سند میں جری بن کلیب راوی ضعیف ہے)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول: راوی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا «فَمَكْسُوْرَةُ الْقَرْنِ؟» ٹوٹے سینگ والی قربانی ہو جائے گی؟ فرمایا: کوئی حرج نہیں، ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کان اور آنکھ کے بارے حکم دیا ہے۔ (جامع ترمذی، کتاب الاضاحی، باب الاشتراك فی الاضحیة، حدیث: ۱۵۵۵)

الحاصل: کان اور سینگ کا بھی عیب شمار ہوگا، کیونکہ متعدد ضعیف اسناد سے یہ احکام ملتے ہیں اور ایک سے زیادہ ضعیف سندوں کے ملنے سے یہ حسن درجہ کی بن جاتی ہے لہٰذا نصف یا زیادہ کان کٹا...... کان چرا...... سینگ ٹوٹا ...... لنگڑا...... کانا...... ظاہری بیمار...... لاغر، کمزور...... جانور قربانی کے لائق نہیں، لیکن دانت ٹوٹنا...... جسم کے کسی اور حصہ کا زخمی ہونا عیوب میں شامل نہیں۔

خصی کی قربانی: ابورافع سے مروی ہے «ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ بِكَبْشَيْنِ سَمِيْنَيْنِ عَظِيْمَيْنِ اَمْلَحَيْنِ مُوْجُوْئَيْنِ خِصِيَّيْنِ». کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بڑے اور موٹے چتکبرے خصی مینڈوں کی قربانی دی۔ (مسند احمد ج ۶ ص ۸، وجلد ۵/صفحہ ۱۹۶، مجمع الزوائد ج ۴ ص ۲۱، اسنادہ حسن، ونیل الاوطار ج ۵ ص ۱۲۷)

ایک شبہ کا ازالہ: مسند احمد میں ہے: «نَهٰى رسول الله ﷺ عن اخصاءِ الْخَيْلِ والْبَهَائِمِ». کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے اور بہائم (گائے، بکری، بھیڑ) کو خصی کرنے سے منع کیا۔ (مسند احمد جلد ۲/صفحہ ۲۴، عن ابن عمر) اس روایت کو سامنے رکھ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کرکئی کہتے ہیں کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ جس کام سے نبی ﷺ روکیں اور پھر وہی خود کریں۔...... حضرات! یہ روایت ضعیف ہے...... کیونکہ اس میں عبداللہ بن نافع روای سخت ضعیف ہے۔ لہٰذا یہ ضعیف روایت خصی کو روکنے کی دلیل نہیں بنتی۔

جانور کی عمر: نبی ﷺ نے فرمایا: «لَا تَذْبَحُوا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ يُّعْسَرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذْعَةً مِنَ الضَّأْنِ». تم مُسِنَّہ یعنی دو دانت والا جانور قربان کرو، اگر تم پر تنگی ہو یعنی دو دانت والا نہ ملے تو بھیڑ کا جذعہ قربان کردو۔

(صحیح مسلم جلد۲/صفحہ۱۵۵، کتاب الاضاحی، باب سن الاضحیۃ حدیث نمبر ۱۹۶۳)

سند صحیح ہے: البانی صاحب رحمہ اللہ نے اس کی سند میں ابوزبیر راوی کو مدلس کہا، لیکن مسند ابی عوانہ میں ابوزبیر محمد بن مسلم المکی کا اس حدیث کے بارے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے **اَنَّه سَمِعَ** لفظ سے سماع ثابت ہے۔ لہٰذا یہ روایت صحیح ہے۔ (مسند ابی عوانہ جلد۵، کتاب الاضاحی صفحہ۲۲۷، باب وجوب الاضحیۃ بالمسنۃ......الخ)

اَلَّا اَنْ يُّعْسَرَ کیا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے عید کی نماز سے پہلے قربانی کی اس کی کوئی قربانی نہیں، ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ! (مسئلہ کا علم نہ ہونے کی وجہ سے) میں نے نماز سے پہلے قربانی کر لی، اب میرے پاس ایک سال کا جذعہ (کھیرا) بکرا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: «اِذْبَحْهَا وَلَنْ تُجْزِیَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ». تو ذبح کردے لیکن تیرے بعد کسی اور کے لیے جائز نہیں۔ (صحیح بخاری، کتاب الاضاحی) یہ ہے مجبوری۔

<u>ایک دوسری حدیث:</u> عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے کچھ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بکریاں دیں تا کہ وہ قربانی کے لیے صحابہ میں بانٹ دے "فَبَقِيَ عَتُوْدٌ" تو ایک سال کا بکری کا بچہ باقی رہ گیا تو انہوں نے نبی ﷺ سے ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "ضَحِّ بِهِ اَنْتَ". تو اس کی قربانی کر۔ (صحیح بخاری، کتاب الاضاحی، باب قسمة الامام الاضاحی بین الناس، حدیث: ۵۵۴۷، و ۵۵۵۵)

تیسری حدیث: حضرت مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: «فعزّتِ الْغَنَمُ فَامَرَ مُنَادِيًا فَنَادٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ الْجَذَعَ يُوَفِّي مِمَّا يُوَفِّي مِنْهُ الثَّنِيُّ». ایک مرتبہ بکریاں بہت کم ہو گئیں۔ تو ایک منادی نے نبی ﷺ کا پیغام سنایا کہ اب بھیڑ کا جذع دوندے کی طرح چلے گا۔ (ابوداود کتاب الضحایا، باب ما یجوز من السن فی الضحایا، حدیث: ۲۷۹۹) شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔

الحاصل: ان احادیث سے واضح ہوا کہ بھیڑ کا جذع جائز ہے۔ جبکہ دو دانت والا جانور نہ ملے، لیکن بھیڑ کے علاوہ اور کسی نسل کا جذع جائز نہیں۔

جذعہ کی اچھی قربانی ضعیف روایت: ایک روایت میں یہ لفظ ہیں: «نِعْمَتِ الْاُضْحِيَةُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّانِ». بھیڑ کے جذعہ کی اچھی قربانی ہے۔ (جامع ترمذی، ابواب الاضاحی، باب فی الجذع من الضان، حدیث: ۱۴۹۹، وسنن الکبری للبیہقی جلد ۹/صفحہ ۲۷۱، ومسند احمد جلد ۲/صفحہ ۴۴۴) اس روایت کو ابن حجر نے ضعیف کہا (فتح الباری جلد ۱۰/صفحہ ۱۲) کیونکہ اس روایت میں عثمان بن واقد اور کدام بن عبدالرحمٰن اور ابو کباش ضعیف راوی ہیں لہٰذا یہ روایت جذعہ کی فضیلت کی دلیل نہ بن سکی۔

جذعہ کا معنی: صاحب قاموس نے کہا: وَتَقُوْلُ لِوَلَدِ الشَّاةِ فِي السَّنَةِ الثَّانِيَةِ وَلِلْبَقَرِ ذَاتِ الْحَافِرِ فِي الثَّالِثَةِ وَلِلْاِبِلِ فِي الْخَامِسَةِ. جذعہ...... بکری یا بھیڑ کا وہ بچہ ہے جو دو سال میں داخل ہو...... اور گائے کا وہ بچہ جو تیسرے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سال میں لوٹنے والا ہو...... اور اونٹ جو پانچویں سال میں داخل ہو۔
(القاموس جلد۲/صفحہ۲۴۶، باب العین، فصل الجیم)

نوٹ: جو لوگ جذعہ کا معنٰی چھ ماہ کرتے ہیں یہ مشکوک معنٰی ہے، صحیح معنٰی بھیڑ بکری کا جذعہ سال سے اوپر ہے۔

قربانی خریدنے کے بعد اگر عیب دار ہو جائے: میں نے ایک دفعہ ایک ہفت روزہ پرچہ میں پڑھا تھا ایک مضمون نگار نے اس حدیث کے ذریعہ فتویٰ دیا تھا کہ قربانی خریدنے کے بعد اگر عیب دار ہو جائے تو جائز ہے۔ کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے قربانی کا جانور خریدا فَعَدَا الذِّئْبُ فَاَخَذَ الْاَلْيَةَ. تو بھیڑیئے نے اس پر حملہ کیا اور اس کی چکی کاٹ دی۔ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا۔ آپ نے فرمایا: «ضَحِّ بِهٖ». تو اس کی قربانی کر۔

مسند احمد جلد۳/صفحہ۳۲، ۷۸، ۸۶ کی سند میں جابر جعفی ضعیف اور محمد بن قرضہ مجهول ہے۔ اور صفحہ۴۳ کی سند میں حجاج بن ارطاۃ ضعیف ہے۔ اس لیے یہ روایت ضعیف ہے۔...... پھر چکی کا کٹنا عیوب میں شامل نہیں، حدیث میں ''لا يُضَحّٰى'' کا لفظ ہے کہ عیب دار جانور کی قربانی نہ کی جائے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قربانی کے وقت تک عیوب سے پرہیز کیا جائے گا۔

قربانی کا وقت: اللہ کریم نے فرمایا: ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ ''پس اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر''۔...... قرآنی ترتیب سے بھی پہلے نماز، پھر قربانی...... حدیث میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا: «اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهٖ فِي يَوْمِنَا هٰذَا نُصَلِّي ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَنْحَرُ». آج اس عید کے دن ہم سب سے پہلے نماز پڑھیں گے پھر واپس جا کر قربانی کریں گے، جس نے اس طرح کیا اس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نے ہماری سنت پر عمل کیا اور جس نے نماز سے قبل قربانی کی تو وہ صرف گوشت ہے، قربانی نہیں۔ (صحیح بخاری، کتاب الاضاحی، پہلی حدیث) نماز عیدالاضحیٰ کے فوراً بعد قربانی کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔

ذبح کرنے کا آلہ کیسا ہو؟ نبی ﷺ نے فرمایا: «مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوا مَا لَمْ يَكُنْ سِنٌّ أَوْ ظُفُرٌ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ»، الحدیث۔ جو چیز خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو وہ کھاؤ۔ سوائے دانت اور ناخن کے، کیونکہ دانت ایک ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھریاں ہیں۔ (بخاری، کتاب الذبائح والصید باب اذا اصاب قوم غنیمۃ فذبح ۵۵۴۳، ابوداود، کتاب الضحایا، باب الذبیحۃ بالمروۃ حدیث: ۲۸۲۱ سندہ صحیح) اس لیے ہڈی اور ناخن کے علاوہ ہر تیز دھار چیز سے ذبح جائز ہے جو خون بہا دے۔

قربانی پر شفقت کرو: نبی ﷺ نے فرمایا: «إِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ». جب تم ذبح کرو تو چھری تیز کر کے اچھے طریقے سے ذبح کرو اور بوقت ذبح اپنی قربانی کو راحت پہنچاؤ۔ (ابوداود، کتاب الضحایا باب فی الرفق بالذبیحۃ، حدیث: ۲۸۱۵)

دوسری حدیث: حضرت صفوان بن محمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دو خرگوش شکار کیے اور ایک سفید (تیز دھار) پتھر سے ذبح کیا، پھر میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے پوچھا آپ نے کھانے کی اجازت دے دی۔ (ابوداود، کتاب الضحایا، باب لذبیحۃ المروۃ، حدیث نمبر ۲۸۲۲ سندہ صحیح)

تیسری حدیث: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اگر ہمیں کوئی شکار مل جائے اور ہمارے پاس چھری موجود نہ ہو تو پتھر یا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لکڑی کے ٹکڑے سے ذبح کر لیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: «اَمْرِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ». اللہ کا نام لے کر جس چیز سے چاہے خون بہا دے۔

(ابوداود، باب مذکورہ، حدیث:۲۸۲۴)

چوتھی حدیث: حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا ''اَنَا نَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ'' ہم بے پر...... تیر یا لکڑی سے شکار کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''كُلْ مَا خَزَقَ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَلَا تَأْكُلْ''۔ جو بھی چیز زخمی کرے پھاڑ دے وہ جائز ہے اور جو لکڑی پتھر لوہا چوڑائی کی طرف سے لگے (جس سے چوٹ تو لگے لیکن زخمی نہ ہو، خون نہ نکلے وہ نہ کھاؤ)۔ (بخاری، کتاب الذبائح والصید، باب ما اصاب المعراض، حدیث نمبر ۵۴۷۷)

چھری کے تین کیل: بعض بے علم لوگ کہتے ہیں کہ جس چھری کے دستے میں تین کیل نہ ہوں، اس سے ذبح جائز نہیں ...... یہ بناوٹی مسئلہ ہے...... تیز دھار پتھر اور لکڑی سے بھی ذبح جائز ہے حالانکہ اس میں ایک بھی کیل نہیں ہوتا۔

جانور سے چھری چھپاؤ: ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''اَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ بِحَدِّ الشِّفَارِ وَاَنْ تُوَارٰى عَنِ الْبَهَائِمِ'' نبی ﷺ نے حکم دیا کہ چھری تیز کی جائے اور جانور سے چھپائی جائے۔ (سنن الکبریٰ جلد۹/صفحہ۲۸۰ سندہ میں ابن لھیعہ ہے)

چھری تیز کرو: نبی ﷺ نے ایک سینگ دار مینڈھا منگوایا جس کی آنکھیں......سینہ...... پیٹ...... پاؤں سیاہ تھے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''يَاعَائِشَةُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ ثُمَّ قَالَ اِشْحَذِيْهَا بِحَجَرٍ'' (ابوداود، کتاب الضحایا، باب ما یستحب من الضحایا، حدیث ۲۷۹۲ سندہ صحیح)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قربانی پر شفقت کرو: نبی ﷺ نے فرمایا کہ "اِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهٗ" جب تم ذبح کرو تو چھری تیز کر کے اچھے طریقے سے ذبح کرو اور بوقت ذبح اپنی قربانی کو راحت پہنچاؤ۔

(ابوداؤد، کتاب الضحایا، باب فی الرفق بالذبیحة، حدیث ۲۸۱۴)

شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح ابوداؤد میں نقل کیا ہے۔

قربانی خود ذبح کرو: قربانی کا جانور کسی سے ذبح کروانے کی بجائے خود ذبح کرو۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔ آپ ﷺ قربانی کے جانور اونٹ، گائے، مینڈھے وغیرہ خود ذبح کیا کرتے تھے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری نے اپنی بیٹیوں کو حکم دیا کہ وہ اپنی قربانی خود ذبح کریں۔ (بخاری، کتاب الاضاحی، باب: ۱۰، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے صحیح سند سے موصول بیان کیا ہے) اگرچہ کسی سے ذبح کرانا بھی جائز ہے، جیسا کہ نبی ﷺ نے اپنی ازواج کی طرف سے گائے قربان کی۔ (بخاری، الاضاحی، باب ۱۰ حدیث ۵۵۵۹) اسی طرح ایک آدمی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کی اونٹ کی قربانی میں مدد کی۔ (بخاری، الاضاحی، باب ۱۰)

عورت بھی ذبح کر سکتی ہے: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی ایک لونڈی سلع نامی پہاڑ پر بکریاں چرایا کرتی تھی، ریوڑ میں سے ایک بکری مرنے لگی تو اس نے فوراً پتھر سے ذبح کر دی، پھر نبی ﷺ سے پوچھا گیا آپ نے فرمایا: جائز ہے، کھاؤ۔ (صحیح بخاری، کتاب الذبائح والصید، باب ذبیحة المرأة والأمة، حدیث: ۵۵۰۵)

ذبح کا طریقہ: بکری بھیڑ: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: «ضَحّٰى النَّبِيُّ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهٗ عَلٰى

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صِفَاحِهِمَا». کہ نبی ﷺ نے دو سینگدار چتکبرے مینڈوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اور آپ نے اپنا پاؤں ان کی گردن پر رکھا۔ (صحیح بخاری، کتاب الاضاحی، باب التکبیر عند الذبح، حدیث: ۵۵۶۵)

اونٹ: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَحَرَ سَبْعَ بَدَنَاتٍ بِیَدِہٖ قِیَامًا. کہ نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ سے سات اونٹ کھڑے کر کے نحر کئے۔ (ابوداود، کتاب الضحایا، باب ما یستحب من الضحایا، حدیث: ۲۷۹۳ سندہ صحیح)

سینہ زخمی: بنی حارثہ کا ایک شخص اونٹنی چرایا کرتا تھا۔ احد پہاڑ کے دروں میں وہ مرنے لگی اس نے ایک میخ اونٹنی کے سینہ میں چبھو دی حتی کہ اس کے سینہ سے خون بہا دیا، پھر وہ نبی ﷺ کے پاس آیا، آپ سے اس کے بارے پوچھا آپ نے اس کا گوشت کھانے کا حکم دیا۔ (ابوداود، کتاب الضحایا، باب الذبیحۃ بالمروۃ، حدیث: ۲۸۲۳ سندہ صحیح)

بایاں پاؤں باندھ کر: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ وَاَصْحَابَہٗ کَانُوْا یَنْحَرُوْنَ الْبَدَنَۃَ مَعْقُوْلَۃَ الْیُسْرٰی قَآئِمَۃً عَلٰی مَا بَقِیَ مِنْ قَوَائِمِهَا. رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھی اونٹ کا بایاں پاؤں باندھ کر کھڑا کر کے اس کو نحر کرتے تھے۔

(ابوداود، کتاب المناسک، باب کیف تنحر البدن، حدیث: ۱۷۶۷ سندہ صحیح)

قول ابن عمر رضی اللہ عنہ: ایک شخص نے منیٰ میں اپنے اونٹ کو بٹھا کر نحر کرنا چاہا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اِبْعَثْهَا قِیَامًا مُقَیَّدَۃً سُنَّۃَ مُحَمَّدٍ ﷺ. اس کو کھڑا کر کے پاؤں باندھ کر نحر کر یہ حضرت محمد ﷺ کی سنت ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب الحج، باب نحر الابل مقیدۃ، حدیث: ۱۷۱۳، ابوداود حدیث: ۱۷۶۸، باب مذکورہ)

ایک بناوٹی مسئلہ: بعض لوگوں میں مشہور ہے کہ اونٹ کو نحر کرنے کے بعد جب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

زمین پر گر پڑے تو اس کی گردن پر چھری سے سات جگہ کاٹا جائے تا کہ سات قربانیاں ہو جائیں یہ بالکل بناوٹی مسئلہ ہے، اوپر حدیث مذکور ہے کہ ایک آدمی نے میخ سے اونٹنی نحر کی تو آپ ﷺ نے کھانے کی اجازت دی۔ گردن پر چھری تو ایک جگہ بھی نہ لگی۔

گائے نحر بھی ذبح بھی: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَحَرَ عَنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ فِي حَجَّةِ الْوِدَاعِ بَقَرَةً وَاحِدَةً. کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں آل محمد ﷺ کی طرف سے ایک گائے نحر کی۔ (سنن ابن ماجہ، ابواب الاضاحی، باب عن کم تجزیٔ البدنۃ والبقرۃ نمبر ۳۱۲۶ وموطاء مالک نمبر ۱۸۲۲، اسنادہٗ حسن) اسی باب میں اس سے پہلی حدیث میں ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں ایک مرتبہ اونٹ کم ہو گئے۔ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّنْحَرُوا الْبَقَرَ تو نبی ﷺ نے ان کو بیل نحر کرنے کا حکم دیا۔ (ابن ماجہ کتاب الاضاحی باب عن کم تجزی البدنۃ والبقرہ نمبر ۳۱۲۵ سندہ حسن)

ذبح کے دلائل: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِالْمَدِيْنَةِ كَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ“ رسول ﷺ نے مدینہ میں دو چتکبرے مینڈھے ذبح کیے۔ (بخاری کتاب الحج باب التحمید والتسبیح والتکبیر قبل الاھلال حدیث نمبر ۱۵۵۱)

قرآن پاک میں: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قوم سے کہا: ﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً﴾ ”کہ اللہ تمہیں گائے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے۔“

الحاصل: گائے کو نحر کرنا یا ذبح کرنا دونوں طرح جائز ہے۔

انشاء اللہ باقی آئندہ خطبہ میں بیان کروں گا۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خطبہ عید الاضحیٰ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

﴿وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدَاتٍ﴾ (۲۰۳) (البقرۃ) ”ایام تشریق (عید الاضحیٰ کے بعد والے تین دن) میں اللہ کو یاد کرو۔“

حضرات......! آج عید الاضحیٰ کا دن بڑی خوشیوں اور مسرتوں کا دن ہے کہ جس میں جانیں تو جانوروں کی قربان ہوں گی' مگر قرب الٰہی بنو آدم کو ملے گا۔ حضرات......! آیئے اس دن کو منانے کا مسنون طریقہ سیکھیں۔

عید کی نماز فرض ہے: اللہ نے حکماً فرمایا:

﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ ”اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔“

ایک مرتبہ انتیس رمضان کو کسی وجہ سے چاند نظر نہ آیا تو نبی ﷺ اور صحابہ نے روزہ رکھا' دن کے وقت کچھ مومن سوار آئے' انہوں نے گواہی دی کہ انہوں نے کل چاند دیکھا ہے تو آپ ﷺ نے روزہ افطار کروا دیا اور فرمایا:

«اِذَا اَصْبَحُوْا اَنْ يَّغْدُوْا اِلٰى مُصَلَّاهُمْ». ”جب صبح ہو جائے تو عیدگاہ کی طرف نماز کے لیے چلو۔“

(ابوداود' کتاب الصلوٰۃ' باب اِذا لم یخرج الامام للعید من یومہ یخرج من الغد ۱۱۵۷ و صحیح ابوداود للالبانی)

اگر عید نماز نفل ہوتی تو یکم شوال عید کا وقت تو گزر گیا تھا' اب دوسرے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دن پڑھنے کا حکم نہ دیتے۔

دوسری حدیث: آپ ﷺ نے شادی شدہ...... کنواری...... حیض والی تمام عورتوں کو حکم دیا کہ عید گاہ چلیں، حیض والیاں نماز میں شرکت نہ کریں، دعا اور تکبیرات وغیرہ میں شرکت کریں۔ (مسلم، کتاب صلوة العیدین، باب ۲ خروج النساء والعواتق والحیض إلی المصلی، حدیث ۸۹۰)

تیسری حدیث: جب جمعہ کے دن عید آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ شَآءَ اَنْ یَّأْتِیَ الْجُمُعَةَ فَلْیَأْتِهَا وَمَنْ شَآءَ اَنْ یَّتَخَلَّفَ فَلْیَتَخَلَّفْ».

''عید کے دن جو چاہے جمعہ پڑھے، جو چاہے نہ پڑھے۔'' (ابن ماجۃ، أبواب إقامة الصلوٰة، باب ما جآء إذا اجتمع العیدان فی یوم، شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس کو صحیح کہا ہے)

اگر عید کی نماز نفل ہوتی تو خطبہ جمعہ کی فرضیت کو ختم نہ کرتی۔

خلفاء راشدین کا عمل: حضرت ابوعبید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے عید الاضحیٰ کی نماز پڑھی۔ آپ نے خطبہ میں فرمایا کہ لوگو! نبی ﷺ نے دونوں عیدوں کے روزہ سے منع کیا ہے اور بیرون شہر دیہاتوں سے آنے والے اگر چاہیں تو نماز جمعہ کا انتظار کر لیں اگر چاہئیں تو جمعہ نہ پڑھیں۔

(بخاری کتاب الاضاحی باب ما یؤکل عن لحوم الاضاحی حدیث نمبر ۵۵۷۲)

غسل کرنا، خوشبو لگانا: نبی ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے دن کو عید بنایا، اس لیے جو جمعہ کے لیے آئے: «فَلْیَغْتَسِلْ وَاِنْ کَانَ طِیْبٌ فَلْیَمَسَّ مِنْهُ وَعَلَیْکُمْ بِالسِّوَاكِ». ''اسے چاہیے کہ وہ غسل کرے، اگر اس کے پاس خوشبو ہو تو وہ خوشبو لگائے...... اور مسواک بھی ضرور کرو۔''

(ابن ماجۃ، أبواب إقامة الصلوٰة باب ما جاء فی الزینة یوم الجمعه نمبر ۱۰۸۸، سند حسن ہے کیونکہ نسائی میں اس کی شاہد ہے، نسائی کتاب باب الهیئة للجمعة، و معجم طبرانی اوسط جلد ۷ ص ۲۳۰ سنده حسن)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ یوم جمعہ جو ہفت روزہ عید ہے' اس میں غسل بہت اچھا عمل ہے۔ جو سالانہ عید ہے' اس میں تو بالاولیٰ غسل ہونا چاہئے۔

اسی لیے جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عید کے دن نماز سے پہلے غسل کرتے تھے۔ (موطأ امام مالک' کتاب العیدین' باب العمل فی غسل العیدین ....الخ)

اچھا لباس: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَلْبَسُ یَوْمَ الْعِیْدِ بُرْدَةً حَمْرَاءَ. ''کہ نبی ﷺ عید کے دن سرخ دھاری دار چادر پہنتے تھے۔'' (مجمع الزوائد: ج ۲ ص ۱۹۸' رجالہ ثقات)

اس سے معلوم ہوا کہ عام دنوں سے عید کا لباس ممتاز ہونا چاہئے۔

عید الاضحیٰ کے دن کھانا: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ لَا یَخْرُجُ یَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰی یَطْعَمَ وَلَا یَطْعَمُ یَوْمَ الْاَضْحٰی حَتّٰی یُصَلِّیَ ''کہ نبی ﷺ عید الفطر کے دن کچھ (طاق کھجوریں) کھا کر نکلتے اور عید الاضحیٰ کے دن نماز عید کے بعد کھاتے۔''

(ترمذی' أبواب العیدین' باب فی الاکل یوم الفطر قبل الخروج نمبر ۵۴۲ سندہ صحیح)

اور ابن ماجہ میں ہے: وَکَانَ لَا یَأْکُلُ یَوْمَ النَّحْرِ حَتّٰی یَرْجِعَ ''کہ نماز عید سے واپسی تک کچھ نہ کھاتے۔

(ابن ماجہ' أبواب ما جاء فی الصیام' باب الأکل یوم الفطر حدیث نمبر ۱۷۵۶ سندہ صحیح)

اگر کوئی کھالے تو؟ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے عید الاضحیٰ کے خطبہ میں فرمایا' جس نے ہماری طرح نماز پڑھی پھر ہماری طرح قربانی کی اس کی قربانی صحیح ہوئی' اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی اس کی قربانی نہیں' بلکہ عام گوشت کی طرح گوشت ہے' حضرت ابوبردہ بن نیار رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' یا رسول اللہ! میں نے سوچا کہ یہ کھانے پینے کا دن ہے میں نے اپنی بکری نماز سے پہلے ذبح کر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دی "وَتَغَدَّيْتُ قَبْلَ اَنْ اٰتِيَ الصَّلٰوةَ". میں نے نماز عید الاضحیٰ سے پہلے اس کا گوشت کھا بھی لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا "شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ". تیری بکری کا گوشت عام گوشت ہے' قربانی نہیں۔ (بخاری' کتاب العیدین' باب: ۵' الاکل یوم النحر' حدیث: ۹۵۵) اس حدیث سے واضح ہوا کہ آپ ﷺ نے نماز سے پہلے قربانی سے تو روکا ہے لیکن کھانے سے نہیں روکا۔

الحاصل: بہتر یہی ہے کہ نماز عید کے بعد کھاؤ پیو...... لیکن اگر کوئی نماز عید سے پہلے کھا لے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔

نماز کے بعد قربانی کے گوشت سے ابتداء: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اِذَا کَانَ الْاَضْحٰی لَمْ يَاْكُلْ شَيْئًا حَتّٰى يَرْجِعَ وَكَانَ اِذَا رَجَعَ اَكَلَ مِنْ كَبِدِ اُضْحِيَتِهِ "کہ آپ ﷺ عید الاضحیٰ کے دن کچھ نہ کھاتے' حتیٰ کہ آپ ﷺ نماز سے واپس آتے اور قربانی کرتے اور قربانی کا جگر (کالجہ) کھاتے۔" (سنن الکبریٰ للبیہقی: ج ۳' ص ۲۸۳)

تکبیرات: ﴿وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿١٨٥﴾﴾ (البقرۃ) "اللہ نے جو تمہیں ہدایت کی نعمت عطا کی' اس کے بدل اللہ کی بڑائی بیان کرو اور اس کا شکریہ ادا کرو۔"

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نو ذوالحجہ کی صبح سے تیرہ ذوالحجہ کے آخر تک تکبیریں کہتے۔ (فتح الباری: ج ۲' ص ۴۶۲)

تکبیرات کس کس جگہ: بعض لوگ صرف فرض نمازوں کے بعد ہی تکبیریں کہتے ہیں' ان کو سمجھنا چاہیے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ منیٰ میں اپنے خیمہ میں تکبیرات کہتے اور مسجد والے بھی سن کر تکبیر کہتے' پھر بازار والے ان سے سن کر کہتے' پھر سارا منیٰ کا میدان تکبیر سے گونج اٹھتا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما منیٰ میں ان دنوں میں نمازوں کے بعد بستر پر خیمہ میں' مجلس میں'

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

راستوں میں اور دن کے تمام حصوں میں تکبیریں کہتے۔

(بخاری' کتاب العیدین' باب:۱۲' التکبیر فی أیام منٰی وإذا غدا إلی عرفة)

تکبیرات کے الفاظ: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ تکبیر کہتے' اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر کبیرا. (فتح الباری: ج۲' ص۴۶۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما اس طرح کہتے' اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ، اللہ اکبر وللہ الحمد۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الصلوات' کیف یکبر یوم عرفة' وارواء الغلیل: ج۳' ص۱۲۵' سند صحیح)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس طرح کہتے' اللہ اکبر کبیرا اللہ اکبر کبیرا اللہ اکبر واجل اللہ اکبر وللہ الحمد۔

(مصنف ابن ابی شیبہ: ج۲' ص۱۶۸' کتاب الصلوات' کیف یکبر یوم عرفة)

تکبیریں کہتے عید گاہ چلو:

كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ فَيُكَبِّرُ حَتّٰى يَأْتِيَ الْمُصَلّٰى. (سلسلة الاحادیث الصحیحة' حدیث:۱۷۱)

''کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن عید گاہ کی طرف تکبیریں کہتے چلتے۔''

راستہ بدلنا: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا كَانَ يَوْمَ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ. (بخاری' کتاب العیدین' باب:۲۴' حدیث:۹۸۶)

''کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن راستہ بدلتے' (آتے ہوئے اور جاتے ہوئے اور) کچھ میری زبان میں

عید آئی مومن بھائیا سوچ کے قدم اٹھاویں
جال لگا کے بیٹھا دشمن ویکھیں پھس نہ جاویں
وچ خوشیاں ایہہ دیوے دلیری کم کرو من مانے
روز روز ایہہ عید نہیں آنی' چھڈو حکم ربانے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

گوشت کھاؤ تے پیو شراباں سنو قوالیاں گانے
مولویاں دی پروا نہ کرنا کلپن اینویں نمانے
کر لے توبہ مومن بھائیا چھڈ شیطانی کاراں
شرع مطابق عید منا کے مل جا نیکاں یاراں
کرو مسواکاں غسل بناؤ کپڑے ستھرے پاؤ
بن پھبا کے خوشبو لا کے عید پڑھن نوں جاؤ
عید نمازوں پہلے پہلے کجھ نہیں کھانا پینا
دلدے اندر موموناں کارن رکھنا کوئی نہ کینہ
پڑھ تکبیراں ٹردیاں جانا من کے حکم ربانا
ہر ہر پاسے اللہ اکبر گونجاں پاندیاں جانا

عورتیں بھی عیدگاہ چلیں: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم شادی شدہ...... کنواری...... حیض والی' سب عورتوں کو عیدگاہ لے جائیں' لیکن حیض والی نماز میں شریک نہ ہوں۔

(مسلم' کتاب صلوۃ العیدین' باب ۲' حدیث ۸۹۰)

کس طرح چلیں؟ نبی ﷺ نے عورتوں کو فرمایا:

﴿ "لَيْسَ لَكُنَّ أَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِيْقَ عَلَيْكُنَّ بِحَافَّاتِ الطَّرِيْقِ" ﴾ "تمہارے لیے جائز نہیں کہ تم راستے کے درمیان چلو' بلکہ تم راستے کے کنارے پر چلو۔"

صحابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابیات نے اس حکم پر اس قدر عمل کیا کہ راستوں کے کنارے اس قدر چلتیں کہ ان کی اوڑھنیاں دیواروں سے اٹک جاتیں۔ (ابوداؤد' کتاب الادب' باب: ۱۶۸' فی مشی النساء مع الرجال فی الطریق حدیث نمبر ۵۲۷۲' سندہ حسن، شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ظاہری خوشبو: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

«أَيُّمَا امْرَأَةٍ اِسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ عَلٰى قَوْمٍ لِيَجِدُوا مِنْ رِيحِهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ». (نسائی، کتاب الزینۃ، باب: ۳۵، ما یکرہ للنساء من الطیب، حدیث: ۵۱۲۹، سندہ حسن)

"جو عورت پرفیوم، عطر وغیرہ جیسی خوشبو استعمال کر کے کسی قوم کے پاس سے گزرتی ہے، خوشبو ان تک پہنچتی ہے، تو وہ عورت زانیہ ہے۔"

چادریں اوڑھ کر:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٥٩﴾﴾ (الاحزاب)

"اے میرے نبی! اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمان عورتوں سے کہہ دو، اپنی موٹی اور لمبی چادروں کو چہروں پر ڈال لیں، اس عمل سے پہچانی جائیں گی کہ یہ شریف زادیاں ہیں، کوئی شریر انہیں شر نہیں پہنچائے گا، اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

آپ ﷺ نے جب عورتوں کو عیدگاہ جانے کا حکم دیا تو ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، اگر ہم میں سے کسی کے پاس پردہ کے لیے چادر نہ ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا: «لِتُلْبِسْهَا أُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا». "اس کی بہن اسے اپنی چادر عاریۃً اوڑھا دے۔" (مسلم کتاب الصلوۃ العیدین باب خروج النساء فی العیدین الی المصلی ۸۹۰)

کس قدر احتیاط کہ عیدگاہ بھی جانا ہے، لیکن پردہ کی حالت میں۔

عورتیں عیدگاہ میں کیا کریں؟ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ کے حکم کے مطابق شادی شدہ...... کنواری...... حیض والی، اپنے گھروں سے نکلتیں اور مردوں کے پیچھے پردہ میں رہتیں فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيرِهِمْ وَيَدْعُونَ بِدُعَائِهِمْ يَرْجُونَ بَرَكَةَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَطُهْرَتَهُ. مسلمانوں کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تکبیروں کے ساتھ تکبیریں کہتیں..... اور ان کی دعا کے ساتھ دعا مانگتیں...... اس دن کی برکات کی امیدوار رہتیں..... اور اپنے گناہوں کی صفائی کی امیدوار رہتیں۔ (بخاری کتاب العیدین باب: ۱۲ التکبیر أیام منی و إذا غدا إلی عرفة، ۹۷۱)

وعظ بھی سنیں: نبی ﷺ عید الفطر کے دن مردوں کو خطبہ دیکر فارغ ہوئے تو عورتوں کے پاس آئے "فَذَكَّرَهُنَّ" آپ ﷺ نے انہیں وعظ نصیحت کی۔ (بخاری کتاب العیدین باب: ۱۹ موعظة الإمام النساء یوم العید حدیث: ۹۷۸)

الحاصل: احادیث سے ثابت ہوا کہ عورتیں عید گاہ میں اپنا شور نہ ڈالیں، اپنی باتوں میں مصروف نہ ہو جائیں، بلکہ حیض اور نفاس والیوں کے علاوہ باقی پہلے نماز پڑھیں، پھر سب مل کر تکبیرات کہیں، پھر خاموشی سے خطبہ سنیں اور دعا میں شرکت کریں۔

شرع پابندی کر کے بہنوں عید گاہ سبھے جاؤ
پردے اندر رہ کے سبھے تکبیر ترانے گاؤ

فیشنوں ہٹو گناہوں بچو حاضر دربارے ہووو
وچ دعا دے گناہاں کارن یاد کرو تے رووو

نویں نویں کئی فیشن آئے، پئی مصیبت بھاری
فیشناں پچھے پردے لائے، مت شیطاناں ماری

آکھن جیکر برقع پایا، فیشن ویکھے کہیڑا
کس کم آدے میکپ والا خرچہ کیتا میرا

نماز عید گاہ میں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى إِلَى الْمُصَلّٰى. نبی ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز پڑھنے کے لیے عید گاہ تشریف لے جاتے۔

(بخاری کتاب العیدین، باب الخروج إلی المصلی بغیر منبر، حدیث: ۹۵۶)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دوسری حدیث: ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَغْدُوْا إِلَى الْمُصَلّٰى وَالْعَنَزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ. نبی ﷺ صبح صبح' عید گاہ جاتے اور آپ کے سامنے بطور سترہ نیزہ ہوتا۔ (بخاری' کتاب العیدین' باب: ۱۴' حمل العنزة او الحربة بين يدى الإمام يوم العيد' حدیث: ۹۷۳)

مسجد میں نماز عید: نبی ﷺ سے کسی صحیح سند سے ثابت نہیں کہ آپ ﷺ نے عیدین کی نماز مسجد میں پڑھائی...... ترمذی و ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے بارش کے سبب مسجد میں نماز پڑھائی' لیکن اس کی سند ضعیف ہے' کیونکہ اس میں ابراہیم بن محمد سخت ضعیف راوی ہے۔

البتہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل ملتا ہے کہ حضرت عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما نے صَلَّيَا الْعِيْدَ بِالنَّاسِ فِي الْمَسْجِدِ لِمَطَرٍ وَقَعَ يَوْمَ الْعِيْدِ. بارش کی صورت میں مسجد میں عید کی نماز پڑھائی۔ (محلی ابن حزم: ج ۵' ص ۸۷ مسئلہ ۵۴۴)

خبردار: ان حضرات کو سنت کی مخالفت کرتے ہوئے سوچنا چاہیے جو بغیر کسی عذر کے مسجد میں عید کی نماز پڑھتے پڑھاتے ہیں۔

نماز عیدین کا وقت: حضرت ابوحویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عمرو بن حزم کی طرف تحریری پیغام بھیجا کہ وہ «عَجِّلِ الْأَضْحٰى وَأَخِّرِ الْفِطْرَ». ''کہ عید الاضحیٰ کو جلدی پڑھو اور عید الفطر کو دیر سے پڑھو۔''

(مسند شافعی' بحوالہ مشکوٰۃ' صلوٰۃ العیدین' فصل: ۲' حدیث: ۱۴۴۹)

دوسری حدیث: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ لوگوں کے ساتھ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی نماز پڑھنے کے لیے نکلے تو امام صاحب نے دیر کی آپ رضی اللہ عنہ نے برا مناتے ہوئے فرمایا إِنَّا كُنَّا قَدْ فَرَغْنَا سَاعَتَنَا هٰذِهِ وَذٰلِكَ حِيْنَ التَّسْبِيْحِ. ''ہم تو اس وقت عید پڑھ کر فارغ ہو جاتے تھے اور یہ چاشت کا وقت تھا۔'' (ابوداؤد' ابواب الجمعۃ' باب: ۲۴۰' وقت الخروج الى العيد' حدیث: ۱۱۳۵' سندہ صحیح)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عیدین کی کتنی رکعتیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صَلٰوةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ، وَالْفِطْرُ وَالْاَضْحٰى رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ۔ ''کہ نبی ﷺ کے فرمان کے مطابق سفر...... عید الفطر...... عید الاضحیٰ اور جمعہ...... دو دو رکعتیں ہیں' اور یہ نمازیں مکمل ہیں' قصر نہیں۔'' (ابن ماجہ صکتاب جلد ۱ ص ۷۴ کتاب الاقامة الصلوة باب تقصیر الصلوة فی السفر حدیث:۱۰۶۴' سندہ حسن)

نماز عید میں کتنی تکبیریں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَبَّرَ فِي عِيدٍ ثِنْتَي عَشْرَةَ تَكْبِيرَةً، سَبْعًا فِي الْاُولٰى وَخَمْسًا فِي الْاٰخِرَةِ وَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا. کہ نبی ﷺ نے نماز عید میں بارہ تکبیریں کہیں' سات پہلی رکعت میں اور پانچ دوسری رکعت میں' نماز عید سے پہلے یا بعد میں کوئی نفلی نماز نہیں پڑھی۔ (احمد: ج ۲، ص ۱۸۰، سندہ صحیح، وسنن الکبریٰ بیہقی وسنن دار قطنی جلد ۲ ص ۴۷ و مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۴۹۳ صلوٰة العیدین باب التکبیر فی العیدین ونیل الاوطار ج ۳ ص ۳۶۶)

قراءت سے پہلے تکبیریں: نبی ﷺ نے فرمایا:

«اَلتَّكْبِيرُ فِي الْفِطْرِ سَبْعٌ فِي الْاُولٰى وَخَمْسٌ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْقِرَاءَةُ بَعْدَهُمَا كِلْتَيْهِمَا»۔

''عید الفطر میں' پہلی رکعت میں سات' اور دوسری رکعت میں پانچ' اور قراء ت دونوں رکعتوں میں تکبیروں کے بعد ہے۔''

(ابوداؤد' باب تفریع ابواب الجمعة' باب التکبیر فی العیدین ۱۱۵۰' سندہ حسن)

ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھانا: ایک لمبی حدیث کے آخر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ وَيَرْفَعُهُمَا فِي كُلِّ رَكْعَةٍ وَتَكْبِيرَةٍ يُكَبِّرُهَا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قَبلَ الرُّكُوعِ حَتّٰى يَنقَضِيَ صَلٰوتَهٗ. کہ آنحضرت ﷺ اپنے دونوں ہاتھوں کو ہر رکعت میں رکوع سے پہلے ہر تکبیر کے ساتھ اٹھاتے' اسی طرح آپ اپنی نماز پوری کرتے۔ (سنن دار قطنی: جلدا' ص ۲۸۸' کتاب الصلوۃ' باب ذکر التکبیر ورفع الیدین عند الافتتاح...... الخ باب کی تیسری حدیث)

رکوع سے پہلے ہر تکبیر سے مراد صرف عید کی نماز ہے' کیونکہ عید میں ہی رکوع سے پہلے کئی تکبیریں ہوتی ہیں' اس لیے عید کی نماز شروع کرو تو اللہ اکبر کے بعد دعاء استفتاح سبحانك اللهم...... یا اللهم باعد بینی وبین...... پڑھ کر پہلی رکعت میں رفع یدین کے ساتھ سات تکبیریں کہیں' اس کے بعد عام نماز کی طرح نماز' پھر دوسری رکعت میں اللہ اکبر کے ساتھ کھڑے ہو کر پانچ تکبیریں کہیں اس کے بعد قراءت۔

نماز عید میں قراءت: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جناب واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے پوچھا مَا كَانَ يَقرَأُ بِهٖ رَسُولُ اللّٰهِ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ؟ کہ نبی ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نمازوں میں کیا پڑھتے تھے؟

انہوں نے کہا' کہ آپ ﷺ سورۂ ق اور وانشق القمر پڑھتے تھے۔

(مسلم' کتاب صلوٰۃ العیدین' باب ما یقرأ فی صلوۃ العیدین نمبر ۸۹۱)

دوسری روایت: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ وَ﴿هَلْ اَتٰكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ کہ نبی ﷺ عیدین اور جمعہ کی نماز میں سورۂ اعلیٰ اور غاشیہ پڑھتے تھے۔" (مسلم' کتاب الجمعہ' باب ما یقرأ فی صلوۃ الجمعۃ' حدیث: ۸۷۸)

پہلے نماز پھر خطبہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ' ابوبکر' عمر وعثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ عیدین کی نمازیں پڑھیں فَكُلُّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ قَبلَ الْخُطْبَةِ وہ تمام پہلے نماز پڑھتے' پھر خطبہ دیتے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(بخاری' کتاب العیدین' باب ۸الخطبة بعد العیدین حدیث نمبر ۹۶۲)

عید کا صرف ایک خطبہ: عید کا دوسرا خطبہ نبی ﷺ سے ثابت نہیں' ابن ماجہ کی ایک روایت میں ہے کہ عید کے دن آنحضرت ﷺ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا' پھر بیٹھ گئے' پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ (ابن ماجہ' کتاب العیدین' باب ما جاء فی الخطبة فی العیدین) لیکن اس کی سند میں سعید بن مسلم اور ابو بحر ضعیف راوی ہیں۔

بعض لوگ اسے جمعہ پر محمول کرتے ہیں' حالانکہ جمعہ اور عید کے مسائل ہی الگ ہیں' جمعہ کا خطبہ پہلے نماز بعد میں اور عید کی نماز پہلے خطبہ بعد میں۔

عید کی مبارک کیسے دیں؟ حضرت جبیر بن نفیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: كَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِذَا الْتَقَوْا يَوْمَ الْعِيْدِ يَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ «تَقَبَّلَ اللهُ مِنَّا وَمِنْكَ». کہ اصحاب رسول ﷺ عید کے دن جب آپس میں ملتے تو ایک دوسرے سے کہتے: تَقَبَّلَ اللهُ مِنَّا وَمِنْكَ" اللہ تعالیٰ ہماری اور آپ کی طرف سے قبول فرمائے۔

(فتح الباری: ج ۲' ص ۴۷۱' کتاب العیدین' باب سنة العیدین لاھل الاسلام' اسنادہ حسن)

نوٹ: اگر کوئی عید مبارک بھی کہہ دے تو کوئی گناہ نہیں۔

عیدین کے دن روزہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ صَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْاَضْحٰى. کہ نبی ﷺ نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

(مسلم' کتاب الصیام' باب النھی عن صوم یوم الفطر ویوم الاضحی' حدیث: ۱۱۴۰)

عید الفطر کے تمام مسائل جو میں تفصیل سے خطبہ عید الفطر میں بیان کر چکا ہوں' ملاحظہ فرمائیں "مواعظ چیمہ"۔

آخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تاریخ قربانی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِیْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ یَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا هَادِیَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ،

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

﴿قُلْ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ (۱۶۲) (الانعام)

اے میرے پیغمبر ﷺ! اعلان فرما دیجئے کہ میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ رب العلمین کے لیے ہے

حضرات!...... قربانی کے لیے اللہ نے قرآن پاک میں چھ الفاظ بولے ہیں:

۱۔ بُدْن: ﴿وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ﴾ (۳۶) (الحج) ''قربانی کے اونٹوں کو بھی ہم نے تمہارے لیے اللہ کے شعائر سے بنایا ہے۔'' یعنی حج کے موقع پر ذبیحہ اونٹ کو بدن کہتے ہیں۔

۲۔ هَدْی: قربانی کا وہ جانور جو حاجی ساتھ لے کر جائے۔ ﴿وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰی یَبْلُغَ الْهَدْیُ مَحِلَّهٗ﴾ (۱۹۶) (البقرة) ''اپنے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سروں کو نہ منڈواؤ حتیٰ کہ قربانی اپنے مقام پر پہنچ جائے۔"

۳- قَلَائِد: قربانی کے وہ جانور ہیں جن کے گلے میں پٹا ڈالا گیا ہو۔ ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَآئِدَ﴾ (المائدة) "اے ایمان والو! اللہ کے شعائر حرمت کے مہینے اور قربانی کے جانور اور وہ جانور جن کے گلوں میں پٹے ڈالے گئے ہوں ان کی بے حرمتی نہ کرو۔"

۴- قُرْبَان: قَرَّبَ يُقَرِّبُ باب سے ہے، یعنی قربانی ہر اس عمل کو کہا جائے گا جس سے اللہ کا قرب حاصل کیا جائے۔

۵- نَحْرٌ: نَحَرَ يَنْحَرُ نَحْرًا: سینہ کے اوپر گلے کے کسی حصہ میں کسی تیز دھار آلہ سے گہرا زخم لگا کر خون بہانا، ذبح کرنا۔ اَلنَّحْرُ: سینہ کے اوپر سارے گلے کو کہتے ہیں۔ قرآن پاک میں فرمان الٰہی ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ "اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور اللہ کے لیے (عید کے دن) قربانی کر۔"

۶- نُسُك: نَسَكَ يَنْسُكُ نَسْكًا وَنُسُكًا: نُسک اسم مصدر ہے نسک ہر وہ عبادت ہے جس سے اللہ کا قرب حاصل ہو۔

نُسک چاندی کے ان ٹکڑوں کو کہتے ہیں جو کٹھالی میں پگھلا کر صاف کیئے جائیں، اسی لیے ناسک اس مخلص عبادت گزار کو کہتے ہیں جو عبادت کی وجہ سے گناہوں سے صاف ہو جائے۔

حج کے متعلق بھی یہ لفظ اسی لیے استعمال ہوا کہ حاجی گناہوں سے صاف ہو جاتا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۷- اَلْاُضْحِيَّةُ: جمع ضَحَايَا، اَضَاحِيُّ: یہ الفاظ قربانی کے لیے حدیث میں آئے ہیں۔ ضَحّٰی يُضَحِّيْ تَضْحِيَةً: چاشت کے وقت ذبح کرنا۔ وَالضَّحِيَّةُ: قربانی کی بکری، جمع ضَحَايَا اور اَلْاَضْحَاةُ، جمع اَضْحٰی اور اَلْاُضْحِيَّةُ، جمع اَضَاحِيُّ: چاشت کے وقت قربانی کرنا، يَوْمُ الْاَضْحٰی: قربانی کا دن۔

حاصل کلام: قربانی ہر وہ عمل ہے جس سے اللہ کا قُرب حاصل کیا جائے۔

قربانی کب سے ہے: قرآن پاک میں ہے:

﴿وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ ﴿٣٤﴾﴾ (الحج)

"اور ہر امت کے لیے ہم نے قربانی مقرر کی تا کہ اللہ کے دیئے ہوئے چوپائیوں میں سے قربانی والے جانوروں پر قربانی کے وقت اللہ کا نام لیں تمہارا الٰہ تو صرف ایک ہے، پس تم اسی کے مطیع ہو جاؤ اور اے پیغمبر ﷺ عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری دے دو۔"

اس آیت سے واضح ہوا کہ قربانی شروع سے اب تک ہے اگرچہ مختلف ادوار میں طریقہ بدلتا رہا۔

آدم علیہ السلام کے وقت قربانی:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۷﴾ لَئِنْ بَسَطْتَّ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۸﴾﴾ (المائدۃ)

''ان کے سامنے آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں کا واقعہ بیان کرو، جب قابیل اور ہابیل دونوں نے قربانی دی، ہابیل کی قربانی قبول ہوئی قابیل کی نہ ہوئی تو قابیل نے کہا میں تجھے ضرور قتل کروں گا ہابیل نے کہا اگر تو مجھے قتل کرنے کے لیے ہاتھ بڑھائے گا (تو تیری مرضی) لیکن میں تیری طرف قتل کے لیے ہاتھ نہیں بڑھاؤں گا، میں تو اللہ رب العلمین سے ڈرتا ہوں۔

حضرت حوا کے بطن مبارک سے ہر حمل میں ایک لڑکی اور ایک لڑکا پیدا ہوتا تھا، ضابطہ یہ تھا کہ پہلے حمل کے لڑکے کا نکاح دوسرے حمل کی لڑکی سے اور دوسرے حمل کے لڑکے کا نکاح پہلے حمل کی لڑکی سے کیا جاتا۔ قابیل پہلے حمل سے تھا اور اس کے ساتھ پیدا ہونے والی لڑکی نسبتاً دوسرے حمل والی لڑکی کے زیادہ حسین تھی، قابیل نے ضِد کی کہ وہ اپنے ساتھ پیدا ہونے والی لڑکی سے نکاح کرے گا جبکہ یہ قانوناً جائز نہ تھا، حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا تم دونوں اللہ کے نام قربانی دو جس کی قربانی قبول ہو جائے وہ اس نکاح کا حقدار ہے۔ قابیل کھیتی باڑی کا کام کرتا تھا اس نے گھٹیا قسم کے دانے بطور کاروائی قربان کیئے اور ہابیل نے بھیڑ بکریاں رکھی تھی اس نے ستھرا سا دنبہ اللہ کی راہ میں قربان کیا۔ چونکہ اس وقت کوئی صدقہ لینے والا نہ تھا بحکم الٰہی آسمان سے آگ آئی اور مخلص ہابیل کی قربانی کھا گئی۔ یہ قبولیت کی نشانی تھی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور قابیل کی قربانی قبول نہ ہوئی تو ہابیل کی بڑھتی ہوئی عزت پر قابیل حسد کا شکار ہو کر کہنے لگا میں تجھے قتل کر دوں گا تو ہابیل نے کہا بھائی جان آپ یہ قدم نہ اٹھائیں ﴿اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ﴾ جو لوگ خلوص سے کوئی عمل کریں تو اللہ قبول فرما لیتا ہے اگر آپ میرے سمجھانے کے باوجود مجھے قتل کریں گے تو میں تجھے قتل کرنے کا کوئی قدم نہیں اٹھاؤں گا کیوں کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔

﴿اِنِّیْۤ اُرِیْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِیْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۹﴾﴾ (المائدة)

"اگر تو مجھے مارے گا تو میں چاہتا ہوں کہ تو میرا اور اپنا گناہ اپنے سر اٹھا کر جہنمی بن جائے جو ظالموں کی سزا ہے۔"

﴿فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِیْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۳۰﴾﴾ (المائدة)

"پس قابیل کے دل نے اسے بھائی کے قتل پر آمادہ کر دیا تو اس کو قتل کر دیا پس وہ خاسرین سے ہو گیا۔"

﴿فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا یَّبْحَثُ فِی الْاَرْضِ لِیُرِیَهٗ كَیْفَ یُوَارِیْ سَوْءَةَ اَخِیْهِ قَالَ یٰوَیْلَتٰۤی اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِیَ سَوْءَةَ اَخِیْ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِیْنَ ﴿۳۱﴾﴾ (المائدة)

"قتل کرنے کے بعد اب سوچتا ہے کہ کیا کروں تو اللہ نے ایک کوا بھیجا اس نے ایک مردہ کوّے کے لیے گڑھا کھود کر اس کو گڑھے میں ڈال کر اوپر سے مٹی ڈال دی قابیل یہ دیکھ کر کہنے لگا ہائے افسوس میں اس کوّے سے بھی عقل میں کمزور ہوں کاش کہ میں بھی اپنے بھائی کی لاش کو کوے کی طرح دفنا دیتا پھر اس نے اسی طرح ہابیل کو دفنا دیا اور اپنے فعل پر بہت شرمندہ ہوا۔"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس واقعہ سے اسباق:

۱- حسد نے بھائی کو بھائی کا دشمن بنا دیا۔

۲- قربانی وہی قبول ہے جس میں خلوص ہو۔

۳- کسی برائی کا آغاز کرنے والے کو تمام اس برائی کے مرتکبین کے گناہوں سے حصہ ملتا ہے جیسا کہ قابیل نے قتل جیسی برائی کا آغاز کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا جو بھی ظلماً قتل کیا جاتا ہے تو اس کا گناہ قابیل پر بھی پڑتا ہے کیونکہ اس نے قتل کی ابتدا کی تھی۔ (بخاری کتاب الانبیاء، باب خلق آدم و ذریتہ ۳۳۳۶)

۴- کہ قربانی کی عبادت آدم علیہ السلام کے دور میں بھی تھی۔

ابراہیم علیہ السلام اور قربانی: ابن قدامہ اور مفسر خازن نے محمد بن اسحاق سے بغیر سند کے نقل کیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیٹے کی قربانی کا پہلی مرتبہ خواب "رَاٰی لَیْلَةَ التَّرْوِیَةِ کَاَنَّ قَائِلًا یَقُوْلُ لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكَ بِذِبْحِ ابْنِكَ هٰذَا"۔ آٹھ ذوالحجہ کی رات دیکھا ایک کہنے والے نے ابراہیم علیہ السلام کو کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے تیرے اس بیٹے کے ذبح کا حکم دیا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام صبح بیدار ہوئے دوپہر تک سوچنے لگے کیا یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے یا شیطان کی طرف سے "فَمِنْ سُمِّیَ الْیَوْمُ یَوْمَ التَّرْوِیَةِ" اسی وجہ سے اس دن یعنی آٹھ ذوالحجہ کے دن کا نام یوم ترویہ رکھا گیا۔...... الترویہ کے دو معانی ہیں ایک غور وفکر جو ابراہیم علیہ السلام نے اس دن خواب پر غور کیا۔...... دوسرا معنیٰ جانوروں کو پانی پلانا، کیونکہ حاجی آٹھ ذوالحجہ کو منیٰ جانے کے لیے سواریوں کو پانی پلاتے تھے۔ اس لیے اس دن کا نام یوم الترویہ رکھا گیا۔

پھر نو ذوالحجہ کی سب خواب آیا "فَلَمَّا اَصْبَحَ عَرَفَ اَنَّ ذٰلِكَ مِنَ اللّٰهِ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَسُمِّیَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ يَوْمُ عَرَفَةَ" جب صبح ہوئی تو ابراہیم علیہ السلام نے پہچان لیا کہ یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو اس دن کا نام یوم عرفہ یعنی پہچان کا دن رکھا۔ پھر تیسری مرتبہ یہی خواب ۱۰ دس ذوالحجہ کی شب آیا تو اب ابراہیم علیہ السلام نے بیٹے کی قربانی کا پختہ ارادہ کیا اور بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو فرمایا: "خُذِ الْحَبْلَ وَالْمُدْيَةَ وَانْطَلِقْ اِلٰى هٰذَا الشِّعْبِ نَحْتَطِبُ" بیٹا رسی اور بڑی چھری لے لو اور اس گھاٹی کی طرف چلو کہ ہم لکڑیاں جمع کریں گے۔ دونوں حضرات چلے جب ثبیر گھاٹی پہنچے تو ابراہیم علیہ السلام نے اپنا پروگرام بتایا۔ (تفسیر خازن جلد ۶/صفحہ ۲۳ المغنی لابن قدامہ ج ۳ ص ۵۸)

اللہ تعالیٰ نے یہ پروگرام اس طرح بیان کیا۔

﴿فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ﴿۱۰۲﴾﴾ (الصّٰفّٰت)

"جب حضرت اسماعیل علیہ السلام اپنے باپ کے ساتھ کام کے لیے چلنے کی عمر (تقریبا تیرہ سال) کو پہنچے تو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں، (یعنی تیرے ذبح کا حکم بذریعہ خواب مجھے اللہ کی طرف سے ملا ہے۔ کیونکہ انبیاء کا خواب وحی ہوتا ہے) اے اسماعیل تو کیا جواب دیتا ہے، اسماعیل علیہ السلام نے عرض کی ابو جان جو بھی آپ کو حکم خدا ملا ہے عمل کیجئے آپ انشاء اللہ مجھے صابروں سے پاؤ گے۔"

ابراہیم علیہ السلام اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے لیے منیٰ کی طرف لے کر چلے تو شیطان حضرت ہاجرہ کے پاس آیا کہنے لگا معلوم ہے کہ اسماعیل کو ابرہیم کہاں لے گئے۔ فرمایا اپنے کسی کام۔ کہا نہیں بلکہ وہ اسے ذبح کرنے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

گئے ہیں۔ فرمایا کیا کوئی باپ اپنے بیٹے کو ذبح کرتا ہے۔ شیطان نے کہا ابراہیم علیہ السلام کہتے ہیں کہ مجھے اس طرح اللہ کا حکم ہے۔ فرمایا اگر اللہ کا یہ حکم ہے تو ہمیں منظور ہے۔ شیطان مایوس لوٹا پھر اسماعیل علیہ السلام کو مل کر یہی باتیں کیں، ادھر سے بھی مایوس ہوا تو ابراہیم علیہ السلام کے سامنے آیا، آپ علیہ السلام نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی پھر جمرہ عقبہ پر سامنے آیا آپ نے اسے سات کنکریاں ماریں پھر جمرہ وسطیٰ پر سامنے آیا پھر آپ نے اسے سات کنکریاں ماریں۔ پھر جمرہ کبریٰ پر سات کنکریاں ماریں۔ (مسند احمد جلد ۱ ص ۲۹۷ و جلد ۴ ص ۴۳۸ موقوف صحیح)

وصیتوں والی موضوع روایت: سدی کا قول ہے کہ ذبح کے وقت اسماعیل علیہ السلام نے اپنے والد گرامی سے کچھ وصیتیں کی ابوجان "اُشْدُدْ رِبَاطِیْ حَتّٰی لَا اَضْطَرِبَ وَاکْفُفْ عَنِّیْ ثِیَابَکَ حَتّٰی لَا یَنْتَضِحَ عَلَیْکَ مِنْ دَمِیْ شَیْءٌ"۔ ۱- میرے بندھن مضبوط باندھ لیں تاکہ میں تڑپ نہ سکوں، ۲- اور اپنے کپڑوں کو میری طرف سے سمیٹ لیں تاکہ میرے خون کے چھینٹے آپ کے کپڑوں پر نہ پڑیں۔ ۳- چھری کو تیز کر کے میرے حلق پر تیزی سے چلا دینا تاکہ مجھ پر آسانی ہو "فَاِنَّ الْمَوْتَ شَدِیْدٌ" کیونکہ موت سخت ہوتی ہے۔ ۴- اور میری والدہ کو میرا سلام کہہ دینا۔ ۵- میرا کرتہ میری والدہ کو پہنچا دینا، کرتے سے میری والدہ کو بڑی تسلی ہو گی۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا پیارے بیٹے "نِعْمَ الْعَوْنُ اَنْتَ یَا بُنَیَّ عَلٰی اَمْرِ اللّٰہِ" اللہ کے حکم کی تعمیل میں تو میرا بہترین معاون ثابت ہوا ہے۔ (معالم التنزیل جلد ۶/صفحہ ۲۴ میں بغیر سند کے ہے اور تفسیر ابن جریر طبری جز ۲۲، سورۃ صفات آیت نمبر ۱۰۲، ص ۴۹ میں یہ سدی کا قول ہے اس میں اسباط بن نصر ضعیف ہے پھر یہ نہ حدیث ہے نہ صحابی کا قول بلکہ سدی کا اپنا قول ہے)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ﴿١٠٣﴾﴾ ”جب باپ بیٹا دونوں نے اللہ کے حکم کو دل سے تسلیم کر لیا تو ابراہیم علیہ السلام نے اسماعیل کو ذبح کے لیے پیشانی کے بل لٹا لیا، پھر ابراہیم علیہ السلام چھری چلانے لگے تو اللہ نے آواز دی:

﴿وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰاِبْرٰهِيْمُ ﴿١٠٤﴾ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٠٥﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ﴿١٠٦﴾ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ﴿١٠٧﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٠٨﴾ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿١٠٩﴾ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١١٠﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١١﴾﴾ (الصّٰفّٰت)

”ابراہیم کا فکر دور کرنے کے لیے ہم نے آواز دی اے ابراہیم تو نے اپنے خواب کو سچا کر دکھایا یہ بہت بڑا امتحان تھا ہم نے اسماعیل کا بدل عظیم قربانی دی (یعنی ایک دنبہ ذبح کرنے کا حکم دیا) ہم نے اس واقعہ کو بعد والوں میں بطور یادگار چھوڑ دیا ابراہیم علیہ السلام پر سلام ہو ہم اسی طرح نیکی کرنے والوں کو جزا دیتے ہیں، ابراہیم علیہ السلام ہمارے سچے مومن بندوں میں سے تھا۔

بے بنیاد باتیں: یہاں پر کئی بے بنیاد باتیں کی جاتی ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام

نے چھری چلائی تو اسماعیل علیہ السلام کی گردن تانبے کی بن گئی یہ سدی کذاب راوی کا قول ہے۔ اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چھری کو پتھر پر بار بار تیز کرنا۔

بیٹے نوں پکڑ اوپر زمین لٹا لیا
بنھ کے لتاں باہاں موھدڑا پا لیا
میٹ کے اکھاں چھری تائیں چلا لیا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ اکبر کہیا جائیں

حکم فرمایا مولا جبرائیل نوں
ایہہ لے جا دنبہ جلدی پہنچ خلیل نوں

سجے نال بیٹھوں کڈھیں اسماعیل نوں
دنبے نوں پاویں اوہدے تھائیں

چل گئی چھری مارے خون شرارے
ربدی تعریف مونہوں خلیل پکارے

شکر ہے ربدا جنھے لایا کنارے
کیتا اے پورا امر تائیں

جاں کھولیاں اکھاں نقشہ ہور دسیایا
ہویا اے دنبہ ذبح اسماعیل بچایا

ناہیں قبول مولا دل گھبرایا
تاں کیتا اعلان اللہ سائیں

میرے خلیلا چھڈی کسر نہ کائی آ
ذبح دے اتے طاقت پوری توں لائی آ

بچے بھی تیرے کر کے ستھری دکھائی آ
دھون ہلائی ذرہ نائیں

آ میری آ مرضی تیرا بچہ بچا لیا
ذبح عظیم اوہدی تھاں تے کوہا لیا

ایسے بھی ہندے بچے جگ نوں وکھا لیا
دیندے ہاں نیکی نیکاں تائیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جب بیٹے اور باپ نے حکم الٰہی کی تعمیل کی تو اللہ نے دونوں جہانوں کی شان و عظمت سے مالا مال کر دیا...... آج کسی شخص کو ملک کا سربراہ سلام بھیجے تو اس کی بڑی شان سمجھی جاتی ہے...... لیکن ابراہیم علیہ السلام کی شان کیا ہی شان ہے کہ جن کو اللہ سلام بھیج رہا ہے۔ ﴿سَلٰمٌ عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ﴾ پھر اسماعیل کی تعریف اس طرح کی ﴿وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ اِسْمٰعِیْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِیًّا﴾ اس کتاب سے اسماعیل کا تذکرہ کیجئے کیونکہ وہ وعدہ کا سچا نبی اور رسول تھا۔ یعنی جو اس نے اپنے باپ سے وعدہ کیا تھا ﴿یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ﴾ ابوجان جو اللہ کا حکم ہے پورا کیجئے۔ مجھے صابر پاؤ گے۔ واقعتاً انہوں نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا۔

بات میں یہ عرض کر رہا تھا کہ قربانی ہر امت میں تھی۔

یہود اور قربانی: اللہ نے یہود کی ایک من گھڑت بات بیان کی:

﴿اَلَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَیْنَاۤ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى یَاْتِیَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِیْ بِالْبَیِّنٰتِ وَبِالَّذِیْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۱۸۳﴾﴾ (آل عمران)

”جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم کسی رسول کو نہ مانیں جب تک وہ ہمارے پاس ایسی قربانی نہ لائے جس کو آگ کھا جائے آپ ﷺ کہہ دیجئے مجھ سے پہلے کتنے نبی آئے جو واضح دلائل اور معجزات لے کر آئے پھر تم نے ان کو کیوں قتل کیا، اگر تم سچے ہو۔“

اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہود میں بھی عبادت قربانی رائج تھی۔

عیسیٰ علیہ السلام اور قربانی: انجیل متی (باب ۵۔ آیت: ۲۳-۲۴) میں ہے پس تو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قربان گاہ پر اپنی نذر یعنی قربانی گزرانتا ہو اور وہاں تجھے یاد آئے کہ میرے بھائی کو مجھ سے کچھ شکایت ہے تو وہیں قربانگاہ میں اپنی نذر چھوڑ دے اور جا کر پہلے اپنے بھائی سے ملاپ کر تب آ کر اپنی نذر گزران، یعنی قربانی کر۔

حضرت محمد ﷺ اور قربانی: ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ "اے میرے نبی ﷺ پہلے نماز پڑھ پھر قربانی کر۔" قربانی اللہ کے قرب کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حج اور حج کے علاوہ بھی اپنے اپنے مقامات پر جانور اللہ کی راہ میں قربان کیئے، براء بن عازب نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے عید کے دن فرمایا "اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهٖ فِي يَوْمِنَا هٰذَا اَنْ نُّصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَنْحَرُ مَنْ فَعَلَهٗ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا"۔ آج ہم سب سے پہلا کام نماز پڑھیں گے پھر قربانی کریں گے پس جس نے اس طرح کیا اس نے ہمارے طریقے کے مطابق کیا۔ (بخاری صفحہ ۸۳۲، کتاب الاضاحی باب سنۃ الاضحیۃ) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ وَاَنَا اُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ"۔ نبی ﷺ دو مینڈوں کی قربانی دیتے تھے اور میں بھی دو مینڈوں کی قربانی دیتا ہوں۔ (بخاری جلد ۲/صفحہ ۸۳۳، کتاب الاضاحی باب اضحیۃ النبی)

صحابہ رضی اللہ عنہم اور قربانی: ابو امامہ رضی اللہ عنہ بن سہل کہتے ہیں: "كُنَّا نُسَمِّنُ الْاُضْحِيَةَ بِالْمَدِيْنَةِ وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ يُسَمِّنُوْنَ"۔ ہم مدینہ منورہ میں قربانی کے جانوروں کو کھلا پلا کر خوب موٹے کرتے اور دوسرے مسلمان بھی اسی طرح کرتے۔ (بخاری صفحہ ۸۳۳)

بقیہ مضمون ان شاء اللہ آئندہ خطبہ میں بیان ہوگا۔

آخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مسائلِ قربانی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٢﴾﴾ (الأنعام) ”اے نبی! آپ کہہ دیں کہ میری نماز، میری قربانی، میرا جینا، میرا مرنا اللہ رب العلمین کے لیے ہے۔“

حضرات!...... گزشتہ خطبہ میں بفضلہٖ تعالیٰ میں نے قربانی کے چند ایک احکام ومسائل بیان کئے اور آپ حضرات نے سماعت فرمائے...... آج کے اس خطبہ میں ان شاء اللہ العزیز قربانی کے کچھ مزید مسائل عرض کروں گا۔ جن میں قابل ذکر یہ بات ہے کہ ایک مسلمان قربانی کے وقت کونسی دعا پڑھے اور اس سلسلے میں مسنون دعائیں کونسی ہیں۔

ضعیف روایت میں ذبح کی دعا: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن دو مینڈھے ذبح کئے اور ذبح کے وقت یہ دعا پڑھی «انی وجهت وجهی للذی فطر السموات... الخ» (ابوداود، باب نمبر ۴، باب ما

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

یستحب من الاضحایا حدیث: ۲۷۹۵، سنن ابن ماجہ حدیث: ۳۱۲۱، سنن دارمی کتاب الاضاحی پہلا باب دوسری حدیث) یہ روایت ضعیف ہے، کیونکہ اس کی سند میں ابوعیاش معافری مصری مجہول ہے۔

دعا کی صحیح حدیث: ذبح کرتے وقت رسول اللہ ﷺ نے پڑھا: ”بسم اللہ واللہ اکبر“ (جامع ترمذی، ابواب الاضاحی، باب ما یقول اذا ذبح، حدیث ۱۵۲۱، مستدرک حاکم، جلد۴، ص ۲۲۹، کتاب الاضاحی، باب الدعاء عند الذبح)

چھری چل جانے کے بعد کیا پڑھے؟ نبی ﷺ کے پاس ایک مینڈا لایا گیا، آپ نے چھری منگوائی اور اسے لٹایا ثُمَّ ذَبَحَهٗ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُّحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحّٰی بِهٖ پھر اسے ذبح کیا، اور فرمایا: بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُّحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ، پھر اس کی قربانی دی۔

(مسلم، کتاب الاضاحی، باب اضحیة عن نفسه واهله وامته، حدیث: ۱۹۶۷)

بوقت ذبح حرام مغز نہ کاٹو: فرمان الٰہی ہے:

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ﴾ (مائدہ ۳)

”تم پر مردار...... خون...... خنزیر کا گوشت...... غیراللہ کے نام مشہور کی گئی چیز حرام کی گئی ہے۔“

مردار اور ذبیحہ میں یہ فرق ہے کہ ذبیحہ پر اللہ کا نام لے کر اس کا خون نکال دیا جاتا ہے اور مردار کا خون اندر ہی رہتا ہے۔ خون کی وجہ سے مردار حرام ہو جاتا ہے۔ لہٰذا خون کو اچھی طرح سے نکالنا چاہئے، بعض قصاب جانور کی گردن پر چھری چلاتے ہیں اور فوراً گردن کی ہڈی (منکہ) توڑ دیتے ہیں پھر اس میں حرام مغز کاٹ دیتے ہیں جس سے جانور کی فوراً روح نکل جاتی ہے اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جانور ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور خون کا کچھ حصہ گوشت میں ہی رہ جاتا ہے۔...... قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ اَخْبَرَنِي نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ نَهٰى عَنِ النَّخْعِ يَقُوْلُ يُقْطَعُ مَا دُوْنَ الْعَظْمِ ثُمَّ يَدَعُ حَتّٰى يَمُوْتَ کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حرام مغز کاٹنے سے منع کیا، فرمایا کہ گردن کی ہڈی تک رگیں کاٹی جائیں، پھر ذبیحہ کو چھوڑ دیا جائے تا کہ اس کی جان نکل جائے۔ (صحیح بخاری، کتاب الذبائح والصید، باب النحر والذبح ۵۵۰۹)

ذبح کا معنی ذبح اور نحر کا معنی ہی یہ ہے کہ ہڈی تک رگیں کاٹنا، ہڈی توڑنا یا حرام مغز کاٹنا ذبح کا معنی نہیں۔

ایک اعتراض اور اُس کا جواب: شاید کسی کے دل میں اعتراض پیدا ہو کہ ایک طرف یہ ہے کہ خون سارا نکالنا چاہئے۔ نیچے والی حدیث میں ہے کہ مادہ ذبیحہ کے پیٹ کا بچہ حلال ہے۔ اس کو تو ذبح بھی ہنیں کیا وہ خون سمیت کیسے حلال ہو گیا؟۔

جواب: جب ذبیحہ ماں کا خون نکلے گا تو پیٹ کے بچے کا خون بھی نکلے گا کیونکہ پیٹ میں جس راستے جاتا ہے اسی راستہ سے نکل بھی جاتا ہے۔

الحاصل: ذبح کے وقت گردن کی ہڈی تک صرف رگیں کاٹو...... نہ ہڈی توڑو نہ حرام مغز کاٹو...... خون خوب بہنے دو۔

اگر مادہ جانور ذبح کے بعد حاملہ نکل آئے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: نَنْحَرُ النَّاقَةَ وَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ وَالشَّاةَ فَنَجِدُ فِي بَطْنِهَا الْجَنِيْنَ اَنُلْقِيْهِ اَمْ نَاْكُلُهُ؟ قَالَ: «كُلُوْهُ اِنْ شِئْتُمْ، فَاِنَّ ذَكٰوتَهُ ذَكٰوةُ اُمِّهِ». ہم کئی مرتبہ اونٹنی، گائے یا بکری ذبح کرتے ہیں تو اس کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پیٹ سے مردہ بچہ نکلتا ہے کیا ہم اس کو پھینک دیں یا اس کو بھی کھا لیں، آپ ﷺ نے فرمایا: چاہو تو کھا لو چاہو تو پھینک دو اس کی ماں کا ذبح ہونا بچے کا ذبح ہے۔

(ابوداود کتاب الضحایا، باب ما جاء فی ذکوۃ الجنین، حدیث: ۲۸۲۷)

نوٹ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاملہ جانور کا گوشت مکروہ یا حرام نہیں ہوتا مکمل حلال ہے۔

بھینس کی قربانی: اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا:

﴿وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ﴾ (الحج)

ہم نے ہر امت کے لیے قربانی رائج کر دی تا کہ وہ اللہ کے دیئے ہوئے بہیمۃ الانعام پر اللہ کا نام لے کر قربان کریں۔

درندوں کے علاوہ خشکی اور تری کے ہر چوپائے کو بھیمہ کہتے ہیں۔ (المنجد) اور انعام کے بارے قرآن پاک نے بیان کیا:

﴿وَمِنَ الْأَنْعَامِ حَمُولَةً وَفَرْشًا كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ﴾ الانعام

اور چھوٹے یا بڑے قد والے چوپائیوں کو بھی اسی نے پیدا فرمایا، اللہ نے جو تمہیں رزق عطا فرمایا ہے اس سے کھاؤ

﴿ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ مِّنَ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ﴾ الانعام

"وہ آٹھ نر مادہ ہیں دو بھیڑ میں (نر مادہ) دو بکری میں (نر مادہ)۔"

﴿وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ﴾ (الانعام)

"دو اونٹ اور دو گائے سے۔"

اللہ تعالیٰ نے یہ آٹھ نر مادہ کو انعام کہا۔

اور سورۂ حج میں قربانی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ قربانی بھیمۃ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الانعام کی ہے..... ثابت ہوا کہ قربانی صرف مذکورہ آٹھ نر مادہ کی ہے بھینس اس میں شامل نہیں۔

اعتراض: بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس وقت بھینس رسول اللہ ﷺ کے علاقہ میں نہ تھی۔

جواب: میں پوچھتا ہوں کہ بھینس تو نہ تھی کیا اور حلال جانور بھی نہ تھے۔ مثلاً: ہرن...... نیل گائے...... جنگلی گدھا...... خرگوش...... گھوڑا وغیرہ، کیا آپ ﷺ یا کسی صحابی رضی اللہ عنہ سے چار اجناس کے علاوہ کسی اور حلال جانور کی قربانی ثابت ہے۔

اعتراض ۲: بعض حضرات کہتے ہیں کہ حدیث میں آتا ہے کہ جو آدمی جمعہ کے دن خطبہ سے پہلے آئے اسے اونٹ کی قربانی کا ثواب پھر درجہ بدرجہ حتی کہ آخر پر آنے والے کو انڈہ کی قربانی کا ثواب ملتا ہے۔ (مسلم، باب فضل التکبیر الی الجمعۃ حدیث ۸۵۰) لہذا ثابت ہوا کہ چار اجناس کے علاوہ مرغ کی قربانی جائز ہے تو پھر بھینس کی قربانی بھی جائز ہے۔

جواب: کتنے کاموں کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ فلاں، فلاں کام کرنے سے حج عمرہ کا ثواب ملتا ہے اب بتائیے کیا ایسے اعمال کرنے سے حج کا فریضہ ادا ہو گیا۔ بعض اعمال صالحہ سے حج کا ثواب تو مل جائے گا لیکن فریضہ ادا نہ ہو گا...... فریضہ تب ادا ہو گا جب حج کے ارکان ادا ہوں گے اسی طرح خطبہ سے قبل آنے سے قربانی کا ثواب تو اضافی مل جاتا ہے لیکن فریضہ قربانی کی ادائیگی جانور کے ذبح کرنے سے ہی ہو گی۔

عید سے قبل جو جانور ذبح ہو جائے: حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے نماز عید سے پہلے

WWW.KitaboSunnat.com
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قربانی کی بکری ذبح کر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: «شَاتُكَ شَاةُ لَحمٍ». یہ تیری بکری (قربانی یا صدقہ نہیں) بلکہ صرف گوشت کی بکری ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب الاضاحی، باب: ۸، حدیث: ۵۵۵۶) جو گوشت قربانی یا صدقہ نہ ہو وہ عام گوشت ہے، اسے ہر طرح استعمال کرنا جائز ہے، چاہے بیچو چاہے صدقہ کرو۔

قبل از وقت ذبح صدقہ نہیں: بعض حضرات کا مؤقف ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت ابوقبیصہ ذُؤیب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ قربانی کے سولہ اونٹ مکہ بھیجے آپ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی جانور راستے میں کسی وجہ سے مرنے لگے تو اسے نحر کر دینا۔ اس کے جوتے اس کے خون سے رنگ کر اس کی کوہان پر چھاپا لگا دینا اس کو تم اور تمہارا کوئی ساتھی نہ کھائے۔

(صحیح مسلم، کتاب الحج، باب اذا عطب الهدى فى الطريق، حدیث: ۱۳۲۵)

بعض حضرات اس حدیث کو دلیل بنا کر کہتے ہیں کہ اگر قربانی کا جانور یوم النحر سے قبل کسی وجہ سے ذبح ہو جائے تو اس کا گوشت صدقہ ہوتا ہے۔

حالانکہ اس حدیث سے یہ مسئلہ نہیں نکلتا، کیونکہ اگر یہ گوشت صدقہ ہوتا تو آپ ﷺ پورے قافلہ کو روکتے کیوں...... قافلہ میں صدقہ کے مستحق کئی لوگ ہوتے ہیں اگر یہ گوشت صدقہ ہوتا تو آپ ﷺ فرماتے کہ مساکین کھائیں اور صاحب حیثیت نہ کھائیں۔

منقطع روایت سے دلیل: نبی ﷺ نے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو ایک دینار دیا کہ وہ قربانی کا جانور لائے انہوں نے ایک دینار سے دو مینڈھے خریدے ایک کو ایک دینار کا بیچ دیا...... ایک دینار اور ایک مینڈھا آپ ﷺ کے پاس لے آئے۔ آپ نے ساری بات سن کر برکت کی دعا کی اور دینار صدقہ کر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دیا۔ (جامع ترمذی، ابواب البیوع، باب: ۳۴، حدیث: ۱۲۵۷، وابوداود) اس روایت میں حبیب بن ابی ثابت کا حکیم بن حزام سے سماع ثابت نہیں...... اس لیے یہ صدقہ کی دلیل نہیں بنتی۔

دوسری ضعیف روایت: حضرت عمر رضی اللہ عنہ قربانی کے لیے ایک بختی (قد آور اور تیز رفتار) اونٹ قربانی کے لیے نامزد کیا، پھر اس کی تین سو دینار قیمت ملنے لگی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا میں یہ اونٹ تبدیل کرلوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت نہ دی۔ (ابوداود، ابواب المناسك، باب تبديل الهدى، حديث: ۱۷۵۶) شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس کو ضعیف کہا ہے۔

حدیث بخاری: ابو بردہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ «شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ» کہ وقت سے پہلے ذبح کی جانے والی بکری نہ صدقہ ہے نہ قربانی، بلکہ یہ عام گوشت ہے اسی حدیث کے آخر میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَإِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهٖ» جس نے نماز عیدالاضحیٰ سے قبل جانور ذبح کیا اس نے صرف اپنے لیے جانور ذبح کیا، یہ نہ صدقہ ہے نہ قربانی۔
(صحیح بخاری، کتاب الاضاحی، باب: ۸، حدیث: ۵۵۵۶)

الحاصل: نماز عیدالاضحیٰ سے قبل ارادۃً یا کسی عارضہ سے ذبح کیا گیا جانور نہ قربانی ہے نہ صدقہ، اس کا گوشت بیچو...... کھاؤ...... صدقہ کرو...... ہر طرح جائز ہے، اسی طرح قربانی والا جانور اگر عیب دار ہو جائے یا دو دانت والا نہ ہو تو بدلنا جائز ہے۔

قربانی کے جانور پر سواری کرنا اور دودھ پینا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ قربانی کے اونٹ کو چلائے جا رہا ہے آپ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ﷺ نے فرمایا: «اِرْكَبْهَا»، اس پر سوار ہو جا۔ اس نے عرض کیا یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: «اِرْكَبْهَا»، سوار ہو جا۔ «فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ رَاكِبَهَا». پھر میں نے دیکھا وہ شخص سوار ہو گیا۔ (صحیح بخاری، کتاب الحج، باب تقلید النعل، حدیث: ۱۷۰۶)

الحاصل: اس حدیث کے مطابق قربانی کے جانور پر سواری کرنا اس کا دودھ دھونا...... اُون اتارنا وغیرہ، فائدہ لینا جائز ہے۔

ایک ضعیف روایت سے اون نہ اتارنے کی دلیل: یوم النحر کے دن جانوروں کے خون بہانے والا عمل اللہ کو انتہائی پسند ہے۔ قیامت کے دن قربانی کا جانور اپنے بالوں...... کھروں...... سینگوں سمیت لایا جائے گا...... خون زمین پر گرنے سے قبل قربانی قبول ہوتی ہے۔ (سنن ابن ماجہ، وجامع ترمذی، ابواب الاضاحی کی پہلی حدیث) اس کی سند میں ابوالمثنی سلیمان بن یزید انتہائی ضعیف ہے۔ بعض لوگ اس حدیث سے اون نہ اتارنے کی دلیل پکڑتے ہیں کیونکہ قیامت کو جانور اون سمیت آئے گا...... لیکن یہ روایت ضعیف ہے دلیل نہیں بن سکتی۔

قرض سے قربانی: جس شخص کی آمدنی اس کی ضرورتوں سے زیادہ ہو اسے امید ہو کہ وہ قرض اتار سکے گا تو وہ قرض اٹھا کر قربانی دے سکتا ہے۔ نبی ﷺ نے کئی مرتبہ دینی کاموں کے لیے قرض اٹھایا۔ (ابوداؤد، کتاب الخراج والامارہ والفئی باب فی الامام یقبل ھدایا المشرکین حدیث نمبر ۳۰۵۵ سندہ صحیح)

گائے اور اونٹ میں کتنے حصے: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں نبی ﷺ کے ساتھ تھے تو دورانِ سفر قربانی کا وقت آ گیا «فَاشْتَرَكْنَا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فِي الْبَقَرِ سَبعَةً وَفِي الْجُزُورِ عَشْرَةً». ہم گائے میں سات اور اونٹ میں دس آدمی شریک ہوئے۔

(ترمذی، ابواب الحج، باب ما جاء في الاشتراك في البدنة والبقرة، حدیث: ۹۰۵)

دوسری حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: «اَلْبَقَرَةُ عَنْ سَبعَةٍ وَالْجُزُورُ عَنْ سَبعَةٍ». کہ گائے اور اونٹ دونوں میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔ (ابوداؤد، ابواب الضحایا، باب البقر والجزور عن کم تجزئی، حدیث: ۲۸۰۸) دونوں احادیث کے راوی ثقہ ہیں۔

اونٹ میں سات بھی شریک: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ حج کو گئے تو آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اونٹ اور گائے کی قربانی میں سات، سات آدمی شریک ہو جائیں۔

(صحیح مسلم، کتاب الحج، باب البعير عن سبعة والبقر عن سبعة حدیث نمبر ۱۳۱۸)

الحاصل: گائے میں زیادہ سے زیادہ سات اور اونٹ میں زیادہ سے زیادہ دس آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔...... کم کی حد نہیں، حتیٰ کہ اکیلا بھی پورا اونٹ یا زیادہ اونٹ قربان کر سکتا ہے۔

فوت شدہ کی قربانی: فوت شدہ کی طرف سے قربانی کی کوئی صحیح حدیث نہیں ملتی البتہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا عمل جناب حنش بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ دو مینڈھے ذبح کرتے تھے۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی ہے کہ میں ان کی طرف سے قربانی کروں تو میں قربانی کرتا ہوں۔ (ابوداود، ابواب الضحایا، باب الاضحية عن الميت، حدیث: ۲۷۹۰، وجامع ترمذی) لیکن یہ ضعیف روایت دلیل نہیں بنتی کیوں کہ اس کی سند میں شریک بن عبداللہ راوی سَيِّءُ الْحِفْظ، اور دوسرا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

راوی ابوالحسناء مجہول ہے۔

<u>دوسری حدیث:</u> حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں عید کے دن عیدگاہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، آپ جب خطبہ سے فارغ ہوئے تو منبر سے اترے، ایک مینڈھا لایا گیا، آپ نے اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔ فرمایا: «بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ هٰذَا عَنِّيْ وَعَمَّنْ لَّمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِيْ». یہ قربانی میری طرف سے اور میری امت کے اس فرد کی طرف سے ہے جس نے قربانی نہیں کی۔ (ابوداود، كتاب الضحايا، باب في الشاة يضحى بها عن جماعة حدیث: ۲۸۱۰) ...... یہ عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں سے ہے اگر اس حدیث سے میت کی طرف سے قربانی کا جواز نکلتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فوت شدگان کی طرف سے قربانیاں ضرور کرتے۔

قربانی کے گوشت کی تقسیم

﴿وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ (الحج)

”قربانی کے اونٹ ہم نے تمہارے لیے اللہ کی نشانیاں بنائیں ان میں تمہارے لیے نفع ہے، انہیں قطار میں کھڑا کر کے ان پر اللہ کا نام لو جب یہ زمین پر گر پڑیں تو ان سے خود بھی کھاؤ...... سوال نہ کرنے والے ملاقاتیوں کو کھلاؤ...... اور سوال کرنے والوں کو بھی کھلاؤ، ہم نے ان چوپائیوں کو تمہارے مطیع کر دیا تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ۔“

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس آیت میں اللہ نے قربانی کے گوشت کی تقسیم فرمائی کہ خود کھاؤ، عزیز غیر عزیز ملاقاتیوں کو دو، اور سوالیوں کو بھی دو۔

تین ڈھیریاں: بعض لوگ تین برابر کی ڈھیریاں بناتے ہیں کہ ایک خود ایک لوگوں میں تقسیم، ایک سوالیوں کو...... تین ڈھیریاں فرض نہیں...... اگر کوئی کر لے تو حرج نہیں...... قربانی کا گوشت سارا گھر نہیں رکھنا چاہیئے بلکہ کچھ تقسیم ضرور کرنا چاہیئے کیونکہ قرآن پاک نے یہی رغبت دلائی کہ "فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ" کہ خود بھی کھاؤ اور تقسیم بھی کرو۔ دوسری جگہ فرمایا کہ "فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ" کہ خود بھی کھاؤ، فقراء کو بھی کھلاؤ...... بعض لوگ ایک سے زائد قربانیاں کرتے ہیں ایک دو تقسیم کر دیں باقی تمام ذخیرہ کر لیا یہ بھی درست نہیں۔ ہر قربانی سے خود بھی کھاؤ صدقہ بھی کرو۔

ذخیرہ: اگر قربانیاں زیادہ ہیں، صدقہ کرنے کے بعد بھی گوشت بچ گیا ہے تو اسے ذخیر کر لو، جائز ہے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں بادیہ والوں کے کچھ گھر مدینہ میں آباد ہوئے تو آپ نے فرمایا تین دن کے لیے گوشت رکھو باقی صدقہ کر دو۔ پھر دوسرے سال صحابہ رضی اللہ عنہم کے سوال پر آپ نے فرمایا میں نے تمہیں ان لوگوں کے لیے منع کیا تھا۔ اب تم کھاؤ ذخیرہ کرو صدقہ کرو۔

(صحیح مسلم، کتاب الاضاحی، باب الاذان اخیرا فی اکل الحوم الاضاحی بعد ثلاث ۱۹۷۱)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اضافی گوشت ذخیرہ کرنا جائز ہے۔

غیر مسلم کو گوشت: قرآن پاک نے بیان کیا کہ سوالیوں کو دو اس حکم میں مسلم یا غیر مسلم کی وضاحت نہیں اس لیے اگر غیر مسلم بھی سوالی آئے تو اسے دو لیکن بغیر سوال کے کسی غیر مسلم کو نہ دو۔ کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا: «لَا يَأْكُلُ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

طَعَامَكَ اِلَّا تَقِیٌّ» ''کہ تیرا کھانا متقی لوگ کھائیں۔'' (ابوداؤد، کتاب الادب من یؤمر ان یجالس نمبر ۴۸۳۲)

قصاب کو اجرت: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق قربانیوں پر کھڑا ہو گیا، آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں قصاب کو قربانی کے گوشت یا کھال وغیرہ سے مزدوری نہ دوں۔
(بخاری، کتاب الحج، باب لا یعطی الجزار من الھدی شیء، حدیث: ۱۷۱۶)

بے نماز اور داڑھی مونڈ کی قربانی: بعض علماء شدت اختیار کرتے ہوئے فتویٰ صادر فرماتے ہیں کہ بے نماز اور داڑھی مونڈ کی قربانی درست نہیں ہوتی، قرآن پاک نے بیان کیا ہے: ﴿اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّئَاتِ﴾ ''کہ نیکیاں برائیوں کو مٹاتی ہیں''۔...... قربانی ایک بہترین نیکی ہے۔...... ہاں کچھ گناہ بھی ایسے ہیں جو نیکیوں کو ضائع کرتے ہیں۔ مثلاً ریا کاری...... شرک...... حسد وغیرہ۔ داڑھی مونڈنا، نماز چھوڑنا گناہ تو ہیں، لیکن نیکیاں ضائع نہیں کرتے، لہٰذا بے نماز اور داڑھی مونڈے کی قربانی درست ہے۔

کھالوں کے مصارف: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ایک سال نبی ﷺ نے تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت ذخیرہ کرنے سے منع کیا، آئندہ سال لوگوں نے شکایت کی «اِنَّ النَّاسَ یَتَّخِذُوْنَ الْاَسْقِیَةَ مِنْ ضَحَایَاهُمْ» کہ لوگوں نے قربانی کی کھالوں کی مشکیں بنالیں ہیں اور ان میں چربی پگھلاتے ہیں، حالانکہ آپ نے تین دن سے زیادہ ذخیرہ کرنے سے منع کیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''پچھلے سال کچھ محتاجوں کی آمد کے سبب یہ حکم دیا تھا۔ فَكُلُوْا وَادَّخِرُوْا وَتَصَدَّقُوْا...... اب تم کھاؤ...... ذخیرہ کرو...... صدقہ کرو۔ (مسلم باب الاذان اخیراً فی اکل الحوم اضاحی بعد ثلاث حدیث

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۱۹۷۱)

دوسری حدیث: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی ﷺ نے حکم دیا کہ میں آپ کے قربانی والے اونٹوں کی نگرانی کروں «وَاَنْ یُّقْسِمِ لُحُوْمَهَا وَجُلُوْدَهَا وَجِلاَلَهَا فِی الْمَسَاكِيْنِ». ...... ان کے گوشت اور کھالیں ...... اور جھولیں مساکین میں تقسیم کر دوں۔ (مسلم کتاب الحج باب فی الصدقة بلحوم الهدی وجلودها وجلالها حدیث نمبر ۱۳۱۷)

تیسری حدیث: حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«لَا تَبِيْعُوْا لُحُوْمَ الْهَدْيِ وَالْاَضَاحِيْ فَكُلُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَاسْتَمْتِعُوْا بِجُلُوْدِهَا وَلَا تَبِيْعُوْهَا»

حرم سمیت تمام قربانیوں کا گوشت نہ بیچنا، بلکہ کھاؤ، صدقہ کرو، اور اس کی کھالوں سے خود تو فائدہ اٹھاؤ، لیکن بیچو نہیں

(احمد جلد ۴/ صفحہ ۱۵)۔

الحاصل: تینوں احادیث سے بظاہر تو معلوم ہوتا ہے کہ قربانی کا گوشت اور کھال ایک ہی حکم میں ہیں۔ لیکن پہلی حدیث میں گوشت، کھال مساکین کے لیے خاص ہیں اور سورۂ حج آیت نمبر ۳۶ اور کئی احادیث میں گوشت کی تخصیص ختم ہو گئی۔ ہر امیر غریب کو دینا جائز ہو گیا۔ لیکن کھال کی تخصیص برقرار رہی کہ اسے خود استعمال کر لو یا کسی مسکین کو دیدو ...... قیمتاً یا تحفتاً کسی امیر کو نہ دو۔ اس لیے کھال اگر دینی ہے تو یہ صرف مساکین کا حق ہے۔

جہاد میں: میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ کھالیں مساکین کا حق ہیں کہ وہ انہیں جیسے چاہیں اپنی ذاتی ضرورتوں میں صرف کریں ...... جہاد مساکین کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ذاتی ضرورت نہیں، یہ تو تمام امت مسلمہ کی ضرورت ہے جس میں امیر غریب سب شامل ہوتے ہیں، اس لیے تو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک کی ایک مثال بھی نہیں ملتی کہ قربانی کی کھالیں جہاد فنڈ میں جمع کی گئیں ہوں۔

مدارس میں: مدارس میں اکثر وبیشتر طلباء مساکین گھرانوں کے ہوتے ہیں اور کھالیں مساکین کی ذاتی ضرورتوں کے لیے ہیں...... تعلیم انسانی کی ذاتی ضرورت ہے...... مدارس میں غریب طلباء اپنی ذاتی ضرورت تعلیم کے حصول کے لیے سالہا سال مصروف رہتے ہیں ان کے ورثاء ان کے اخراجات کے متحمل نہیں ہوتے، اس لیے کھالوں کے بہترین مصارف مدارس اور مساکین کی ذاتی ضرورتیں ہیں۔

قربانی چار دن: دس ذوالحجہ کو یوم النحر اور اس کے بعد تین دن یعنی ۱۱-۱۲-۱۳ ذوالحجہ کو ایام تشریق کہتے ہیں...... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ﴿وَاذْكُرُوا اللهَ فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ﴾ (البقرہ ۲۰۳) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ: اس سے مراد ایام تشریق ہیں۔ (بخاری، کتاب العیدین، باب فضل العمل فی ایام التشریق) اور یہی بات (ہدایہ آخرین، کتاب الاضحیہ، صفحہ ۴۳۰) میں بھی ہے۔

پہلی حدیث: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «كُلُّ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ ذَبْحٌ». ”ایام تشریق کے تمام دن قربانی کے دن ہیں۔ (سنن دارقطنی جلد۴/صفحہ۲۸۴، باب الصید والذبائح والأطعمه وغیر ذلك، حدیث: ۴۹، وسنن الکبریٰ جلد۹/صفحہ۲۹۵، ومسند احمد جلد۴/صفحہ۸۲، وابن حبان جلد۹/صفحہ۱۶۶، حدیث: ۳۸۵۴ اسناد حسن)

دوسری حدیث: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: «إِنَّ يَوْمَ النَّحْرِ وَيَوْمَ عَرَفَةَ وَأَيَّامَ التَّشْرِيقِ هُنَّ عِيدُنَا أَهْلِ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اَلْاِسْلَامِ وَهُنَّ اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ» ”بیشک دس ذوالحجہ اور عرفہ کا دن اور تشریق کے دن ہم اہل اسلام کی عید کے دن ہیں اور کھانے پینے کے دن ہیں۔“ (ترمذی کتاب الصوم باب فی کراہیۃ الصوم فی ایام التشریق نمبر ۷۷۳ ونسائی کتاب مناسک حج باب النھی عن صوم یوم عرفۃ نمبر ۳۰۰۴، وابوداؤد کتاب الصوم باب صیام ایام التشریق نمبر ۲۴۱۹، احمد جلد ۴/صفحہ ۱۵۲، اسنادہ صحیح)

ایک اعتراض: اگر کوئی شخص اعتراض کرے کہ اس حدیث سے اگر ایام تشریق میں قربانی کا جواز ملتا ہے تو پھر عرفہ کے دن کی قربانی کا بھی جواز ملتا ہے کیونکہ اس کے بارے میں بھی آپ ﷺ کا یہی فرمان ہے کہ یہ ہماری عید اور کھانے و پینے کا دن ہے۔

جواب: عرفہ کا دن عید کا دن تو ضرور ہے لیکن اس میں قربانی نہیں، کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز عیدالاضحیٰ سے قبل قربانی کی اس کی قربانی نہیں...... ایام تشریق کے بارے قربانی کی ممانعت نہیں بلکہ «كُلُّ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ ذَبْحٌ» ”کہ تشریق کے تمام دن قربانی کے دن ہیں۔“

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ «اَيَّامُ النَّحْرِ يَوْمُ الْاَضْحٰى وَثَلَاثَةُ اَيَّامٍ بَعْدَهٗ» کہ ”عیدالاضحیٰ کا دن اور تین دن اس کے بعد کے قربانی کے دن ہیں۔“ (نیل الاوطار، جلد ۵/صفحہ ۱۴۳)

حضرت ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول: مولانا اشفاق الرحمٰن کاندھلوی نے موطا امام مالک کے حاشیہ پر علامہ عینی حنفی کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ کرخی نے ابوحنیفہ سے نقل کیا: «وَالْمَعْدُوْدَاتُ اَيَّامُ التَّشْرِيقِ وَهِيَ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيفَةَ» کہ ایام معدودات ایام تشریق کا نام ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک یوم النحر کے بعد تین دن ایام تشریق ہیں۔ (موطا امام مالک، عربی مطبوعہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نور محمد، صفحہ ۴۳۱)

قول علی رضی اللہ عنہ تین دن قربانی، ضعیف: من طریق ابن أبی لیلی عن المنهال بن عمرو، عن زر، عن علی، قال: «اَلنَّحرُ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ اَفْضَلُھَا اَوَّلُھَا». حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قربانی تین دن تک جائز ہے، پہلا دن افضل ہے۔ (محلی ابن حزم جلد ۷/صفحہ ۲۷۷، مسئلہ نمبر ۹۸۲) اس کی سند میں محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ضعیف راوی ہے۔ (تہذیب التہذیب، جلد ۵/صفحہ ۱۹۳)

فخریہ قربانی: بعض شہرت پسند لوگ قربانی جیسی عبادت کو بھی ریاکاری کی نظر کر دیتے ہیں، قیمتی جانور خریدا پھر اسے مختلف نمائشی میلوں میں نمائش کے لیے لے جاتے رہے پھر قربانی کے وقت ان کی ویڈیو بنانا...... تصویریں اتارنا...... پھر ڈرائنگ رومز میں سجانا...... کبھی لوگوں کو ویڈیو دکھانا...... قربانی کے متعلقہ لوگوں میں فخریہ باتیں کرنا، ایسے لوگوں کو اس حدیث پر غور کرنا چاہیے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: «نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ عَنْ اَکْلِ مُعَاقَرَۃِ الْاَعْرَابِ». ''کہ نبی ﷺ نے ایسے جانوروں کے کھانے سے منع کیا ہے جو عرب لوگ فخر کے لیے کاٹتے تھے۔'' (ابوداود، کتاب الضحایا، باب ما جاء فی اکل معاقرۃ الاعراب، حدیث: ۲۸۲۰ سندہ حسن)

پھر قرآن پاک نے بیان کیا:

﴿وَمَن يُرِدْ ثَوَابَ الْآخِرَةِ نُؤْتِهِ مِنْهَا﴾ (آل عمران ۱۴۵) ''جو آخرت کا بدلہ چاہتے ہیں تو ہم ان کو عنائیت کر دیتے ہیں۔''

دوسرے مقام پر اس طرح فرمایا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿فَمِنَ النَّاسِ مَن يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَالَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ﴾ (البقرة) "ایسے لوگ بھی ہیں جو صرف دنیا ہی کی چاہت رکھتے ہیں، ایسے لوگوں کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔"

ریا کار کی چاہت صرف دنیا کی ہوتی ہے، دنیا میں تو اس کا نام چمک جائے گا، لیکن آخرت کی ہر بھلائی سے محروم ہو جائے گا۔ اس لیے حضرات ریاکاری اور فخر سے بچیے...... اگر آپ کے رشتہ دار محتاج ہیں تو ایک فرضی قربانی دیکر بقیہ نفلی قربانیوں کی رقم محتاج رشتہ داروں میں صرف کر دیجیے، اللہ تعالیٰ آپ کو نفلی قربانیوں سے بھی زیادہ ثواب دے گا۔ اللہ مجھے اور آپ کو قربانی کے مسائل سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

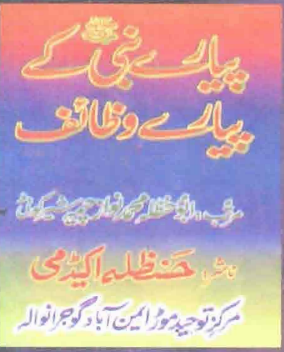
پیارے نبی ﷺ کے
پیارے وظائف
ناشر حنظلہ اکیڈمی
مرکز توحید موڑ امین آباد گوجرانوالہ

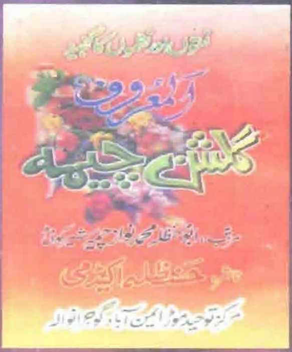
المعروف
گلشن چیمہ
حنظلہ اکیڈمی
مرکز توحید موڑ امین آباد گوجرانوالہ

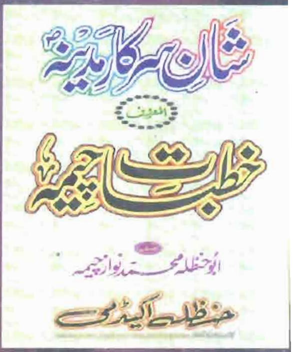
شانِ سرکارِ مدینہ ﷺ
المعروف
خطبات چیمہ
ابوحنظلہ محمد نواز چیمہ
حنظلہ اکیڈمی

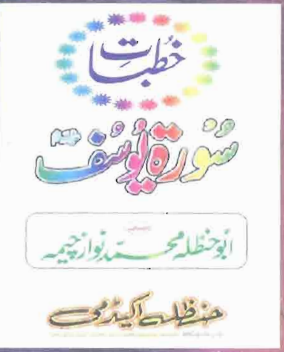
خطبات
سورۃ یوسف
ابوحنظلہ محمد نواز چیمہ
حنظلہ اکیڈمی

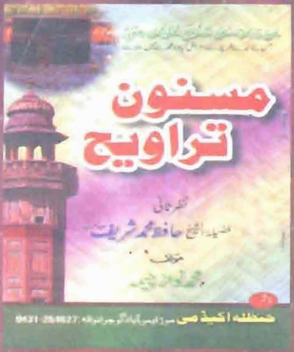
مسنون
تراویح
نظر ثانی
فضیلۃ الشیخ حافظ محمد شریف
حنظلہ اکیڈمی
0431-254827

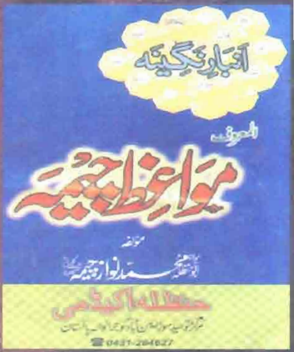
انبار نگینہ
المعروف
مواعظ چیمہ
ابوحنظلہ محمد نواز چیمہ
حنظلہ اکیڈمی
0431-254827

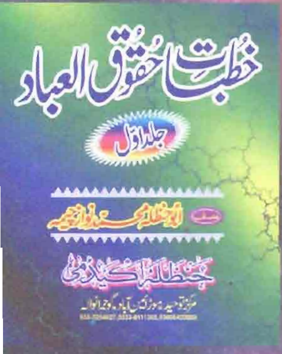
خطبات حقوق العباد
جلد اول
ابوحنظلہ محمد نواز چیمہ
حنظلہ اکیڈمی

توحید کی آواز
خطبات نواز
ابوحنظلہ محمد نواز چیمہ
جلد اول

خطبات سیرۃ صحابہ
جلد اول
ابوحنظلہ محمد نواز چیمہ
حنظلہ اکیڈمی
مرکز توحید موڑ امین آباد گوجرانوالہ

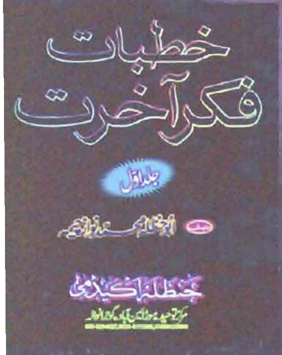
خطبات
فکر آخرت
جلد اول
ابوحنظلہ محمد نواز چیمہ
حنظلہ اکیڈمی

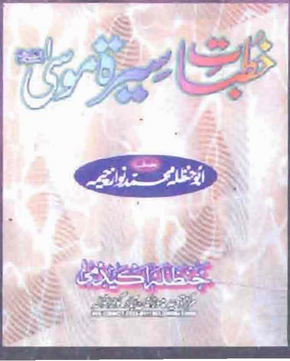
خطبات سیرۃ موسیٰ
ابوحنظلہ محمد نواز چیمہ
حنظلہ اکیڈمی

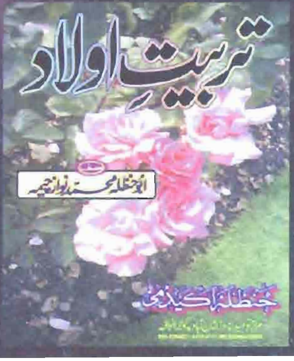
تربیت اولاد
ابوحنظلہ محمد نواز چیمہ
حنظلہ اکیڈمی